پیار عشق اور محبت

از آرزو پریشے خان

پیار عشق اور محبت

از * آرزو پریشے خان *

بیٹا میرا اب یہاں دل نہیں لگتا میں اپنے ملک پاکستان واپس جانا چاھتا ھوں۔۔۔

احسان صاحب نے اپنے صاحب زادے زاور سے کہا۔۔۔

پاپا آپ ایمو شنل ہو رہے ھیں وہاں کیا رکھا ہے زندگی کا مزہ تو یہاں ھے اور ویسے بھی میں اب یونی سیکنڈ ائیر میں تو نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔

مما آپ ہی ڈیڈ کو سمجھائیں۔۔۔۔

بیٹا میں خود بھی یہی چاھتی ہوں۔۔۔

صبا بیگم نے احسان صاحب کی سائیڈ ی۔۔۔

اووو کم آن مما پاپا کیا ہو گیا ھے جب سے تایا سے سے بات ہوئے ہے آپ لوگ پاگل ھو گئے ہیں۔۔۔

زاور نے بیزار ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا میں اور تمہاری مما پاکستان جا رہے ہیں وہاں اپنا گھر پراپرٹی سب کچھ ھے اور سب سے اھم بات وہاں میرے بھائی ہیں میں اب انہیں منانا چاھتا ھوں پتا نہیں کتنی زندگی ہے اب ان کہ ساتھ گذارنا چاھتا ہوں۔۔۔

تم رہو یہاں پر تم سے ایک گذارش ہے اگر تم صاقب اور صائمہ کی شادی میں آجاؤ تو ہماری عزت رہ جائے گی سب کہ سامنے۔۔۔

اووو گاڈ۔۔۔

یہ سب ہو کیا رھا ھے۔۔۔۔

زاور کو اب غصہ آرھا تھا پاپا آپ لوگ مجھے چھوڑ کہ جائیں گے اپنے اکلوتے بیٹے کو۔۔۔

بیٹا ھماری تو بہت خواہش تھی کہ تم بھی ساتھ چلتے پر تم راضی نہیں اور ہم اب اور یہاں نہیں رہ سکتے۔۔۔۔

احسان صاحب اپنی بات مکمل کر کہ صبا بیگم کہ ساتھ چل دئے۔۔۔اور زاور خون کہ گھونٹ پی کہ رہ گیا۔۔۔

احمد قاضی کہ 3 بیٹے تھے بڑا بیٹا عابد۔۔۔

دوسرا۔۔۔

ساجد۔۔۔

اور تیسرے اور سب سے چھوٹے بیٹے کا نام آحسان تھا۔۔۔۔

جو شروع سے لنڈن جانے کا خواب رکھتا تھا اور دونوں بھائی باپ کہ کہنے میں تھے لیکن احسان اپنی کرنے والوں میں سے تھا اس نے ایک لڑکی پسند کی سب نے خوشی خوشی اس کی شادی اس لڑی یعنی کہ صبا سے کرادی۔۔۔

پر پہر بھی اس کا لنڈن جانا کا کریز کم نا ہوا سب نے بہت منع کیا رو کا پر وہ نہیں رو کا اور اپنی بیوی کو لے کہ لنڈن چلا گیا وہاں اس کا ایک بیٹا ہوا جس کا نام اس کی دادا دادی نے زاور رکھوایا وہ سب احسان کو بہت بلاتے تھے پر وہ اگلے سال اگلے سال کہہ کہہ کہ ٹال دیتا تھا۔۔۔

اور ایک بار اسے اپنے ماں کہ مرنے کی خبر نے بوکھلا دیا وہ فورن پاکستان گیا زاور تب صرف 5 سال کا تھا۔۔۔

تب بھی سب نے اسے کہا اب واپس آجائے پاکستان پر اس نے یہی کہا وہاں بزنس سیٹ ہے زاور کی پڑھائی اسٹارٹ ہے اب وہ وہاں اچھی تعلیم حاصل کرلے کچھ وقت بعد آجاؤ گا۔۔۔

اور وہ کچھ وقت باپ کا انتقال صابت ہوا اب احسان کو سخت صدمہ پہنچا تھا۔۔۔

وہ بس اپنے بیٹے کو اچھی تعلیم دینا چاھتے تھے اور تب تک اس کہ ماں باپ چل بسے تھے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

احمد صاحب نے اپنی زندگی میں اتنی دولت کمالی تھی کہ ان کہ تینو بیٹوں کی ساتھ پشتیں بھی بیٹھ کہ کھاتیں تو بھی نا کم ہوتی۔۔۔

انہوں نے ہر بیٹے کہ لیے الگ بنگلا بینک بیلینس۔۔۔

اور تین تین فیکٹریز لے کہ رکھی ہوئی تھی تاکہ آگے چل کہ کسی کو کوئی مشکل نہ ہو اور کوئی آپس میں نا لڑے۔۔

۔احسان کہ یہاں نہ ہونے کہ باوجود بھی انہوں نے احسان کہ لیے بھی وہی سب رکھا جو انہوں نے باقی بیٹوں کہ لیے رکھا۔۔

۔حالانکہ وہ یہ بھی جانتے تھی احسان لنڈن میں اپنا بزنس ایمپائر کھڑا کر چکا ہے پر وہ باپ تھے اپنے بچوں میں کوئی فرق نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

احمد صاحب کہ سب سے بڑے بیٹے عابد کے ایک بیٹا تین بیٹیاں تھی۔۔۔

سب سے بڑا بیٹا تھا جس کا نام صاقب تھا۔۔۔

اس کہ بعد کومل۔۔

اس کہ بعد عالیہ اور سب سے آخر میں زرنش تھی۔۔۔۔

صاقب اپنا ایم فل کر کہ اب اپنے باپ دادا کا بزنس سمبھال رہا تھا اور اگلے مہینے۔۔۔

اس کی شادی تھی۔۔۔

صائمہ کہ ساتھ جو کہ صاقب کی چچازاد تھی۔۔۔کومل نے ایم اے سی کیا تھا اور۔۔۔

عالیہ ایم اے سی کہ فائنل ائیر میں تھی جب کہ زرنش یونی کہ سیکنڈ ائیر میں تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

اس کہ بعد احمد صاحب کہ دوسرے بیٹے تھے جن کا نام ساجد تھا ان کہ تین لختے جگر تھے دو بیٹے اور ایک بیٹی۔۔۔

بیٹی سب سے بڑی تھی جس کا نام صائمہ تھا اور اس نے ایم بی اے کیا تھا۔۔۔۔

صائمہ کی شادی صاقب سے تے تھی اب اگلے مہینے ان کی شادی تھی.۔۔۔

اُس کہ بعد کامران تھا جو ایم فل کر رہا تھا۔۔۔۔

کامران کو کومل بہت پسند تھی لیکن اس نے اب تک یہ بات گھر میں کسی سے نہیں کی تھی۔۔۔۔

کامران کہ بعد عالیان تھا جو عالیہ اور زرنش کہ ساتھ یونی جاتا تھا اور عالیہ کہ ساتھ فائینل ائیر میں تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

اس کہ بعد احمد صاحب کہ سب سے چھوٹے بیٹے احسان صاحب تھے جو لنڈن میں رہتے تھے ان کا ایک ہی بیٹا تھا زاور جو یونی سیکنڈ ائیر میں تھا۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آپی جلدی چلیں صائمہ آپی کب سے کالس کر رہی ہیں ان کہ ساتھ شاپنگ پہ بھی جانا ہے اور آپکو تو پتا ہے وہ کتنی دیر کرتیں ھیں۔۔۔

زرنش نے تیز تیز چلتے عالیہ سے کہا۔۔۔

جب تک عالیاں بھائی نہیں آجاتے ہم کیسے جائیں گے پاگل۔۔

۔ارے آپی وہ آپکو پتا تو ہے یونی کہ گیٹ پہ ویٹ کرتے ہیں ہمارا۔۔۔۔

ہاں بس چل رہی ہوں کیا مصیبت پڑ گئی ہے۔۔۔۔

عالیہ تنگ ھوتے بولی۔۔۔۔

اور وہ دونوں تیز تیز قدم اُٹھاتی گیٹ پہ پہنچیں۔۔۔

جہاں عالیاں گاڑی میں بیٹھا ان کا ویٹ کر رھا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں جیسے گاڑی میں بیٹھیں عالیاں گاڑی اپنے گھر کہ طرف کہ کیونکہ صائمہ ان کی بھابھی بننے جارھی تھی اور وہ سب بہت خوش تھے۔

صاقب کی شوپنگ تو دونوں کی مما اور کومل کر رہیں تھی۔۔۔۔۔

لیکن صائمہ کو ان لوگوں نے اپنی پسند کی شوپنگ کا کہہ دیا تھا اب وہ روز عالیہ اور زرنش کو لے کہ جاتی تھی اور ان دونوں کی شامت آتی تھی روز۔۔۔۔۔

آج بھی وہ یونی سے سیدھا ساجدولا جارہیں تھیں۔۔۔۔

عالیہ اور زرنش بہت چلبلی اور ھس مکھ طبعت کی مالک تھیں۔۔۔

ہر وقت سب کو تنگ کرنا مستی کرنا ان کا کام ہوتا تھا۔۔

وہ دونوں بہنیں آپس میں اچھی دوستیں بھی تھیں۔۔

جب کہ صائمہ کی کومل سے زیادہ بنتی تھی وہ دونوں تقریبن ہم عمر تھیں۔۔

پر شوپنگ پر صائمہ آج کل عالیہ اور زرنش کو لے جارہی تھی کیونکہ کومل امی کہ ساتھ شادی کی باقی تیاریوں میں لگی ہوئی تھی۔۔۔

بھائی مجھے بہت پیاس، لگ رہی ہے زرنش نے گاڑی چلاتے عالیان سے کہا۔۔

گڑیا بس دو منٹ میں پہنچے والے ہیں تم پہلے کہتیں کسی شوپ سے لے لیتے۔۔

ابھی پیاس، لگی تو پہلے کیسے کہتی بھائی آپ بھی نا۔۔ھاھاھا اچھا چلو گھر آگیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ دونوں جیسے پہنچی صائمہ ان کہ لیے ٹھنڈا شربت لے آئی۔۔۔۔

۔یہ لو جدی پیو کھانا تیار ہے جلدی جلدی نوش فرماؤ پھر چلیں.۔۔۔۔

آپی آپ پلیز آج دیر مت کیجئے گا میرا کل ٹیسٹ ہے قسم سے بلکل بھی تیاری نہیں ہے۔۔۔

زرنش نے معصومیت سے کہا۔۔۔۔

تمہاری تیاری ہوتی کب ہے میڈم۔۔۔۔۔

عالیہ نے منہ بناتے کہا۔۔۔

آپ سے اچھی ہوتی ہے۔۔۔

بڑا اچھی ہوتی ہے۔۔۔

اچھا اب تم دونوں یہیں مت لڑنا شروع کر دینا پلیز جلدی کھانا کھاؤ پھر چلیں بہت کام ہیں آج۔۔۔۔

ہائے آپی بہت کام مطلب آج تو آپ رات کر دو گی۔۔زرنش ایک بار پھر بول اُٹھی.....

چپ کر جاؤ زرنش ایک تو تمہارا منہ کبھی بند نہیں ہوتا۔۔۔

آپی کیا ہے تھک جاتی ہوں میں آپ بہت چلاتیں ہیں۔۔۔

افففف پھر بولا تم نے عالیہ نے زرنش کی پشت پے مکا مارا آھھھ آپی۔۔۔۔

چپ چلو اُٹھو۔۔۔۔

اچھا نہ چلیں۔۔۔۔

صائمہ کھانا لگا رہی تھی۔۔۔

آجاؤسب لوگ۔۔۔

اور وہ سب جا کہ بیٹھ گئی۔۔

عالیاں بھائی آپ بھی ہمارا ساتھ جائیں گے شوپنگ پہ زرنش نے خاموشی سے کھانا کھانے عالیاں سے پوچھا۔۔۔

نہیں گڑیا ڈرائیور جائگا آپ سب کہ ساتھ جب تک عالیہ نہ ھانک لگائی۔۔۔

زرنش یہ نواب صاحب ہمیں یونی پتا نہیں کیسے لے جاتے ہیں تم نے ان کہ ساتھ شوپنگ جانا ہے عالیہ کی بات پہ عالیاں نے ایک تیکھی نظر عالیہ پہ ڈالی اچھا کب تمہیں میں نے کچھ کہا ہے میڈم ہر وقت میرے پیچھے پڑی رہتی ہو۔۔۔

جی نہیں آپی عالیاں بھائی تو سب سے اچھے ہیں اس دنیا میں رات میں جب بھی کہتی ہوں آئیس کریم بھی کھلاتے ہیں۔۔۔

تمہارا ہی خیال کرتے ہیں ہم تو جیسے بہن ہی نہ ہوں عالیہ نے منہ بنایا۔۔۔۔

ہاں تم نہیں ہو بہن چڑیل۔۔۔

کیا عالیہ نے پانی کا آدھا گلاس عالیاں پہ الٹ دیا۔۔۔

آؤؤ چیچ کیا کیا یہ عالیاں فورن کھڑا ہو گیا۔۔۔

اور عالیہ اور زرنش زور زور سے ھسنے لگیں تمہیں چھوڑون گا نہیں عالیہ کی بچی۔۔۔۔

عالیاں عالیہ کے پیچھے لپکا زرنش ان دونوں کہ پیچھے بھاگی تالیاں بجاتی عالیاں نے پورا جگ عالیہ پہ اُونڈھیل دیا تھا اور عالیہ منہ بنائے بیٹھی تھی آجائیں چچا خیر نہیں اج آپکی عالیاں بھائی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

عالیہ کپڑے چینج کرنے بھاگی زرنش عالیاں کہ ساتھ مل کہ ہسنے لگی۔۔۔جب کہ صائمہ جلدی بول بول کہ تھک چکی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

عالیہ اور زرنش اگر پانچ منٹ کہ اندر تم لوگ نہیں چلیں تو میں اکیلی چلی جاؤ گی اور پہر تم دونوں کی خیر نہیں ہو گی جانتی ہو نہ ثمیہ چچی مجھ سے کتنا پیار کرتیں ہیں۔۔۔

صائمہ نے اِتراتے اپنی چچی ساس جو کہ ان دونوں کی ماں تھی اس کی دھمکی دی۔۔۔

اور دھمکی کار آمد صابت ہوئی۔۔۔

دونوں اگلے ایک منٹ میں اس کہ سامنے جانے کہ لیے تیار کھڑیں تھیں۔۔۔

صائمہ ہستے ان دونوں کو ساتھ لے کہ چل دی

پوری شاپنگ زرنش ان دونوں کو تنگ کرتی رھی یہ نہیں وہ نہیں صائمہ اپنی شوپنگ چھوڑ کہ زرنش کی طرف مڑی۔۔

۔زرنش میرے خیال سے شادی میری ھو رھی ہے۔۔۔

جی آپی پر مجھے بھی تو اچھا لگنا چاہیئے نہ آپ کی بہن گندی لگے آپکو اچھا لگے گا کیا،،،زرنش نے معصوم سا منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

۔بھت بڑی نوٹنکی ھو جاؤ لو تمھارا ہزبینڈ تو بیچارا پھس جائگا۔۔

آپی کیابات کر رھی ہو ابھی تو میں سب سے چھوٹی ہوں میری شادی نہیں ہونی ابھی۔۔۔

ھاھاھا کبھی نہ کبھی تو ھو گی نہ ترس آرھا ہے اس بیچارے پر۔۔۔

ساتھ کھڑی عالیہ بیچ میں بولنا نہیں بھولی۔۔

آپی آپکے ھر بینڈ تو ہر وقت آپکو منع منع کہ تھک جائیں گے اتنا ناراض ہوتی ہو آپ۔۔۔

اچھا میں ھوتی ھوں مجھ سے زیادہ تو تم ہوتی ہو عالیہ بھی کہاں چپ رہنے والوں میں سے تھی۔۔۔

اچھا اب جلدی کرو رات ہونے والی ہے صائمہ نے موسم بگڑتے دیکھا تو کہا۔۔۔

اور وہ دونوں بھی شوپنگ میں لگ گئیں۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آپی دیکھیں میری شرٹ کا کیا حال کیا ہے زرنش نے عالیہ کو مل کہ پاس زرنش کی شکایت لے کہ آئی۔۔۔

اچھا نہ کوئی بات نہیں چھوٹی بھن ہے لاؤ میں ثمن سے کہہ کہ دوبارہ پریس کروا دیتی ہوں۔۔

پر آپی وہ ابھی بچی نہیں یونی کہ سیکنڈ ائیر میں آچکی ہے میڈم۔۔

اچھا نہ کچھ نہیں ہوتا چلو۔۔

۔کومل سب سے بڑی تھی بہنوں میں اس لیے وہ اپنی دونوں چھوٹی بہنوں کا بھت خیال رکھتی تھی اور ان کی ہر بات مانتی تھی جب بھی ان دونوں سے کچھ غلط ہو جاتا وہ سیدھا کومل کہ پاس جاتیں تھیں۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

احسان آرھا ہے صائمہ کی شادی میں۔۔۔

عابد صاحب نے اپنے بھائی ساجد سے پوچھا اس وقت حال میں عابد صاحب ان کی زوجہ ثمینہ۔۔۔

ساجد صاحب ان کی زوجہ شھلا۔۔۔۔

موجود تھے اور احسان صاحب اور صبا کو کال لگائے جا رھی تھی۔۔۔

کال احسان صاحب نے ریسیو کی اسلامُ علیکم بھائی صاحب۔۔۔

کیسے ہیں آپ اور گھر میں سب خیریت ہے۔۔۔

ہاں سب خیریت ہے تم لوگ کب تک آرہے ہو۔۔۔۔۔

بھائی صاحب ہم بس کل روانا ہو ہونگے۔۔۔۔

اور صبا بھا بھی کیسی ہیں۔۔

ٹھیک ہیں آپ بات کر لیں.۔۔۔

اسلامُ علیکم بھائی صاحب کیسے ہیں آپ اور سب۔۔۔

سب ٹھیک ہیں آپ سب جلدی آجائیں یہاں شادی کی تیاریا شروع ہیں۔۔۔۔

زاور کو بھی لے آئیں یہاں سب مل کہ یونی جاتے ہیں زاور کو بھی یہیں ایڈمیشن دلوادیں ساتھ میں بچے گھل مل جائیں گے۔۔۔۔

جی بھائی صاحب کہہ کہ وہ دونوں افسوس سے ایک دوسرے کو دیکھ رھے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے ان کا بیٹا کبھی ان کی بات نہیں مانے گا۔۔۔۔

کافی دیر سب آپس میں بات کرتے رہے پھر کال بند ھونے کہ بعد صبا بیگم نے میڈ سے کہہ کہ اپنی اور

احسان صاحب کی پیکنگ کروائی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

زاور ہم دونوں پاکستان جارہے ہیں۔۔۔

وہ دونوں جانے کہ لیے تیار کھڑے تھے اور زاور خون کہ گھونٹ پی رہا تھا۔۔

آپ لوگ مجھے چھوڑ کہ جائیں گے۔۔۔۔

زاور نے ایک آخری کوشش کی۔۔۔

بیٹا ہم تو چاھتے ہیں تم بھی ساتھ چلو پر تم نہیں جارہے تو ہمیں اکیلا ہی جانا پڑ رھا ہے حالانکہ سب تمھاری آس لگائے بیٹھے ہیں۔۔۔

پر اگر تم صائمہ کی شادی پہ آجاتے ہو تو ہمیں بھت خوشی ہو گی۔۔۔۔

میں نہیں آؤنگا ڈیڈ۔۔۔

اور میں یہ بات کبھی نہیں بھولوں گا ان لوگوں کہ لیے مجھے چھوڑ کہ گئے۔۔۔۔

وہ لوگ کوئی غیر نہیں تمھارے اپنے ھیں۔۔۔

نہیں ہے کوئی میرا۔۔۔

زاور غصے سے کہتا گھر سے باھر چلا گیا۔۔۔

اور احسان صاحب اور صبا بیگم اداس ہو کہ پاکستان کہ لیے روانا ہو گئے

پاکستان پہنچ کہ وہ سب سے پہلے اپنے بڑے بھائی عابد صاحب کہ گھر گئے۔۔۔۔۔

ساجد صاحب اور ان کی فیملی بھی وہیں آ گئی تھی وہ سب خوشدلی سے ملے سب کزنس بھی وہاں جمع تھے۔۔۔

اور مسلسل ان دونوں سے سوال پوچھ رہے تھے وہاں کیا ہوتا ہے کیسے ہوتا ہے۔۔۔۔

زاور کیوں نہیں آیا اور وہ یہ سب دیکھ کہ ایک طرح خوش ھو رھے تھے۔۔۔

ایک طرف دکھ تھا کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو ان سب رشتوں سے دور رکھا تھا اور اب وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

زاور گھر آیا تو خالی گھر نے اس کا منہ چڑایا۔۔

وہ اس وقت عالم ضبط میں تھا۔۔۔

اسے غصہ تھا کہ اس کی مما پاپا اسے چھوڑ کہ ان غیر ون کہ پاس چلے گئے تھے۔۔۔۔

کچھ دن زاور اکیلے رہا۔۔۔۔

لیکن اب اسے اکیلے گھٹن ہوتی تھی۔۔۔

کیونکہ آحسان اور صبا نے ہمشہ اسے اپنے ساتھ رکھا تھا ہر جگھ اور اب وہ رہ نہیں پا رھا تھا۔۔۔۔

آج بھی وہ کیسینو چلا گیا تھا۔۔۔

پر وہاں بھی اس کا دل نہیں لگ رھا تھا۔۔۔

وہ چاھے جتنی بھ دیر سے گھر آتا تھا اپنے پاپا مما کو دیکھے بغیر سونے نہیں جاتا تھا۔۔۔

آج بھی وہ گھر آیا لیکن وہاں میڈ اور سرونٹس کہ علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔۔

ایک آنسو نہ آنکھوں سے باھر آنا چاھا۔۔۔

جیسے زاور مسلتا اندر چلا گیا۔۔۔۔

اور کال کر کہ اپنی پاکستان کی ٹیکیٹس بک کروائی۔۔۔۔

وہ اپنے پاپا مما کی کال تک نہیں اُٹھا رھا تھا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

احسان صاحب اور صبا بیگم اپنے بنگلو میں شفٹ ہو چکے تھے جو ان کہ بابا ان کہ لیے بنوا کہ گئے تھے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

زاور پاکستان آرھا ہے۔۔۔

احسان صاحب نے صبا بیگم سے کہا۔۔۔

کیا سچ میں آپکو کس نے کہا۔۔۔

اس کہ دوست شان نے بتایا۔۔۔

زاور ہم سے بات بھی نہیں کر رھا ضرور وہ غصے میں آرھا ھو گا۔۔۔۔

اور غصے میں یہاں کچھ غلط نہ کر دے۔۔۔۔

مجھے بھت ڈر ھے اس بات کا۔۔

۔ڈریں مت ہمارا بیٹا اتنا بھی غیر زمیدار نہیں ھے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

زاور کہ آنے کا آحسان صاحب نے سب کو بتا دیا۔۔۔۔۔

اور اس وقت سب آحسان صاحب کہ گھر موجود تھے۔۔۔۔۔

صبا بیگم نے زاور کا کمرا اس کہ مطابق سیٹ کروادیا تھا زاور کی فلائٹ آنے میں ابھی ٹائم تھا۔۔۔

پر زاور نے سختی سے اپنے موم ڈیڈ کو منع کر دیا تھا کہ اسے کوئی لینے نہ آئے۔۔۔

اور سب اس لیے گھر موجود تھے زاور سے ملنے سب کزنس مل جاتے تھے تو خوب ھلا گلا ھوتا تھا۔۔

اس وقت بھی گھر میں اودھم مچی ہوئی تھی کوئی یہ بات نہیں جانتا تھا کہ جو آرھا تھا اسے یہ سب نہیں پسند وہ تو بس اپنی مرضی کا مالک تھا کسی کی کب سنتا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آحسان نے ڈرائیور کو زاور کو لانے کہ لیے بھیج دیا تھا۔۔

۔ڈرائیور زاور کو آحسان ولا لے آیا زاور جیسے اندر داخل ہوا سب نے اس پے پھول پھینکے اور سب نے اسے ویلکم کیا۔۔

۔یہ جانے بغیر اگلے کو وہ سب اس وقت زھر لگے تھے۔۔

۔زاور ایک نظر ان سب کو دیکھتا ایک نظر پھولون کو دیکھتا۔۔

۔اس کی مما خوب اس کہ موڈ سمجھ رہیں تھیں۔۔۔

میں دلھن ہوں یا میں شادی کر کہ آرھا ھوں۔۔۔۔

بلآخر زاور پھٹ پڑا ارے زاور بھائی آہکو تو خوش ہونا چاھیئے کہ ہم سب نے آپکا کتنا اچھا ویلکم کیا ہے۔۔۔

ایک تیکھی نظر زاور نے زرنش پر ڈالی۔۔۔

ھائی اللہ بھائی کیا نظرون سے ہی کھا جائین گے کیا۔۔۔

زرنش بھی کہاں چپ رہنے والون میں سے تھی۔۔۔

چپ کر جایا کرو زرنش عالیہ نے زرنش کو چپیٹ لگائی۔۔۔

آھھ زرنش نے خون خوار نظرون سے عالیہ کو دیکھا۔۔۔صاقب کامران عالیان زاور سے گلے ملے۔۔۔

اور وہ بھت خوش تھے کہ ان کا چھوٹا بھائی واپس آگیا ہے۔۔۔سب بہت خوش تھے سوائے زاور کہ۔۔۔

زاور بھائی بتائیں نا کہ لنڈن میں کیا کیا ہوتا ہے۔۔۔۔

زرنش اور سارے کزنس زاور کہ کمرے میں بیٹھے اس کا دماغ خراب کر رھے تھیں۔۔۔۔۔

وہ سب یہ نہیں جانتے تھے کہ زاور ان سب کو برداشت کر رھا تھا۔۔۔

مجھے نیند آرھی ھے تو کیا میں سو سکتا ہوں۔۔۔

کیا ہو گیا ہے بھائی کونسا آپ لنڈن سے پیدل چل کہ آرھے ھو جو نیند آرھی ھے۔۔۔

زرنش تھی ہی منہ پھٹ سو وہ بول گئی زاور کا بس نہیں چل رھا تھا اسے کمرے سے باھر نکال دے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

کیا مصیبت ہے یہاں تو کوئی دیسیپلین نہیں ہے سب یہاں ایسے جمع ہو گئے ہے جیسے میں کوئی سرکس کا جوکر ہوں

جو ابھی انہیں قرتب دیکھائے گا۔۔۔۔

زاور تم اتنے چپ کیوں ہو۔۔۔

عالیان نے زاور کا نام لیا تو وہ اپنی سوچ سے باھر آیا۔۔۔۔

نہیں بھائی کچھ نہیں تھک گیا ہوں۔۔۔

سوری یار ہم سب کو اندازہ نہیں رہا تم اتنے وقت بعد آئے ہو تو ہم سب ایکسائیڈیڈ ہو گئے۔۔۔

چلو بھئی اُٹھو سب زاور کو سونے دو۔۔۔

پر بھائی ابھی تو زاور بھائی سے کتنا کچھ پوچھنا تھا۔۔۔

۔زرنش نے منہ بناتے کہا۔۔۔۔

اور زاور کا دل کیا اس کا گلا دبا دے۔۔۔۔

کل پوچھ لینا ابھی زاور یہیں ہے شادی تک اب چلو تم سب کو آئسکریم کھلاتا ہوں۔۔۔۔

اور سب خوش ھو گئے۔۔اور زاور نے سکون کا سانس لیا اور لمبی تان کہ سو گیا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آپی آپکو نہیں لگتا یہ زاور بھائی ہم جیسے نہیں ہیں۔۔۔

زرنش آئسکریم کھاتے کھاتے بولنے لگی جو بات عالیان نے بھی سنی۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں گڑیا وہ شروع سے لنڈن میں رہا ہے تو اس لیے اسے یہ سب چیزیں اتنی نہیں پسند وہاں کا ماحول ایسا ہی ہے اپنے کام سے کام رکھنا۔۔۔۔

عالیہ کی جگھ عالیان نے زرنش کو جواب دیا۔۔۔

پر بھائی وہ ہم سے ٹھیک سے نہیں بات کر رہے تھے۔۔۔۔

آپ بھی تو ہیں دیکھیں کتنی اچھی طرح بولتے ہیں وہ بھی ہمارے بھائی ھیں اگر ہمیں بتا دیں گے لنڈن کی باتیں تو گناہ تھوڑی نہ مل جائے گا۔۔۔۔

زرنش نے ناراضگی سے کہا۔۔۔

ھاھاھا۔۔۔

اچھا چھوڑو تم آئسکریم کھاؤ خوش رہو۔۔۔۔۔

عالیان کو زرنش کی باتوں پر ہسی آرھی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

زاور کو آئے دو دن ہو گئے تھے۔۔۔۔

سب اسے مل کہ گئے تھے پر وہ اب تک کسی کہ گھر نہیں گیا تھا۔۔۔۔

اس کہ پاپا مما نے کافی بار کہا تھا پر وہ کب کسی کی مانتا تھا۔۔۔

سب کزنس آپس میں بھت خوش رہتے تھے۔۔۔۔

مستی کرتے تھے۔۔۔۔

وہ بھی دو دن سے زاور سے ملنے نہیں آئے تھے تا کہ وہ اپنے تھکن اتار لے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آج تیسرے دن سب نے مل کہ ڈیسائڈ کیا کہ آج زاور کو لے کہ گھومنے جائیں گے۔۔۔۔

اور وہ سب آحساں ولا میں موجود تھے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

زاور اپنے کمرے میں میوزک آن کیے ایکسر سائیز کر رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ سب کب سے اس کا نیچے انتظار کر رہے تھے۔۔۔

اسے میڈ دو بار بتا کہ آئی تھی پر اس نے اپنا کام جاری رکھا تھا۔۔۔

وہ سب زاور کہ کمرے میں خود نہیں جا رہے تھے کہ پتا نہیں اسے برا نہ لگ جائے پہلے اس دن اس کہ طیور دیکھ کہ سب سمجھ گئے تھے کہ وہ ان جیسا نہیں۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

کیا بھائی ہم کب تک یہاں زاور بھائی کا ویٹ کرین گے۔۔۔

زرنش اُکتا گئی جب تک وہ آ نہیں جاتا۔۔۔

کامران نے انگڑائی لیتے کہا۔۔۔۔

بھائی ہم۔سب یہاں صبح 6 بجے سے بیٹھے ہیں ہم۔نے سوچا تھا جوگنگ بھی ہو جائیگی آؤٹنگ بھی۔۔۔

اب کی بار عالیہ نے کہا۔۔۔

اب تو ساڑی سات بج رہے ہیں اور ان نواب صاحب کا کوئی آنے کا ارادا نہین لگ رہا کومل بھی بول پڑی۔۔۔۔

افففف میں جا رہی ھون بھائی کو بلانے یہ کیا بات ہوئے ہم میڈ کو کیوِں کہہ رہے ہیں ہمیں خود جانا چاھیئے تھا اور اُٹھا کہ لے آنا چاھیئے تھا زرنش غصے سے اُٹھی۔۔۔

بیٹھ جاؤ زرنش ابھی ہمیں اس کہ بارے میں اتنا پتا نہیں ایک بار پتا چل جائے پھر ہمارہ ڈیرہ اسی کا کمرا ہونا ہے۔۔

۔عالیان کی بات پے سب کہ ہسی نکل گئی۔۔۔۔

جب کہ صائمہ نے زرنش سے کہا تم بڑی تیس مار خان ہو نہ تو جاؤ لے کہ آؤ زاور کو۔۔۔

اچھا آپی آپ مجھے چیلنج کر رہی ہیں۔۔۔۔

ہیں میں ابھی جا کہ لے کہ آتی ہوں۔۔۔

زرنش زاور کہ کمرے کی طرف بھاگی جب کہ سب نے اسے منع کیا اور صائمہ کو ڈپٹا کہ کیوں اس کو چیلنج دیا۔۔

صائمہ ہسنے لگی کہا اب زاور کو کون بچائے گا۔۔

اس کی بات پہ سب کی ھسی نکل گئ

زرنش نے آہستہ سے کمرے کا دروزہ کھولا۔۔

اور اس نے دیکھا زاور پُش اپ کر رہا تھا۔۔

زرنش اس کہ پاس گئ اور نیچے بیٹھ کہ اسے دیکھنے لگی۔۔

جیسے زاور نے اپ کیا زرنش نے نیچے ہو کہ جھانکا ھی تھا کہ زاور ایک دم سیدھا ہو تا اُٹھ بیٹھا۔۔

واٹ۔۔

زاور کو سچ کا غصہ آگیا زرنش کو دیکھ کہ۔۔۔

بھائی ہم کب سے آپکا نیچے ویٹ کر رھے ہیں اور آپ یہاں اوپر نیچے ہونے میں بزی ہیں۔۔

میں نے کہا۔۔

میرا ویٹ کرو یا صبح صبح میرے سر پہ نازل ہو جاؤ۔۔

اللہ توبہ بھائی نیکی کا تو زمانہ ہی نہیں ہم لوگ آپ کو گھومانا چاھہ رہے ھیں اور آپ ہمیں نازل ہونا کہہ رہے

ہیں۔۔۔

میں نے کہا میں نے گھومنا ہے زاور ٹوول سے اپنا پسینہ صاف کرتے کہنے لگا۔۔۔۔

ارے بھائی اب آپ آئے ہیں تو ہمیں گھمانا تو پڑے گا نہ ورنہ۔لنڈن میں سب کیا کہیں گے آپکے کزنس نے آپکو گھمایا ہی نہیں۔۔۔

کیوں نہیں محترمہ سب وہاں آپ ہی کی تو باتیں کرتے ہیں میرے جاتے مجھ سے یہی پوچھیں گے کہ کس نے کیا کیا۔۔

۔ارے کیا سچ میں بھائی۔۔۔

زرنش بھی کب چپ رہتی تھی۔۔۔

دیکھو تم جو بھی ہو۔۔

.i realy dont care just go

..اچھا پر میں نے سب سے کہا ہے مِین آپکو لے کہ آؤنگی تو اب دنیا ادھر کی اودھر ہو جائے میں آپ کو لیے بغیر نہیں جاؤگی۔۔۔

اچھا لے جا کہ دکھاؤ۔۔۔۔

زاور بھی ضد میں آگیا۔۔۔۔۔

توبہ بھائی کتنے بتمیز ہو آپ۔۔

۔سب مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں ہر بات مانتے ہیں میری اور آپ کرتے نہیں نہ ہی کوئی بات مانتے ہو۔۔

۔زرنش نے معصوم سا چہرا بنایا۔۔۔

میرا پیارا بیبی تم ہینڈل نہیں کر پاؤ گی۔۔

اس لیے مجھ سے جتنا دور رہو گی اس میں تمارا اپنا فائدا ہے۔۔۔

میں تو نہیں رہون گی دور آپ کو لے کہ جاؤ گی اگر آپ نہیں گئے نہ تو میں زور زور سے رو دوں گی۔۔۔

رو، دو i dont care

اچھا تو آپ ایسے نہیں مانیں گے۔۔۔

میں ویسے بھی نہیں مانوں گا۔۔۔

پکا۔۔۔

زرنش نے براؤں آنکھیں بڑی کرتے پوچھا.۔۔۔۔

جاؤ یہاں سے۔۔۔

زاور کو غصہ آرھا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے اب مجھے مت کہے گا پھر۔۔۔

زرنش نے زاور کا موبائل جو چارج پہ لگا تھا اُٹھالیا اور زاور نہ سمجی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

جب تک وہ کچھ سمجھتا زرنش موبائل لے کہ باھر بھاگ چکی تھی۔۔۔

ھے یو۔۔۔۔

میرا موبائل واپس دو زاور اس کہ پیچھے بھاگا اور حال تک ہہنچا جھاں زرنش ھانپ رھی تھی۔۔۔

دیکھ لیں آپی میں جیت گئی لے آئی میں بھائی کو زرنش نے صائمہ سے کہا جب کہ زاور کہ غصہ کا عالم نہیں تھا۔۔۔

اس وقت اس کا دل چاھہ رھا تھا زرنش کا قتل کر دے۔۔۔

سب ہسنے لگے۔۔۔۔

کوئی نہیں جیت سکتا اس لڑکی سے صائمہ نے زرنش کو اپنے پاس کرتے کہا۔۔۔۔

اور نہ چاھتے ہوئے بھی زاور کو سب کہ ساتھ جانا پڑا۔۔۔

اس وقت زاور کو بہت غصہ آرھا تھا۔۔۔۔

زرنش پہ وہ لوگ سی سائیڈ گھومنے گئے ہوئے تھے۔۔۔

سب سمندر کی لہروں کا مزہ لے رہے تھے جب کہ زاور کا دل کر رھا تھا اس لڑکی کو یہیں سمندر میں پھینک دے۔۔۔

کچھ سوچتا وہ اُٹھا اور قریب زرنش ریت پے بیٹھی زرنش لکھ رھی تھی اور گھر بنا رہی تھی زاور اس کہ بنائے گھر پے پیر دیتا گذر گیا۔۔۔۔

زرنش ایک دم جو کھوئی تھی اوپر دیکھا تو زاور جا رھا تھا۔۔۔۔

زاور بھائی یہ کیا کیا ھے آپنے میرا اتنا پیارا گھر آپنے خراب کر دیا اب تک میں نے پک بھی نہیں لی تھی۔۔۔

اچھا ھوا میرا دل کرتا ہے تمہارا ہی نقشہ بگاڑ دون میں۔۔۔۔

زرنش کو پتا تھا زاور اس کی حرکت پے ناراض ہے۔۔۔۔

اس لیے وہ ہسنے لگی۔۔۔۔

ارے بھائی کچھ نہیں ہوتا آپ اتنی سی بات دل پہ لے گئے آگے کیا کریں گے۔۔۔۔

زرنش نے شرارت سے کہتے ہونٹوں کو دانتوں میں لیا۔۔۔

ایک لمحے کہ لیے زاور اسے دیکھے گیا۔۔۔۔

اس کی یہ حرکت زاور کو کیوٹ لگی۔۔

۔پر دوسرے ہی پل زاور غصہ سے بولا مطلب کیا ہے تمہارا کیا ہو گا آگے۔۔۔

ھاھاھا۔۔۔۔

آپ تو ڈر گئے بھائی ایسا کچھ بھی نہیں میں مزاق کر رھی تھی اسکی ہسی زاور کو متاثر کر رھی تھی۔۔۔

میں تم سے کہہ رھا ھوں مجھ سے دور رھو تو اس میں تمھارا ھی فائدہ ہے۔۔۔

ٹرسٹ می۔۔۔

کیوں آپ جن ہیں کھا جاتے ہیں۔۔۔

زرنش کو سب مزاق لگ رھا تھا۔۔۔

زاور ایک دم زرنش کہ قریب آیا۔۔۔۔

اور کہا جو میں کہہ رھا ہوں۔۔۔۔

اسے مزاق سمجھنے کی غلطی مت کرو۔۔۔۔

ورنہ بعد میں پچھتاؤ گی۔۔۔

اس کے طیور دیکھ کہ زرنش کی پہر سے ہسی نکل گئی۔۔۔

میں تو ڈر گئی بھائی کہتی زرنش بھاگ گئی۔۔۔

اور زاور ایک بار پھر غصہ ضبط کر کہ رہ گیا۔۔۔

❤❤❤❤

عالیہ کہاں جا رھی ہو آگے پانی گھرا ھے۔۔۔

ارے ڈریں مت عالیان بھائی چلیں نہ دیکھیں کتنا مزہ آرھا ھے۔۔۔

عالیہ کا آدھا جسم پانی میں جا چکا تھا۔۔۔۔

اور وہ اور بھی اندر جا رھی تھی۔۔۔

تب عالیان نے اسے کھینچ لیا۔۔۔

پاگل ھو گئی ھو کیا۔۔۔

چلو عالیان غصے سے اسے باھر لے آیا۔۔

اور اسے ٹھیک ٹھاک ڈانٹ سنائی۔۔۔

عالیہ کو اس وقت وہ ذھر لگ رھا تھا۔۔۔

اور وہ غصے میں وہاں سے چلی گئی۔۔۔

وہ زرنش کو ڈھوندرھی تھی جب اس کی نظر کومل اور کامران پہ پڑی جو ھاتھوں میں ھاتھ دیئے ایک کونے میں بیٹھے تھے۔۔۔۔

وہ جلدھی زرنش کو ڈھوندنے بھاگی اور اسے لے کہ واپس اس جگھ آئی۔۔۔

اور اسے وہ منظر دیکھایا دونوں آپس میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں زرنش نے فورن موبائل نکالا اور دونوں کی پک لینے لگی.۔۔۔

اوے پاگل یہ کیا کر رھی ہے عالیہ نے اسے ٹوکہ ھاھاھا کچھ نہیں آپی مزہ آئیگا آپی کو تنگ کر کہ۔۔۔

زرنش سدھر جامار کھائی گی آپی سے۔۔۔

آپی مجھے کچھ نہیں کہتیں۔۔۔۔

اور وہ پک لینے لگی۔۔۔

صاقب اور صائمہ ساتھ ہی تھے سب نے بہت انجو آئی کیا۔۔۔

سوائے زاور کہ۔۔۔

سب لوگ یہاں سے زاور کہ گھر ھی گئی۔۔۔۔

کیونکہ وہ جانتے تھے زاور کسی کہ گھر نہیں جائے گا سب بہت تھک چکے تھے اب آرام کرنا چاھتے تھے۔۔۔۔

پر ان سب کی شروع سے ایک عادت تھی جب بھی گھومنے جاتے تھے واپسی پہ کسی بھی ایک گھر رکتے تھے۔۔۔۔

سب اور سارے دن کی باتیں کر کہ سوتے تھے۔۔۔

اب وہ سب زاور کہ گھر تھے اور زاور کو یہی سمجھ نہیں آرھا تھا کی وہ اس کہ ساتھ کیوں آگئے ھیں۔۔

خیر وہ تو اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

باقی سب حال میں ہی بیٹھے تھے۔۔۔

۔آحسان صاحب اور صبا بیگم بہت خوش تھے یہ سب دیکھ کہ اور آفسوس کرتے کیوں اتناوقت دور رہے سب سے۔۔

کافی دیر تک وہ سب باتیں کرتے رہے۔۔۔۔۔۔

پہر سب کو نیند آنے لگے تو سب لڑکیاں ساتھ سونے چلی گیئن۔۔۔۔

اور لڑکے سب زاور کہ کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔

وہاں جا کہ دیکھا تو زاور لیپ ٹاپ پہ کچھ کر رھا تھا۔۔۔۔

وہ ان سب کو دیکھ کہ ایک دم سیدھا ھوا اور لیپ ٹاپ آف کر کہ ان کہ طرف بڑھا۔۔۔

بھائی آپ سب یہاں۔۔۔۔۔

ہاں ہمیں اب نیند آرہی تھی تو سونے آئے ہیں۔۔۔

پر بھائی یہاں۔۔۔

اتنے سارے کمرے ہیں پہر آپ یہاں کیسے۔۔

۔زاور کو کہنا مشکل لگ رھا تھا۔۔۔۔

ہاں کمرے تو بھت ہیں لیکن ہم سب جب بھی ساتھ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

لڑکیاں سب ایک ساتھ اور لڑکے ایک ساتھ سوتے ہیں۔۔

پر بھائی ایک بیڈ پہ۔۔۔

زاور کو حیرت ہو رھی تھی ان سب پہ۔۔۔

ہاں ایک بیڈ پہ۔۔۔

صاقب کہتا بیڈ پہ بستر کی سیٹنگ چار لوگوں کہ حساب سے کرنے لگا۔۔۔

آجاؤ سب۔۔۔

صاقب نے بلایا۔۔۔

پر بھائی مجبوری کیا ہے۔۔۔۔۔

ایسے سونے کی زاور کا اب بھی دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔

کہ اتنے کمرے ہونے کہ باوجود یہ لوگ ایسے کیوں سو رہے تھے۔۔۔

مجبوری نہیں پیار ہے یہ۔۔۔

یہ سن کہ تو زاور کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔۔۔

وہ چپ چاپ سب دیکنے لگا۔۔۔۔

سب اپنی اپنی جگھہ پہ دراز ہو گئے۔۔۔۔

اور زاور انہیں دیکھہ رہا تھا۔۔۔۔

دوسرے کمرے میں بھی نہیں جا سکتا تھا۔۔۔۔

اتنا پیار کر رہے تھے سب۔۔۔۔

اب وہ بد تمیزی کا مظاھرہ بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

اس لیے نہ چاھتے ہوئے بھی اسے بیچ میں گھس کہ سونا پڑا۔۔

۔ آدھی رات تک وہ کروٹیں بدلتا رھا۔۔۔

اور باقی سب سو چکے تھے۔۔۔

کیا مصیبت ہیں یہ سب۔۔۔

سمجھ نہیں آرھا اس بیجو دگی کا بھلا کیا مقصد ہے۔۔۔۔۔

اتنے کمرے ہیں پر نہیں سب نے گھس کہ سونا ہے۔۔۔۔

وہ سوچتا اُٹھ کہ پانی پینے کی غرض سے ٹیبل پہ دیکھا تو پانی بھی ختم تھا۔۔۔

وہ اُٹھ کہ کچن میں آگیا پانی پی کہ جانے لگا تھا۔۔۔۔

کہ اس نے دیکھا لڑکیوں کہ کمرے کا دروازہ کھلا تھا لائٹ جل رھی تھی۔۔۔۔۔

وہ اندر گیا تو سب ایک دوسرے کہ آگے پیچھے سوئی تھیں۔۔۔۔۔

تب زاور کی نظر زرنش پہ پڑی۔۔۔

اور اس کہ دماغ میں ایک خیال بجلی کی طرح لپکا۔۔۔

وہ اس کہ قریب گیا وہ بیڈ کہ کونے میں سو رہی تھی زاور نے ایک کاغز لیا اور اس کا رول بنا کہ زرنش کہ کان میں ڈالا

اور خود بیڈ کہ نیچے چھپ گیا۔۔۔

زرنش اُٹھی ادھر اودھر دیکھ کہ پھر سو، گئی۔۔

زاور نے پھر ایسا کیا اس بار زرنش سچ مچ کا ڈر گئی اور اُٹھ کہ بیٹھ گئی۔۔۔

آپی اُٹھو ان کہ گھر جن ہیں آپی زرنش اپنے برابر میں سوئی عالیہ کو اُٹھانے لگی۔۔۔

زرنش ڈرامے بند کرو سو جاؤ چپ چاپ۔۔زاور کی نیچے ہسی روکنا مشکل ہو رھی تھی۔۔

۔سو جاؤ زرنش کچھ نہیں ہے ایک بار پہر عالیہ نے کہا تو زرنش واپس لیٹ گئی۔۔۔۔

پر اب اسے کیا نیند آنی تھی۔۔۔

زاور کچھ دیر بیڈ کہ نیچے رھنے کہ بعد موقع دیکھتے فرار ہو گیا۔۔۔

اور زرنش جاگتے جاگتے آخر سو گئی۔۔۔

♦♦♦♦♦♦ ♦♦♦♦

صبح ہوتے زرنش نے گھر جانے کی ضد لگا دی۔۔۔۔

اس وقت سب ناشتے کی ٹیبل پہ جمع تھے۔۔۔۔

زرنش بار بار گھر جانے کی ضد کر رھی تھی۔۔۔۔۔

سوائے زاور کہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ ایسا کیوں کر رھی ہے۔۔۔

آپی چلو گھر کل یونی جانا ہے پڑھائی کرنی ہے۔۔۔

زرنش بند کرو اپنے ناٹک تم نے کب یونی جانے سے پہلے پڑھا ہے۔۔۔ آج پڑھوں گی نہ چلیں۔۔

۔زرنش پہر ضد کرنے لگی۔۔۔

اچھا گڑیا ناشتا کر کہ چلتے ہیں عالیاں نے اسے پیار سے کہا زرنش ناشتا کرنے لگی۔۔۔

زاور خوش ہو رھا تھا اسے مزہ آرھا تھا زرنش کو۔ڈرا کہ۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♥♥♥♥♦♦♦♦♦

گھر پہنچتے ہی زرنش نے شکر کا سانس لیا۔۔

اور یونی کہ لیے تیار ہونے لگی۔۔۔

۔ساتھ ساتھ عالیہ بھی تیار ہو رھی تھی۔۔۔۔

عالیان وہیں تھا۔۔۔۔

کیونکہ ان دونوں نے اسی کہ ساتھ یونی جانا تھا۔۔۔۔

صاقب اپنے آفیس جا چکا تھا تھا۔۔۔۔

کومل مما کہ ساتھ کچن میں لگ گئی۔۔

عالیہ اور زرنش تیار ہو کہ عالیان کہ ساتھ یونی چلی گیں۔۔۔

❤❤❤ ❤❤❤❤

زرنش اور عالیہ دونوں انگلش ڈیپارٹمنٹ میں تھیں۔۔۔۔۔

جبکہ عالیان متھس میں تھا۔۔۔۔۔

اس کا ڈیپارٹمنٹ بھی ان کہ ساتھ ھی تھا۔۔۔

اس لیے وہ آجاتا تھا ان کہ پاس۔۔۔

ابھی بھی وہ تینو ساتھ تھے جب عالیان نے کہا۔۔۔

کتنا اچھا ہوتا زاور بھی ہمارے ساتھ ہی پڑھتا۔۔

۔وہ بھی انگلش ڈیپارٹمنٹ کا ہے یہں ہوتا کتنا مزہ آتا۔۔۔

کوئی مزہ نہیں آتا بھائی۔۔۔۔

الٹا جو آنا ہوتا وہ بھی ان کی شکل دیکھ کہ اڑ جاتا۔۔۔۔

زرنش نے منہ بناتے کہا۔۔۔

ھاھاھا۔۔۔۔

ایسا نہیں ھے گڑیا وہ بھی ہمارا بھائی ھے۔۔۔

بس اتنے سال دور رھا ہے تو ضدی بن گیا ہے۔۔۔۔

اگر یہاں رھے گا تو صحیح ہو جائے گا۔۔۔

کیوں عالیہ صحیح کہا نہ عالیان نے عالیہ کو کندھا مارتے کہا۔۔۔

آھھ بھائی۔۔

مجھے نہیں پتا جو بھی ہے۔۔۔

ھاھا۔۔۔

اچھا تم لوگوں کی اگر کلاس نہیں تو گھر چلیں۔۔۔۔

میں تو فری ہوں عالیہ نے جھٹ سے کہا۔۔۔

پر میری تو ابھی دو کلاسس رہتیں ہیں۔۔۔۔

زرنش نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا پہر ہم جب تک گھوم کہ آتے ہیں۔۔۔۔

چلو عالیہ عالیان نے اُٹھتے کہا۔۔۔

واؤؤ۔۔۔۔

چلیں بھائی عالیہ فورن کھڑی ہو گئی۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی بھلا۔۔۔

زرنش نے منہ بنایا۔۔۔

اچھا اب یہ کیا بات ہوئی جب میڈم جاتی ہیں تب۔۔۔

آپی پر مجھے تو اکیلے ڈر لگتا ہے نہ۔۔

آپکو تو نہیں لگتا۔۔۔

نہ ہم لوگ چھٹی تک آجائیں گے۔۔۔۔

اور ویسے بھی ہمارا تو لاسٹ ائیر ہے پہر تم نے اکیلے ہی جانا ہے۔۔۔

کیوں پہر بھائی آپ مجھے چھوڑنے نہیں آئیں گے۔۔۔

ابھی کچھ نہیں سکتا گڑیا۔۔

اچھا اب تم پڑھو ہم چلے اور وہ دونوں زرنش کو چڑاتے چلے گئے...

دو کلاس کا بول دیا اور بس ایک ہی کلاس ہوئی اب کیا کروں میں۔۔۔۔

یہ لوگ بھی دیر سے آئیں گے۔۔۔۔

تب تک میں یہاں بیٹھ کہ کیا کروں۔۔۔۔

زرنش اپنے منہ بولے جا رہی تھی۔۔۔

اور ساتھ ہی ساتھ چلتی بھی جا رہی تھی۔۔

چلتے چلتے وہ گیٹ تک تو آ گئی۔۔۔۔

اب اسے گھر جانے کی پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

افففف اب کیا۔ کروں میں بس میں کیسے جاؤں۔۔

۔سوچتے سوچتے آخر اس نے بس میں جانے کا فیصلا کیا۔۔۔۔۔

اور وہ منزل کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

ابھی آدھا راستہ ہی گذرا تھا کہ۔۔۔

کیسی نے اس کہ برابر میں گاڑی روکی۔۔۔

ازرنش نے دیکھا تو زاور تھا۔۔۔

بھائی آپ یہاں۔۔

۔ہاں۔۔۔

گذر رہا تھا

یہاں سے تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔

میں گھر جا رہی ہوں بھائی۔۔۔۔

آجاؤ چھوڑ دیتا ہوں۔۔

۔کیا سچ میں زرنش خوش ہوتی بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

زرنش کہ بیٹھتے ہی زاور نے گاڑی منزل جی جانب دوڑادی۔

۔بھائی آپکو ایک بات بتاؤں اچانک زرنش نے کہا۔۔۔

ھمم۔۔۔

زاور نے ڈرائونگ کرتے کہا۔۔۔

بھائی آپکا گھرنا کتنے وقت سے بند تھا۔۔

اب زاور کو سمجھ آگیا تھا۔۔

کہ زرنش نے کیا کہنا تھا۔۔۔

اپنی ہسی دبا کہ اس نے بس اتنا کہا۔۔

اچھا پھر۔۔۔

پھر۔۔۔

کیا بھائی۔۔۔

میں نے سنا ہے اگر کوئی جگھہ کچھہ وقت بند ہو تو وہاں جن آجاتے ہیں۔۔۔

زاور ہی ہسی روکنا مشکل ہوگئی۔۔۔

پر اس نے سیریس ہوتے کہا۔۔۔

کیا بات کر رہی ہو۔۔۔

کیا سچ میں۔۔

ہاں بھائی۔۔۔

آپکہ گھر بھی جن آ گئے ہیں۔۔۔

کیا۔۔۔

زاور نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔

ہاں بھائی۔۔۔

مجھے خود کل رات کو پتا چلا۔۔۔

واقعے تمہیں کیسے پتا چلا۔۔

۔زاور زرنش کی بات ایسے سن رہا تھا۔۔

جیسے بہت ڈر رہا ہو۔۔۔

ہاں بھائی میں سو رہی تھی۔۔۔

نہ۔۔

تو کسی نے میرے کان میں کچھ ڈالا۔۔۔

میں نے پہلے وہم سمجھا پھر دوبارہ بھی ایسا ہی ہوا۔۔۔

کیاااااا۔۔۔

زاور نے اتنا بڑا آ آ کیا کہ زرنش کی آنکھیں اور زیادہ پھٹ گئیں۔۔۔

ہاں بھائی چچا سے کہیں کوئی اور گھر لے لیں۔۔۔

پر۔۔۔

زرنش تمہیں تو پتا ہے نہ وہ گھر دادا جی کی نشانی ہے پاپا وہ نہیں بیچیں گے۔۔۔

تمہیں بتاؤ اب میں کیا کروں۔۔۔

اگر وہ جن میرے پاس آ گیا تو۔۔۔

زاور ایکٹنگ پہ ایکٹنگ کئے جا رہا تھا۔۔۔

ایسا تو نہ کہیں بھائی زرنش اور زیادہ ڈر گئی۔۔۔

بھائی اب کیا ہو گا۔۔۔

پتا نہیں زاور نے لاچاری دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

اور جب تک گھر بھی آ گیا تھا۔۔

۔بھائی آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔۔

میں نے نہیں جانا آپکہ گھر مجھے اپنے گھر جانا ہے۔۔

۔اُپسسسس سوری پتا ہی نہیں چلا۔۔۔

لگتا ہے یہ گھر ہمیں بلا رھا ہے۔۔۔

اسلیے مجھے پتا بھی نہیں چلا اور یہاں آ گیا۔۔

اب آ گئے ہیں تو۔۔۔

چلو تم ابھی گھر پہر شام میں چلی جانا۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔۔

بھائی مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔۔

زرنش نے فورن کہا۔۔۔

زاور کی ھسی روکنا مشکل ہو رہی تھی۔۔۔

اچھا رو کو میں میں آتا ہوں۔۔۔

وہ گھر کہ اندر گیا۔۔۔۔

اور خوب ہسا۔۔۔

پہر نارمل ہوتا باہر آیا۔۔۔۔

اور گاڑی میں بیٹھا۔۔۔۔

زرنش اب تک ویسے ہی بیٹھی تھی۔۔

۔بھائی شکر آپ آگئے میری توڈر کہ مارے جان نکلی جا رہی تھی۔۔۔

اچھا چلو اپنے گھر کا راستہ بتاتی جانا۔۔۔

ٹھیک ھے بھائی۔۔۔۔۔۔

گھر پہنچ کہ زاور باھر سے جا رھا تھا کہ عابد صاحب نے اسے دیکھ لیا۔۔۔۔

اور اسے اندر لے آئے۔۔

۔سب اس کہ آنے سے بہت خوش، ہوئے اسے بھی سب کا پیار اچھا لگا۔۔۔وہ شام تک وہیں رھا۔۔

❤❤❤❤

مسلسل بیل بج رہی تھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔

صائمہ کچن سے بھاگتی آئی اور فون اُٹھاتے کہا

کہاں تھیں۔۔۔

صاقب جو کب سے کال کر رہا تھا اسے ٹھیک ٹھاک غصہ آچکا تھا۔۔

میں کچن میں تھی۔۔

سوری۔۔۔

سوری سے جو میں نے اتنا انتظار کیا اس کا آزالا تو نہیں ہو جائگا۔۔۔۔

اچھا پہر آپ بتائیں کیسے ہو گا آزالا۔۔۔

تم جانتی ہو کہہ کہ صاقب کہ چہرے پہ ایک دلکش سے مسکراھٹ دوڑ گئی۔۔۔

نہیں۔۔۔

میں ناراض ہو جاؤنگا دیکھ لو۔۔۔۔

میں شادی کہ بعد منع لوں گی ویسے بھی بس اب پندرہ دن ہی رہتے ہیں۔۔۔۔

ہاں بس پہر دیکھتا ہوں کیسے تم منع کرتی ہو مجھے کچھ بھی۔۔۔۔

صائمہ ہسنے لگی۔۔۔۔

اور کچھ دیر بات کر کہ کال کا اختظام سالن کہ جلنے سے ہوا۔۔۔

❤❤❤❤

کامران کو مل سے کہنا کہ مجھ سے مل جائے۔۔

۔پھر تو ویسے اس نے نند بن جانا ہے۔۔

۔صائمہ کامران کو چچا کہ گھر جاتے دیکھ کہ کہنے لگی۔۔

تم بھی چل لو ساتھ۔۔

۔نہیں اچھا نہیں لگتا شادی اسی گھر میں ھے اور بس پندرہ دن رہتے ہیں سب کیا کہیں گے۔۔۔

ھاھاھا۔۔۔

ھاں چپ چاپ ٹک کہ بیٹھو اب میں کہہ دونگا کو مل کو۔۔

۔ہاں اور اسے یہ بھی کہنا موبائل بھی دیکھ لیا کرے بندہ اسے میسج کر تا رہے جواب ہی نہیں دیتی۔۔۔

وہ مجھے نہیں دیتی تمہیں کیا دیگی۔۔

کامران کو اپنا دکھ جاگ اُٹھا۔۔۔

اس کا کیا مطلب ہے بھلا تم اس کہ لیے مجھ سے زیادہ امپورٹنیٹ ہو۔۔۔

صائمہ نے تشویش سے کامران کی طرف دیکھا۔۔

۔ہاں تو اور کیا۔۔۔۔

کامران کہتا ہستا چلا گیا۔۔۔

۔اور صائمہ سوچتی رہ گئی۔۔۔۔

❤❤

آپی عالیان بھائی نے کہا ہے ان کی کل کلاس نہیں ہے اس لیے ہمیں جلدی تیار ہونے کا کہا ہے۔۔۔۔

کہہ رہے ہیں کہ انہیں کہیں جانا ہے ضروری کام سے۔۔۔

زرنش جو عالیان سے مسیج پہ بات کر رہی تھی وہ عالیہ کو کل کا شیڈیول بتا رہی تھی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے کہہ کہ عالیہ پھر پڑھائی میں لگ گئی۔۔

۔آپی کیا اتنا پڑھتی ہو ہر وقت مجھے کبھی دیکھا ہے اتنا پڑھتے ہوئے۔۔۔

پھر بھی میں پاس ہو جاتی ہوں نہ۔۔۔۔

افففف زرنش دماغ مت چاٹو میرا چپ کر کہ خد بھی پڑھو مجھے بھی پڑھنے دو۔۔۔

میں تو عالیان بھائی سے بات کر رہی ھوں پڑھنا نہیں میں نے۔۔۔

اچھا نہ پڑھو مجھے تنگ مت کرو۔۔

۔ھھھننہ۔۔۔

زرنش منہ بنا کہ مسیج میں لگ گئی۔۔۔

❤❤❤

بیٹا تمہیں یہاں سب کیسے لگے۔۔۔

احسان صاحب زاور سے مخاطب ہوئے۔۔۔۔

ٹھیک ہیں سب پاپا۔۔۔

بیٹا کیا میری ایک بات مانو گے۔۔۔۔

کیا پاپا۔۔۔۔

بیٹا میں چاھتا ہوں تم یہاں مائگریشن کروالو۔۔۔

اور ان سب کہ ساتھ پڑھائی کرو۔۔۔۔

ویسے بھی تم یونی کہ سیکنڈ ائیر میں ہو تو اب تمہیں یہاں پرھائی آسان لگے گی۔۔۔

پاپا۔۔

۔میں صرف آپ دونوں سے ملنے آیا ہوں۔۔۔

بس۔۔۔۔

آپنے شادی تک روکا میں رک گیا۔۔۔

لیکن اس سے زیادہ نہیں۔۔۔۔

زاور کہتا چلا گیا۔۔۔

آحسان صاحب کو اس بار بھی مایوس ہونا پڑا۔۔

❤❤❤❤

زاور سخت بور ہو رھا تھا۔۔۔

اس نے عالیاں کو کال ملائی۔۔۔

عالیاں سے اس کی بچپن میں بھی بھت بنتی تھی۔۔۔

اسلامُ علیکم۔۔۔

کیسے ہو تم۔۔۔

زاور نے عالیان کہ کال اُٹھاتے کہا۔۔

والیکم اسلام۔۔۔

عالیان نے خوشدلی سے کہا۔۔۔

میں ٹھیک۔۔۔۔

تم کیسے ہو۔۔۔

کیسے یاد آئی ہم۔ناچیر کی جناب کو۔۔۔۔

اری یار ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔

بس تھوڑا اپسیٹ تھا۔۔۔

مما پاپا اچانک یہاں چلے آئے۔۔۔۔

تو غصہ تھا۔۔۔

یار اتنے سال تو تم وہاں رہے ہو۔۔۔

اب اپنون کی ساتھ رہہ کہ دیکھو۔۔۔

کتنا سکون ہے۔۔۔

یار میں شادی کہ بعد واپس چلا جاؤن گا۔۔۔

کیوں۔۔۔

تمہارا دل نہیں لگا یہاں۔۔۔

ایسی بات نہیں بس میں وہاں کا عادی ہو چکا ہوں۔۔۔

پہر بھی میں تو تمہیں یہی کہوں گا۔۔

کہ۔۔۔

ایک بار پہر سوچ لو۔۔۔

ہاں تم بتاؤ کیا کر رہے ہو۔۔

کچھ نہیں بس کچھ تھیسس بنا رہا تھا۔۔۔

فائنل ائیر ہے نہ تو اس لیے کام زیادہ ہو گیا ہے۔۔۔

اچھا چلو تم کام کرو۔۔۔

اچھا تم یہاں آ جاؤ۔۔۔

میرا کام فائنل ہے۔۔۔

اچھا آتا ہوں۔۔۔

زاور نے کہتے کال رکھی۔۔۔

اور گاڑی کی چابیاں اُٹھاتا عالیان کی طرف چل دیا۔۔۔

❤

عالیان اور زاور کافی دیر گھومتے رہے۔۔۔

انہیں وہ دور یاد آرھا تھا۔۔۔

جب۔۔۔

زاور 5 سال کا تھا اور عالیان 8 سال کا تھا دونوں میں اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔۔

آج وہ سارا دن گھومے ساتھ بھت باتیں ایک دوسرے سے شئر کیں۔۔۔۔

اور پہر زاور عالیاں کہ ساتھ اس کہ گھر چلا گیا۔۔۔

وہاں۔زاور کو۔دیکھ کہ۔سب بہت خوش ہوئے۔۔۔

سب نے بہت خیال رکھا اس کا۔۔۔

روکنے کا کہا پر وہ رکا نہیں۔۔۔

اور خدا افظ کہتا گھر چلا گیا۔۔۔

آج زاور کو سچ میں بہت مزا آیا تھا۔۔۔

عالیان کہ۔ساتھ۔۔۔۔

کومل بیٹا کامران کو چائے بنا دو۔۔۔

وہ آیا ہوا ہے نیچے۔۔۔

ثمینہ بیگم نے کومل کو اُٹھاتے کہا۔۔۔

کامران کا سن کہ کومل فورن اُٹھ گئی۔۔۔

اور اس کہ لیے چائے بنا کہ لے آئی۔۔۔

اس وقت گھر میں آمی اور کومل کہ سوا کوئی نہیں تھا۔۔۔

آمی تو اپنے کمرے میں چلی گئیں۔۔۔

کامران کومل کہ کمرے میں ہی آ گیا۔۔۔

کومل چائے لائی تو کامران نے اسے بیٹھنے کا کہا۔۔۔

کیسے ہیں آپ۔۔۔۔

کومل نے اپنے دھڑکیں نارمل کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کیسا لگ رہا ہوں۔۔۔

بہت اچھے۔۔۔

کہہ کہ کومل ہسنے لگی۔۔۔

آمی سے بات کروں اب۔۔۔

کامران سیریس ہوا۔۔۔

ابھی نہیں۔۔۔

ابھی بھائی کی شادی ہو جائے۔۔۔

بھائی کہ ساتھ بھن کہ بھی ہو جائے گی۔۔۔

اب صبر نہیں ہوتا۔۔۔

کامران نے دل پہ ھاتھہ رکھتے کہا۔۔۔

صبر کریں کامران کچھہ نہیں ہوتا۔۔۔

تمہیں کچھہ نہیں ہوتا۔۔۔

مجھہ سے پوچھو زرا۔۔۔

کامران نے کومل کا ھاتھہ اپنے دل پہ رکھتے کہا۔۔۔

کیا کر رہے ہیں کامران آمی آجائیں گی۔۔۔

اچھا ہے نہ مجھے یا تمہیں کچھہ کہنا نہیں پڑیگا۔۔۔

کامران کومل کو تنگ کرنے لگا۔۔۔

بس چھوڑیں مجھے کام ہے۔۔۔

اچھا نہیں کرتا کچھہ بیٹھی تو رہو۔۔۔۔۔

کچھہ دیر کامران بیٹھا رہا۔۔۔پھر چلا گیا۔۔۔

❤❤❤

عالیان اپنے ڈیپارٹمنٹ سے فری ہوا تو انگلش کی جانب رُخ کیا۔۔۔۔

ابھی انٹر ہی ہوا تھا کہ اسے عالیہ کسی لڑکی کہ ساتھہ کھڑی نظر آئی۔۔

ان دونوں کہ ساتھ ایک لڑکا بھی کھڑا تھا۔۔۔

لڑکے کو دیکھ کہ عالیان کو بہت غصہ آیا۔۔۔

وہ عالیہ کہ پاس گیا۔۔۔۔

اور کہا۔۔۔

چلو۔۔۔

عالیہ چل دی۔۔۔

کیا ہوا بھائی۔۔۔

عالیان کہ بگڑے طیور دیکھ کہ عالیہ نے پوچھا۔۔۔

کون لڑکا تھا جس کہ ساتھ تم کھڑیں تھیں۔۔۔۔

بھائی وہ تو حنا کا فرینڈ تھا۔۔۔

میں اور حنا ساتھ جا رہے تھی۔۔۔

کہ وہ راستے میں مل گیا۔۔

تو حنا اسے بات کرنے لگی۔۔۔۔

آئندہ حنا کہ ساتھ نہ دیکھو مجھے تم۔۔۔

پر کیوں بھائی۔۔

جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔

زیادہ سوال پوچھنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

عالیان نے سخت لہجے میں کہا۔۔

عالیہ۔۔چپ ہو گئی۔۔۔

اسے بہت غصہ آرھا تھا۔۔

ہر بات میں ٹانگ آڑانا ہوتی ہے۔۔۔

اب ہم دوستی بھی ان کہ پسند کی کریں۔۔۔

عالیہ بس یہ سوچ سکتی تھی۔۔۔

زرنش کہاہے۔۔۔

عالیان کی آواز پہ عالیہ خیالوں سے باھر آئی۔۔۔۔

اپنی کلاس میں۔۔۔۔

مختصر سا جواب دے کہ عالیہ چپ ہو گئی۔۔

کب ختم ہو گی کلاس۔۔۔

آدھا گھنٹا ہے۔۔۔

اچھا۔۔۔

چلو وہاں بیٹھ کہ ویٹ کرتے ہیں۔۔۔

عالیان نے ایک درخت کا اشارہ کرتے کہا۔۔۔

جی۔۔۔

کہتے وہ عالیان کہ ساتھ اس درخت کہ پاس بیٹھ گئی۔۔۔

ناراض ہو۔۔۔

کچھ دیر خاموشی کہ بعد عالیان نے کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔

عالیہ نے مختصر جواب دے کہ منہ دوسرے سائیڈ کر لیا۔۔

دیکھو۔۔۔

ادھر۔۔۔

میں جو کہتا ہوں تمہارے بھلے کہ لیے کہتا ہوں۔۔۔

پر بھائی یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ ہم دوستی بھی آپکی پسند کی کریں۔۔۔

عالیہ نے دل کا چھالا پھوڑا۔۔۔

میں نے یہ نہیں کہا۔۔۔

لیکن تمہیں یہ دیکھ کہ دوستی کرنی چاھئے کہ وہ تمہارے لیے صحیح ہے بھی یا نہیں۔۔۔

بھائی حیات حنا کا دوست ہے میرا تو نہیں۔۔۔

تمہارا جس دن کوئی دوست ہوا۔اس دن تمہارا منہ سلامت نہیں ہو گا۔۔۔

عالیان اپنی بات کہہ کہ اُٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

اور آئندہ مجھے بھائی مت کہنا۔۔

عالیہ بس عالیان کہ منہ میں دیکھ رہی تھی حیرت سے۔۔۔

کیوں نہ کہوں۔۔

عالیہ نے حیرت سے عالیان کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

پہر کبھی جواب دونگا ابھی چلو زرنش کو بلاؤ گھر چلیں۔۔۔

نہ چاھتے ہوئے عالیہ زرنش کو لینے چلی گئی۔۔۔

کیونکہ وہ جانتی تھی بحس کا کوئی فائدہ نہیں ہونا۔۔۔

❤❤❤ ❤❤❤❤ ❤❤❤

کیا ہوا پہر ڈانٹ پڑی ہے عالیان بھائی سے۔۔۔

عالیہ کا موڈ خراب دیکھ کہ زرنش نے پوچھا۔۔۔

تم۔چپ کر کہ نہیں چل سکتیں۔۔۔

بھائی ویٹ کر۔رہے ہیں باھر۔۔۔۔

اچھا پر تمہارے چھرے پر بارہ کیوں بج رہے ہیں۔۔

کچھ نہیں۔۔۔

بتا بھی دو اب۔۔۔

زرنش چلتے چلتے مسلسل پوچھے بھی جارھی تھی۔۔

کچھ نہیں یار پتا نہیں کیا مسلا ہے عالیان بھائی کہ ساتھ ہر بات پہ ٹوکتے ہیں۔۔۔۔

اب بندہ دوستی بھی ان کی پسند کی کرے۔۔۔

اچھا کیا کہا بھائی نے۔۔

یار کہتے ہیں حنا سے بات نہ کرو۔۔۔

وہ تو میں بھی کہتی ہوں تمہیں۔۔۔

وہ۔اچھی نہیں۔۔۔

لڑکوں سے دوستی ہوتی ہے اس کی۔۔۔

یار تو وہ اس کا اپنا میٹر ہے۔۔

ایسی بات نہیں ہے آپی۔۔۔

آپکو بھائی نے اس لیے منع کیا ہو گا کیونکہ اگر آپ اس کہ ساتھ چلو گی تو وہ لڑکے آپ سے بھی فری ہونگے۔۔

تو کیا تمہیں لگتا ہے میں فری ہو جاؤں گی۔۔۔۔

نہیں لیکن سب میں یہی مشہور ہو گا کہ آپ بھی انکی دوست ہو۔۔۔۔۔

اس لیے بھائی غلط نہیں کہتے۔۔۔۔

زرنش چلتے چلتے سمجھا بھی رہی تھی اور چپس بھی کھا رہی تھی۔۔۔

یار پہر وہ یہ کیوں کہتے ہیں کہ بھائی نہ کہوں۔۔۔۔

ہیں۔۔۔۔

اس بات پر زرنش نے حیرت سے عالیہ کو دیکھا۔۔۔

ایسا کیوں کہا بھائی نے۔۔

وہ سوچنے لگی۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔

یہی تو مجھے بھی نہیں سمجھ آتا۔۔۔۔

آپی اس میں سمجھنا کیا ہے۔۔۔

زرنش۔نے پھر سے چپس کھانا شروع کر دیے۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔

مطلب آپی وہ تمہیں بھن نہیں دوست مانتے ہیں سمپل۔۔۔۔

اچھا۔۔۔

عالیہ کچھ سوچتی چپ ہو گئی۔۔۔۔

وہ دونوں گیٹ تک پہنچ گئیں۔۔۔

عالیان ان کا ہی ویٹ کو رہا تھا۔۔۔

ان دونون کہ بیٹھتے ہی گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔۔۔

بھائی ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔

زرنش نے گھر کی طرف نہ جاتے دیکھتے پوچھا۔۔۔

اری۔۔۔ہاں۔۔۔

وہ میں بتانا بھول گیا۔۔۔

آحسان چچا کہ گھر آج سب کی دعوت ہے۔۔

کیا۔۔

زرنش کے گلے میں پھندہ لگ گیا۔۔۔

وہ کھانسنے لگی۔۔۔

عالیہ نے اپنی پانی کی بوٹل اسے دی۔۔

نہیں بھائی۔۔

میں نے نہیں جانا وہاں۔۔۔

کیوں کیا ہوا۔۔۔

عالیان نے حیران ہوتے پوچھا۔۔۔

بھائی بس۔۔۔

چپ چاپ چلو خامخوہ چچا دل میں کرین گے۔۔۔

سب وہیں ہیں۔۔

مجھے کہا تم دونوں کو یونی سے وہیں لے آؤں۔۔

نہ چاھتے ہوئے بھی زرنش جو جانا پڑا۔۔۔

اس بار زرنش وہاں چپ چاپ بیٹھی تھی۔۔۔

سب نے کافی بار پوچھا۔۔۔

پر اس نے کہا۔۔۔

تھک گئی ہوں۔۔۔

زاور اپنے کمرے میں تھا۔۔۔

عالیان بھی وہیں چلا گیا۔۔۔

صاقب۔اور۔۔کامران ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔

عابد صاحب۔۔ان کی زوجہ۔۔۔ساجد صاحب۔۔ان کی زوجہ۔۔۔آحسان صاحب۔۔ان کہ زوجہ سب ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔

زرنش عالیہ۔۔کومل۔۔۔صائمہ۔۔۔

سب ساتھ بیٹھیں تھیں۔۔۔۔

کھانا سب نوکر بنا رہے تھے۔۔۔

کسی ایک نوکر نے آکہ بتایا۔۔۔کہ کھانا لگ چکا ہے۔۔۔

تو سب کھانے کی ٹیبل کی طرف بڑھ گئے اور سب بچوں جو بلانے کا۔کہا۔۔۔

سب آچکے تھے۔۔۔اور کھانا کھانے میں لگے ہوئے تھے زرنش بار بار ادھر اودھر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیا دیکھ رہی ہو تم یہاں وہاں۔۔۔

عالیہ نے آخر پوچھ لیا۔۔۔

۔۔ کچھ نہیں آپی۔۔۔

زاور بھی اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

زاور۔کو۔اندازہ نہیں تھا یہ۔لڑکی اندر سے اتنی ڈرپوک ہو گی اس نے ایک مزاق کیا تھا اور اب اسے مزہ آرھا تھا۔۔۔

زرنش کیا ہوا۔۔۔زاور نے کھانا کھاتے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں بھائی۔۔۔

زاور کو۔ہسی آرھی تھی۔۔۔

کھانے کہ بعد سب اپس میں باتین کر رھے تھے جب زاور نے زرنش کہ پاس آ کہ کہا۔۔۔

میرے کمرے میں آؤ۔۔۔

کچھ بتانا ہے تمہیں۔۔۔

زرنش پھٹی آنکھوں سے زاور کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جی بھائی۔۔۔

بس اتنا کہا زرنش نے۔۔۔

زاور کمرے میں چلا گیا۔۔۔

زرنش بھی اس کہ پیچھے گئی۔۔۔

جی بھائی۔۔۔

تمہیں پتا ہے کل مجھے بھی ایک جن نظر آیا یہاں۔۔۔

کیا کہہ رہے ہیں بھائی کہاں۔۔۔

زرنش ایک دم ڈر کہ زاور کہ پاس گئی۔۔۔

یہاں۔۔۔۔

زاور نے اپنے کمرے کی گیلری طرف اشارہ کر کہ کہا۔۔۔

کیا سچ میں۔۔۔

زرنش نے پریشانی سے زاور کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں زرنش۔۔۔

زاور نے رونی صورت بنائی۔۔۔

بھائی پہر آپ چچا سے کہیں نہ کہ کہیں اور رہیں۔۔۔

زرنش سچ مچ کا پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

وہ نہیں مانے گے تم بات کر کہ۔ دیکھو شاید مان جائیں۔۔۔

بھائی آپ تو شادی کہ۔ بعد چلے جاؤ گے نہ۔۔۔

ہاں کیوں۔۔۔

تو چچا چچی یہاں اکیلے کیسے رہیں گے۔۔

وہی تو۔۔۔

تم کرو بات۔۔۔

جی بھائی میں چچا سے کہوں گی۔۔۔

ہاں پلیز ضرور۔۔

ہمیں اس مشکل سے نکالو۔۔۔

زاور نے پریشانی کی ایکٹنگ کی۔۔۔۔

زرنش کچھ سوچ کہ باھر گئی۔۔۔

اس کو سب بڑے ایک ہی جگھہ نظر آئے۔۔

وہ ان کہ پاس گئی اور کہا۔۔۔

مجھے آپ سب سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔

زاور بھی اس کہ پیچھے آچکا تھا۔۔۔۔

اور اس زرنش کی بیوقوفی پہ خوب ہسی بھی آرھی تھی۔۔۔

ہاں بیٹا بولو کیا بات ہے۔۔

عابد صاحب اور سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔

پاپا۔۔۔ آپ۔ چچا سے کہیں یہ گھر بیچ دیں کہیں اور رہیں۔۔۔

عابد صاحب اور سب زرنش کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

کیا کہا بیٹا۔۔۔

عابد صاحب کو جیسے اپنے کانوں پہ یقین نہیں آیا کہ زرنش ان کہ بابا کی آخری نشانی کو بیچنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔۔

جی بابا یہاں پہ جن ہیں۔۔۔

وہ جو سب لوگ اس کی بات پہ حیران تھے سب کی ہسی جاری ہو گئی۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔

آپ سب کو مجھ پہ یقین نہیں نہ پوچھیں زاور بھائی سے۔۔۔

انہیں کل۔ان کی گیلری میں نظر آیا تھا ایک جن.۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔

زاور نے حیرت سے زرنش کو دیکھا۔۔۔

تم پاگل ہو میں نہیں۔۔۔

پر بھائی آپ نے تو بتایا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے زرنش میں بچوں جیسی باتیں یا حرکتیں نہیں کرتا۔۔۔

سب زرنش پہ ہسنے لگے۔۔۔

وہیں ثمینہ بیگم افسوس سے کہنے لگیں۔۔۔دن بہ۔دن اس لڑکی کا پاگل پن بڑھتا ہی جا رہا ہے۔۔۔

کیا کروں میں اس کا۔۔۔

کچھ نہیں بچی ہے۔۔۔ صحیح ہو جائے گی۔۔۔

زرنش نے غصے سے زاور۔کو۔دیکھا جو ہس رہا تھا۔۔۔

اچھا نہیں کیا آپ نے بھائی۔۔۔

آپ نے مجھے پاگل۔بنایا۔۔۔

زرنش کو شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔

مجھے بنانے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔۔۔

تم ہو ہی پاگل۔۔

زاور یہ کہتا ہسنے لگا۔۔۔

میں۔کہہ رہی ہوں بھائی مجھے غصہ مت دلائیں۔۔۔

آپ جانتے نہیں مجھے۔۔۔

جاؤ جاؤ کام۔کرو اپنا۔۔۔

جانتی تم نہیں ہو۔مجھے۔۔

پاگل۔۔۔

کہتا زاور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اور زرنش کو اتنا غصہ آرہا تھا کہ اس کا دل کر رہا تھا اس زاور کا سر پھاڑ دے۔۔۔

آج مایوں تھی۔۔۔

صاقب اور صائمہ کی۔۔۔

- سب آپس میں رشتدار تھے اس لیے ساتھ ایک ہی گھر میں رکھ لی تھی۔۔۔۔

- آج مایوں کا۔ فنکشی ساجدولا میں رکھا گیا تھا۔۔۔سب نے وہیں آنا تھا۔۔۔

کومل عالیہ زرنش تینوں وہیں موجود تھیں صبح سے۔۔۔۔

صاقب اپنے گھر ہی تھا۔۔۔۔

کامران عالیان صبح سے کام میں لگے تھے۔۔۔۔

زاور کو وہ کب سے بلا رہے تھے اور وہ اب تک نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔۔

کومل اور عالیہ تو صائمہ کہ ساتھ بیٹھیں تھیں۔۔۔۔

پر زرنش کبھی کہاں تو کبھی کہاں۔۔۔

ابھی بھی وہ اوپر چھت پہ کامران اور عالیان کہ ساتھ کام کروا رہی تھی۔۔۔۔۔

رات کہ فنکشن کہ لیے وہ گھر سجوا رہے تھے۔۔۔۔

اور خود بھی سجا رھے تھے ان کی گھر کی پہلی شادی تھی۔۔۔

وہ کوئی کمی نہیں چھوڑنا چاھتے تھے۔۔۔۔

اور زرنش کو سجاوٹ والے کاموں میں بہت دلچسپی تھی۔۔۔۔

اس لیے وہ ان کہ ساتھ تھی۔۔۔

کہ زاور کو آتے دیکھا تو فورن ایک خیال زرنش کہ دماغ میں لپکا۔۔

زاور بھائی ادھر آئیں یہ پھول لگوالیں پلیز۔۔۔

چلو۔۔۔خود لگاؤ۔۔۔نوکر نہیں لگا میں تمہارا۔۔۔

آپکی بھن اور بھائی کی شادی ہے اتنا تو کر ہی سکتے ہیں۔۔۔۔

زاور یار لگوالو ہم دونوں یہاں لگے ہیں۔۔۔۔

عالیان نے کہا تو زاور خونخوار نظروں سے زرنش کو دیکھ کہ اس کہ پاس گیا۔۔۔

ہٹو۔۔۔۔

بھائی آپ مجھے اُٹھا اُٹھا کہ دیتے جائیں میں خود لگالوں گی۔۔۔۔

ہٹو کہانا لگالوں گا میں خود۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔

زرنش کہہ کہ اسٹول سے نیچے اتر گئی۔۔۔۔

زاور اوپر چھڑ کہ زرش سے پھول مانگنے لگا۔۔

جی بھائی زرنش اس کہ۔سامنے ایسے ظاہر کرنے لگی کہ۔پھول سلجھا رہی ہے۔۔

زاور کتنی دیر تک اس کہ آگے ہاتھ کئے کھڑا رھا۔۔۔

پہر جب زرنش نے اسے پھول دیئے وہ لگانے لگا۔۔

۔اس کو لگاتے لگتے اندازہ ہی نہیں رہا وہ اسٹول کی کونے پہ کھڑا تھا۔۔۔

زرنش نے فورن بھووو کیا اور وہ سیدھا نیچے گر گیا۔۔۔۔

زرنش کہ ساتھ ساتھ کامران اور عالیان بھی ہسنے لگے۔۔

زاور نے زرنش کو دیکھا۔۔۔

اور اُٹھ کہ کھڑا ہو گیا۔۔۔

اور ایک ہلکی مکراھٹ اس کہ چھرے پہ آ گئے۔۔۔۔

وہ زرنش کہ پاس گیا اور کہا۔۔۔

اب اپنی باری کہ لیے تیار رہنا سوئٹ ہارٹ۔۔۔۔

آپکی ہمت کیسے ہوئی مجھ سے اتنی غلط بات کہنے کی۔۔۔۔

ہمت۔۔۔۔

ابھی وہ آگے ہی بڑھا تھا کہ۔عالیاں آ گیا۔۔۔

یار کیا ہو گیا ہے تم۔لوگ لڑائی میں ہی ٹائم ویسٹ کر دو گے۔۔۔۔

بھائی آپکو پتا ہے بھائی نے کتنی گندی بات بولی ہے ابھی مجھے۔۔

زرنش کا بس نہیں چل رھا تھا کہ سب کو بتا دے۔۔۔

کیا کہا ہے۔۔۔

عالیان نے پوچھا۔۔۔

بھائی وہ بھائی نے۔۔۔

کیا۔۔۔

بھائی وہ سوئٹ ہارٹ کہا۔۔۔

عالیان نے زاور کی طرف دیکھا۔۔

سوئٹ تو عالیان بھی کہتا ہے تمہیں۔۔۔

اس میں کیا بڑی بات ہے۔۔۔

زاور نے بولا۔۔۔

پر آپنے ہارٹ بھی کہا۔۔۔

تو کیا تمہارے پاس ہارٹ نہیں۔۔۔

زاور اب زرنش سے مخاطب ہوا۔۔۔

وہ تو ہے۔۔۔۔

زرنش نے کچھ سوچتے کہا۔۔۔

تو ہوئی نہ سوئٹ ہارٹ۔۔۔۔

پر یہ تو غلط بات ہوتی ہے۔۔

افففف عالیان کہتا واپس اپنے کام۔ میں لگ گیا۔۔۔

جب کہ۔ زرنش سوچ۔ میں لگی تھی۔۔۔۔

زاور ہستا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

❤❤❤❤

رات ہو چکی تھی فنکشن اسٹارٹ ہونے والا تھا۔۔۔

سب تیار ہونے میں لگے تھے۔۔

صائمہ کو ہلدی کلر کہ کپڑے پہنائے گئے۔۔۔۔

اور مایوں کے زیور پہن کہ وہ۔ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

اس کہ ساتھ۔ کومل تھی ہر۔ وقت۔۔۔

کومل عالیہ اور زنش سب نے بھی ہلدی کلر کے فراک زیب تن کیئے ہوئے تھے۔۔۔۔

اور سب ایک۔ سے بڑھ کہ ایک لگ رہے تھے۔۔۔۔

وہاں صاقب۔۔۔ عالیان اور زاور نے سفید کلر کی شیر وانی کہ ساتھ ہلدی کلر مفلر لئے ہوئے تھے اور وہ تیوں ہی کہیں کہ شھزادے لگ رھے تھے۔۔۔۔

صائمہ کو اسٹیج پہ سب مل کہ لے کہ آئے سب ایک ہی جگھ جمع تھے ایک ہی خاندان کہ ہونے کی وجھ سے لڑکے والے لڑکے والے کا فرق اتنا زیادہ نہیں تھا۔۔۔۔

بس مذاق میں ایک دوسرے کو چڑا رہے تھے۔۔۔

صاقب کہ ساتھ اسٹیج پہ کامران عالیان اور زاور بیٹھے تھے۔۔۔۔ صاقب کو مردانہ میں بیٹھایا گیا تھا۔۔۔

اور اس کی رسم وہیں ہو رہی تھی جب کہ باقی سب لیڈیز میں آجا رہے تھے۔۔۔

صائمہ کو بھی اسٹیج بیٹھایا گیا۔۔۔۔

مایوں کی رسم شروع کی گئی۔۔۔

زنش اور عالیہ ڈانس میں لگیں تھیں۔۔۔۔

کامران کو مل سے ملنے کا موقع ڈھونڈ رھا تھا۔۔۔۔

جب کہ صاقب اور صائمہ ایک دوسرے کہ ملنے سے بہت خوش تھے۔۔۔۔

□□□ □□□□□□□□□□□□□

زرنش تمہیں امی اسٹور روم میں بلا رہی ہیں۔۔۔

ایک بچی نے زرنش سے آ کے کہا۔۔۔۔

اچھا پر امی اسٹور روم میں کیا کرنے گئے ہیں۔۔۔

زرنش سوچتے سوچتے سیڑیاں چڑھنے لگی۔۔۔

زرنش اسٹوررم میں گئی تو وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔

زرنش واپس آنے لگے تو دروازہ نہیں کھلا۔۔۔

بار بار کوشش کہ بعد بھی دروازہ نہیں کھل رھا تھا۔۔۔

زرنش کی تو اکیلے میں جان نکلتی تھی۔۔۔

اور اسٹور روم تو کونے میں بنا ہوا تھا۔۔۔

زرنش نے زور زور سے سب کو بلایا پر گانوں کی آواز پہ زرنش کی آواز کسی کو نہیں آئی۔۔۔

زاور زرنش کو بند کر کہ خود فنکشن انجائے کرنے چلا گیا۔۔۔

سب زرنش کو ڈھونڈ رھے تھے۔۔۔۔

ایک گھنٹا ہو گیا تھا زرنش کو بند ہوئے ہوئے۔۔۔

عالیان بھائی زرنش کو دیکھا ہے۔۔۔۔

زاور عالیان کہ ساتھ باتیں کر رہا تھا۔۔۔

تب عالیہ نے آ کے ہو چھا۔۔۔

نہیں تو کہاں گئی ہے۔۔۔

پتا ہو تا آپسے ہو چھتی۔۔۔۔

کتنی دیر سے نظر نہیں آئی۔۔

اکیلے کہیں نہیں جاتی۔۔۔

پہر آج پتا نہیں کہاں چلی گئی ہے۔۔۔

عالیہ نے پریشان ہوتے کہا۔۔۔

یہیں ہو گی پریشان مت ہو۔۔۔

عالیان نے کہا۔۔۔

زاور ایسکیوز کرتا چلا گیا۔۔۔۔

زاور سیدھا اسٹور روم کی طرف بھاگا اس نے سوچا تھا پانچھ دس منٹ بند کریگا بعد میں وہ خود بھول گیا تھا۔۔۔

زاور نے دروازہ کھولا تو زرنش دروازے کہ پاس بیٹھی پوری طرح کانپ رہی تھی۔۔۔

زاور نے دروازہ کھولا تو زرنش زاور کو پکڑ کہ اٹھنے لگی۔۔

زرنش کی آواز تک بند ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ گرنے والی تھی کہ زاور نے اسے اپنے باھوں میں اُٹھالیا۔۔۔

زرنش کچھ۔دیر ادھ کھلی آنکھوں سے زاور کو دیکھتی رہی پھر بیہوش ہو گئی۔۔۔۔

زاور بہت پریشان ہو گیا۔۔۔۔۔

اسے اُٹھا کہ کمرے میں لے آیا۔۔۔۔

زاور نے زرنش پے پانی کہ چھینٹے مارے پر وہ اٹھ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

اب زاور اور بھی پریشان ہو گیا.۔۔۔

زرنش اُٹھو۔۔۔

زرنش۔۔۔

زاور اسے اُٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

زرنش پلیز اُٹھ جاؤ۔۔۔۔

زاور کو اب پریشانی بڑھ رہی تھی ایک بار پھر اس نے پانی کے چھینٹے مارے زرنش کہ چھرے پر۔۔۔

اب کی بار زرنش کو ہوش آیا تھا۔۔۔

زرنش زاور کو اپنے اتنے قریب دیکھ کہ بوکھلا گئی۔۔۔

بھائی پیچھے ہٹیں۔۔۔

زرنش کی آواز پہ زاور کی پریشانی کم ہوئی۔۔۔

شکر ہے تمہیں ہوش تو آیا۔۔۔

زاور نے سہارا دے کہ زرنش کو بیٹھایا۔۔۔

بھائی میں یہاں کیسے آئی۔۔۔

اُٹھا کہ لانا پڑا آئی کب ہو۔۔۔

زاور نے زرنش کا جائزہ لیتے کہا۔۔۔

معصوم صاف چھرا جس پہ پنک کلر کی لپ اسٹک اس کہ چھرے کو اور خوبصورت بنا رہی تھی۔۔۔

تھی۔ آنکھوں میں کاجل لمبے بال کھلے ہوئے تھے پانے کے چھینٹوں کی وجھ سے کچھ لٹیں۔۔۔ چھرے پر چپک بھیگ کہ گئیں تھیں جو اس کہ حسن میں اِضافا کر رہی تھیں۔۔۔گلابی گال سفید چھرے کو اور خوبصورت بنا رہے تھے۔۔۔اس پہ کہیں کہیں پانی کہ چھینٹے۔۔۔زاور اسے دیکھے گیا۔۔۔

زاور بھائی۔۔۔

زارنش کہ ھاتھ ھلانے پہ زاور ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔

کیا ہوا بھائی۔۔

آپ ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔

زاور ایک دم پریشان ہو گیا۔۔۔

اس نے اس سے پہلے کبھی کسی کو ایسے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

دل ہی دل میں اس نے زرنش کہ حسن کی داد دی۔۔۔

تم بیھوش کیسے ہوئیں۔۔۔

پتا نہیں بھائی اسٹور روم کا دروازہ کیسے بند ہو گیا۔۔۔

مجھے اکیلے میں بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔

مجھے سانس بھی نہیں آ رہی تھی۔۔۔

زرنش کا معصوم انداز پہ زاور کو بہت اچھا لگا۔۔۔

اچھا باہر چلو سب تمہیں ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔

جی بھائی چلیں۔۔۔

ہر بات میں بھائی گھسانا لازمی نہیں ہوتا۔۔۔

تم جتنا ہی ہوں میں۔۔۔

زاور کو چڑ لگ گئی۔۔

اچھا پر بھائی ہیں تو بھائی ہی بولوں گی پہر چاھے جتنے بھی ہوں۔۔۔

مجھے نہیں پسند فضول باتیں اب چلو۔۔۔

زاور زرنش کو لے کہ باہر آ گیا۔۔۔

کہاں تھیں تم زرنش۔۔۔

زرنش کو دیکھتے عالیہ اس کہ پاس آ کہ پوچھنے لگی۔۔۔

آپی اسٹوررم میں بند ہو گئی تھی پتا نہیں کیسے۔۔۔۔

زاور ان کی بات سن کہ اکسکیوز کر کہ جا چکا تھا۔۔۔۔

پر تم اسٹوررم میں گئی کیوں۔۔۔

آپی کسی بچی نہ کہا تھا آمی مجھے اسٹوررم میں بلا رہی ہیں۔۔

کیا۔۔۔

آمی تو اسٹیج پہ بیٹھیں ہیں چلو پوچھتے ہیں۔۔۔۔

آمی آپنے زرنش کو اسٹوررم میں بلایا تھا کیا۔۔۔

کیون میں اسٹوررم میں کیوں جاؤ گی اور کیوں زرنش کو بلاؤ گی۔۔۔

آمی کی بات سن کہ زرنش اور عالیہ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔

نہیں کچھ نہیں آمی۔۔۔ کہہ کہ وہ دونوں اس بچی کو ڈھونڈنے لگ گئیں۔۔۔

کافی دیر ڈھونڈنے کہ بعد زرنش کو وہ بچی مل گئی جس نے اسے اسٹوررم جانے کا کہا تھا۔۔۔۔

ادھر آؤ زرنش اس کو پکڑ کہ لے آئی یہی ہے وہ آپی پوچھیں اس سے۔۔۔

بیٹا بتاؤ تمہیں کس نے کہا تھا زرنش کو اسٹوررم میں بلانے کہ لیے۔۔۔۔

باجی وہ ایک بھائی نے کہا تھا۔۔

کون سے بھائی نے۔۔۔

باجی وہ جو اس وقت فون پہ بات کر رہے ہیں۔۔۔۔

کون۔۔۔

وہ جو کونے میں دیوار کہ پاس کھڑے ہیں۔۔

زرنش نے قریب جا کہ دیکھا تو اسے زاور کھڑا نظر آیا۔۔

زرنش کو اس وقت بہت غصہ آیا عالیہ کو بھی۔۔۔

عالیہ جا رہی تھی زاور کو سنانے پر زرنش نے روک لیا۔۔۔

رک جاؤ آپی اس لنڈن ریٹرن کو اب میں سیدھا کرونگی۔۔۔

زرنش دھیان سے بھائی بھی ہے۔۔۔

ہاں آپی فکر مت کرو۔۔۔

پورا فنکشن زرنش کو زاور پہ غصہ آتا رہا۔۔۔

کہ اس نے بند کر دیا تھا زرنش کو اگر کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔

اور یہی بات سوچ سوچ کہ زرنش کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

پر اس نے ظاہر نہیں کیا۔۔۔

زاور کی نظریں بھی صرف زرنش پہ ہی تھیں۔۔

ایک نیا سا احساس ہو رہا تھا جو اسے اچھا بھی لگ رہا تھا اور خود پہ غصہ بھی آ رہا تھا کہ اس طرح کیسے کر سکتا ہے اسے کوئی اتنا اچھا کیسے لگ سکتا ہے کہ اسے دیکھے جائے. پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔۔۔۔

زاور سوچ سوچ کہ پریشان ہو رہا تھا کہ اسے یہ کیا ہو رہا تھا۔۔۔

مایون کا فنکشن اختظام پہ پہنچا۔۔۔

- ۔سب اپنے اپنے کمرے میں آرام کرنے چلے گئے کومل کو صائمہ نے اپنے ساتھ ہی روک لیا تھا۔۔
- عالیہ اور زرنش کو ثمینہ بیگم نے گھر چلنے کا کہا تھا۔۔۔

کیونکہ کل ان کہ بھائی کہ مہندی تھی تو انہیں گھر میں بھی دیکھنا تھا۔۔۔

پر ساجد صاحب نے کہا کہ بچیون کو گھر چھوڑ جائیں آپ ھماری بیگم کو لے جائیں اپ لوگ مل کہ کام کروالے بچے کیا کریں گے جا کہ۔۔۔بچے سب یہیں رکے گے زاور کو بھی روک لیا تھا انہوں نے۔۔۔۔

اسی طرح ثمینہ بیگم کہ ساتھ آسیہ بیگم اور صبا بیگم گئیں اور سب بچے ساجد صاحب کہ گھر ہی رکے۔۔۔

زرنش زاور بھائی تمہیں دیکھ رہے ہیں۔۔۔

عالیہ نے زرنش کہ کان میں کہا۔۔۔وہ سب کمرے میں بیٹھیں تھیں وہیں ساتھ میں زاور عالیان کہ ساتھ کھڑا کچھ بات کر رہا تھا۔۔۔ہر نظریں زرنش پہ تھیں۔۔۔

عالیہ یہ اس لیے دیکھ رہی ہیں کہ اندازہ لگا سکیں مجھے کچھ پتا ہے یا نہیں۔۔۔۔

ہاں صحیح کہہ رہی ہو۔۔

ہاں پر میں نے بھی کچھ پتا نہیں لگنے دیا۔۔۔

اچھا کیا۔۔۔

عالیہ کو بھہ زاور پہ غصہ تھا کہ اس نے اس کی بھن کو بند کر دیا تھا۔۔۔

یہ لوگ آپس میں بات ہی کر رہیں تھیں کہ عالیان اور زاور بھی کمرے میں آ گئے۔۔۔

سونے کا پروگرام نہیں تم لوگوں کا۔۔۔

عالیان نے عالیہ اور زرنش کو کہا۔۔۔

کچھہ دیر میں سوئیں گے بھائی۔۔۔

زرنش نے جواب دیا۔۔۔

چلو جب تک کوئی گیم کھیلتے ہیں زرنش نے آئیڈیا دیا۔۔۔

کونسی گیم۔۔۔

عالیان نے پوچھا۔۔۔

بھائی ٹرتھہ اینڈ ڈئر۔۔۔

ہم۔چار ہیں صرف اس وقت تو۔۔۔

عالیان نے کہا۔۔۔

ہاں بھائی پر جو بھی کروانا ہو گا وہ مہندی کہ فنکشن میں کروائیں گے ابھی نہیں۔۔۔

ہاں پہر تو اور بھی مزہ آئیگا۔۔۔

جی تو شروع کریں۔۔۔

چلو۔۔۔ آؤزاور بیٹھو۔۔۔۔

چاروں بیڈ پہ ہی بیٹھ گئے۔۔۔

زاور زرنش کہ سامنے بیٹھا۔۔۔

عالیان عالیہ کہ۔۔

بوتل کا رُخ عالیہ کی طرف آ گیا۔۔۔

عالیان نے اسے ڈئر دی کہ کل وہ سب کو چوکلیٹ دے گی۔۔۔

وہ مان گئی۔۔۔اب کہ بوتل گھوم رہی تھی کہ زرنش نے کہا وہاں کون ہے۔۔۔

سب نے دروازے کی طرف دیکھا تو زرنش نے فورن بوتل زاور کی طرف روک دی۔۔۔۔

کون ہے زرنش۔۔۔

عالیان نے پوچھا۔۔۔

پتا نہیں مجھے لگا کوئی ہے۔۔۔

اوووو یہ بوتل تو زاور بھائی کی طرف رکی ہے۔۔۔

سب کا دھیان بوتل پہ گیا۔۔۔

میں کچھ نہین کرونگا۔۔

ٹرتھ پوچھلو۔۔۔

نہیں بھائی یہ تو اگلے پہ ڈیپینڈ کرتا ہے کہ وہ آپسے کیا کرواتا ہے۔۔۔۔

عالیان بھی ہسنے لگا۔۔۔زرنش صحیح کہہ رہی ہے زاور تمہیں اب جو زرنش کہی گی کرنا ہو گا۔۔۔

اچھا بتاؤ کیا کروں۔۔۔

کل جب فنکشن شروع ہو گا آپکو سب کہ سامنے شراب پینے کی ایکٹنگ کرنی ہے۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ۔۔۔

زاور کو غصہ آگیا اس ڈیئر پہ۔۔۔

کیوں بھائی ڈر گئے آپ۔۔۔

زرنش گڑیا کوئی اور ڈیئر دے دو۔۔۔

اب کی بار عالیان نے کہا۔۔۔

یہی ڈیئر ہے اب آپ میں کتنا دم ہے دیکھ لین گے۔۔

زاور مٹھیاں بیچ کہ رہہ گیا۔۔۔

او کے۔۔

ہو گیا کام۔۔۔

زرنش نے دل میں سوچا۔۔۔

زاور اور عالیان جا چکے تھے۔۔۔

عالیہ اور زرنش آپس میں ہسنے لگیں اب آئے گا مزہ۔۔۔

□□□□□□□□□□□ □□

صبح سے سب اپنے اپنے کاموں میں لگے تھے.۔۔۔

کومل صائمہ کہ رات کہ کپڑے لے کہ پریس کروانے جارہی تھی کہ رستے میں اسے کسی نے کھینچ لیا۔۔۔

کومل بری طرح ڈر گئی۔۔۔

پھر جب دیکھا کامران ہے تو۔۔۔

چپ ہو گئی۔۔۔

کہاں جارہی ہو۔۔۔

کامران نے اس کہ چھرے پہ آئی لٹون کو پیچھے کرتے کہا۔۔۔۔

صائمہ کہ کپڑے پریس کروانے جارہی ہوں۔۔۔

اچھا صائمہ کہ ساتھ ہی چپکی رہتی ہو ہر وقت۔۔۔

کبھی میرے پاس بھی آجایا کرو خود سے۔۔۔

کیوں آؤں۔۔۔

کومل نے کامران کو دیکھتے کہا۔۔۔

بتادوِں کہ کیون آؤ۔۔

نہیں۔۔۔ کومل ہسنے لگی۔۔۔

سوچ لو۔۔۔

ہاں سوچ لیا۔۔۔

کتنا اچھا ہوتا صائمہ اور صاقب بھائی کہ ساتھ ساتھ ہماری بھی شادی ہو جاتی۔۔۔۔

جی نہیں۔۔۔

کیوں۔۔۔

کامران حیران ہوا۔

بس نہ پہر کیا شادی انجوائے کرتے ہم۔۔۔۔

ہاہاہا اچھا یہ بات ہے۔۔

ہاں۔۔

کومل شرمانے لگی تو۔۔۔کامران نے اسے خود سے لگایا۔۔۔

جاؤن میں اب۔۔۔

کومل نے کہا۔۔۔

رُک جاؤ تھوڑی دیر اور۔۔۔

نہین کوئی آجائے گا۔۔

کوئی بات نہیں ہم۔سچ بتادیں گے۔۔۔۔

۔پر۔۔۔

اچھا جاؤ تیار ہو کہ مجھی سے ملنا گھر کہ پیچھے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

کہہ کہ کومل چلی گئی۔۔

اآ ھھ۔۔۔

کامران کی آواز پہ کومل ھستی چلی گئی۔۔

□□□

صائمہ نے گریں کلر کہ لہنگے کہ ساتھ پھولوں کہ زیور پہنے تھے اسے سادہ سا تیار کیا تھا کومل نے پہر بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

کومل۔نے بھی گریں کلر کی فراک پہنی تھی۔۔۔

عالیہ اور زرنش نے گریں اور میرون کنٹراس میں میکسی زیب تن کی تھی۔۔۔۔

کومل کو میک اپ کا شوق تھا اس لیے اس نے خود کو اور بھی حسین بنالیا تھا اس وقت وہ ب حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

عالیہ اور زرنش کو اتنا میک اپ کا شوق نہین تھا بس لپ اسٹک پسند تھیں انہیں۔۔۔

دونوں لپ اسٹک لگا کہ بھی غضب ڈھارہین تھیں۔۔۔

□□□□□

صاقب نے تھری پیس پہنا تھا۔۔

جبکہ۔۔۔

کامران عالیان اور زاور نے نے میرون شیروانی۔۔۔۔پہن کہ اسے عزت بخشی تھی۔۔۔۔

□□□□□□□

مہندی کا فنکشن شروع ہو چکا تھا۔۔۔

سب بہت انجوائے کر رہے تھے زتنش اور عالیہ کو مل ڈانس کر رھی تھیں۔۔

۔لے جالے جا۔۔۔ سونیے لے جالے جا۔۔۔ گانا جاری تھا۔۔۔

۔۔۔سب تالیاں بجا رہے تھے۔۔۔

اور کافی تو جوش میں انکہ ساتھ ڈانس میں لگ گئیں تھیں۔۔۔۔

کہ تب زاور بہت بری حالت میں حال میں داخل ہوا۔۔۔

عالیان اسے پکڑنے لگا۔۔۔

چھوڑو۔۔۔

زاور لڑکھڑاتا آگے بڑھا۔۔

عالیان کو بہت ہسی آ رہی تھی۔۔۔

ساتھ ہی عالیہ اور زرنش بھی ڈانس چھوڑ کہ ہسنے لگیں

۔۔

بھائی ڈیئر پوری کر رہے ہیں۔۔۔

زرنش نے سرگوشی کی۔۔۔۔

زاور کہ مما پاپا زاور کو اس حالت میں دیکھ کہ بہت شرمندہ ہو رہے تھے انہیں اتنا یقین تھا کہ ان کا بیٹا تنا بھی ضدی ہے پر وہ غلط کاموں میں نہین پڑا۔۔۔

آج اس کو شرابی حالت میں دیکھ کہ دونون کا دل کٹ کہ رہ گیا۔۔۔

زاور اُوٹ پٹانگ ساڈانس کرنے لگا۔ اسے گانے پہ جو چل رھا تھا۔۔۔۔

اور زرنش کو بھی کھینچ لیا اب اس کہ ساتھ ڈانس کرنے لگا۔۔۔

زرنش بہت چھڑا رہی تھی پر زاور نے اس پہ گرفت تیز رکھی۔۔۔

زرنش کو شبع ہوا کہیں زاور سچ مین تو نہین پی کہ آگیا۔۔۔

بھائی چھوڑیں مجھے کیا کر رہے ہیں۔۔۔ڈئیر آپکی ہے میری نہیں۔۔۔

زاور نے ایک جھٹکا دے کہ زرنش کو اپنے بہت قریب کر لیا۔ زرنش بہت گھبرا گئی۔۔۔۔

زاور کا اتنا قریب آنا زرنش کو پریشان کر رھا تھا۔۔۔۔

تب ہی۔۔۔۔۔

۔عالیان زاور کی طرف بھاگا۔۔۔

سب حیرت میں پڑ گئے کہ یہ سب کیا ہو رھا ھے۔۔۔

عالیان نے زاور کہ ھاتھ سے زرنش کا ھاتھ چھوڑوایا۔۔ اور زاور کو الگ لے جانے لگا۔۔۔

چھوڑو مجھے آج میں بہت خ۔۔۔خوش ہوں۔۔

مجھے پ۔۔پ۔۔۔پیار ہو گیا ہے۔۔۔

زاور کی بات پہ سب نے اسے دیکھا۔۔۔

زاور کیا بول رھا ہے چل یہان سے بند کر اب ناٹک چچا چچی کی شکل دیکھ ذرہ۔۔۔

کوئی کچھ بھی کہے۔۔۔

میں آج سچ بتا کہ رھوں گا۔۔۔

مجھے زرنش سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔

زاور کیا کر رھا ہے۔۔۔

پاگل ہو گیا ھے کیا یہ سب کیا بول رھا ہے۔۔۔

عالیان زاور کو چپ کرانے لگا۔۔۔

وہیں سب حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھ رھے تھے۔۔۔

زرنش اور عالیہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔۔۔

آپی یہ سب کیا بول رہے ہیں بھائی۔۔۔ایسی تو کوئی ڈیئر نہیں تھی۔۔۔

پتا نہیں یہ سچ میں پی آیا ہے لگتا ہے۔۔۔

تب ہی زاور دوبارہ زرنش کی طرف جانے لگا۔۔۔

زرنش تو بھاگ کہ آمی کہ پیچھے چھپ گئی۔۔۔

اور۔۔۔

زاور کہ پاپا اس کی طرف آئے

زاور۔۔۔۔

شراب پی ہے تم نے۔۔۔

نہیں پاپا بس شراب نے پی لیا مجھے۔۔۔

کہہ کہ زاور ان کہ اوپر گرنے لگا۔۔۔

احسان صاحب نے اسے سیدھا کیا اور ایک زور دار تھپڑ اسکہ چھرے پہ نشان چھوڑ گیا۔۔۔

تم نے آج میرا سر شرم۔سے جھکا دیا زاور۔۔۔

میں یہی سمجھتا رھا لنڈن میں رہہ کہ بھی میرا بیٹا کوئی غلط کام نہیں کرتا۔۔۔

آج تم نے ثابت کر دیا۔۔۔پرورش سے زیادہ ماحول کا اثر لیا تم نے۔۔۔

آج پہلی بار انہوں نے زاور پہ ھاتھ اُٹھایا تھا۔۔۔۔

زاور ایک دم خاموش ہو گیا اور وہان سے چلا گیا۔۔۔

کسی کو اس بات کا اندازہ نہیں تھا زرنش نے بھی یہی سوچا تھا کہ زاور کو چچا کی ڈانٹ پڑوائگی۔۔اس نے اپنے اسٹوررم میں بند ہونے کا بدلا لے گی۔۔پر چچا نے تو سب کہ سامنے زاور پہ ہاتھ اُٹھا لیا۔۔۔ایک دم سارے ماحول میں خاموشی چھا گئی۔۔

عالیہ آپی یہ کیا ہو گیا۔۔۔

زرنش نے پریشان ہوتے کہا۔۔۔۔

زرنش اب اس زاور سے دور رہنا ورنہ یہ کچا چبا جائگا ہمیں۔۔۔

ہاں آپی مجھے تو ڈر لگ رھا ہے۔۔۔

کیا کریں اب چچا کو بتا دیں کیا ڈئیر تھی۔۔۔

نہیں پاگل ہو گیا چچا اور ابو نے مار ڈالنا ہے ایسی ڈئیر دینے پہ۔۔۔

عالیان بھائی نے بتا دیا تو۔۔

زرنش نے کہا۔۔۔

پہر ڈانٹ کہ لیے تیار رہنا۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپی چچا کو بتا دینا چاھئے۔۔

زرنش ابھی چپ کر جاؤ۔۔

مہندی کا فنکشن ختم ہو چکا تھا زاور اب تک واپس نہیں آیا تھا عالیان نے کافی بار اسے کال کی پر اس نے نہیں اُٹھائی۔۔۔

عالیاں آحسان مینشن گیا تو زاور اپنے کمرے میں مکمل اندھیرہ کیے نیچے بیٹھا تھا۔۔۔

عالیان اس کہ پاس گیا۔۔

زاور۔۔۔۔

کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔

عالیان نے پہر پکارا۔۔۔

زاور۔۔۔۔

عالیان مجھے ابھی اکیلا چھوڑ دو۔۔۔

زاور نے بس اتنا کہا۔۔۔۔

زاور آئم۔سوری۔۔۔

ہمیں وہ گیم نہیں کھلنی چاھئے تھی۔۔۔۔

سوری تم کیوں کر رھے ہو۔۔۔

سوری اور سزہ کی حقدار مس زرنش ہیں۔۔۔

اسے اندازہ نہیں اس نے کیا کیا ہے۔۔۔

زاور سے پنگا لینے کا کیا انجام ہوتا ہے اسے جلد ہی پتا چل جائیگا۔۔۔

زاور ایسی کوئی بات نہیں وہ تھوڑی نہ سمجھ ہے۔۔

تھوڑی نہیں بہت زیادہ نہ سمجھ ہے تبھی مجھ سے الجھ بیٹھی ہے۔۔۔

زاور بھول جاؤ کسی کا بھی ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا یار۔۔۔

عالیان میں کل واپس لنڈن جا رھا ہوں۔۔۔

کیون یار۔۔۔

اتنی سی بات پہ کوئی جاتا ہے۔۔۔۔

میرے لیے یہ اتنی سی بات نہیں آج تک پاپا نے کبھی مجھ پہ ھاتھ نہیں اُٹھایا۔۔۔۔

آج مجھے احساس ہوا پاکستان آ کے میں نے بہت بڑی غلطی کر دی۔۔۔۔

مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاھئے تھا۔۔۔

ایسا نہیں ھے یار۔۔۔

وہ نہ سمجھ ہے اس نے یہ سب نہیں سوچا ہو گا۔۔۔

پلیز بھول جانہ سب۔۔۔

اور شادی سے پہلے مت جا پلیز پاپا اور تایا کو برا لگے گا۔۔۔۔بہت یار۔۔۔

اگر میں یہاں رہا میں زرنش کہ ساتھ کچھ غلط کر دون گا۔۔۔

اسے دیکھوں گا مجھے میری انلسٹ یاد آئے گی۔۔۔

یار بھول جانہ پلیز۔۔۔

میری خاطر۔۔۔۔

اچھا اس وقت مجھے اکیلا چھوڑ دے یار۔۔۔پلیز۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے پر پلیز جانا مت۔۔۔

ہمممم

نہیں جاتا۔۔۔

زاور نے کچھ سوچتے کیا۔۔۔۔

عالیان کہ جاتے ہی زاور کو زرنش کا خیال آیا کہ اس نے یہ سب کیوں کیا۔۔۔

پہر اس کی دھیان میں بات آئی کہ شاید اسے پتا چل گیا تھا اسٹور رم میں اسے میں نے بند کیا تھا۔۔۔

اس کا بدلا۔لیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے مس زرنش اب یوں تو یوں ہی صحیح۔۔۔۔

□□□□□□□□

عالیان نے احسان صاحب کو سب سچ بتا دیا تھا۔۔۔

احسان حاصب بہت شرمندہ تھے کہ انہوں نے آج اپنے بیٹے پہ بنا کسی قسور کہ ھاتھ اُٹھایا وہ بھی سب کہ سامنے۔۔۔۔

زرنش۔کو۔انہوں نے کچھ نہیں کہا۔۔۔۔

اور عالیان سے بھی یہی کہا کہ عابد بھائی کو یہ بات نہ بتائے۔۔۔

زاور۔۔۔۔۔

تھوڑا سا دروازہ کھول کہ احسان صاحب اندر آئے۔۔۔۔

کمرے میں مکمل اندھیرا تھا۔۔۔۔

انہوں نے لائٹ جلائے۔۔۔۔

زاور نیچے بیٹھا تھا۔۔۔

زاور۔۔۔

بیٹا اپنے پاپا کو معاف نہیں کرو گے۔۔۔

زاور نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

زاور۔۔۔

پاپا مجھے اکیلے رہنا ہے آپ ابھی جائیں۔۔۔۔

بیٹا غلطی ہر انسان سے ہو جاتی ہے۔۔۔۔

معاف نہیں کرو گے اپنے پاپا کو۔۔۔

پاپا میں آپ سے ناراض نہیں۔۔۔۔

اچھا بس اب چھوڑو وہ بات۔۔۔۔

آو ادھر۔۔

احسان صاحب نے زاور کو اپنے گلے لگایا۔۔۔۔

زاور اب ان کہ۔ سامنے ریلیس ہو گیا۔۔۔

پر اس کہ اندر ایک طوفان بھرپا تھا۔۔۔۔

شادی کا دن بھی آ پہنچا۔۔۔

سب اپنے کاموں میں مصروف تھے۔۔

شادی حال میں رکھی گئی تھی۔۔۔

سب نے حال میں پہنچنا تھا۔۔۔

سب ورکر کو پہلے ہی بھیج دیا گیا تھا۔۔۔۔

ساجد صاحب اور آسیہ بیگم پہلے حال میں پہنچ گئے تھے لڑکی والے تھے انہیں بارات کا استقبال کرنا تھا۔۔۔۔

صائمہ پارلر گئی ہوئی تھی۔۔۔

کومل۔ اس کہ ساتھ گئی ہوئی تھی۔۔۔

عالیہ اور زرنش ہمیشہ کی طرح ساتھ تھیں۔۔۔

اور اپنے کمرے میں ہی تیار ہو رہی تھیں۔۔۔۔

صاقب بھی پارلر گیا ہوا تھا اس کہ ساتھ کامران عالیان بھی تھے۔۔۔

زاور اب تک اپنے گھر ہی تھا۔۔

جب کہ احسان صاحب کو حال میں جانا تھ اور صبا بیگم کو بارات کہ ساتھ آنا تھا۔۔۔

کومل کو صائمہ کہ ساتھ آنا تھا۔۔۔

جبکہ عالیہ اور زرنش کو حال میں استقبال کہ لیے کہا گیا تھا۔۔۔

عالیان کامران اور زاور کو دولہے کہ ساتھ آنے کا کہا گیا تھا۔۔۔۔

صائمہ نے ریڈ کلر کا لہنگا پہنا تھا۔۔۔

اور وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

کومل نے بلو کلر کا لہنگا۔۔۔

جو اس پے جچ رہا تھا۔۔۔۔

۔جبکہ عالیہ اور زرنش نے ہمیشہ کی طرح ایک جیسا سوٹ لیا تھا۔۔۔۔

ان کہ لہنگے کا کلر پرپل تھا اور وہ دونوں پرپل کلر میں بہت خوبصورت لگ رہیں تھیں۔۔۔

صاقب کامران عالیان اور زاور سب نے تھری پیس ہی پہنا تھا۔۔۔

زاور نے بھی پالر میں سب کو جوائن کر لیا تھا۔۔۔

عالیان خوش تھا کہ زاور نے پچھلی بات بھلا دی۔۔۔۔

لیکن یہ صرف وہ جانتا تھا۔۔۔

کہ وہ کچھ نہیں بھولا ھے۔۔۔۔

بارات حال میں آئی تو زرنش اور ان کہ ساتھ اور لڑکیاں بھی پھول برسا رہیں تھیں۔۔۔۔

زاور کی نظر زرنش پہ پڑی تو زرنش نے نظریں جھکا لیں۔۔۔

زاور چپ چاپ اندر چلا گیا۔۔۔

عالیان گھری نظروں سے عالیہ کو دیکھ رھا تھا جو اس وقت اسے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

کامران کومل کو ڈھونڈ رھا تھا پر کومل صائمہ کہ ساتھ اب تک پارلر میں تھی۔۔۔

صاقب کو اسٹیج پہ بیٹھا کہ سب اس کہ ساتھ سیلفیز لینے لگے۔۔۔

زاور چپ تھا جبکہ عالیان کی نظریں عالیہ پر ہی ٹھر رہیں تھیں بار بار۔۔۔۔

کامران بار بار کومل کو کال کر رھا تھا پر وہ نہیں اُٹھا رہی تھی۔۔۔

جب تک دلہن آگئی کا شور مچا۔۔۔

صائمہ کہ اندر داخل ہوتے ہی سب موووی والے اسکی جانب بڑھ گئے۔۔۔

صائمہ کو سب مل کہا سٹیج پر لے آئے اور صاقب کہ ساتھ بیٹھا دیا۔۔۔۔

مولوی صاحب بھی آچکے تھے نکاح بھی شروع ہو گیا۔۔۔

نکاح ہوتے ہی مبارک باد کی سادائیں گونجنے لگیں۔۔۔

سب بہت خوش تھے زرنش بھی سب بھول کہ ڈانس اور رسموں میں لگ گئی۔۔۔

وہ اس بات سے انجان تھی کہ کوئی اس کو اپنی نظروں کہ حصار میں لیے ہوئے ہے۔۔۔

جاری ہے۔۔۔

آپ سب سے گذارش ہے جو جو ناول پڑھتے ہیں اور کمنٹ نہیں کرتے۔۔۔ایسا نہ کیا کریں مجھے پھر لکھنے کا دل ہی نہین کرتا۔۔۔مجھے یہی لگتا ہے کسی کو میرا ناول پسند نہیں آرہا۔۔۔

شادی کی ساری رسمیں ختم ہونے کہ بعد صائمہ کو عابد ولا لے آیا گیا۔۔۔

آحسان صاحب ساجد صاحب کہ ساتھ تھے جبکہ صبا بیگم ثمینہ بیگم کہ ساتھ تھیں۔۔۔

لڑکیاں سب صائمہ کہ کمرے میں ہی تھیں۔۔

عالیان اور کامران زاور سب صاقب کہ ساتھ تھے.۔۔۔

صاقب کو لڑکیاں اندر نہیں جانے دے رہیں تھیں۔۔۔

پہلے پچاس ہزار نیک دیں بھائی پھر اندر جائیں۔۔۔

کیا ہو گیا ہے پچاس ھزار کبھی دیکھے بھی ہیں۔۔۔جواب عالیان نے دیا۔۔۔

بھائی آپ چپ۔رہیں۔۔۔

اب کہ زرنش بولی۔۔۔۔

بھائی دے رہے ہیں یا ہم اندر جا کہ سو جائیں۔۔۔اس بار کومل نے اپنی دھمکی دی۔۔۔

دے دو یار اندر نہیں جانا کیا۔۔۔کامران نے صاقب کو ہستے کہا۔۔۔۔

صاقب نے پیسے نکال کہ کومل کہ ھاتھ میں رکھے۔۔۔اور اسے اندر جانے دیا۔۔۔۔

صاقب اندر داخل ہوا تو صائمہ بیڈ پہ گھونگھٹ کیے بیتھی تھی۔۔۔۔

اسلامُ علیکم۔۔۔۔

والیکم اسلام۔۔۔

کسی ہیں مسز صاقب۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔۔

میں۔۔

صائمہ کو اس وقت بہت شرم آرھی تھی۔۔

جب صاقب نے آواز دی.۔۔۔۔

صائمہ۔۔۔۔

جی۔۔۔۔

یہ تمہاری منہ دکھائی۔۔۔

صاقب نے ایک رنگ صائمہ کو پہناتے کہا۔۔۔

صائمہ میں تمہیں پا کہ بہت خوش ہوں۔۔۔۔

بچپن سے خواب تھا تم میری دلھن بنو۔۔۔

کیا تم بھی مجھے پا کہ خوش ہو۔۔۔۔

صائمہ نے نظر بھر کہ صاقب کو دیکھا۔۔۔

جی میں بہت خوش ہوں۔۔۔صاقب۔۔۔

صائمہ نے صاقب کو دیکھتے کہا۔۔۔

میں آج وعدہ کرتا ہوں جتنا مجھ سے ہو سکا میں تمہیں خوش رکھنے کی کوشش کرونگا۔۔۔

میں بھی آپکا ساتھ ہمیشہ دونگی۔۔۔

وعدہ کرتی ہوں۔۔۔

اچھا اب صرف باتیں ہی کرنی ہیں یا پھر کچھ اور بھی۔۔۔

صاقب نے صائمہ کو اپنے پاس کرتے کہا۔۔۔صائمہ نے ہستے اپنے آپکو صقب کے حوالے کر دیا۔۔۔۔

صبح ساجد صاحب اور آسیہ بیگم ناشتا لے کر آئے۔۔

۔دوسرے دن ولیمہ رکھا تھا اس لیے صائمہ کو مائکے صبح جانے کا کہا تھا۔۔۔

آج کا دن سب کی تھکاوٹ اور ولیمے کی تیاری میں گذر گیا۔۔۔

ولیمے کا فنکشن اسٹارٹ ہو چکا تھا سب ہر فنکشن کی طرح اسے بھی انجوائے کر رہے تھے۔۔۔

آج کہ فنکشن میں بھی زاور کی نظریں زرنش پر تھیں۔۔۔

زرنش نے دیکھا زاور اسے دیکھ رہا ہے تو اس کہ پاس گئی۔۔۔۔

زاور بھائی۔۔۔

کہو۔۔۔

بھائی مجھے ایک بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔۔

بولو۔۔۔۔

بھائی اس دن کہ لیے سوری۔۔۔۔

زاور جو بھولنا چاھتا تھا وہی اس نے یاد دلا دیا تھا۔۔۔۔

بھائی۔۔ ہمارا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا.۔۔۔۔

ممممم

تو تم سوری ہو۔۔۔۔زاور اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

جی بھائی۔۔۔۔

اچھی بات ہے۔۔۔۔

اب جاؤ۔۔۔

زرنش وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

زاور نے آج پہلی بار کسی کو معاف کیا تھا اور وہ اس بات پہ خود بھی حیران تھا کہ اس نے زرنش کو کچھ کیسے نہیں کہا۔۔۔اسے ایسے جانے دیا۔۔اسے کوئی بدلا بھی نہیں لیا۔۔۔۔

ولیمے کا فنکشن بھی اختتام پہ پہنچا۔۔۔۔

صائمہ صاقب کہ ساتھ میکے آئی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہاں زاور اپنے واپس جانے کی تیاری کر رہا تھا۔۔۔۔

بیٹا رک جاتے یہیں۔۔۔۔

پاپا جانا ہے۔۔۔زاور نے بس اتنا ہی کہا۔۔۔

صبا بیگم اور احسان صاحب نے اسے دعائیں دے جہ رخصت کیا۔۔۔۔

عالیان اور سب کزنس اسے ائیر پورٹ چھوڑنے آئے تھے سوائے زرنش کہ۔۔۔۔

وہ اس بات سے ڈر گئی تھی کہ زاور کہ ساتھ غلط ہو گیا تھا اس کی وجھ سے۔۔۔۔

اب جب اس نے معاف کر دیا تھا تو وہ کوئی اور پنگا نہیں چاھتی تھی۔۔۔

زاور کو زرنش کا نہ آنا بہت برا لگا تھا۔۔۔۔

سب کو خدا حافظ کہتا وہ چلا گیا.۔۔۔۔۔۔

کومل آپی کامران بھائی کی کال آرہی ہے۔۔۔۔

کومل کچن میں تھی۔۔۔

جب زرنش اس کہ پاس موبائل لے کہ آئی۔۔۔

اچھا لاؤ۔۔۔

کومل موبائل لے کہ سائیڈ میں چلی گئی۔۔۔

اور زرنش وہیں چھپ کہ کھڑی ہو گئی۔۔۔

اور کومل کی باتیں سنے لگی۔۔۔

کہاں گم ہو یار کال ہی نہیں اُٹھاتیں۔۔۔

میں کچن میں تھی۔۔۔

یار اتنے نوکر ہیں پھر بھی ہر وقت کچن میں گھسی رہتی ہو۔۔۔

میرا تمہیں زرا بھی خیال نہیں ہوتا۔۔۔۔

آپ کہ لیے تو سیکھ رہی ھوں۔۔۔۔

واہ قربان جاؤں۔۔۔

کامران کہ ہسنے پہ کومل بھی ہسنے لگی۔۔۔۔

اچھا میں پلاؤ دیکھ لوں جل نہ جائے۔۔۔

رک جاؤ نہ یار بعد میں چلی جانا۔۔

میرا پلاؤ جل جائیگا۔۔۔

جل جانے دو۔۔۔

وہاں زرنش کھڑی ہے وہاں بات نہین کر سکتی سمجھا کرو۔۔۔

اچھا رات میں کال کرنا۔۔۔لو یو۔۔۔

لو یو ٹو۔۔۔

زرنش سب سن کہ کمرے میں بھاگ گئی اور ہس ہس کہ سب عالیہ کو بتایا۔۔۔

عالیہ نے ایک تھپڑ رکھ کہ دی۔۔۔مت سدھرنا تم کبھی بھی۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔آپی یقین کریں بہت مزہ آتا ہے لوبرڈز کی باتیں سن کہ۔۔۔

پاگل ہو تم زرنش۔۔۔

اچھا کل یونی چلنا ہے۔۔۔

ہاں پہلی شادی کی وجھ سے بہت چھوٹیاں کرلی ہیں۔۔

ہان صحیح ہے آپی۔۔۔

چلیں آپی نے پلاؤ بنایا ہے چل کہ کھاتے ہیں۔۔۔

ہاں چلو مجھے بھی بھوک لگی ہے۔۔۔

جی آپی۔۔۔۔

□□

...What happen with you zawar

...After the journey of pakistan

...You were totaly changed

سوزی جو زاور کی فرینڈ تھی زاور اسے بدلا بدلا لگ رھا تھا۔۔۔

....I dont know sozi

....What happend to me

...But

....i really miss her

زاور نے خاموشی سے جواب دیتے کہا۔۔۔

....Really

????...You thinking about girl

سوزی کو حیرت ہو رہی تھی کہ زاور کسی لڑکی کو مس کر رہا تھا۔۔

....Yup.... I admit

...Okey

....But

...Whose is .she

....My cousin

....Its great

....So tell me

....Is she so beautifull

....Yes

...she is so beautiful

...You know what sozi i think i feel for her

....Wow

...Its really...Great

???whats her name

....Zarnish

زرنش کا نام ل کہ زاور کہ چھرے پر مسکراھٹ آگئ۔۔۔

...So you tell her

.Not yet...but in future.....offcourse...i tell her

...But not now

...Then

.....when.you tell her about your feelings

....I think i should give some time to her

....But

...After some time

....I will tell her

....So

??you miss her

...Yes

....So much

...But its my bad luck

...she is in pakistan

...But you know what sozi

...I really want to meet her

...Hey ...zawar

....Than you must go pakistan for your love

...I think you right

...But not now after my examination i will be there

....Okey

....But

...Show me her picture

...Yeah

...I have only one

...See

....Wow

...she is really beautifull

...Okey sozi i have to leave now

...Okey...zawar good wishes for you

....Thanks sozi

سوزی کو تھینکس کہہ کہ زاور اپنے گھر کی طرف چلا گیا.۔۔۔۔

****

زاور کی بہت یاد آرہی ہے۔۔۔۔

صبا بیگم آحسان صاحب سے کہہ رہیں تھیں۔۔۔۔

یاد تو مجھے بھی بہت آتی ہے بہت بار کہا ہے پر ہر بار منع کر دیتا ہے۔۔۔

آپ ایک بار پہر کریں بات۔۔۔

کوئی فائدہ نہیں ہے.۔۔۔

وہ اور بگڑ جاتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا چلو بھائی صاحب بلا رہے تھے تین دن ہو گئے ان سے ملے۔۔۔

جی بس میں چینج کر کہ آتی ہوں۔۔۔

صائمہ یار میری گھڑی کہاں ہے۔۔۔

توبہ صاقب آپ بھی نہ سامنے ڈریسنگ پہ بھی نظر ڈال لیتا ہے انسان۔۔۔

۔انسان کی جب بیوی موجود ہو تو اسے نظر ڈالنے کی کیا ضرورت ۔۔۔

آمی سے شکایت کر دینی ہے میں نے ایک دن آپکی۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔

کرلو کرلو۔۔

۔کچھ نہیں ہو گا اب۔۔۔

دیکھ لین گے کہتے صائمہ کمرے سے چلی گئی۔۔

کچن میں آئی تو معمول کہ مطابق کومل کوئی تجربا کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو کومل۔۔۔۔

یار دیکھو نہ میں لبِ شیریں بنانا چاھہ رہی ہوں بن ہی نہیں رہی۔۔۔۔

تم نیٹ سے ریسیپی دیکھ لو نہ۔۔۔

ہاں وہیں سے تو دیکھہ کہ آئی ہوں پر اب منحوص وائی فائی ہی نہیں چل رھا اب آگے کا کیسے کروں۔۔۔۔

چلو آؤ میں بنوا لیتی ہوں ساتھہ۔۔۔

عالیہ اور زرنش یونی چلی گئیں۔۔۔۔

ہاں ان کہ اگزام ہونے والے ہیں اس لیے جلدی جاتیں ہیں اور دیر سے آتیں ہیں۔۔۔

عالیاں اور عالیہ کو تو لاسٹ ائیر ہے پہر زرنش کیسے جائگی اکیلی۔۔۔۔

ہاں یہی سوچ رہی ہون میں بھی۔۔۔۔

پہر ڈرائیور کہ ساتھہ جایئے گی۔۔۔

اچھا چلو ہٹو مجھے دیکھنے دو۔۔۔

ہاں دیکھو۔۔۔ یار پلیز۔۔

زرنش یار پڑہنے دو مجھے کل پیپر ہے میرا۔۔۔۔

ہاں تو کیا ہوا میرا بھی ہے۔۔۔

تمہارا شام کی شفٹ میں ہے میرا صبح کی۔۔۔

ہاں تو کیا ہوا پہر پہلے میرے ساتھہ ایک راؤنڈ کھیلو لڈو کا پہر پڑھنے دونگی۔۔۔

آمی۔۔۔۔

آمی۔۔۔

دیکھیں زرنش مجھے پڑھنے نہین دے۔۔۔ آگے کا جملا کہنے سے پہلے زرنش نے عالیہ کہ منہ پہ ھاتھہ رکھہ دیا۔۔۔

آپی آمی کو کیوں بیچ میں لا رہی ہو ہماری آپس کی بات ہے۔۔۔۔

کوئی آپس کی بات نہیں اگر مجھے تنگ کیا میں آمی سے کہہ دونگی۔۔۔۔

اچھا نہ اس گھر میں کوئی میرا نہیں ہے۔۔۔

ہاں پہر چلی جاؤ شادی کر کہ وہان سب اپنے ہونگے۔ ۔۔۔

آپی مین اپنے دولہے کو لڈو سکھا دون گی پہر آپکہ ساتھہ نہیں کھیلوں گی۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے زرنش تم پوری پاگل ہو۔۔۔۔

پتا ہے مجھے آپکو ہی نہیں پتا تھا۔۔۔

افففف۔۔۔۔

چپ کر جاؤ ورنہ مار کھاؤگی اب مجھہ سے تم۔۔۔۔

اچھا جا رہی ہوں میں باہر۔۔۔۔

مجھے میرا سیل فون اُٹھا دیں۔۔

زرنش نے منہ بناتے کہا۔۔۔۔

۔خود لے لو۔۔۔

ہنہ۔۔۔۔۔

لے لیا۔۔۔۔۔

بیوفا۔۔۔۔

جا رہی ہوں۔۔۔۔

جاؤ بھی اب۔۔۔۔

زرنش منہ بناتے باہر چلی گئی۔۔۔۔

افففف کیا کروں میں۔۔۔۔

دل ہی نہیں کر رہا پڑھنے کا۔۔۔۔

موبائل پہ ہی گیم کھلی جائی کوئی۔۔۔۔

باہر حال میں بیٹھی زرنش موبائل پہ لڈو کھیل رہی تھی تب لینڈ لائن پہ کال آنے لگی۔۔۔

زرنش ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی۔۔۔۔

کال مسلسل آ رہی تھی۔۔۔۔

کیا مصیبت ہے کوئی آ کیون نہیں رہا کال اُٹھانے۔۔۔۔

اور یہ کون ہے جس کو اتنی تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔

زرنش نے بیزاری سے کہا۔۔۔۔

کونسا ملک میں سیلاب آرھا تھا جو اتنی کالس کئے جا رہے تھے۔۔۔

۔

اگر کوئی کال نہ اُٹھائے نہ تو بندے کو سمجھ جانا چاہئے کہ نہیں کرنی بات ۔۔۔۔۔

پر نہیں فون میں سے باہر آنے کا ارادہ لگتا تھا آپکا تو۔۔۔۔

اب کچھ بولیں گے یا خدا نہ خواستہ گونگے بھی ہیں ایسے رات میں لوگوں کو پریشان کرتے ہیں۔۔۔۔

تم چپ کروگی تو ہی اگلا بولے گا۔۔۔

زاور جو کب سے زرنش کی باتوں پہ ہس رہا تھا اس سے مخاطب ہوا۔۔۔

جی فرمائیں کون صاحب بات کر رہے ہیں آپ اور کس سے کام ہے آپکو۔۔۔

۔

میرا نام آیان ہے۔۔۔

مجھے ایک لڑی کی تلاش ہے۔۔۔

جس کا نام ہے زرنش۔۔۔

کیا وہ یہیں رہتی ہے۔۔۔۔

...I mean to say

یہاں کوئی زرنش رہتی ہے کیا۔۔۔۔۔

سوال پوچھا گیا۔۔۔

نہیں یہاں کوئی زرنش نہیں رہتی اس کی آمی رہتی ہیں۔۔۔زاور کو سچ میں بہت ہسی آرہی تھی

زرنش کی بچکانا باتوں پر۔۔۔۔

اچھا زرنش کی آمی کو بتانا ہے کہ زرنش نے ایک لڑکے کا دل چرا لیا ہے۔۔۔۔

اب کہ زرنش کہ ہوش اُڑے۔۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے مسٹر کیا بکواس کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔

اس کہ پاس زرنش کہ تصوریں بھی پڑی ہیں۔۔۔

کیا۔۔۔۔

کوں ہین آپ اور یہ سب کیوں بول رہے ہیں۔۔۔

میں نے تو کسی سے دوستی نہیں کی وہ یونی میں عامر بھائی نے کہا تھا انہیں بھی منع کر دیا تھا سچ میں آپکو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے کہہ کہ زرنش نے فون رکھ دیا اور پریشان ہونے لگی کہ یہ کون تھا ایسے کیون کہہ رھا تھا. ۔۔۔۔

ادھر زاور کا موڈ ایک دم خراب ہو گیا تھا کسی لڑکے کا سن کہ۔۔۔۔

زاور نے پہر دو تین بار کال کی پر اس نے نہیں اُٹھائی اور ریسیور سائیڈ مین رکھ دیا۔۔۔

ٹون ٹوں۔۔۔۔

عالیان پڑھائی میں مشغول تھا جب۔۔۔۔

اس کا موبائل بیپ۔کر رھا تھا۔۔۔۔

عالیان نے دیکھا تو زاور کالنگ لکھا آرھا تھا۔۔۔۔

ہاں زاور کیسے ہو۔۔۔۔

ٹھیک ہون یار تم کہاں غایب ہو آج کل۔۔۔۔

یار بس کل۔پیپر ہے اس کی تیاری میں لگا ہوں۔۔۔۔

اچھا بیسٹ آف لک۔۔۔۔

ارے ہاں تمہارے ساتھ تو عالیہ اور زرنش کہ بھی پیپرس ہین نہ۔۔۔۔

ہاں عالیہ۔اور۔میرا صبح کی شفٹ میں ہے۔۔۔۔

زرنش کا شام کی شفٹ میں ہے۔۔۔۔۔

اچھا چلو نمبر سو ان دونون کو۔بھی گڈ لک کہہ دیتا ہوں۔۔۔۔

اچھا میں کرتا ہوں سینڈ۔۔۔

اوکے۔۔۔۔ مسیج کر دینا۔۔۔۔

ہان مین کرتا ہوں۔۔۔۔

زاور نے کال اینڈ کی اوراپنی ھوشیاری کی داد دی۔۔۔

جب تک عالیان کا مسیج بھی آگیا۔۔۔۔

زاور نے نمبر دیکھا اس کہ چھرے پہ مسکراھٹ رینگ گئی۔۔۔۔

اس زرنش کا نمبر سیو کیا۔۔۔اور کچھہ سوچتے سوچتے سو گیا۔۔۔۔۔

کیسا ہو ا پیپر آپی۔ ۔۔۔ عالیہ پیپر دے کہ آرھی تھی اور زرنش پیپر کہ لیے جا رہی تھی۔۔۔۔

اچھا ھوا تم بھی دھیان سے دینا پیپر بیسٹ آف لک۔۔۔۔

تھینکیو۔۔۔۔

اچھا آپی عالیاں بھائی کو کہنا مجھے لینے آجائیں۔۔۔۔

ہاں میں کہہ دونگی۔۔۔۔

اچھا با بائے۔۔

کہتی زرنش ایگزام حل میں چلی گئی۔۔۔۔

شام میں زرنش باھر آئی تو اسے عالیان نہیں نظر آیا۔۔۔

رات کے سائے لہرا رہے تھے۔۔۔

زرنش کو ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔۔

اس نے عالیان کو کال کی پر وہ کال نہیں ریسیو کر رھا تھا۔ ۔

زرنش نے عالیہ کو کال کی۔۔۔۔

عالیہ نے بتایا عالیان نکل گیا ہے اسے لینے کہ لیے۔۔۔۔

اسے کچھہ تسلی ملی اور وہ سائیڈ مین ہو کہ عالیان کا انتظار کرنے لگی۔۔

وہ اپنے پیپر کو پڑھہ رہی تھی تب ہی اس کا موبائل بجنے لگا۔۔۔۔

رانگ نمبر دیکھہ کہ زرنش نے ایک دو بار کال ریسیو نہیں کی۔۔۔

جب کال بار بار آنے لگی تو اسے مجبورن اُٹھانی پڑی۔۔۔

کیا مصیبت پڑ گئی ہے۔۔۔۔

تم۔ کبھی سکون سے بات نہین کر سکتیں۔۔۔

نہیں کر سکتی اب بتائیں کون ہین آپ۔۔۔

اور آپ نے کس سلسلے میں کال کی ہے۔۔۔۔

میں وہی ہو ں جناب ۔۔۔۔

آپنے شاید مجھے پہچانا نہیں۔۔۔

نہیں کون ہین آپ۔۔۔۔

اب کی بار زرنش نے تشوش سے پوچھا۔۔۔۔

وہی جس سے آپ رات گفتگو کر چکی ہیں۔۔۔۔

کیا آپکہ پاس میرا نمبر کیسے آیا۔۔۔۔

میں چاھون تو تمہیں بھی اُٹھوا سکتا ہوں۔۔۔مس زرنش۔۔۔۔

ک۔۔۔کیا. ۔۔۔ آپکو کیسے پتا میرا نام۔۔۔۔۔

زرنش سچ میں ڈر گئی۔۔۔۔

میں سب جانتا ہوں۔۔۔۔

یہ بھی جانتا ہوں آج شام کی شفٹ میں تمہارا پیپر تھا۔۔۔

تم سیکنڈ ائیر کی اسٹوڈینٹ ہو۔۔۔۔۔

ک۔۔۔کون ہو تم۔۔۔۔

ہاہاہا اتنی جلدی بھی کیا ہے۔۔

تم سے مل۔کہ بتاؤ گا سب۔۔۔

ملنا کیون ہے۔۔۔۔

مجھے نہیں۔ملنا اور آج کہ بعد مجھے کال مت کرنا۔۔۔ورنہ۔۔۔۔

ورنہ کیا۔۔۔زاور نے اسے پہلے پوچھا۔۔۔

ورنہ میں اپنے بھائی کو۔بتا دونگی۔۔۔

کسی کو بتا کی تم اپنے لیے اور مشکل پیدہ کروگی۔۔۔۔

تم جس جس کو بتاؤ گی میں سب کو اُٹھواتا جاؤنگا۔۔۔۔

تمہاری اتنی ہمت۔۔۔۔

ہمت تو میری بہت ہے۔۔۔

اب اگر چاھتی ہو ہمت نہ دیکھاؤں تو اپنا منہ بند رکھنا ورنہ ایک دن میں تمہارے بارے میں سب پتا کر سکتا ہوں تو سورے دن تمہیں اُٹھوا بھی سکتا ہوں۔۔۔۔۔

سمجھی یا نہیں۔۔۔۔

ابھی۔وہ کچھ کہتا کہ دو لڑکے زرنش کہ پاس آئے۔۔۔

کہاں جانا ہے آپ نے۔۔۔۔

زرنش نے کوئی جواب نہیں دیا اور۔موبائل نیچے کردیا۔۔۔۔

میم آپ سے پوچھ رہیے ہین آپ کہیں تو لفٹ دے دیں آپکو۔۔۔یہ کہہ کہ دونون آپس میں مکاری سے ہسنے لگے۔۔۔۔

زرنش کو ان کی باتیں ڈرا رہیں تھین وہ بس دعا کر رہی تھی عالیان بھائی جلدی آجائیں۔۔۔۔

میڈم چلیں آپکو چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔یہ کہہ کہ وہ دونوں آگے بڑھنے لگے۔۔۔۔

زرنش کی تو سانس رُک گئی ۔۔۔۔

دوو۔۔۔دووووور۔۔۔۔رہو۔۔۔۔ مجھ سے۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔

عالیان بھائی۔۔۔۔

زرنش چلانے لگی۔۔۔

زاور بھی یہ سب سن رہا تھا۔۔۔

اور۔۔۔وہاں زاور کی حالت خراب ہو رہی ہے۔۔۔۔

زرنش وہاں سے بھاگنے لگی۔۔۔۔۔

گیٹ تک پہنچی تھہ کہ عالیاں کی گاڑی آتی دیکھائی دی۔۔۔۔

وہ دوڑتی گاڑی سے جا لگی۔۔۔۔

عالیان فورن نکل کہ بھاگا۔۔۔

کیا ہوا زرنش کیوں بھاگ رہی ہو۔۔۔

بھائی وہ۔۔۔

اس نے پیچھے دیکھا تو وہ دونوں لڑکے بھاگ چکے تھے۔۔۔

۔زرنش رونے لگی تو عالیان نے اسے گاڑی میں بیٹھایا پانی دیا۔۔۔۔

اب بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے۔۔۔۔

۔بھائی وہ۔۔۔۔

کہہ کہ زرنش رونے لگی۔۔۔۔

اچھا رو مت ریلیکس ہو کہ بتاؤ.۔۔۔۔

بھائی میں اکیلی کھڑی تھی دو لڑکے۔۔۔۔

کہہ کہ زرنش پہر رونے لگی۔۔۔

عالیاں سمجھ گیا۔۔۔۔

سوری گڑیا آئندہ مجھے کبھی دیر نہیں ہو گی. ۔ ۔۔۔۔۔

نہیں بھائی آپکی غلطی نہیِں شام کا ٹائم تھا اس لیے ۔۔

اچھا رو مت گڑیا۔۔۔چلو گھر۔۔۔۔

عالیان زرنش کو لے کہ گھر آگیا۔۔۔

زاور سے بات ہوئی آپکی اس کہ پیپر تو ختم ہوگئے ہیں شاید وہ اب اپنے دوستوں کہ ساتھ ٹوئر پہ جائے۔۔۔۔

صبا بیگم نے آحسان صاحب سے کہا.۔۔۔

میری بات تو نہیں ہوئی اب تک۔۔۔۔

کال تو کی ہے پر نمبر نہیں لگ رھا۔۔۔۔

یہ لڑکا کبھی نہیں سدھریگا۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں باتیں کررہے تھے کہ زاور کی آواز نے دونوں کو چونکا دیا۔۔۔۔

کیسے سدھر سکتا ہوں پاپا آپکا بیٹا،جو ہوں۔۔۔۔

زاور تم۔۔۔۔

صبا بیگم نے خوشی سے دوڑ کے زاور،کو گلے لگایا. ۔۔۔۔

آحسان صاحب بھی زاور سے گلے ملے۔۔۔۔

بیٹا اچانک تم یہاں.۔۔۔۔

جی پاپا میں نے مائیگریٹ کروا لیا ہے یہاں کی یونیورسٹی میں اب تھرڈائیر سے میں یہیں پڑھوں گا۔۔۔۔

کیا واقعی صبا بیگم اور احسان صاحب کو تو یقین نہیں آرھا تھا۔۔۔۔

جی مما۔۔۔میں سچ کہہ رہا ہوں آپ لوگ یہاں ہیں تو میں وہاں اکیلا رہہ کہ کیا کرتا۔۔۔۔

اس لیے میں بھی یہاں آگیا.۔۔۔۔

یہ تو بہت اچھا کیا بیٹا تم نے۔۔۔۔

اچھا مما میں تھک گیا ہوں آرام کر کہ پہر سب سے ملوں گا ابھی کسی کو بتانا نہیں میں آگیا ہوں۔۔۔۔

ورنہ ایک بیڈ پہ سونا پڑیگا ۔۔۔۔۔

کہہ کہ زاور ہسنے لگا۔۔۔

ساتھ وہ دونوں بھی ہسنے لگے.۔۔۔۔

بیٹا یہ تو ان سب کا پیار ہے۔۔۔۔۔۔

جی پاپا۔۔۔۔۔

اچھا میں شام میں بات کرتا ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا تم آرام کرو صبح بات ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

کومل تم میرا فون کیوں نہیں اُٹھاتیں۔۔۔

کامران جو کافی بار کال کر کہ تھک چکا تھا مجبورن گھر جانا پڑا تھا کومل سے ملنے۔۔۔

وہ میں کچن میں تھی۔۔۔

تم۔آخر سارہ دن کچن میں کرتی کیا ہو۔۔۔

میں آپکہ۔لیے کھانے بنانا سیکھتی ہوں۔۔۔

۔لیکن کیوں۔۔۔۔

مجھے تمہارے ٹائم۔کی ضرورت ہے تمہارے کھانوں کی نہیں۔۔۔۔۔

پر یہ سب میں آپکہ ہی لیے کر رہی ہوں۔۔۔

تو مت کرو مجھے بس ٹائم دو اپنا اور کچھہ نہیں چاھئے مجھے۔۔۔

کہتا کامران چلا۔گیا۔۔۔

اور کومل سوچ میں ڈوب گئی کہ کسی حال۔میں مرد خوش نہیں ہوتے افففف۔۔۔۔

روز کی طرح عالیان زرنش کی کا ویٹ کر رہا تھا۔۔

عالیہ اور عالیان کا فائنل ہو چکا تھا اور زرنش کی چھٹیاں ختم ہو چکیں تھیں۔۔۔

عالیان زرنش کو اب بھی چھوڑنے کہ لیے آیا تو اسے دیکھ کے زرنش کو بہت خوشی ہوئی۔۔۔

بھائی آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔

زرنش اپنی بکس اُٹھاتے کہنے لگی۔۔۔

اچھا چلو اب جلدی کرو۔۔۔پہر مجھے اور بھی کام ہیں۔۔۔

جی بھائی کہتی وہ عالیان کہ ساتھ یورسٹی کہ لیے روانا ہو گئی۔۔۔

عالیہ کی آف ہو چکی تھی اس لیے وہ نیند کا مزے لے رہی تھی۔۔۔

کومل ہمیشہ کی طرح کچن میں مصروف تھی۔۔۔

صائمہ صاقب کہ آفیس جانے کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔

ثمینہ بیگم اور عابد صاحب گارڈن میں بیٹھے چائے نوش فرما رہے تھے۔۔۔

زاور سو کہ اُٹھا تو ایک بج رہا تھا۔۔

زاور اُٹھا اور فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

فریش ہو کہ آیا تو نیچے گیا۔۔۔

مما آپ کچن میں کیا کر رھی ہیں۔۔۔۔

یہ سب ٹیم کس لیے رکھی ہوئی ہے۔۔۔

کچھ نہیں بیٹا ویسے ہی بور ہو رہی تھی تو آگئی۔۔۔

میرا شہزادہ کیا کھائگا میں بنا دوں۔۔۔

مما اگر آپ بناؤگی تو میں کچھ نہیں کھاؤگا۔۔۔

کیوں بیٹا۔۔۔اب اتنا برا بھی نہیں بناتی تمہاری ماں۔۔۔

آپ جتنا اچھا کوئی نہیں بنا سکتا مما پر آپ کام نہیں کروگی۔۔۔۔

ہاہاہا اچھا میرا بیٹا بڑا سمجھ دار ہو گیا ہے۔۔۔

ہاں پر آپ لوگ یہ بات سمجھ نہیں رہے۔۔۔۔

زاور نے شرارت سے کہا۔۔۔

ہاہا اچھا شادی کرادیں تمہاری۔۔۔۔

نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔۔۔۔

شیطان نہیں سدھروگی کبھی۔۔۔۔

آری مما پر میں اس بار سیریس ہوں۔۔۔

کوئی نہیں تم سیریس۔۔۔

اچھابیٹا یونیورسٹی کی فارملیٹیز پوری کرلیں۔۔۔

نہیں آج جاؤگا آفیس۔۔۔

تو بیٹا 2 تو بجنے والے ہیں کب جاؤگے۔۔۔۔

ناشتا کر کہ جاؤگا مما زاور نے انگڑائی لیتے کہا۔۔۔۔۔

اور۔۔ ویسے بھی یونی کی فرسٹ شفٹ 3 بجے ختم ہوتی ہے یونی تو شام 7 بجے آف ہوگی می بی۔۔۔۔

اچھا جلدی ناشتا کرو اور پہر فارملیٹیز پوری کر آؤ۔۔۔

اچھا جی مما۔۔۔۔

زاور ناشتا کر کہ یونی کہ لیے روانا ہوگیا۔۔۔۔

زاور یونی پہنچا تو وہاں اسٹوڈینٹس۔۔پوائنٹس کھڑی تھیں۔۔۔

اور اس کا۔مطلب تھا کہ چھٹی کا۔ٹائم۔ہو۔چکا ہے۔۔۔۔

عمومً کافی اسٹوڈینٹس پہلے ہی چلے جاتے تھے جن کا کام ہو جاتا تھا یا کوئی کلاس نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔

پر باقی سب پوائینٹس میں ہی جاتے تھے کچھ۔اپنی گاڑیوں میں آیا جایا کرتے تھے۔۔۔۔۔

زاور نے زرنش کو کال کی۔ ۔۔۔۔

زرنش ابھی لیب سے نکل کہ پوائینٹس تک جا رہی تھی عالیان نے وہیں آنا تھا۔۔۔۔

زرنش کا تھرڈائیر اسٹارٹ تھا تو اس کا لیب ورک بھی اسٹارٹ ہو گیا تھا اس لیے اس کی چھٹی تین بجے ہونی تھی۔۔۔۔

موبائل کی آواز پہ زرنش نے پرس سے موبائل نکالا سوچا کہ عالیان بھائی ہوں گے پر رانگ نمبر دیکھ غصہ آنے لگا۔۔۔

ایک تو پہلے لیب میں اتنی دیر کھڑے رہو اوپر سے لوگوں کو بھی میں ہی ملتی ہوں تنگ کرنے کہ لیے ابھی بتاتی ہوں۔۔۔

کیا مسئلا ہے بھائی صاحب آپکا۔۔۔۔

کیوں میری جان پہ آگئے ہیں۔۔۔

زرنش نے کال اُٹھاتے ہی کہا۔۔۔

زاور نے اپنی ہسی روکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جان جو بنا لیا ہے تمہیں۔۔۔

نہایت ہی گھٹیا انسان معلوم ہوتے ہیں آپ۔۔۔۔

فورن فون رکھیں اور اگر آئندہ۔کال کی میں آپکا منہ توڑ دونگی۔۔

۔

اچھی بات ہے جب تم منہ توڑنے کہ لیے ھاتھ لگاؤ گی میں تمہارا ہاتھ پکڑ لونگا اور پہر چھوڑونگا بھی نہیں۔

آپ میرے بھائی کو نہیں جانتے میں نے اگر آپکی شکایت کردی نہ تو آپ زندہ نہیں بچوگے۔۔۔

ہاہاہا کون وہ عالیان نہ۔۔۔۔

عالیان کا نام سن کہ زرنش کو پسینہ آنے لگا۔۔۔

کیا ہوا چپ کیوں ہوگئی۔۔۔۔

آپ عالیان بھائی کو کیسے جانتے ہو۔۔۔۔

سب جانتا ہوں میں۔۔۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم اس وقت اپنے بھائی کا ویٹ کر رہی ہو اور بلکل اکیلی ہو۔۔۔

ک۔۔کیا مطلب۔۔۔۔

مطلب صاف ہے اگر سمجھ میں آجائے تو۔۔۔

ک۔۔کیا کہہ رہے ہو مجھے نہیں سمجھ آرہا۔۔۔۔

مطلب تمہارے بھائی کہ آنے سے پہلے وہاں میں آجاؤن تو۔۔۔۔

اب کہ زرنش کہ ہاتھ سے موبائل گرتے گرتے بچا۔۔۔

ک۔۔۔کیوں۔۔۔۔آنا ہے آپنے۔۔۔

تمہیں یہاں سے غایب کرنے کہ لیے۔۔۔۔

ک۔۔۔کیا بکواس کر رہے ہو آپ یہ سب زرنش کوڈر لگنے لگا۔۔۔اور اس نے کال رکھ دی۔۔۔۔

اور ادھر اودھر دیکھنے لگی۔۔۔۔

عالیان بھائی پلیز جلدی آجائیں۔۔۔

وہاں زاور کو ہسی روکنا مشکل ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ دور کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

دو تین بار پہر کال کی پر زرنش نے اُٹھائی نہیں۔۔۔۔

عالیان بھی جب تک آگیا زرنش اس کہ ساتھ چلی گئی۔۔۔

اس کہ بعد زاور آفیس چلا گیا۔۔۔۔۔

یونی سی فارغ ہو کہ زاور عالیان سے ملنے چلا گیا

عالیان زاور کو دیکھ کہ بہت حیران ہوا اس کہ ساتھ ساتھ خوش بھی ہوا۔۔۔۔

اور پہر دونوں مل کہ عابد مینشن چلے گئے۔۔

وہاں سب زاور کہ آنے پر حیران تھے۔۔۔

زاور تم اچانک۔۔۔

کومل نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

کیوں نہیں آسکتا۔۔۔

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔

مطلب تم لنڈن سے کب واپس آئے۔۔۔

کل رات آیا تھا۔۔۔

آج یونی ورسٹی کی فارملیٹیز پوری کیں اور اب سب سے ملنے آیا ہوں۔۔۔۔

یونیورسٹی کی فارملیٹیز پوری کی مطلب تم اب یہان پڑھو گے۔۔۔

کومل کہ ساتھ ساتھ عالیہ پہ بھی حیرت کہ جھٹکے پڑ رہے تھے۔۔۔

ہان کیوں کوئی اعتراض ہے۔۔

نہیں نہیں۔۔

کہہ کہ دونوں حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔۔۔

زاور مسلسل زرنش کو۔۔۔ڈھونڈ۔۔۔رھا تھا۔۔۔۔

پر۔اب تک وہ اس کہ سامنے نہیں آئی تھی۔۔۔

آخر زاور نے پوچھ لیا۔۔۔

زرنش کہاں ہے۔۔۔

زرنش تو اپنی دوست کی طرف گئی ہوئی ہے۔۔

کومل نے جواب دیا۔۔۔

افففف ایک تو اس لڑکی کو سکون نہیں شام کہ وقت دوست کہ گھر۔۔۔۔

زاور وہیں ویٹ کرنے لگا۔۔۔

کومل اور عالیہ بھی وہیں بیٹیں ادھر اودھر کی باتیں کر رہیں تھیں۔۔۔

عالیہ ریزلٹ کب آرھی ہے تمہاری۔۔۔

عالیان نے عالیہ کو مخاطب کیا۔۔۔

بھائی ابھی تو کچھ پتا نہیں ہے اپکی کب آرہی ہے۔۔۔

ویک بعد سنا ہے اب دیکھو کب آتی ہے۔۔۔

اچھا بھائی ویسے آپکا تو اپنا بزنس اسٹارٹ کرنے کا ارادہ تھا نہ۔۔۔

عالیہ نے سوچتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں ارادہ تو کے پر زرنش کی وجھ سے پریشان ہوں۔۔۔

دو سال وہ کیسے آئے گی جائگی۔۔۔

پر اب تو زاور بھی یہاں آگیا ہے اور ہیں بھی سیم یونی اور سیم ڈیپارٹمینٹ میں تو زاور لے جائگا اور چھوڑ جائگا۔۔۔

کیوں زاور صحیح کہا نہ میں نے۔۔۔

کومل نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔

ہاں پر اسے کہہ دینا لیٹ نہ کروائے مجھے۔۔

ہاں وہ آجائے تو اپنے رولس ریگولیشنس خود سمجھا دینا۔۔۔

کومل نے جان چھڑوائی۔۔۔

کب تک آئی گی۔۔۔۔

پتا نہیں آنے والی ہو گی شاید۔۔۔

اچھا۔۔۔

عالیہ تم جاؤ چائے بناؤ جب تک۔۔۔

عالیان نے میگزین فولڈ کرتے کہا۔۔۔

جی بھائی کہتی عالیہ چائے بنانے چلی گئی۔۔

عالیان اور زاور آپس میں باتوں میں لگ گئے۔۔۔

زاور بھائی اپ اور یہاں۔۔۔

زرنش کی حیرت کی انتہا تھی وہ جیسے گھر آئی سامنے حال میں بیٹھے زاور کو دیکھ کہ اس کہ چیخ ہی نکل گئی۔۔۔۔

کیوں میں یہاں نہیں آسکتا۔۔۔

نہیں مطلب آپ لنڈن سے یہاں۔۔۔

زرنش کی حیرت میں اب بھی کمی نہیں آئی۔۔۔

نا آتا کیا۔۔۔۔سب پیچھے پڑ گئے ہو مجھ معصوم کہ۔۔۔

نہیں بھائی وہ بس حیرت ہوئی کہتے زرنش زبان دانتوں میں دیتی اندر بھاگ گئی۔۔۔

مار ڈالتی ہو جب بھی اسے کرتی ہو زاور بس سوچ کہ رہہ گیا۔۔۔۔

زاور کو زرنش کہ انداز اس کی کیوٹ شکلیں بنانا بہت پسند تھا اور اس وقت زرنش کی حرکت پے بہت پیار آرھا تھا۔۔۔

اچھا میں چلتا ہوں۔۔۔عالیان چلنا ہے۔۔۔

ہاں چلو مجھے بھی شہر میں تھورا کام ہے۔۔۔

اچھا چلو پھر۔۔۔

تم پکا کل زرنش کو یونی لے جاؤگی نہ۔۔۔

عالیان نے تصدیق کی۔۔۔۔

ہاں لے جاؤنگا۔ ۔۔۔

تھینس یار بڑا مسئلا حل کردیا تم نے میرا۔۔۔

کوئی نہیں چل اب۔۔۔

●●●●★★★★★●●●●●★★★★★●●●●●

کومل کتنے دن سے کامران کو کال کر رہی تھی پر وہ اس کی کال نہیں اُٹھا رہا تھا کومل نے لینڈ لائن سے کال کی تو کال ریسیو کرلی۔۔۔

اسلامُ علیکم۔۔۔

والیکم اسلام کون۔۔۔۔

کومل۔۔۔

ہاں کہو۔۔۔

آپ میری کال کیون نہیں اُٹھا رہے۔۔۔

تم جاؤ کچن میں تمہیں مجھ سے کیا کام۔۔۔۔

پلیز آپ ایسا نا کریں آپکہ لیے کرتی ہون میں سب۔۔۔

ہاں تو جاؤ کرو۔۔۔

کہہ کہ کامران نے کال کاٹ دی۔۔۔

کومل کو اس وقت بہت رونا آیا۔۔۔

وہ اپنے

کمرے میں جا کہ بہت روئی۔۔۔۔

●★ ●★ ●★

صبح زاور زرنش کو لینے آیا تو زرنش کو۔بہت حیرت ہوئی کیونکہ اس کو کسی نے نہیں۔بتایا تھا کہ

کل۔اسے عالیان نہیں۔زاور لینے آئے گا۔۔۔

زاور بھائی آپ۔۔۔

عالیان بھائی کہاں ہیں۔۔۔۔

وہ نہیں آئے۔۔۔

اور آپ ہماری یونی میں کیوں جائیں گے۔۔۔

کیونکہ میں بھی اب وہین پڑھون گا اور تمہارا ہی کلاس فیلو ہوں۔۔۔

کیا۔۔۔

زرنش کو ایک اور حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔۔

تو اب میں آپ کہ ساتھ آیا جایا کرونگی۔۔۔۔

عالیان بھائی کہ ساتھ نہیں۔۔۔

نہیں اور اب بحس بند کور دیر ہو رہی ہے چلنا ہے تو چلو ورنہ میں جا رھا ہوں۔۔۔

جی میں آرھی ہوں۔۔۔

کہتی زرنش بھی زاور کہ ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔

★★★ ★★★

زرنش کو زاور کہ ساتھ بہت ہچکچہاہٹ ہورہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی وہ ان سب جیسا نہیں ہے۔۔۔

یونی پہنچتے زاور نے گاڑی روکی تو زرنش اتر کہ پہلے چلی گئی۔۔۔

زاور ابھی مڑا ہی تھا کہ زرنش کو جاتا دیکھ کہ اسے بلکل۔ بھی اچھا نہیں لگا۔۔۔۔

اس نے گاڑی پارک کی اور کلاس کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

کلاس میں انٹر ہو کہ اس نے دیکھا زرنش آگے اپنی کسی دوست کہ ساتھ بیٹھی تھی وہ بھی اسی رو میں بیٹھ گیا۔۔۔

وہیں زرنش کا ڈر سے برا حال تھا کہ اب یہ ساری رپیوٹ گھر میں دیگا سب میرا کتنا مزاک اُڑائیگے

زرنش سوچ سوچ کہ۔آدھی ہوئے جا رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا زرنش تم نے منہ پہ کاپی کیون رکھی ہوئی ہے۔۔۔۔

زرنش جو اپنے خیال میں زاور سے منہ چھپا کہ سوچنے میں مغن تھی ایک دم چونکی۔۔۔۔

ن۔۔۔نہیں تو ایسا تو کچھ بھی نہیں۔۔۔۔

زاور کا بھی پورا دھیان زرنش پہ ہی تھا اور وہ خوب اس کا منہ چھپانا شکلیں بنانا سمجھ رہا تھا۔۔۔۔

اور اسے زرنش اس طرح کرتی بہت اچھی لگ رہی تھی وہ اسے میں گم تھا جب سر نے اسے مخاطب

کیا۔۔۔۔

مسٹر زاور یو آر فرام لنڈن۔۔

اآاا۔۔۔یس سر۔۔۔۔۔

۔زاور جیسے ہوش میں آیا۔۔۔۔

اوکے گڈ۔۔۔

سو وائے یو ڈیسائیڈ ٹو مائیگریٹ ھئیر۔۔۔۔

اٹس مائے پرسنل میٹر سر۔۔۔

آء ہوپ یو اندراسٹینڈ۔۔۔

اٹس اوکے یو ول انجوائے ھئیر۔۔۔۔

یس سر۔۔۔دیفینیٹلی۔۔۔۔

افففف یہ انگریزدان کہان سے میرے گلے پڑ گیا ہے اس کو میری ہی کلاس میں آنا تھا کہیں اور چلا جاتا جان عذاب کردیگا یہ اب میری۔۔۔

۔زرنش بس سوچ ہی سکتی تھی۔۔۔۔

●●★★★ ♠★★★

کلاس ختم ہوتے زرنش بھاگ گئ زاور بھی اس کہ پیچھے گیا۔۔۔

کیونکہ زاور اور کسی کو یہاں نہیں جانتا تھا۔۔۔

زاور زرنش کو ڈھونڈنے لگا۔۔۔

کچھ دیر بعد زرنش اسے دھوپ میں اپنی فرینڈز کہ ساتھ گپے ھانکتی نظر آئی۔۔۔۔

زاور اس کی طرف گیا۔۔۔۔

زرنش ادھر آؤ۔۔۔

زرنش نے چونک کہ زاور کو دیکھا۔۔۔۔

کیوں۔۔۔

کہا نہ ادھر آؤ۔۔۔

زرنش چپ چاپ اُٹھ کہ زاور کہ ساتھ چل دی۔۔۔

جی بھائی فرمائیں۔۔۔

تمہیں پتا نہیں یہاں میں تمہارے سواء کسی کو نہیں جانتا۔۔۔

میرے ساتھ رہو تم۔۔۔

پر بھائی ایسے اچھا نہین لگتا سب کیا سوچیں گے۔۔۔

کیا سوچین گے۔۔۔کزن ہو بتا دینا۔۔۔اٹس اوکے۔۔۔۔

اچھا بھائی میں اپنی فرینڈز کو بتا کہ آتی ہوں۔۔۔

زرنش کہتی اپنی فرینڈز کی طرف گئی۔۔۔

جہاں سب اس کی منتظر تھیں۔۔۔

اااووو زرنش تم تو چھپی رستم نکلیں۔۔۔اتنا ہینڈسم لڑکا واؤوووو یار۔۔۔۔

ثنا نے بلند آواز میں کہا جو زاور بھی سن چکا تھا۔ ۔۔۔

بدتمیز چپ کر جاؤ بھائی ہیں میرے.۔۔۔۔

سگے بھائی۔۔۔۔مسکان نے پوچھا۔۔۔۔

نہیں کزن ہے اب تم لوگ اپنی بکواس بند کرو خامخواہ بھاؤ بڑھا دوگے بھائی کہ پہلے وہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتے اور سنو بھائی یہاں نیو ہیں تو میں ان کہ ساتھ جا رہی ہوں تم لوگ میرے چپس مت کھا جانا۔۔۔۔

زرنش چپس کھاتی کتابیں اُٹھاتی زاور کی طرف برھ گئی۔۔۔۔

چلین بھائی بتائیں آپکو کس سے دوستی کرنی ہے میں اس سے کرا دیتی ہون آپکی دوستی۔۔۔۔

مطلب میں سمجھا نہیں۔۔۔

بھائی آپکو کوئی تو دوست چاھئے ہوگی نہ ھر وقت ساتھ کہ لیے یونی میں۔۔۔

تم جو ہو۔۔۔زاور نے زرنش کو دیکھتے کہا۔۔۔

میں تو بس ایک دو دن ہی ساتھ ہونگی وہ بھی آپکی دوست ملنے تک میری تو اپنی دوستیں ہیں۔۔۔

تم ہی رہوگی دو سال میرے ساتھ اور بھول جاؤاب اپنے دوستون کو۔۔۔

کیا۔۔۔

زرنش کو لگا زاور پی کہ آیا ہے۔

۔یا مذاق کر رہا ہے۔۔۔

بھائی آپ ہوش مین تو ہو نہ۔۔۔

ہان کیوں۔۔۔

بھائی میں کیون آپکہ ساتھ رہوں۔۔۔

آپ۔دوست بنا لین نہ۔۔۔۔

ٹھیک ہے بن جاؤ دوست تم۔۔۔

زرنش کو اس وقت زاور کی عقل پہ شبع ہو رھا تھا وہ حیرت سے زاور کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

میں جانتا ہو میں بہت ہینڈسم ہوں پر ایسے بھی نہ دیکھو اب۔۔۔۔

زاور نے زرنش کو کندھا مارتے کہا۔۔۔

زرنش ایک دم جیسے ہوش میں آئی۔۔۔

جی نہیں ایسا بھی کچھ نہین ہے اب۔۔۔۔

اچھا تمہارے کہنے کا مطلب میں ہینڈسم نہیں ہوں۔۔۔

زاور نے آء برو اچکائے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔

زرنش نے تسلی سے کہا اور اپنے چپس کھانے میں مگن ہوگئی۔۔۔۔

زاور نے ایک جھٹکے میں اس کہ ہاتھ سے چپس لے لیے اور خود کھانے لگا۔۔۔اور ایک دم زرنش کی طرف جھکا جو اب تک حیران تھی زاور کہ چپس چھینے سے۔۔۔

مجھے دیکھو غور سے زاور زرنش کہ قریب ہوتے کہنے لگا۔۔۔

زرنش ایک دم گھبرا کہ پیچھی ھٹی۔۔۔۔

ک۔۔کیا دیکھوں۔۔۔

زاور کو زرنش کا جھجھکنا اچھا لگا ایک دلکش مسکراھٹ اس کہ چھرے پر رینگ گئ. ۔۔۔۔

میرا چھرا دیکھو کیا میں ہینڈسم نہیں۔۔

بھائی آپ یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔ایسے نہین کرتے ۔۔۔

پہلی بات یہ بھائی بولنا بند کرو میرا نام زاور ہے وہی کہا کرو مجھے۔۔۔زاور پیچھے ہوا۔۔۔

پر بھائی۔۔۔

پہر بھائی۔۔۔۔زاور نے اس بار غصے مین کہا۔۔۔۔

پر ہم سب کو بھائی کہتے ہیں۔۔۔

مجھے مت کہو مہربانی کر کہ ورنہ تمہاری ساری رپیوٹ گھر جا کہ دونگا۔۔۔۔

نہیں بھا۔۔۔۔

نہیں میں نہیں کہون گی بھائی۔۔۔۔پر آپ پلیز گھر مین نہ بتانا یہاں پہ جو بھی ہو۔۔۔۔

کیا مطلب جو بھی ہو کا۔۔۔

زاور نے تیکھی نظرون سے زرنش کو دیکھا۔۔۔۔

مطلب ریزلٹ وغیرہ کا مت بتانا کلاس کی۔۔۔۔

زرنش نے شکلیں بناتے کہا۔۔۔زاور کی ہسی نکل گئی۔۔۔

آپ ہس کیون رہی ہو۔۔۔زرنش نے رونے صورت بنائی۔۔۔۔

ہاہاہا کچھ نہیں۔۔۔۔نہیں بتاتا اگر بھائی نہین کہو گی۔تو۔۔۔۔۔

اچھا پہر میں آپکو کیا کہوں۔۔۔۔

زرنش سوچ مین پڑگئی۔۔۔۔اور اپنا سر کھجانے لگی۔۔۔سوچنے کہ انداز میں۔۔۔۔

زاور ۔۔۔

کہو مجھے۔۔۔۔

زاور نے اس کی طرف دیکھتے سیریس ہوا۔۔۔

اچھا زاور۔۔

زرنش نے بہت مشکل سے یہ کہا تھا کیونکہ وہ سب سے چھوٹی تھی تو سب کو آج تک بھائی کہا تھا۔۔۔

کتنا اچھا لگ رہا ہے آج میرا نام مجھے زاور نے زرنش کو دیکھتے کہا۔۔۔

زرنش دور ہوتی منہ بنانے لگی۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔

زرنش تمہین پتا ہے تم پوری پاگل ہو۔۔۔

زرنش نے اب کہ غصے سے زاور کو دیکھا۔۔

اور اپنی کاپی اسے دے ماری پہر منہ دوسری سائید کر کہ زبان دانتون مین دے کہ سوچنے لگی۔۔۔یہ کیا کیا زرنش۔۔۔

اور ایک آنکھ کھول کہ مڑ کہ زاور کو دیکھنے لگی وہ اسکی حرکتین ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

سوری۔۔۔

زرنش نے بس اتنا کہا۔۔۔

آج سے ہم فرینڈز ہیں تمہیں سوری کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

ایک اور جھٹکا تھا جو زرنش کو لگا تھا۔۔۔

زرنش حیران ہوتے زاور کو دیکھنے لگی۔۔۔

۔کیا ہوا۔۔۔

کچھ نہیں اب چلیں کلاس کا ٹائیم ہو گیا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے چلو۔۔۔کہتا زاور بھی کھڑا ہو گیا۔۔۔اور پہر دونوں ساتھ کلاس میں چلے گئے۔۔

★★★★●●●●★★★★●●●●★★★★●●●●

عالیہ زرنش یونی سے آجائے پہر ساجد چچا کہ گھر چلیں۔۔۔

کومل کامران کہ جواب نہ دینے سے پریشان تھے اور اب اسے یہی حل لگا کہ اسے ملنے جائے۔۔۔

ٹھیک ہے آپی میں بھی گھر میں بور ہو گئی ہوں۔۔۔

❤❤❤❤ ❤❤❤

زرنش کہ آتے ہی سب نے ساجد مینشن جانے جا پروگرام بنایا. ۔

۔۔

آپی کیا ہے میں تھک گئی ہوں شام میں جائیں گے نہ. ۔ ۔۔۔

اُٹھہ جاؤ زرنش کوئی نہیں تھکی تم۔۔۔

اُٹھو اور چلو شرافت سے آپی کب سے تمہارا ویٹ کر رہی ہیں۔۔۔

عالیہ نے زرنش کا کمبل ہٹاتے کہا۔۔۔

جو سونے کہ غرض سے لیٹی تھی۔۔

اچھا نہ دس منٹ سو لوں پھر چلتی۔ہوں۔۔۔۔

کوئی دس منٹ نہیں۔۔

اُٹھ جاؤ فورن۔۔۔۔

عالیہ نے اس۔کا ھاتھ پکڑ کہ اُٹھا دیا۔۔۔

آاااااں آپی ظالم ہو بہت۔۔

ناٹک بند کور اور چلو اُٹھ جاؤ۔۔

آرہی ہوں نہ۔۔۔سب کو میرے ہی پیچھے پڑنا ہوتا ہے۔۔۔

زرنش نے اُٹھ کہ منہ دھویا بال بنائے اور دونوں کہ ساتھ چل دی۔۔

۔۔

❤❤❤❤ ❤❤❤

ساجد مینشن پہنچ کہ کومل نے کامران کو ڈھونڈا پر وہ اسے کہیں نہیں نظر آیا۔۔۔

کامران کہاں ہیں آپ۔۔۔

کیوں مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔۔۔

مجھ سے آپکہ بغیر نہیں رہا جا رھا میں کیا کروں کیسے مناؤ آپکو۔۔۔

کومل سوچوں میں گم تھی تب زرنش کی آواز نے اسے چونکا دیا۔۔۔

آپی کیا سوچ رہی ہیں۔۔۔

ک۔۔ کچھ نہیں۔۔

کومل پزل ہوگئی۔۔۔

زرنش نے اسے حیرانی سے دیکھا پہر عالیان اور آسیہ بیگم کہ ساتھ باتوں میں لگ گئی۔۔۔

صائمہ ان کہ ساتھ نہیں آئی تھی کیونکہ صاقب گھر آچکا تھا اور وہ اس کہ ساتھ تھی۔۔۔

کافی دیر ایسے گذری۔۔۔

پہر کومل کو۔کامران آتا دیکھائی دیا۔۔۔

کومل۔کا۔دل۔زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔

کامران نے کومل پہ ایک نگھاہ ڈالی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

کہ زرنش کی آواز پہ رک گیا۔۔

واہ بھائی اب تو کوئی لفٹ ہی نہیں۔۔۔

زرنش تھی ہی منہ پھٹ شروع سے۔۔۔۔

ارے نہیں گڑیا۔۔۔

وہ زرا کام تھا۔۔۔۔

کوئی کام۔نہیں ادھر آئیں اور بیٹھیں ہمارے ساتھ۔۔۔۔

زرنش سب سے چھوٹی تھی اس لیے اس کی بات کوئی نہیں ٹالتا تھا. ۔۔

اچھا جیسا میری گڑیا کہے۔۔

کامران کہتا زرنش کہ ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

کامران کومل کو۔مکمل نظر انداز کیے ہوئے تھا۔۔۔

کومل۔کی آنکھیں نم ہو گئیں جو اس نے ظاہر نہیں کیا پر کامران دیکھ چکا تھا۔۔۔

عالیہ تم کیا کر رہی ہو آج کل۔۔۔

کامران اب عالیہ سے مخاطب ہوا۔۔۔

کچھ نہیں بھائی بس گھر ہی ہوں۔۔۔

اور نیندیں پوری کر رھی ہوِں۔۔۔

ہاں اور تم سے کیا ہونا ہے۔۔۔

اب کی بار عالیان نے بیچ میں لقمہ دیا۔۔۔

ہاں ساری دنیا کہ کام تو عالیان بھائی کہ سر پر ہیں نہ جیسے۔۔

ہاہاہا بلکل۔۔۔ٹھیک فرمایا۔۔۔۔

عالیان اسے مزید چڑھانے لگا۔۔۔۔عالیہ منہ پھلا کہ بیٹھ گئی۔ ۔

زرنش نے اسے دیکھا تو اپنے سر پہ ھاتھ مرتے کہنے لگی۔۔۔

افففف اپی کیا بنیگا آپکا۔۔۔

زرنش نے اس انداز میں کہا کہ سب اسے دیکھنے لگے۔

کیا بنیگا مطلب۔۔۔

عالیہ نے زرنش کو۔گھورا۔۔

مین کہہ رہی ہوں عالیاں بھائی دیکھ لینا ان کہ ھربینڈ سے روز لڑائی ہو گی۔۔

زرنش کی بات پہ سب کا کہقہ نکل گیا۔۔۔

جبکہ عالیہ نے زرنش کو ادھر سے کشن مارا۔۔

دیکھ لیں بھائی۔۔۔یہی ھال ہونا ہے ہمارے بیچارے جیجو کا۔۔۔

زرنش اب کوئی بکواس کی زندہ نہیں چھوڑو نگی۔۔۔

پاگل کہین کی۔۔۔

کیا کب بولنا ہے زرہ بھی عقل نہیں ہے۔۔۔

عالیہ زرنش کی طرف لپکی ۔۔۔

زرنش فورن عالیان کہ پیچھے چھپ گئی۔۔۔

۔

بھائی بچائیں۔۔

عالیان اور باقی سب بھی ہس رہی تھے تب عالیان نے کہا۔۔۔

صیح تو کہہ رہی ہے بیچاری۔۔۔

یہ صیحح کہہ رہی ہے۔۔۔

اب کہ عالیہ کا پارہ عالیان پہ چڑھ گیا۔۔۔

بھائی یہ جو آپ اس کہ ساتھ مل جاتے ہو نہ اچھا نہیں کرتے میں تو،جیسے بہن ہی نہیں آپکی.۔۔۔

۔بولا تو ہے ہزار بار نہیں ہو بہن چڑیل ہو. ۔۔۔

سب مزید ہسنے لگے تو،عالیہ منہ پہلاتی کمرے میں چلی گئ. ۔۔

عالیان نے زاور کو کال کی۔۔۔۔

زاور ڈرائو پہ نکل گیا تھا شام کہ وقت اور اب رات ہونے گی تھی.۔۔۔

عالیان کی کال دیکھہ کہ اس نے ریسیو،کی. ۔۔۔

ہان عالیان۔۔

زاور کیا کر رھے ہو تم۔۔۔

ایسے آؤٹنگ پہ نکلا تھا۔۔۔

خیریت۔۔۔

ہاں بس سب یہاں تھے گھر تو میں نے سوچا تمہیں بھی بلا لیتا ہوں۔۔۔

سب ہیں وہاں۔۔۔

زاور نے تصدیق کی۔۔۔۔

ہاں سب ہیں۔۔۔

ٹھیک ہے پہر میں بھی آرھا ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے کہتا عالیان نے کال کا اختظام کیا۔۔۔

❤❤❤❤❤ ❤❤❤❤

کچھ ہی دیر میں زاور وہان موجود تھا۔۔۔

عالیان کو بہت خوشی ہوئی کہ زاور اس کی بات مانتا تھا۔۔۔

ورنہ تو عالیان جانتا تھا وہ کسی کی نہیں سنتا۔۔۔

زاور سب سے مل کہ وہیں سب کہ ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

اور ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ زرنش کہاں ہے. ۔۔

کہ اسے زرنش سامنے سے آتی دکھائی دی۔۔۔

آرےےے زاور بھائی آپ بھی آگئ۔

زرنش نے آتے ہی کہا۔۔۔

جس پہ زاور نے اپنی ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائی اور اپنے لپس پہ انگلیاں رکھتے بڑے نوابانا انداز میں کہنے لگا۔۔۔

ادھر آؤ۔۔۔

۔زرنش سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

سب حیرانی سے زاور کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

یہ بھی شکر تھا کہ کوئی بڑا نہیں بیٹھا تھا ساتھ۔۔۔

ورنہ زاور کی حرکت سب کو حیران کرنے کہ لیے کافی تھی۔۔۔

عالیان اب تک حیرت سے زاور جو دیکھ رہا تھا۔۔۔

زرنش بھی حیران وہین کھڑی رہی۔۔۔

سنائی نہیں دیا تمہیں زرنش ادھر آو۔۔۔

زاور نے ایک بار پھر کہا۔۔۔

تو زرنش بول پڑی۔۔۔

کیوں آو۔۔۔

تمہیں میں نے منع کیا ہے نہ مجھے بھائی مت کہا کرو۔۔۔

تمہیں بات سمجھ میں نہیں آتی۔۔۔۔

زاور نے اتنے غصے سے کہا کہ ژنش کانپ گئی۔۔۔

اور سب بھی۔بہت حیران ہوئے۔۔۔۔

پر کسی میں اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ۔اسے پوچھ لیں۔۔۔۔

سب زاور کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

زرنش کی رونی شکل ہو گئی۔۔۔اور وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

کامران کی ہسی چھوٹ گئی۔۔۔

وہ۔اس دور سے گذر چکا تھا اس لیے اسے پتا تھا زاور ایسا کیوں کر رھا ہے۔۔۔۔

اسی بات پہ اس کی ہسی چھوٹ گئی۔۔۔

سب نے اب کامران کو دیکھا اتنے سیریس ماحول میں وہ ہس کیوں رہا تھا۔۔۔

کامران نے جب دیکھا سب اسے دیکھ۔رہے ہیں تو اس۔نے ایک دم۔ہسی کو۔بریک لگائی۔۔۔

آاااامیں آتا ہون۔۔۔کامران نے بھاگنے میں آفیت جانی۔۔۔

اب وہا صرف عالیان عالیہ زاور اور کومل بچے تھے۔۔۔

زاور بھی اُٹھ کہ جانے لگا کہ عالیان نے اسے روک لیا۔۔۔

زاور آو میرے کمرے میں چلتے ہیں۔۔۔

عالیان زاور کو۔اپنے ساتھ۔لے گیا۔۔۔

عالیہ زرنش کہ پیچھے گئی۔۔۔

کومل کو کامران سے بات کرنی تھی اس لیے ڈرتے ڈرتے اس۔نے کامران کہ کمرے کا۔رُخ کیا۔۔۔

کامران اندر بیٹھا تھا اسے پتا تھا کومل۔ضرور آئیگی۔۔۔

کومل۔ نے اندر جاتے۔۔۔

کامران کو مخاطب کیا۔۔۔

کامران۔۔۔۔

ایک۔ نظر اس پہ ڈالتے پہر اپنے کام۔میں مشغول ہوگیا۔۔۔

کہو۔۔۔۔

بغیر دیکھے جواب دیا۔۔۔

کامران آئم سوری۔۔

کس لیے۔۔۔

اب کہ۔کامران نے اسے دیکھا۔۔۔

آپ ناراض ہیں۔۔۔

ہاں تو تمہیں اسے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔

تم جاؤ جاکہ کوئی نیو ریسپپی ٹرائے کرو۔۔۔

کامران نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

کومل رونے لگی. ۔۔۔

کامران اُٹھ کہ۔اس کہ پاس آیا۔۔۔

ادھر دیکھو۔۔۔

کومل نے آشقوں بھری آنکھیں آٹھا کہ دیکھا ۔۔

کامران کہ۔دل کو۔ کچھ ہوا۔۔۔

کامران نے اسے ھگ کیا۔۔۔

یار۔۔۔

رو۔مت پلیز میں تمہیں روتا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔

کومل اور۔ بھی رونے لگی۔۔۔

اچھا دیکھو آئم سوری۔۔۔

کامران نے کان پکڑ لیے۔۔۔

کومل آنسو صاف کر کہ جانے لگی۔۔۔

کامران نے حیرت سے اسے دیکھا اور آگے بڑھ کہ اس کا ھاتھ تھام لیا۔۔۔

کہاں جا۔رھی ہو۔۔۔۔

گھر۔۔۔

کومل نے سادہ سا جواب دیا۔۔۔

کیوں۔۔۔

اتنی جلدی۔۔۔

میں آپکو منانے آئی تھی

آپ مان گئے تو اب میں جا رہی ہوں۔۔۔

ادھر کس نے کہا میں مان گیا۔۔۔

کامران نے اسے اپنے اور کھینچا۔۔۔

کامران کیا کر رھے ہیں آپ۔۔۔

کوئی آجائے گا۔۔۔

کامران نے مزید اپنے قریب کرتے اس کے گالوں پے اپنے لب رکھے۔۔۔

کومل کا رنگ سرخ ہوگیا۔۔۔

کامران نے دوسرے

گال ہر بھی اپنے پیار کی محر ثبت کی۔۔۔

ک۔۔۔کامران چھوڑین۔۔۔۔مجھے جانے دیں۔۔۔

ایسے کیسے اتنے دن تڑپا ہوں۔۔۔

حساب تو لے کہ رہون گا۔۔۔

۔اووو مائی گوڈ۔۔۔۔۔

زاور یہ سب دیکھ چکا تھا۔۔۔۔

وہ اور عالیان عالیان کہ کمرے میں تھے کہ زاور کی کال آگئی اور وہ چلتا چلتا کامران کہ کمرے تک پہنچ گیا۔۔۔

وہان کی آواز نے اسے متوجہ کیا۔۔۔

اور وہ وہاں دروازے کی آڑ سے سب دیکھنے لگا۔۔۔

اور دل ہی دل میں ہس بھی رہا تھا۔۔۔

اب کامران کی حرکت نے اس کی ہسی مزید بڑھا دی تھی

اور وہ ہستا ہوا عالیان کہ کمرے مین پہنچا اور بیڈ پہ گر کہ ہسنے لگا۔۔

کیا ہوا زاور اتنا کیون ہس رہا ہے۔۔۔

پاگل تو نہیں ہو گیا۔۔۔

عالیان ایک بات بتا یار کبھی کسی لڑکی کو کس کیا۔۔۔

واٹ۔۔۔

عالیان حیران ہی تو ہوا تھا۔۔۔

تجھے میں ایسا لگتا ہوں۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔

کسی کا کوئی بھروسہ نہیں میرے دوست۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔

مطلب یہ کہ مجھے بھی کسی کو کس کرنا ہے۔۔۔

واٹ۔۔۔

کیا بکواس ہے زاور شرم کر۔۔۔

نہیں مجھے کرنا ہے تو کرنا ہے۔۔۔

اور چھوٹے اپنے بڑون سے ہی سیکھتے ہیں۔۔۔

میں نے بھی سیکھ لیا۔۔۔

زاور بس کر یہ لنڈن نہیں۔۔۔

پر لنڈن میں مین نے کبھی کسی کو کس نہیں کیا. ۔۔۔

کیا۔۔۔سچ۔۔۔

ہاں میں 100 پرسینٹ پیور ہوں۔

زاور کی بات پہ عالیان کی بھی ہسی نکل گئی۔۔۔

اچھا میں آتا ہوں۔۔۔

کہہ کہ زاور باہر نکل کہ کسی کو ڈھونڈنے لگا۔۔۔

چچی زرنش کہاں ہے۔۔۔

زاور نے آسیہ بیگم سے پوچھا۔۔۔

وہ لوگ چلے گئے ہیں۔۔۔

کیا۔۔

زاور کو بہت دکھ ہوا کہ۔اب وہ اپنی وش کیسے پوری کریگا۔۔۔

ٹھیک ہے میڈم کل یونی میں میری وش پوری ہوگی۔۔۔

زاور سوچ کہ چل دیا۔۔۔

کہاں جا رہے ہو بیٹا۔۔۔

چچی میں گھر جا رہا ہوں۔۔۔

بیٹا کھانا تو۔۔۔

ابھی آسیہ بیگم کہہ رہی تھیں کہ وہ لمبے ڈگ بھرتا نکل گیا۔۔۔

صبح زاور آیا تو اسے ثمینہ بیگم۔نے بتایا۔۔

بیٹا زرنش۔آج اپنی دوست کہ۔ساتھ چلی گئی ہے۔۔۔

زاور کو اتنا شدید غصہ آیا۔۔۔

اس کا۔دل۔کیا۔۔۔

سب توڑ پھوڑ دے۔۔۔۔

وہ بھی غصہ میں یونی چلا گیا۔۔۔۔

وہاں جاکہ۔دیکھا تو زرنش کلاس میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

زاور زرنش کو گھور کہ ایک سیٹ پہ بیٹھ گیا۔ ۔۔۔

زرنش کلاس اینڈ ہوتے ہی بھاگنے لگی جب زاور نے اسے پکڑ لیا۔۔۔

کہاں میڈم۔۔۔

کہاں بھاگ رہی ہو۔۔۔

چلو میرے ساتھ۔۔۔

زاور تقریبن زرنش کو کھینچتا ہوا لے گیا۔۔۔

اور ایک جگھ پہ رک کہ پوچھنے لگا۔۔۔

کیا مسئلا ہے کیوں بھاگ رہی ہو مجھ سے.۔۔

بھائی مجھے اپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔

آپ بہت عجیب ہو۔۔۔

۔آپ نے کل مجھے فضول میں ڈانٹا اب کوئی بات نہیں کرنی مجھے آپ سے۔۔۔۔

بات تو تم مجھ سے ہر حال میں کروگی اور ایک بار پھر کہہ رہا ہوں آئندہ مجھے بھائی مت کہنا۔۔

آئی سمجھ میں۔۔۔۔

کیوں نہ کہوں میں بھائی آپکو۔۔۔

میں کہون گی کہوں گی اور کہون گی۔۔۔۔

یقین کرو پھر پچھتاؤ گی پچھتاؤ گی اور پچھتاؤ گی۔۔۔

زاور نے بھی اسی ٹون مین کہا.۔۔۔

آپ نے میری نقل ماری۔۔۔

زرنش نے زاور کو غصے سے کہا۔۔

ہاں ماری پھر۔۔۔

زاور نے بھی ڈیٹھائی سے کہا.۔۔۔۔

آپ مجھے چھوڑ رہے ہیں یا میں یہاں سے کود جاؤ۔۔۔۔

کہاں سے زاور کو حیرت ہوئی زرنش کہاں سے کودنے کا کہہ رہی ہے۔۔۔۔

یہاں سے زرنش نے ایک پتھر کہ ٹھیلے کی طرف اشارہ کرتے کہا۔۔۔۔

زاور نے پہلے زرنش کو دیکھا پھر اس پتھر کو۔۔۔۔

سیریسلی۔۔۔۔

یہاں سے۔۔۔۔

ہاں ورنہ مجھے چھوڑیں۔۔۔

زرنش کا بازو اب تک زاور کی قید میں تھا۔۔۔۔

زاور نے ایک جھٹکے سے زرنش کو اپنے قریب کیا اور اس کہ منہ پہ آئی بالوں کو پیچھے کرنے لگا۔۔۔۔

میں کہہ رہی ہوں میرے بالون کو ھاتھہ بھی مت لگانا مجھے بہت پیارے ہیں۔۔۔

زاور جو زرنش میں کھو سا گیا تھا اس کی بیوقوفی پہ ہس دیا۔۔۔۔

اس میں ہسنے والی کیا بات ہے۔۔۔۔

ورنہ بھائی آمی تیل لگا دینی ہیں آپکو نہیں پتا۔۔۔

زاور کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔۔۔۔

کتنی بیوقوف ہو تم زرنش۔۔۔

آپنے مجھے بیوقوف کہا۔۔۔

زرنش نے منہ پہاڑتے کہا۔۔

ہاں تم ہو کہوں نہ کہوں۔۔۔

اور منہ بند کرو مکھی اپنا گھر نہ بسا لے۔۔۔۔

فورن زرنش نے اپنا منہ بند کیا اور زاور کو غصے سے دیکھنے لگی۔۔۔

اب بتاؤ تم آج کیوں میرے ساتھ نہیں آئیں۔۔۔

میں آپ سے ناراض ہوں۔۔۔

زرنش نے منہ بناتے کہا۔۔۔۔

اچھا آئس کریم سے جا سکتی ہے یہ ناراضگی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔

زرنش نے اپنا منہ مضید بگاڑا۔۔۔

ایسی شکلیں نہ بنایا کرو ایک دم بھوتنی لگتی ہو۔۔۔

زرنش نے زاور کو دھکا دیا۔۔

• مجھے آپسے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔

میں ثنا کہ ساتھ جا رھی ہوں۔۔

زرنش نے اپنا ھاتھ چھڑاتے کہا۔۔۔

چپ چاپ چلو میرے ساتھ۔۔۔

زاور زرنش کو گاڑی تک لے آیا۔۔۔۔

بیٹھ رہی ہو یا تمہیں بیچ میں بھوت بنگلا لے چلوں۔۔۔۔

چل رہی ہوں۔۔

زرنش گاڑی میں بیٹھ گئی وہ جانتی تھی کہ زاور نہیں مانے گا۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی زاور نے سیٹ بیلٹ باندھا۔۔

اور زرنش کا سیٹ بیلٹ باندھنے کہ لیے جھکا۔۔۔

ک۔۔۔کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔

میں کرلون گی۔۔۔۔

زاور جان کہ جھکا رھا اور اس طرح اُٹھا کہ اس کہ لب زرنش کی گال کو ٹچ کیے۔۔

زرنش ایک دم گھبرا گئی۔۔۔۔

زاور نے ایسے ظاہر کیا جیسے اسے کچھ پتا ہی نہیں۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔

زرنش کو گھبرایا ہوا دیکھ کہ زاور نے پوچھا۔۔۔۔

ک۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔۔

زرنش کو یہی لگا۔۔۔

غلطی سے ہوا ہے۔۔۔۔

زرنش کہہ کہ باھر دیکھنے لگی۔۔۔۔

زاور کہ چھرے پہ مسکراھٹ آگئی۔۔۔۔

زاور جو کہتا ہے وہ کر کہ رھتا ھے۔۔۔۔

کہا تھا نہ آج تمہیں کس کرونگا۔۔۔۔

زاور سوچ کہ مسکرایا اور گاڑی منزل کی اور دوڑا دی۔۔۔

★★★★●●●★★★●●●★★★●●●★★★●●●

صائمہ اور صاقب تم لوگ گھومنے کہ لیے کب اور کہاں جا رہے ہو۔۔۔

رات میں سب ساتھ بیٹھے چائے پی رہی تھے تب عابد صاحب نے کہا۔۔۔

جی ابو ابھی کچھ کام زیادہ ہے آفیس میں۔۔۔

کچھ دن تک جائین گے۔۔۔

بیٹا کام تو ہوتے رہتے ہیں۔۔۔

یہ پل پہر واپس نہیں آتے۔۔۔

تم کل ہی صائمہ بیٹی سے پوچھو وہ جھان کہے اسے گھما آؤ۔۔۔

جی ابو۔۔۔

کہتا صاقب کمرے میں چل دیا۔۔۔

ہان تو بیگم کہاں گھومنا چاھتی ہیں آپ۔۔۔

جھاں آپکی مرضی۔۔۔

صائمہ نے عام سا جواب دیا۔۔۔

اچھا صاقب نے صائمہ کو قریب کرتے۔۔۔

جی۔۔۔

صائمہ بھی صاقب کی باھون میں آتے کہلنے لگی۔۔۔

مری چلیں۔۔۔

جی۔۔پر سب کو لے کہ چلیں بہت مزہ آئے گا۔۔۔

ہنی مون ہمارا ہے سویٹ ہارٹ۔۔۔

جی۔پر سب کہ ساتھہ بہت مزہ آئے گا سچ میں۔۔۔

عالیہ بھی آج کل فری ہے۔۔۔

زرنش سے کہیں گے کچھہ دن چھٹیاں لے لے۔۔۔

وہاں سے عالیاں بھی فری ہے کامران کو کہیں گے کچھہ دن اسکپ کردے کام۔۔۔

زاور سے بھی کہہ کہ دیکھیں گے کیا پتا وہ بھی مان جائے۔۔۔

ہاں کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو میں کل ہی سب سے بات کرتا ہوں۔۔۔

صبح زرنش زاور کہ ساتھہ یونی چلی گئی۔۔۔

صاقب اپنے آفیس چلا گیا۔۔۔

گھر۔میں صائمہ۔۔۔کومل۔اور عالیہ اور مما بابا تھے۔۔۔

صائمہ بیٹا تم تینوں ساجد بھائی کے گھر جاؤ اور عالیان اور کامران سے پروگرام کنفرم کرلو تا کہ ایک دو دن میں تم سب بچے نکل جاؤ۔۔۔

ثمینہ بیگم کام والی سے کپڑے استری کروا رہیں تھیں جب انہیں صاقب کی صبح کی بات یاد آئی۔۔۔

جی آمی میں نے کہا ہے عالیہ اور کومل سے ہم بس کچھ۔دیر تک نکلیں گے۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا اور زاور زرنش کو چھوڑنے آئگا تب اسے پوچھ لیں گے۔۔۔

جی آمی کہتی صائمہ کومل کہ کمرے میں چل دی

❤❤❤❤ ❤❤❤❤

صائمہ عالیہ اور کومل ساجد مینشن میں موجود تھیں۔۔۔

ساجد صاحب اور آسیہ بیگم نے جب اس پروگرام کا سنا تو وہ بھی بہت خوش ہوئے۔۔۔۔

کامران آفیس گیا ہوا تھا۔۔۔

عالیان دوست کہ پاس گیا ہوا تھا۔۔۔

آپی اب کیا کریں بھائی والے تو گھر ہیں ہی نہیں۔۔۔۔

عالیہ نے بیزاری سے کہا۔۔۔

میں پوچھتی ہوں کامران سے۔۔۔۔

ٹرین۔۔۔ٹرین۔۔۔۔۔

کامران کسی کلائینٹ کہ ساتھ بزی تھا جب اس کا فون بجا۔۔۔۔

کومل۔۔۔۔

کامران نے دیکھا کومل کی کال آرہی تھی۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔

وہ ایسکیوز کرتا آفیس سے باہر آیا۔۔۔

زھے نصیب۔۔۔

آج خود سے کال کیسے کرلی۔۔۔

کامران نے کال چھوٹے کہا۔۔۔

وہ کامران ہم آپکہ گھر آئے ہوئے ہیں۔۔۔

اپ آسکتے ہیں۔۔۔

تم کہو تو میں کہیں بھی اجاؤ حکم تو کرو میری جان۔۔۔

جی آپ آجائیں۔۔۔

کومل عالیہ کہ سامنے بات نہیں کر پا رہی تھی اس لیے کال رکھ دی۔۔۔

کیا کہا کامران بھائی نے۔۔۔

عالیہ نے کال بند ہوتے پوچھا۔۔۔

وہ آرہی ہیں۔۔

چلیں شکر اب عالیان بھائی کو بھی بلا لیں۔۔۔

ہان میں میں کرتی ہوں کال۔۔۔۔

❤❤❤ ❤❤❤❤

عالیان گھر ہی آرھا تھا جب اس کہ موبائل پہ کومل کا نمبر جگمگایا۔۔۔

ہاں کومل بولو۔۔۔

عالیان تم کہاں ہو۔۔۔

میں گھر آرھا ہوں۔۔۔

خیریت۔۔۔

ہاں بس تم آجاؤ گھر پہر بات کرتے ہیں۔۔۔

پر بات کیا ہے۔۔۔

۔عالیان پریشان ہوا۔۔۔

ارے پریشان نہ ہو بس ایک پروگرام ڈسکس کرنا ہے۔۔۔

اووو اچھا۔۔۔۔

چلو میں پہنچ رھا ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے کہہ کہ کومل نے کال کاٹ دی۔۔۔

کچھہ ہی دیر میں کامران اور عالیان گھر میں موجود تھے۔۔۔

پلان تو اچھا ھے اور اگر سب راضی ہیں تو بہت مزہ آنے والا ہے۔۔۔

عالیان اور کامران نے کومل کی بات سن کہ اتفاق کیا۔۔۔

سب راضی ہیں بس زاور سے پوچھنا رہتا ہے اور وہ ابھی یونی ہے آئے تب اسے بھی پوچھتے ہیں۔۔۔

کومل نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

چلو پہر سب آحسان چچا کہ گھر چلتے ہیں۔۔۔۔

زاور سے کہیں گے زرنش کو بھی وہیں لے آئے۔۔۔

آئیڈیا برا نہیں۔۔۔

عالیہ نے عالیان کہ مشھورے کی داد دی۔۔۔۔

اچھا چلیں پہر۔۔۔

عالیان نے کامران کو دیکھتے کہا جو اس وقت کومل میں کھو چکا تھا

آآ آ ھاں۔۔۔

چلو۔۔۔۔

کامران ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔

یہ بات عالیہ نے نوٹ کی۔۔۔۔

جی کہہ کہ دونوں اُٹھ کھڑی ہو گئیں۔۔

❤❤❤❤ ❤❤❤❤

زرنش کلاس کہ بعد ثنا اور فرح کہ ساتھ کہ بیٹھی تھی کیونکہ ابھی کچھی دیر بعد ایک اور کلاس ہونی تھی۔۔۔اس لیے گھر نہیں جا سکتی تھی۔۔۔۔

زاور کہ ایک دو دوست بن گئے تھے وہ انکہ ساتھ ہی کھڑا تھا لیکن ہروقت نظر زرنش پر تھی۔۔۔۔

زرنش یار سینڈوچ لے آو جب تک پلیز میں یہ ٹوپک کملیٹ کرلوں پلیز بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔

ثنا نے معصوم سی شکل بنا کہ کہا۔۔۔

اچھا میں لے آتی ہوں۔۔۔

فرح چل یار کینٹین۔۔۔۔

زرنش نے اُٹھتے کہا۔۔۔

یار زرنش بہت شدید درد ہے ٹانگوں میں تو لے آ نہ پلیز۔۔۔

یہ تو رہا کینٹیں۔۔۔

مرو تم دونوں میں اکیلی ہی جا رہی ہوں۔۔۔

بھیا تین سینڈوچ اور دو چپس کہ پیکٹس دے دیں۔۔۔پارسل۔۔

زرنش نے کینٹیں جاتے کیٹیں والے سے کہا۔۔۔

وہ۔اپنے کام۔میں لگ گیا۔۔۔۔

ہائی زرنش کسی ہو۔۔۔

عادل جو کہ زرنش کا کلاس فیلو تھا آج پہلی بار زرنش نے اسے دیکھا تھا۔۔۔

آپ کون۔۔۔

زرنش۔نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

آپکا کلاس فیلو ہوں جناب اور آپ پوچھ رہی ہیں کہ کون ہوں۔۔۔

جی اچھا بھائی میں نے آپکو کبھی دیکھا نہیں۔۔۔

کچھ کام تھا آپکو۔۔۔

زرنش۔نے گویا ساری بات ہی ختم۔کر دی۔۔۔

جی آپ سے اکیلے میں کچھ۔بات کرنی تھی۔۔۔

اکیلے میں کیا بات کرنی ہیں اُپنے مجھ سے۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ زاور نے ایک زور دار مکا اسے دے مارا۔۔۔

آجا مجھ سے کر اکیلے میں بات۔۔۔

صالے ہمت کیسے ہوئی زرنش سے بات کرنے کی۔۔۔

زاور اسے مارے جا رہا تھا۔۔۔

جبکہ زرنش دونوں کو چھڑوا رہی تھی۔۔۔

زاور بھائی چھوڑیں پلیز۔۔۔

زاور اس کا حولیہ بگاڑ چکا تھا۔۔۔

اسے چھوڑتا زاور زرنش کا ھاتھ پکڑ کہ اسے گاڑی تک لے گیا۔۔۔

زرنش کی تو ڈر کہ مارے آواز نکلنا بند ہو گئی۔۔۔۔

کیوں گئی تھیں تم اکیلی کینٹیں۔۔۔

اب کہ زاور نے اسے گاڑی سےلگاتے بہت قریب ہوتے تیز لہجے میں پوچھا۔۔

ب۔۔۔بھائی وہ میں۔۔۔

کیا بھائی وہ میں۔۔۔

بولو کیوں گئیں تھیں اکیلی۔۔۔

بھائی م۔۔۔مجھے ثنا اور فرح نے سینڈوچ لانے کہ لیے کہا تھا۔۔۔

کیون انکی ٹانگیں ٹوٹ چکی تھیں جو وہ تمہارے ساتھ نہیں آئیں۔۔۔

زاور کو سچ میں بہت غصہ آرھا تھا۔۔۔

ن۔۔نہیں بھائی وہ ثنا پڑھ رہی تھی اور فرح کی ٹانگوں میں درد تھا۔۔۔

اگر اب تم اکیلی کہیں گئیں تمہاری ٹانگیں نہیں بچیں گے درد کہ لیے بھی۔۔۔

آئی سمجھ۔۔۔

زاور نے ایک دم اس کہ اور قریب جاتے کہا۔۔

زرنش ڈر گئی۔۔۔

ج۔۔۔جی بھائی۔۔۔۔

اور ایک اوربات بھائی مت کہنا مجے آئندہ ورنہ میں تم سے اسے دن نکاح کرلوں گا۔۔۔۔

تمہارا سارا بھائی والا لوجک نکل جائگا پھر۔۔۔۔

ج۔۔جی۔۔۔۔زرنش کی آنکھیں پھٹ گئیں۔۔۔

بیٹھو گاڑی میں۔۔۔

زرنش بغیر کچھ کہے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔زاور ڈرائیونگ سیٹ پہ آیا اور گاڑی زن سے بھاگا لے گیا۔۔۔۔

بات ڈاریکٹر تک پہنچ گئی۔۔۔

زاور کو راستے میں اس کی دوست ھمایوں کی کال آئی اس نے سب بتایا اور کہا۔۔

ڈاریکٹر نے کل تجھے آفیس میں بلایا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے میں چلا جاؤنگا۔۔۔

کہہ کہ زاور نے کال رکھ دی۔۔۔۔

ابھی آدھا رستہ ہی ھوا تھا کہ زاور کا موبائل پہر سے بجا۔۔۔

اب کیا مصیبت ہے۔۔

زاور نے پہر سے کال آنے پہ غصے کا اظھار کیا۔۔۔۔

زرنش بس چپ چاہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

زاور نے ڈیش بورڈ سے موبائل اُٹھایا اور دیکھا تو عالیان کا۔نمبر جگمگا رھا تھا۔۔۔۔

عالیان کیوں کال کر رہا ھے اب۔۔۔۔

ہاں عالیان بولو۔۔۔

زاور کہاں ہے۔۔۔

میں گھر جا رھا ہوں۔۔۔

اچھا سن زرنش کو بھی ساتھ اپنے گھر لے آا۔۔۔

سب یہیں ہیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے کہہ کہ زاور نے کال رکھ دی اور پہر سے دھیاں ڈرائیوگ کی جانب کیا۔۔۔۔

زرنش میری بات سنو تم۔۔۔

جی بھائی۔۔۔

تمہاری تو۔۔۔۔

زاور گاڑی روکتا فورن زرنش کے قریب ہوا۔۔۔

ک۔۔۔کیا۔ہوا بھا۔۔۔۔

ابھی وہ بھائی کہنے والی تھی کہ زاور نے اس کہ منہ پے ہاتھ رکھ دیا۔۔

ایک اور بار بھائی کہا۔۔۔

میں تمہیں چلتی گاڑی سے پھینک دونگا۔۔

زرنش کی آنکھیں پھٹ گئیں۔۔۔۔

ک۔۔۔کیوں۔۔۔

کیونکہ میں تمہیں دوست مانتا ہوں۔۔۔

آپ دوست کیوں مانتے ہیں۔۔۔

میں لڑکے کی دوست نہیں کسی بھی۔۔۔

میں نے کسی کی نہیں میری کہا ہے زاور احمد قاضی کی۔۔۔۔

آئی بات سمجھ میں تمہاری۔۔۔۔

زاور نے اتنی تیز کہا کہ زرنش لرز گئی۔۔۔۔

ج۔۔۔جی۔۔۔

اور ایک بات۔۔۔

آج جو یونی میں ہوا۔۔۔۔

گھر میں مت بتانا۔۔۔

ج۔۔۔جی۔۔۔

گڈ۔۔۔۔

زاور نے پہر سے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔۔

★★★★★●●●●★★★★★●●●●

تقریبن

پندرہ منٹ بعد زاور اور زرنش بھی گھر۔میں۔موجود۔تھے۔۔۔۔

زرنش چپ چاپ جاکہ۔عالیہ کہ۔ساتھی بیٹھ گئی۔۔۔۔

کیا بات ہے آپی۔۔۔۔

مری جانے کی پلانگ ہو رہی ہے۔۔۔۔

کیا آپی سچ میں۔۔۔۔

زرنش اپنی جگھ سے خوشی سے اچھلی۔۔۔۔

ہاں اب بیٹھ جاؤ۔۔۔۔

زرنش منہ بناتی بیٹھ گئی۔۔۔۔

یونی میں جو ہوا وہ سب بھول گئی۔۔۔۔

زاور تمہارا کیا پروگرام ہے۔۔۔۔

تم بھی جوائین کروگے ہمیں۔۔۔

وائے ناٹ۔۔۔۔

مجھے گھومنے کا ویسے بھی بہت شوق ہے۔۔۔۔

چلو پہر ڈن ہو گیا۔۔۔۔

آج پیر ہے جمیرات کو سب نکلیں گے۔۔۔۔

تیاری کرلو سب کچھ دن وہیں رہیں گے۔۔۔۔

اور وہاں بہت ٹھنڈ ہو گی۔۔۔۔

سب گرم کپڑے رکھ لینا۔۔۔۔

واووووو یار بہت مزہ آنے والا ہے۔۔۔۔

زرنش نے خوشی میں کہا۔۔۔۔

ہاں مزہ تو سچ میں بہت آنے والا ہے۔۔۔۔

زاور نے بھی اس کی تاقید کی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤ ❤❤❤❤❤

بچے سب راضی ہیں۔۔۔۔

عابد صاحب نے ثمینہ بیگم سے کہا۔۔۔۔

یہ تو بہت اچھا ھو گیا۔۔۔۔

سب گھوم آئیں گے۔۔۔۔

زاور جائگا۔۔۔۔

ہاں وہ بھی راضی ہے۔۔۔۔

چلو اس کی بڑی ٹینشن تھی مجھے کہ کیا کہتا ہے۔۔۔۔

ہمارے گھر کا بچا ہے بیگم سیٹ ہو جائجا خود ہی۔۔۔۔

ہاں کافی سدھار ہے۔۔۔

کہہ کہ ثمینہ بیگم ہسنے لگیں ساتھ عابد صاحب بھی ہسنے لگے ۔۔۔۔

زاور دل کا بہت اچھا ھے۔۔۔۔

ہاں آپنے صحیح کہا۔۔۔

اچھا اب سو جائیں آپکی پہر طبعت خراب ہو جاتی ہی۔۔۔۔

ہاں بیگم رضائی ڈال دو ذرہ۔۔۔

آپ بھی نہ اب تک بچے ہیں۔۔۔

ثمنہ بیگم رضائی ڈال کہ خود بھی سونے کہ لیے لیٹ گئیں۔۔۔

❤❤❤❤❤ ❤❤❤❤❤

زرنش موبائل میں گیم کھیل رہی تھی جب اسے کال آئی۔۔۔

اووو یہ کس کا نمبر ہے۔۔۔

زرنش نے اب تک وہ رونگ نمبر سیو نہیں کیا تھا۔۔۔

زرنش نے پہلے تو دو تین بار کال نہیں اُٹھائی۔۔۔

پہر مسلسل اگلے کی ڈیٹھائی پر تلملا کہ رہہ گئی۔۔۔

کیا ہے۔۔۔

کال اُٹھاتے زرنش نے اتنی بدتمیزی سے بولا کہ زاور کا دماغ گھوم گیا۔۔۔

تمہیں زرا بھی تمیز نہیں ہے بات کرنے کی۔۔۔

ہاں نہیں ہے اب جو بھی ہو کال رکھ دو میری جان مت عذاب کرو مجھے گیم کھیلنے دو۔۔۔

خبردار جو فون کاٹا۔۔۔

ہیں۔۔۔

زرنش کو حیرت ہوئی یہ اسے دھمکی کون دے رہا تھا۔۔۔

ورنہ کیا کرلوگے۔۔۔۔

زرنش کو بھی تیش آگیا۔۔۔

بہت کچھ کر سکتا ہوں میں۔۔۔۔

تمہیں یونی سے غایب بھی کروا سکتا ہوں۔۔۔۔

اووو بس کرو مسٹر شیخی ۔۔۔۔

زاور بھائی کہ ساتھ جاتی ہون میں۔۔۔۔

اور وہ ایک نمبر کہ جلاد ہیں تمہاری ھڈی پسلی ایک کر دین گے۔۔۔۔

اچھا تو وہ جلاد ہے۔۔۔

زاور کو غصہ آگیا۔۔۔۔

ہان تو اور کیا۔۔۔۔۔

اب فون رکھو ورنہ زاور بھائی کو بتا دونگی پہر تم جانو اور وہ۔۔۔۔

کہہ کہ۔زرنش نے کال رکھ دی۔۔۔۔

زاور کو اس بات کی خوشی تھی کہ زرنش نے کسی اور کو اس کا حوالا۔دیا۔۔۔۔

لیکن اس بات کو غصہ بھی تھا کہ اسے جلاد کہا۔۔۔۔

وہ۔اپنی سوچون میں گم تھا جب صبا بیگم اس کی پاس آئیں۔۔۔۔

کیا سوچ رہے ہو بیٹا۔۔۔۔

کچھ نہیں مما۔۔۔

آج ایک بات تو بتاؤ۔۔۔

تمہیں یہاں زیادہ مزہ آرھا ہے یا لنڈن میں۔۔۔

یہاں۔۔۔

زاور نے بلا جھجک سچ بتا دیا۔۔۔

پتا نہیں ہم کیوں اتنا وقت دور رہے۔۔۔

اچھا مما اب تو آگئے نہ اب نہ۔سوچین یہ سب۔۔۔

ہان بیٹا۔۔۔

اچھا تم۔اب سو جاؤ کل تم نے یونی بھی جانا ہے۔۔۔

اور ہاں تمہاری پیکنگ میں نے کروا دی ہے۔۔۔

پرسوں نکلوگے نہ تم۔سب۔۔۔

جی مما۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹھا وہاں اپنا اور سب بھائی بہنون کا خیال رکھنا۔۔۔

افففف یہ بھائی بھن بولنا لازمی ہوتا ہے۔۔۔

کیا کہا۔۔۔

نہیں نہیں کچھ نہیں جائیں آپ۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔

صبا بیگم کہ جانے کہ بعد زاور کا دھیاں ایک بار پہر زرنش کی طرف کھچ گیا۔۔۔

کیا کر دیا ہے زرنش تم نے مجھے۔۔۔۔

زاور کتنی دیر سوچتا رہا پہر بلآخر نیند اس پہ مہربان ہو ہی گئی۔۔۔

●●●●★★★★●●●●★★★★●●●●

آج صبح سے ہی سب کامون میں مصروف تھے کیونکہ کل ان سب کو نکلنا تھا۔۔۔

زرنش اور زاور یونی چلے گئے تھے۔۔

۔صاقب کامران آپنے اہنے آفیس چلے گئے تھے۔۔۔

جبکہ عالیان ابھی گھر ہی تھا. ۔۔

اس کو اپنا بزنس اسٹارٹ کرنے کا ارادا تھا۔۔

اور وہ اس نے مری سے واپسی پہ چھوڑ رکھا تھا.۔ ۔۔۔۔

●●●●★★★★●●●●★★★★●●●●

زاور یار ڈارکٹر تجھے بلا رہا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے چل۔۔۔۔

مے آء کم سر۔۔۔۔

یس۔۔۔کم۔۔۔۔

یس سر۔۔۔زاور نے اندر جاتے کہا۔۔۔۔

بیٹھیں۔۔۔۔

زاور بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

مسٹر زاور آپ نے کل یہاں ایک لڑکے کو بری طرح پیٹا۔۔۔۔

....Do you have any explanation

...Definitly sir

...I will explain it

جی بتائیں کیا وضاحت ہے آپکی۔۔۔۔

سر اس نے میری کزن سے بات کی۔۔۔۔اسے اکیلے میں ملنے بلا رھا تھا۔۔۔۔۔

ڈاریکٹر نے پیؤن کو بلایا۔۔۔۔

مسٹر عادل کو۔بلائیں۔۔۔۔۔

کچھہ۔دیر میں عادل بھی آگیا۔۔۔۔

عادل صاحب آپنے ان کی کزن کو اکیلے میں ملنے کا۔کہا۔۔۔۔۔

عادل ادھر اودھر دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

....Iam asking to you Mr adil

یہ۔۔۔۔۔۔یس سر۔۔۔۔۔کہا تھا۔۔۔۔۔

.....Why

سر مجھے وہ۔پسند ہے۔۔۔۔۔۔

اسکا اتنا کہنا تھا کہ۔زاور نے پہر اس کا گریبان پکڑ لیا۔۔۔۔۔

منہ توڑ دینا ہے میں نے سالے تیرا۔۔۔۔۔

ڈارکٹر اُٹھ کھڑا ہو گیا۔۔۔

زاور کام ڈاؤن۔۔۔۔۔

مسٹر عادل آپ جائیں۔۔۔۔۔

زاور آپ۔بیٹھیں۔۔۔۔۔

دیکھیں اتنا غصہ صحیح نہیں ہوتا۔۔۔۔

آپ۔احتیاط کریں۔۔۔۔

آئندہ آپکو اس سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔۔۔۔۔

سر مجھے اپنی کملینس دور کرنا آتی ہین اگلی بار اگر یہ مجھے زرنش کہ آس پاس بھی دیکھا تو سیدھا جیل میں جائگا۔۔۔۔

۔اینڈ تھنکس۔فار یوئر کائینڈنیس۔۔۔۔۔

کہتا زاور نکل گیا۔۔۔۔

زرنش کلاس لے کہ زاور کہ پاس آئی۔۔۔۔

چلیں بھائی۔۔۔

زاور نے ایک اُچکتی نگاھہ زعنش پہ ڈالی۔۔۔۔

خیریت اتنی جلدی کیوں۔۔۔

کل جانا ہے نہ مجھے اپنی پیکنگ کرنی ہے۔۔۔۔

کیا کیا لے کہ جاؤگی۔۔۔۔

زاور اس کہ ساتھہ چلتے چلتے پوچھنے لگا۔۔۔۔

بھائی بہت سامان ہے۔۔۔

سب سے پہلے تو مجھے اپنی لپ گلوز رکھنی ہیں۔ ۔۔۔۔

تمہیں لپ گلور پسند ہیں۔۔۔

جی بھائی بہت پسند ہیں۔۔۔۔

پہر لگاتی نہین۔۔۔۔

ایسے نہیں لگا سکتی نہ بھائی شادی پر لگاتی ہون یا پارٹی پر۔۔۔۔

اچھا اور۔۔۔

اور۔۔۔ میری۔چوڑیاں۔۔۔

تمہیں چوڑیاں پسند ہیں۔زرنش۔۔۔۔

زاور نے اسے دیکھتے پوچھا۔۔۔۔

جی۔۔۔بہت۔۔ بہت بہت۔۔۔۔

اچھا اور۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔

میرے کلیپس۔۔۔

اور میرے سینڈلس اور جوگرس۔۔۔

اور میری رنگس۔۔۔۔

اور میری ائیرنگس۔۔۔

اور میری واچسس۔۔۔

اور میرے بریسلیٹس۔۔۔۔

اور میرا شیمپو اور میری کریم۔۔۔۔

اور میری نیل پولش۔۔۔۔

اور میری پایل۔۔۔۔

بس کردو زرنش اتنا سب میں نے تمہین کبھی پہنتے اور لگاتے تو نہین دیکھا۔۔۔۔۔

ہاں بھائی پر میں لے کہ ہر جگھہ جاتی ہون ہر سامان۔۔۔۔

اچھا ویسے تم ایک اھم چیز تو بھال۔ہی گئیں۔۔۔۔

وہ کیا بھائی۔۔۔۔

کپڑے میرے خیال سے لے جانے زیادہ ضروری ہین۔۔۔

زاور زرنش کو گھور کہ دیکھتے لگا۔۔۔

اووو ہاں۔۔۔۔

اووھو۔۔۔۔

دیکھیں تو میں بھول ہی گئی۔۔۔

میں بھی نہ۔۔۔

افففففف۔۔۔۔

۔زاور نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔۔۔

زرنش تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

اچھا اب چلیں جلدی بہت کام ہیں۔۔۔

چلو چڑیل۔۔۔۔

زاور نے ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھتے کہا۔۔۔

۔

آپ ہون گے چڑیل۔ ۔۔۔۔

سوری پر میں چڑیل نہیں بن سکتا۔ ۔۔۔

البتہ۔۔۔۔

جن کہہ سکتی ہو۔۔۔۔

جو ایک دن تمہیں کھا جائیگا۔۔۔۔

کیوں بھائی آپ آدم خور ہیں۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔

بیوقوف۔۔۔۔

چپ چاپ چلو اب۔۔۔۔

زرنش منہ بناتی ونڈو سائیڈ ہوگئی۔۔۔۔

❤❤❤❤

پہلے سب نے اپنی گاڑیوں میں جانے کا سوچا تھا۔۔۔

پہر بعد میں ساتھ بیٹنے کی غرض سے لغزری بس کروا لی تھی۔۔۔۔

بس عابد مینشن کہ باھر کھڑی تھی۔۔۔

سب نے وہیں سے چڑھنا تھا۔۔۔۔

سب آچکے تھے۔۔۔

زاور بھی اپنی گاڑی سے نکلا گاڑی ڈرئیور کہ حوالے کی اور کندھے پہ اپنا بیگ لٹائے بس صرف بڑھ گیا۔۔۔

لڑکیاں اب تک نہیں نکلیں تھیں۔ ۔۔۔۔

کومل صائمہ اب باھر نکلنے لگیں تھیں۔۔۔

۔۔

جلدی کرو زرنش بھائی والے سب گاڑی میں بیٹھ گئے ہیں۔۔۔

اور آپی لوگ بھی نکل رہی ہیں۔

۔عالیہ نے زرنش سے کہا جو کچھ سوچنے میں مصروف تھی۔۔۔

ہاں اپی سوچنے دیں کچھ رہہ نہ جائے۔۔۔۔

باھر سب ہمارا ہی ویٹ کر رہیے ہین میڈم۔۔۔۔

ہان نہ ایک منٹ۔۔۔۔

زرنش نے جلدی سے اپنی چپس اور چیزون کی شوپر اُٹھائی۔۔۔۔

اب چلین آپی مجھے یہی بھول رھا تھا۔۔۔۔

پیٹو ہو پوری تم۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔

زرنش اور عالیہ ہستی ہوئی باھر کی طرف بڑھین ہی تھین کہ زرنش نے ایک دم زور سے کہا۔۔۔

اووھووو آپی ایک منٹ ایک سب سے اھم چیز تو میں بھول ہی گئی۔۔۔۔۔

اب کیا ہے۔۔۔

عالیہ چڑ گئی۔۔۔

ایک منٹ میں آتی ہوں. ۔۔۔

زرنش اندر کی طرف بھاگی۔۔۔

کچھ دیر میں لڈو اُٹھائے آرھی تھی۔۔۔

عالیہ نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔۔

زرنش تم کب بڑی ہوگی۔۔۔۔

پتا نہیں جیجو بیچارے کا تم کیا حال کروگی۔۔۔

کچھ نہیں اپی جلدی چلیں۔۔۔

وہ دونون بھی باھر کی جانب بڑھہ گئیں۔۔۔

بڑے بھی سب باھر کھڑے تھے بچون کو قرآن پاک کہ سائے میں رخست کرنے کہ لیے۔۔۔۔

باری باری سب قرآن پاک کہ نیچے سے گذر کہ گاڑی میں بیٹھتے گئے۔۔۔۔

بس بڑی تھی یہ صرف آٹھہ لوگ تھے۔۔۔

سب پھیل کہ بیٹھہ گئے جسکو جہاں دل کیا وہ وہاں بیٹھا تھا۔۔۔

صاقب اور صائمہ ساتھہ بیٹھے تھے باقی سب ایک ایک سیٹ پہ ایک ایک بیٹھا تھا۔۔۔۔

بس روانہ تھی۔۔۔

سب بہت ایکسائیڈیڈ تھے۔۔۔۔

باھر کا منظر سب کہ دلون کو مضید خوشگوار بنا رہا تھا۔ ۔۔

کیونکہ باھر ھلکی ھلکی بارش ہو رہی تھی۔۔۔جس کو سب انجوائے کر رہے تھے. ۔۔۔۔

زرنش بیٹھ جاؤ۔۔۔۔

کب سے کھڑکی میں لٹکی ہوئی ہو۔۔۔۔

عالیہ جو کب سے زرنش کہ تماشے دیکھ رہی تھی آخر بول۔پڑی۔۔۔۔

آپی کیا ہے ہر بات میں روکتی ہو۔۔۔۔

آپ بھی دیکھو کتنا مزہ آرھا ہے۔۔۔۔

کتنا دیکھوگی بس بھی کردو۔۔

آپی دیکھیں تو کتنا اچھا موسم ہے.۔۔۔۔

عالیہ دیکھنے دو کیوں منع کر رہی ہو۔۔۔

عالیان بھائی آپ نے ہی اسے بگاڑ رکھا ہے۔۔۔۔۔

میری چھوٹی سی پیاری سے بہن ہے اس کا جو دل کرتا ہے وہ کرے۔۔ ۔۔۔

ہنہہ۔۔۔

عالیہ نے منہ بنایا۔۔۔۔

ہم تو جیسے کچھ ہیں ہی نہیں۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔

عالیان نے عالیہ کی بات پہ صرف ہسنے سے اتفاق کیا۔۔۔۔

کومل سامنے بیٹھے کامران سے مسیج پہ بات کرنے میں مصروف تھی اس لیے کامران اور کومل کسی گفتگو میں حصہ نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔

جبکہ زاور بس زاور کی حرکتیں دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

دوپہر کہ وقت بس کو ایک ھوٹل کہ سامنے روکا گیا جہاں سب نے کھانا کھایا۔۔

اس کہ بعد بس پھر اپنے منزل کی کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

رات ہونے کو تھی سب کو نیند آرھی تھی زرنش بھی اب چپ چاپ بیٹھی تھی۔۔۔۔

زرنش ونڈو میں دیکھ رہی تھ تب اسے کسی کہ ساتھ بیٹھنے کا احساس ہوا۔۔

اس نے مڑ کہ دیجھا تو زاور اس کہ ساتھ بیٹھا تھا۔۔

بھائی آپ یہاں۔۔۔

لڑکی کتنی بار کہون بھائی مت کہا کرو۔۔۔

پر آپ یہان کیون آئے ہیں اتنی بس خالی پڑی ہے۔ ۔۔۔

زرنش نے منہ بگاڑتے کہا۔۔۔

ہاں پر مجھے یہیں بیٹھنا ہے۔۔۔

زاور زرنش کہ قریب ہو کہ بیٹھ گیا۔ ۔۔۔

اُٹھین نہ مجھے ایسے مزہ نہین آرھا۔۔

اچھا بس مین ہی چلی جاتی ہوں۔۔۔

زرنش جانے لگی تو زاور نے اسے کھینچ کہ بیٹھا دیا۔۔۔

چپ چاپ بیٹھی رہو یہیں۔۔۔۔

مجھے آپکہ ساتھہ نہیں بیٹھنا آپ یونی میں بھی سارہ دن مجھہ پہ آرڈر چلاتے ہین یہان بھی پہنچ گئے۔۔۔

تم۔چپ چاپ بیٹھوگی یا میں سر عنایت کی ٹیسٹ ریزلٹ ابھی اناؤس کرون سب کہ سامنے۔۔۔۔

زاور نے بھی صحیح جگھہ چوٹ کی۔۔۔

بیٹھہ رہی ہون زرنش نے زاور کو زبان چڑاتے کہا۔۔۔

پاگل کہین کی۔۔۔

زاور کو زرنش کی بچکانا حرکتوں پہ بہت ہسی آتی تھی۔۔۔۔

اسے زرنش کی یہیں حرکتیں دیوانا کر رہین تھین دن بہ دن۔۔۔

زرنش ونڈو سائید منہ کر کہ بیٹھی تھی جب کہ زاور اس کی پشت کو گھور رھا تھا زرنش کے چوٹی سے

باھر نکل آئے تھے جو اس کہ چھرے کو اور بھی دلکش اور رونک بخش رہے تھے۔ ۔۔

کچھہ آوارہ لٹیں زاور کہ چھرے کو بھی بار بار چھو رہی تھیں۔۔۔۔

رات کا وقت چاند کی روشی میں زاور زرنش کا عکس دیکھہ کہ مبہو سا ہو رھا تھا۔۔۔۔

زرنش اس سب سے بہ خبر نیند کی وادی میں اتر رہی تھی۔۔۔

زرنش کہ سوتے ہی زاور نے اس کا چھرا اپنی طرف کیا ۔۔۔

۔بلا کی معصومیت تھی۔۔۔۔

اتنی شاف اور شفاف رنگت۔۔۔۔

مانو چھونے سے میلی ہونے کا ڈر۔۔۔۔

زاور کہ ہاتھ بہ اختیار زرنش کہ چھرے کا طواف کرنے لگے۔۔۔

انگلی لبوں تک آگئی۔۔۔

زاور زرنش کہ ہنٹوں کو چھو رہا تھا۔۔۔

اور دل بہ قابو ہونے لگا۔۔۔۔۔

زاور زرنش کی اور جھکنے لگا۔۔۔

زرنش تھوڑا سا کسمائی۔۔۔۔

پر سوئی رہی۔۔۔

باقی سب بھی سو چکے تھے۔۔۔۔

پر زاور کو زرنش کہ احساس سے کچھہ ہو رھا تھا۔۔۔۔

ایک تمنا اسے پانے کی۔۔۔۔

ایک ڈر کچھہ غلط ہونے کی۔۔۔۔

ایک خوف خدا جو اسے اپنی حدود میں روک رھا تھا۔۔۔۔

زاور نے فورن اپنی نظر کا زاویا بدلا۔۔۔

نہیں زاور یہ ٹھیک نہیں۔۔۔۔

اسلام میں ایک پاک رشتہ بنایا گیا ہے میں اس رشتے کی توحین نہین کر سکتا۔۔۔

میں پہلے پاک رشتہ قائم کرونگا۔۔۔اس پا رشتے کہ قائم ہونے سے پہلے ایسا کچھ نہیں کر سکتا جو اپنے خدا کے سامنے شرمندہ ہو جاؤں۔۔۔

۔زاور نے زرنش کا کندھا احتیات سے سیٹ پر ٹکایا۔۔

اور خود اُٹھ کہ پیچھے جاکہ لیٹ گیا۔۔۔

زرنش آء لو یو۔۔۔

پتا نہیں تم کب میرے دل مین بس گئیں ۔۔۔۔

پر نجانے۔۔۔

کب تم۔یہ دیکھوگی۔۔۔

میں تم۔سے کیا چاھتا ہوں۔۔۔

لیکن کبھی کبھی مجھے ایسا لگتا ہے تمہیں اول سے کچھ نہیں پتا سب سمجھانا پڑے گا تمہیں۔۔۔

لیکن اس سے پہلے تمہیں اپنے ساتھ اس رشتے میں قائم۔کرنا ہو گا۔۔۔

جس کہ بعد مجھے سب کرنے کا اختیار مل جائگا۔۔۔

زاور یہ سب سوچ رھا تھا۔۔۔

ہسی اس کہ لبون پہ آن ٹھری۔۔۔

اور وہ نیند کی وادی مین اتر گیا۔۔۔

●●●★★★★●●●★★★●●●●★★★●●●

صبح ہونے کو تھی منزل بھی آن پہنچی تھی۔۔۔

سب نے گرم کپڑے پہن لیے تھے۔۔۔

بس کو ایک ہوٹل پہ روکا گیا۔۔۔

۔جہاں تین کمرے پہلے سے بک کروا لیے گئے تھے۔۔۔۔

ایک صاقب اور صائمہ کہ لیے۔۔۔

ایک کومل۔۔۔عالیہ۔۔۔اور زرنش کہ لیے۔۔۔۔

اور ایک میں کامران عالیان اور زاور تھے۔۔۔۔

وہ سب اپنے اپنے کمرون میں گدھے گھوڑے بیچ کہ۔۔ صفر کی تھکاوٹ اتار رہے تھے پہر شام میں گھومنے کا پروگرام رکھا تھا۔۔۔۔

شام ہوتے ہی سب گھومنے نکل گئے۔۔۔۔

ہوٹل کہ باہر کا منظر بھی کافی خشگوار تھا۔۔۔۔

ہلکی ہلکی برف باری موسم کو اور بھی دلچسب رنگ دے رہی تھی۔۔۔۔

رات کہ وقت سب ہوٹل واپس آگئے دوسرے دن سب نے برفیلے علائقوں میں جانے کا تیئ کیا تھا۔۔۔۔

اور اس وقت وہ سب ایک ہی کمرے میں موجود تھے۔۔۔۔

سب مووی دیکھنے میں مشغول تھے۔۔۔۔

جب زرنش نے اُٹھ کہ ٹی وی بند کر دیا۔۔۔

ہم یہاں مووی دیکھنے آئے ہیں۔۔۔

کیا ہوگیا ہے زرنش ٹی وی کھولو۔۔

اتنا اچھا سین چل رھا ہے۔۔۔

زاور جو مووی شوق سے دیکھ رھا تھا۔۔۔

ٹو وی بند ہونے پہ تلملا گیا۔۔۔

جی نہیں۔۔۔

آپ سب کو میرے ساتھ لڈو کھیلنا ہو گا۔۔۔

زرنش ہمیں نہیں کھیلنا لڈو ٹی وی آن کرو جلدی۔۔۔

نہیں کرو نگی۔۔۔

زرنش نے ریموٹ چھپا لیا۔۔۔

یار ایک گیم کھیل لو لڈو اس کہ ساتھ۔۔۔

کومل نے زرنش کی سائیڈ لی۔۔۔

آپی کیا آپ ہر وقت زرنش کی سائیڈ لیتیں ہیں۔۔۔

عالیہ نے منہ بگاڑا۔۔

اچھا نہ کچھ نہیں ہوتا کھیل لیتے ہیں ایک گیم۔۔۔

زرنش کہ ساتھ لڈو میں کھیلوں گا۔۔۔

اور اگر زرنش ہار گئی تو اس پوری ٹرپ پہ جو میں کہوں گا زرنش کو وہی کرنا ہو گا۔۔۔

زاور کہتا زرنش کہ پاس آیا۔۔

منظور ہے تو لے۔۔۔آؤ لڈو۔۔۔۔۔

اب سب کا انٹریسٹ آگیا۔۔۔

ہاں ہاں چلو ہو جائے۔۔۔

عالیان اور کامران نے زور سے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے میں لے کہ آتی ہوں۔۔۔

زرنش لڈو لے آئی۔۔۔

گیم اسٹارٹ ہوگئی۔۔۔

زرنش کی ساری گوٹیاں کھل گئیں۔۔۔

زاور کی ایک بھی نہیں کھلی۔۔۔

زرنش بہت خوشی سے کھیل رہی تھی۔۔۔

سب بھی زاور کو چڑھا رہے تھے۔۔۔

اب کہ زاور کی ایک گوٹی کھلی لیکن زرنش کی گوٹی اس کہ گھر پہ ہی تھی جس کو کھلتے ہی اس نے مار دیا۔۔۔

زرنش تو خوشی سے اچھلنے لگی۔۔۔

زرنش کی آخری گوٹی بچی تھی جب کہ زاور کی چاروں گوٹیاں پڑی تھیں۔۔۔

اب زرنش کی گوٹی ہر جگہ سے پٹ رہی تھی جس پہ۔اسے غصہ آرھا تھا۔۔۔

زاور ایک ایک کر کہ۔سب لال کرتا جا رھا تھا۔۔۔

زرنش اب تک وہیں پہسی تھی۔۔۔

اب زاور کی بھی آخری گوٹی تھی زرنش کی بھی آخری۔۔۔

زاور کی گوٹی پانچھہ پہ جبکہ زرنش کی دو پہ کھڑی تھی۔۔۔

ہائے رےےے زرنش کی قسمت زاور کہ پانچھہ آگئے۔۔۔

وووووو۔۔۔میں جیت گیا۔۔۔

اب تو تم گئین زرنش۔۔۔

سب نے زرنش کو چڑیا۔۔۔

زرنش غصہ میں اُٹھہ کہ۔برابر میں اپنے کمرے میں اگئی۔۔۔

حالانکہ اسے اکیلے ڈر لگتا تھا۔۔۔

لیکن اس وقت غصے میں اس نے عالیہ کو بلایا نہیں ورنہ اور مزاک بنتا۔۔۔۔

زاور بھی ہستا زرنش کہ پیچھے گیا۔۔۔

زرنش تمہیں پتا ہے کیا جو یہاں اکیلا کہیں جاتا ہے نہ اس کہ پیچھے بندر آجاتے ہیں۔۔۔

زرنش جو غصے میں کھڑکی کہ آگے کھڑی تھی فورن کھڑکی بند کردی۔۔

آپ جھوٹ بول رہے ہو نہ مجھے ڈرانے کہ لیے۔۔۔

اچھا جی تو آپکو یہ جھوٹ لگ رہا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے کھڑی رہو ابھی کھڑی سے جمپ کر کہ آئگا۔۔۔

پر کھڑکی تو میں نے بند کردی ہے نہ اب کیون آئگا۔۔۔

ہاہاہا ہاں اب نہیں آسکتا۔۔۔

اچھا چلو سب بلا رہے ہیں۔۔۔

میں نے نہیں آنا آپ نے چیٹنگ کی ہے۔۔۔

جی نہیں اب اپنی ناکامی کا الزام مجھہ پہ نا ڈالو۔۔۔

اور شرط کیا تھی۔۔۔

زاور نے سوچنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔

کچھہ نہیں تھی۔۔۔

اووو ہاں تمہیں اس پوری ٹرپ پہ مین جو کہوں گا ماننا پڑیگا۔۔۔

میں نہیں مانوں گی۔۔۔

زرنش ضد پہ آگئی۔۔۔

دیکھتا ہوں کیسے نہیں مانتی جو مجھ سے چیٹنگ کرتا ہے میں اس سے چیٹنگ کرتا ہوں پھر۔۔۔

مطلب۔۔۔

مطلب ٹیسٹ ریزلٹ۔۔۔

زاور کہہ کہ زیرے لب مسکرایا۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی بھلا۔۔۔

چلو شاباس ہری اپ۔۔۔

اچھا نہ چلیں۔۔۔

مرتی کیا نہ کرتی زرنش کو زاور کہ ساتھ سب کہ پاس جانا پڑا۔۔۔

کچھ دیر سب باتین کرتے رہے پھر اپنے اپنے کمروں میں جاکہ سو گئے۔۔۔

●●★★★●●●★★★●●●★★★●●●★★★●●●●★★★★●

صبح ہوتے ہی سب برفیلے علائقے کی طرف روانا ہوگئے۔۔۔

وہان پہنچ کہ سب سے پہلے کھانا کھایا گیا اس کہ بعد گھومنے کی باری آئی۔۔۔

سب برف کہ گولے بنا کہ۔ایک دوسرے پہ پھینک رہے تھے۔۔۔

عالیہ نے ایک بڑا سا گولا بنایا اور رخ عالیان کی طرف کیا۔۔۔

بہت ڈاٹتے ہیں نہ مجھے اب بتاتی ہون۔۔۔

عالیہ نے وہ۔گولا عالیان کو دے مارا۔۔۔

عالیان نے عالیہ کی طرف دیکھا اور اس کی طرف لپکا ۔۔۔

ابھی بتاتا ہون تمہیں۔۔۔

عالیہ بھاگی۔۔۔

عالیان بھی اس کہ پیچھے بھاگا۔۔۔

عالیہ اپنا وزن برقرار نہ رکھ سکی اور گرنے لگی عالیان نے اسے پکڑنا چاھا تو وہ بھی اس کہ اوپر گر گیا

اور دونوں گرتے گرتے نیچے کی طرف جا رہے تھے ...

ایک جگھ دونوں رکے عالیان اب بھی عالیہ کہ اوپر تھا۔۔۔

عالیہ کو ڈھیرون شرم نے آن گھیرا۔۔۔

ا۔۔اُٹھیں۔۔۔

عالیہ نے بمشکل الفاظ جمع کئے. ۔۔۔۔

عالیان کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ فورن اُٹھ گیا۔۔۔

آئم سوری۔۔۔

اٹس اوکے چلو اوپر عالیان نے دھیرے سے کہا۔ ۔۔۔

اور وہ دوبارہ اوپر چڑھنے لگے۔۔۔۔

★★★●●●★★★★★●●●★★★★★●★●●★★★★★●●●

آج مجھ سے ملنا جب سب سو جائیں۔۔۔۔

کامران نے کومل کو ٹیکسٹ کیا۔۔۔۔

پر کامران کسی نے دیکھ لیا تو۔۔۔

کومل کو ڈر لاہک ہوا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا کومل اتنا کیوں ڈرتی ہو تم۔۔۔۔

پر کامران۔۔۔۔

دیکھو کومل اگر تم مجھ سے ملنے نہیں آئیں میں کبھی تم۔سے بات نہین کرونگا۔۔۔۔

اچھا آونگی۔۔۔۔

اوکے میری جان ۔۔۔لو یو سو مچ۔۔۔۔

لو یو ٹو کامران۔۔۔۔

کومل نے بھی ریپلائی میں اتنے ہی پیار سے کہا۔۔۔۔

جتنے پیار سے کامران نے کہا۔۔۔۔

●●●●★★★★★●●●●★★★★★●●●●★★★★●●●

کومل کتنی دیر سے سب کہ سونے کا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔۔

جب سب سو گئے تو کومل چپھتے باھر آئی۔۔۔۔

کامران نے اسے ہوٹل کہ پیچھے بلایا تھا۔۔۔۔

وہ وہاں پہنچی تو کامران اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اسے دیکھتے ہی کامران نے اسے ھگ کریا۔۔۔۔

ک۔۔۔کامران چھوڑیں۔۔۔

کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔

اپنی جان کو پیار۔۔۔

کامران چھوڑین مجھے یہ صحیح نہین ہے۔۔۔۔

کومل کو اس وقت کامران سے بیحد خوف محسوس ہو رھا تھا۔۔۔۔

اس نے کامران کو دھکا دیا۔۔۔

کیا۔ہوا۔۔۔۔

کامران حیران ہوا۔۔۔

اپ۔یہ سب کیا کر رہے ہو۔۔۔

کیا کیا ہے میں۔۔۔

پیار کرتا ہوں تم سے تم بھی کرتی ہو تو تمہین کس بات کا اعتراض ہے۔۔۔

کامران میں آپ سے کل بات کرونگی ابھی مجھے نیند آرھی ہے۔۔۔۔

کومل جانے لگی کہ کامران نے اسکا ہاتھہ پکڑ کہ اپنی طرف کھنچا۔۔۔۔

دیکھو کومل بہت ہوا۔۔۔

تم سے محبت کی ہے کوئی چوری نہیں۔۔۔

تم بھی محبت کرتی ہو پھر اتنے نخرے کس بات کہ ہیں۔۔۔۔

شادی تو نہیں ہوئی نہ کامران ابھی آپ کیون یہ سب کر رہے ہیں گناہ ہے یہ سب۔۔۔

شادی ہوئی نہین تو ہو جائے گی۔۔۔

لیکن مضید میں تم سے دور نہیں رہہ سکتا۔۔۔

نہیں کامران پلیز مجھے جانے دیں۔۔۔۔

کومل نے کامران کو دھکا دیا۔۔اور وہاں سے جانے لگی کہ کامران نے پھر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

کامران پلیز چھوڑیں۔۔۔

کومل۔رونے لگی۔۔۔

اگر تم۔آج گئیں تو یاد رکھا آج کہ بعد میرا تم سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔

کامران کا بات پہ کومل نے حیرت سے کامران کو دیکھا۔۔۔

اور بس اتنا کہا۔۔۔۔

کامران اگر آپ۔سے رشتہ میری عزت و نفس کو مجروع کرتا ہے تو میں وہ رشتہ توڑنا پسند کرونگی۔۔۔

کومل۔یہ کہہ کہ وہان سے بھاگتی چلی گئی۔۔۔

کامران اس کی بات پہ حیران ہوا اور غصے میں واپس اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

آپی کہاں ہیں آپ دیکھیں پانی نہیں آرھا میری آنکھیں جل رہی ہیں صابن سے۔۔۔

زرنش جو سب سے دیر سے اُٹھی تھی اس وقت واشروم میں منہ دھو رہی تھی کہ پانی آنا بند ہوگیا۔۔۔

عالیہ اور کومل ساتھ والے کمرے میں چلی گیں تھیں وہ اس وقت اکیلی واشروم میں ٹھری تھی پر وہ اس بات سے انجان تھی۔۔۔

کیونکہ جب وہ گئی تھی تب عالیہ روم میں ہی تھی۔۔۔۔

آپی۔۔۔۔

زرنش نے اور زور سے پکارا۔۔۔

اور آنکھیں بند کئے واشروم سے باہر آگئی۔۔۔۔

زاور وہیں تھا اس نے زرنش کا ہاتھ پکڑا تو اسے لگا عالیہ ہے۔۔۔۔

شکر ہے آپی آپ آگئیں۔۔۔۔

میری تو جان نکلی جا رہی تھی۔۔۔ آپی تو نہیں تمہاری میں ہوں۔۔۔۔

زاور کی آواز پہ زرنش چونکی۔۔۔

اور پریشان ہونے لگی کیونکہ اس کا دوپٹہ اس وقت اس کہ پاس نہیں تھا اور وہ قدرے ریلیکس کپڑون میں تھی۔۔۔

ہلانکہ اس کی آنکھین بند تھیں لیکن پہر بھی وہ شرم محسوس کر رہی تھی۔۔۔

۔زاور بھائی آپ یہاں۔۔

بھائی کہا نہ اب تمہین پانی نہین دونگا جلتی رہین آنکھیں۔۔۔

اپکو ایسے اندر نہیں آنا چاھئے تھا کسی لڑکی کہ کمرے میں۔۔۔

آپ اپی کو بلائیں۔۔۔

زاور خوب زرنش کی پریشانی سمجھ رہا تھا۔۔۔

تمہاری آپی تو گئیں گھومنے اب مین ہی ہوں۔۔۔

اگر مدد چاھتی ہو تو کہو۔۔۔

پلیز زاور میری مدد کریں۔۔۔۔

مین ایسا کیون کہون۔۔۔۔

ٹھیک ہے پہر ایسے بیٹھی رہو رات تک۔۔۔

اچھا نہ کہتی ہوں۔۔۔

پلیز زاور میری مدد کریں۔۔۔

پیار سے کہو۔۔۔

پیار سے کیسے۔۔۔

کہو۔۔۔

پلیز میرے پیارے زاور میری مدد کریں۔۔۔

جی نہیں ایسا بھی نہیں ہورھا۔۔۔

اچھی بات ہے اگر ایسا نہین ہو رھا تو ویسا بھی نہیں ہو رھا۔۔۔

زاور۔اطمینان سے بیڈ پہ لیٹ گیا۔۔۔ا

اور زرنش کا جائزہ لینے لگا۔۔۔

اور۔۔۔

ایک دم نظر جھکا لی۔۔۔۔

افففف۔۔۔۔۔

زاور ہوش میں آ۔۔۔۔

وہ اپنے آپ سے ہم۔قلام ہوا۔۔۔۔

اچھا نہ پیارے زاور مدد کرو میری۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔

اوکے آؤ ادھر۔۔

زاور نے جو وال بند کیا تھا اسے آن کر دیا۔۔۔۔

اور۔زرنش کو واشروم تک لے گیا۔۔۔

۔زرنش اپنے ھاتھ نیچے رکھو۔۔۔

زاور نے زرنش کے چھرے پہ ہلکے سے پانی ڈالا اور صابن ھٹانے لگا۔۔۔

اس نے یہ اتنے پیار سے کیا کہ زرنش کو زرا بھی جلن نہین ہوئی۔۔۔

منہ صاف کرنے کہ بعد زرنش نے زاور سے کہا۔۔۔

واہ بھئی۔۔۔

اپکو تو بڑا تجربا ہے منہ دھلوانے کا۔۔۔

زرنش ہستی کمرے میں بھاگی زاور بھی اس کہ پیچھے بھاگا۔۔۔

آو ادھر بتاتا ہون تمہیں پیٹو کہین کی چپس کی دکان۔۔۔

۔دیکھو میرے کھانے پہ خبردار جو نظر رکھی۔۔۔۔

دپٹہ تو پہن لو کیون نیت خراب کر رہی ہو۔۔۔

زاور کی بات پہ زرنش سٹپٹا گئی۔۔۔۔

وہ تو فراموش۔کر چکی تھی اس نے فورن جھک کہ دوپٹہ اُٹھایا اور خود۔پورا گھیر لیا۔۔۔۔

اب یہ بھی نہین کہا دادی امان بن جاؤ۔۔۔

زرنش کو اب تک شرم ارہی تھی وہ چپ تھی۔۔۔۔

ہاہاہا مس زرنش شرما رہی ہیں۔۔۔

ن۔۔۔نہیں ایسا کچھ نہیں چلیں۔۔۔۔

کہاں۔۔۔

سب کہ پاس۔۔۔

اچھا چلو۔۔۔

زرنش کی حالت دیکھ کہ زاور کو رحم۔آہی گیا۔

★★★●●●●★★★★●●●★★★★●●●●

آج وہ سب پورے علائقے کی سیر کہ لیے گئے وہاں سب تصوریں لینے میں مصروف تھے صرف کومل ایک طرف چپ چاپ بیٹھی تھی۔۔۔

آپی کیا ہوا ہے۔۔۔

زرنش اور عالیہ جو کب سے کومل کو اداس دیکھ رہیں تھیں اس کہ پاس آکہ بیٹھیں۔۔۔۔

کچھ نہیں کومل کی آنکھیں چھلکنے کو تھیں۔۔۔۔

آپی کل سے آپ اپسیٹ ہیں کچھ ہوا ہے۔۔۔۔

عالیہ نے پیار سے پوچھا۔۔۔

نہیں کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔۔

آپی کامران بھائی سے لڑائی ہوئی ہو۔۔۔

بلآخر زرنش نے راز سے پردہ ہٹا دیا۔۔۔

کومل اس کہ گلے لگ کہ رونے لگی جب کہ عالیہ بھی اس کہ گلے لگ گئی۔۔۔

آپی بات کیا ہے۔۔۔

تم۔دونوں کو کامران کہ بارے میں کیسے پتا ہے۔۔۔۔

کومل سیدھی ہوئی تو ان دونوں سے سوال پوچھا۔۔۔

پتا چل جاتا ہے آپی۔۔۔

آپ بتائیں کامران بھائی نے کیا کہا ہے آپکو۔۔۔۔

وہ چاھتے ہیں میں ان سے شادی سے پہلے ملوں اور کومل آنکھیں چرا گئی۔۔۔

جس کا مطلب عالیہ تو بخوب ہی سمجھ گئی۔۔۔۔

پر زرنش یہ سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

کیونکہ زرنش کو ہمیشہ بچا سمجھ کہ ہر بات سے دور رکھا گیا تھا اس لیے وہ آج تک ہر بات سے انجان تھی۔۔۔۔

اور کیا آپی۔۔۔۔

زرنش نے معصومیت۔سے پوچھا۔۔۔۔

اور کچھ نہیں زرنش بس بھائی ملنا چاھتے ہیں اکیلے میں اور یہ تو غلط بات ہے نہ۔۔۔جواب عالیہ نے دیا۔۔۔

۔

اس میں غلط کیا ہے آپی وہ ہمارے کزن ہیں۔۔زرنش کو۔کوئی بھی بات جلدی سمجھ میں نہیں آتی تھی۔۔۔۔

زرنش آپی کو اور پریشان مت کرو عالیہ نے جان چھڑائی۔۔۔

اچھا میں نہین کرتی پرشان آپی آپ پریشان نہ ہون میں کامران بھائی سے بات کرونگی۔۔۔

جس بات پہ کومل ایک دم بول اُٹھی۔۔۔

نہیں۔۔عالیہ اور زرنش تم دونون کو میری قسم تم۔لوگ کامران کو کچھہ نہین کہوگی۔۔۔

اچھا آپی نہین کہیں گے آپ پریشان تو نہ ہوں۔۔۔

اور پلیز روئیں نہ کوئی دیکھیگا تو کیا کہے گا۔۔۔

وہ دونوں کومل کو چپ کروا کہ اسے ساتھہ لیے سب کہ پاس آگئیں۔۔۔

●●●●●●★●●●★★★★●●●●●

زرنش اور عالیہ کھانے کا۔دستر خوان لگا رہیں تھیں۔کومل صائمہ۔ایک جگھہ بیٹھیں تھیں۔۔

زرنش صلاد لے کہ جا رہی تھی جب زاور نے بڑی آسانی سے زرنش کا ھاتھہ پکڑ لیا۔۔۔

کیا۔۔ھاتھہ کیون پکڑا ہے۔۔۔

ہاں ادھر ٹھری رہو۔۔۔

زاور اس کی پلیٹ مین سے صلاد کھانے لگا۔۔۔

بکھڑ آپ خود ہیں کہتے مجھے ہیں۔۔۔۔

تم۔بکھڑ تھیں ہو اور۔رہو گی۔۔۔۔

زرنش نے بھی زاور کو منہ چڑایا اور صلاد لے کہ بھاگ گئی۔۔۔۔

دیکھہ لونگا تمہیں چوڑہیل۔۔۔۔

سب کی افراطفری میں یہ دن بھی گذر گیا۔۔۔

اب صرف دو دن ہی رہہ گئے تھے ان کہ پاس گھومنے کہ لیے۔۔۔

●●●●★★★★●●●●★★★★●●●●

رات میں جب زرنش سو گئی عالیہ کومل کہ پاس آئی عالیہ اور زرنش ایک بیڈ پہ سوتی تھیں کامل ایک بیڈ پہ سوتی تھی۔۔۔۔

آپی۔۔۔۔

عالیہ کی آواز سن کہ کومل نے اپنے آنسو پونچھنا چاھے پر عالیہ کومل کہ آنسو دیکھ چکی تھی۔۔۔۔

آپی کیا بات ہوئی ہے۔۔۔۔

آپ مجھے سب بتا سکتیں ہیں۔۔۔۔

کومل نے عالیہ کو ساری بات بتا دی۔۔۔

اور خوب روئی۔۔۔۔

عالیہ کومل۔کو اپنے سے لگائے خاموش آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔

آپی سب ٹھیک ہو جائگا۔۔۔

کافی۔دیر رو کہ کومل کو۔کافی ریلیکس فیل ہو۔رھا تھا۔۔۔

عالیہ ایک بات پوچھوں تم سے۔۔۔۔

جی آپی۔۔۔۔

تمہیں کبھی کسی سے پیار ہوا۔۔۔

ہاہاہا کیا کہہ رہیں ہیں آپی مجھے انٹسریٹ ہی نہیں ہے۔۔۔۔

اچھا ایک بات بتاؤ۔۔۔۔

تمہارا آئیڈیل کیسا ہو گا۔۔۔۔

آپی میں نے فلحال تو شادی کا سوچا ہی نہیں ہے۔۔۔۔

کبھی تو کرو گی نہ تو کوئی آئیڈیل۔۔۔۔

آممممم۔۔۔۔

گھیری سوچ کہ بعد عالیہ نے کہا۔۔۔۔

آپی وہ ایسا ہو گا کہ سب کا خیال کرے۔۔۔

تھوڑا غصے والا بھی ہو۔۔۔۔

اور میرا بھی بہت خیال رکھے۔۔۔۔

بس۔۔۔۔

جی آپی۔۔۔۔

ایسا تو ایک ہمارا عالیان ہی ہے۔۔

توبہ کریں آپی وہ کب میرا خیال رکھتے ہیں۔۔۔

اور۔ویسے بھی وہ تو بھائی ہیں۔۔۔۔

پاگل بھائی سگے تو نہیں۔۔۔

ہان پر آپی۔۔

وہ غصہ بہت کرتے ہیں۔۔

غصے سب کرتے ہیں لیکب عالیان بہت سمجھدار اور سلجھا ہوا لڑکا ہے۔۔۔

اچھا آپی آپ بھی نہ کیا لے کہ بیٹھ گئیں چھوڑیں۔۔۔

عالیہ مجھے زرنش کی ٹینشن ہے۔۔۔

کیوں آپی اسے کیا ہوا ہے مست اور ہمیشہ مست رہتی ہے۔۔۔۔

وہ بات نہیں عالیہ لیکن وہ اب تک بچوں کی طرح رہتی ہے۔۔۔

اسے ہم۔نے سب سے چھوٹی ہونے کی وجھ سے کبھی کچھ نہیں بتایا۔۔

کبھی۔اپنی باتوں میں شامل نہیں کیا۔۔۔

اب مجے ڈر لگتا ہے یونی میں کیا کرتی ہو گی۔۔۔۔

ہاہاہا آپی کچھ نہیں کرتی بونگیاں مارتی ہے صرف۔۔

اس کہ ساتھ ہوتی تھی میں اس کو جو بات پتا بھی نہیں ہوتی تھی اس پہ بھی ہان ہاں کہتی ہے۔۔۔

ہاہاہا۔۔معصوم ہے میری گڑیا۔۔۔۔

اچھا آپی وہ۔آپکی گڑیا ہے تو میں کیا ہون۔۔۔۔

تم۔میری دوست ہو عالیہ۔۔۔

یہ کہہ کہ کومل نے عالیہ کو خود اے لگایا۔۔۔

اور باتیں کرتے کرتے وہ دونوں بھی سو گئیں۔۔۔

●●●●★★★★●●●●★★★★★●●●●

صبح صبح۔۔۔عالیان نے لڑکیوں کہ کمرے کا دروازہ نوک۔کیا۔۔۔

کومل نے دروازہ کھولا۔۔۔

ہاں عالیاں۔۔۔

کومل تیا ہو جاؤ تم سب آج پہاڑ کی سیر پہ جائیں۔۔۔گے۔۔۔

کیا واقعے پر ہم میں سے تو کوئی نہیں چھڑھنے والا پہاڑ پہ۔۔۔

ہاہا اچھا دیکھنا تم لوگ کھڑے ہو کہ۔۔۔۔

۔

چلو ٹھیک ہے میں اٹھاتی ہوں سب کو۔۔۔

عالیاں ٹھیک ہے کہہ کہ چلا گیا۔ ۔۔۔

اور کومل سب کو اُٹھانے لگی۔۔۔

●●●★★★★●●●●★★★★●●●●

سوچ لو عالیان تمہیں ھرا دونگا۔۔۔

عالیان اور زاور کہ بیچ میں مقابلا تھا کہ پہلے کون پہاڑ پہ چھڑے گا۔۔۔۔

ہاہاہا سوچ ہے بیٹا بچے ہو ابھی۔۔۔۔

ہاہاہا وری فنی۔۔۔۔

کتنا بچا ہوں ابھی بتاتا ہوں۔۔۔

ہاہا چلو آج دیکھ لیتے ہیں۔۔۔۔

وہیں کامران اور صاقب بھی ڑائڈنگ کر رہے تھے لیکن انہیوں نے مقابلے میں حصہ نہیں لیا۔۔۔

عالیان رسیاں باندھ رہا تھا جب عالیہ کی نظر عالیان پہ ٹھر گئی۔۔۔۔

کتنا خوبرو جوان لگ۔رھا تھا وہ اس وقت عالیہ کو۔۔۔

ایک خیال اس کہ دماگ میں آیا۔۔۔۔

جسے اس نے فورن جھٹک دیا۔۔۔

توبہ توبہ کیا ہوگیا ہے عالیہ لگتا ہے رات کی باتون کا اثر اب تک نہیں گیا۔۔۔

عالیہ نہ چاھتے ہوئے بھی بار بار عالیان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

تب ہی ایک آواز سے چونکی۔۔۔

آپی کتنا مزہ آئگا۔ نہ۔۔۔۔۔

مقابلا شروع ہونے والا ہے۔۔۔

زرنش اسے زور سے پکڑے کھڑی تھی جیسے پہاڑ پہ اس نے چھڑنا ہے۔۔۔

زرنش مجھے ایسے کیوں پکڑا ہے تم چڑھ رہی ہو پہاڑ پہ۔۔۔

توبہ کریں آپی میں اور پہاڑ پہ چڑھوں گی۔۔۔

مر نہ جاؤن اس سے پہلے۔۔

ڈرپوک۔۔۔۔

عالیہ زرنش کو چڑانے لگی۔۔۔۔

اچھا تو آپ بڑی چنگیز خان ہین تو آپ ہی چڑھ جائیں۔۔۔

میں تو چڑھ بھی جاؤنگی تمہاری طرح ڈرپوک تھوڑی ہون.۔۔۔۔

ہان تو چڑھیں نہ رکیں میں بھائی کو کہتی ہوں آپکو بھی لے جائیں۔۔۔۔

زرنش جانے لگی تو عالیہ نے اسے واپس کھینچ لیا۔۔۔

چپ۔چاپ کھڑی رہو یہان۔۔۔

ابھی زرنش کچھ کہتی مقابلا۔شروع ہوگیا۔۔۔

عالیان اور زاور اوپر چڑھنے لگے۔۔۔

دونوں آگے پیچھے ہو رہے تھے بار بار۔۔۔۔

اوہووووو۔۔۔۔

کون جیتے گا۔۔۔۔

زرش اُکتا سی گئی جب بار بار ان دونوں کو آگے پیچھے ہوتے دیکھا۔۔۔۔

فاصلا کافی کم رہہ گیا تھا زاور آگے عالیان پیچے تھا پر منزل پر پہنچنے سے پہلے عالیان بھی زاور کہ مقابل آگیا اور دونوں ساتھہ ہی پہاڑ پہ چڑھے۔۔۔

اوہووو۔۔۔

یہ۔کیا ٹائے۔۔۔ہوگیا میچ۔۔۔

زرنش نے بڑے افسوس سے کہا۔۔۔

وہ۔دونوں واپس نیچے آگئے۔۔۔

دونوں ٹوول سے اپنا پسیہ پونچھہ رہے تھے اور ہسہ رہے تھے کہ کوئی نہیں جیت پایا۔۔۔

اور سب بھی انکہ۔ارد گرد جمع تھے صاقب اور۔کامران بھی آچکے تھے۔۔۔

ایک نظر کامران نے کومل۔کو دیکھا جو اس سے بہ۔نیار عالیہ سے باتون میں لگی تھی۔۔۔

زاور زرنش پہ نظر رکھے ہوئے تھا جو اب نیچے سے پتھر جمع کر رہی تھی۔۔۔

زاور اس کہ پاس بیٹھہ گیا۔۔۔

کیا کر رہی ہو۔۔۔

میں یہ پتھر جمع کر رہی ہوں۔۔۔

کیوں۔۔۔

زاور کو حیرت ہوئی۔۔۔

کیونکہ پہر ہم۔پتا نہیں کب آئیں یہ یاد گار ہے ہم یہاں آئے تھے۔۔۔

میں پہر یونی جاکہ اپنی فرینڈس کو بھی دیکھاؤنگی۔۔۔

وہ بھی بہت خوش ہونگی۔۔۔۔

کیوں تمہاری فرینڈ لسٹ میں بھی سب بہ وقوف جمع ہیں۔۔۔۔

جی بھی نہیں اچھا۔۔۔۔

زرنش نے منہ بگارتے کہا۔۔۔

مت کیا کرو یہ حرکتین میرے سامنے مہنگی نہ پڑ جائیں کبھی تمہیں۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔

مطلب تو بہت گہرا ہے لیکن تمہیں نہین سمجھ آنا آو چلو ہم وہان جھیل کہ پاس چلتے ہیں۔

۔

۔کیوں۔۔۔

زرنش۔اپنے پتھر جمع کرتے کرتے پوچھنے لگی۔۔۔

ایک تو تم سوال بہت پوچھتی ہو۔۔۔

زاور اس ہاتھہ پکڑ کہ تقریبن کہنچتا لے گیا.۔۔۔

اووو کیا کر رہے ہیں میرے پتھر۔۔۔

زرنش کہ ھاتھہ سے چند پھتر گر گئی جس کا اسے افسوس ہو رہا تھا۔۔۔

لیکن زاور کو اس بات کی کوئی پروا نہیں تھی۔۔۔

جھیل کہ کنارے پہ بیٹھتے زاور نے اپنی جینس اوپر فولڈ کی اور پیر پانی میں ڈال دیئے.۔۔۔

زاور اتنا ٹھنڈا پانی ہے اپنے پیر کیسے ڈالے ہوئے ہیں۔۔۔۔

زاور کو اپنا نام زرنش کہ منہ سے اچھا لگ رہا تھا اس نہ دو تین بار اور کہلوایا۔۔۔۔

کچھ نہین ہوتا تم بھی ڈال کہ دیکھو۔۔۔

جی نہیں مجھے نہیں ڈالنے۔۔۔

تم۔ڈال رہی ہو یا میں تمہین پورا پہینک دوں جھیل میں۔۔۔

زرنش نے ایک دم زاور کو دیکھا آپ ایسا کروگے معصوم انداز میں پوچھا گیا۔۔۔

ہاہاہا چپ کر کہ ڈالو پیر نوٹنکیاں بند کرو زاور کو زرنش کی باتوں پہ ہسی آرہی تھی۔۔۔

زرنش بھی اپنے ٹاؤزر کو اوپر فولڈ کرنے لگی۔۔۔

سبز رنگ پہ گوری رنگت کمال ڈھا رہی تھی۔۔۔

زاور اپنی نظر کا ذاویع بدلنا بھول گیا۔۔

زرنش اس سے بہ نیاز پیر پانی میں ڈالے اگے پیچھے کرنے میں مشغول تھی۔۔۔

سی۔۔۔بہت ٹھنڈا ہے پانی۔۔۔۔

زرنش کی بات پر زاور ایک دم ہوش میں آیا۔۔۔

اچھی بات ہے تمہاری کلفی جمع کہ لے جائیں گے واپس گھر۔۔۔

زرنش نے اس با زاور کو مکا مارتے خود بھاگنے لگی۔۔۔

تمہاری تو۔۔۔

زاور بھی اس کہ پیچھے بھاگا۔۔۔

زرنش آگے مت جاؤ جنگل ہے۔۔۔

پر زرنش اسے زبان چڑھاتے آگے بھاگ رہی تھی زاور بھی اس کہ پیچھے تھا۔۔۔

بھاگتے بھاتے زرنش کہ پیر میں ایک کانٹا پیوست ہوگیا۔۔۔

وہ وہیں گر سی گئی۔۔۔

زاور بھی اس تک پہنچ چکا تھا۔۔۔

آہہہ۔۔۔۔

زرنش درد سے تڑپ رہی تھی۔۔۔

ہاتھ پیر پہ رکھی وہ آنکھیں موندے پڑی تھی۔۔۔

زاور نے فورن اس کہ پیر پہ دیکھا جہاں سے خون روان تھا اور ایک کانٹا اب تک پیوست تھا۔۔۔

کہا بھی تھا آگے جنگل۔ہے مت جاؤ۔۔۔

مجال جو۔سن لو کسی کی۔۔۔۔

زرنش کو تڑپتا دیکھ زاور کی بھی حالت پتلی ہونے لگی۔۔۔

اس نے زرنش کا ٹاؤزر اوپر کیا اور کانٹا نکالنے لگا۔۔۔

کچھ لمحے بعد وہ کانٹا نکال چکا تھا اس نے زرنش کا دوپٹہ اتارا اوراس کو پھاڑ کہ خون روکنے کہ لیے زخم پہ باندھ دیا۔۔۔

زرنش رو رہی تھی۔۔۔

زاور نے جب سب کرلیا اب اس نے زرنش کو سیدھا کیا۔۔۔۔

زرنش اپنے آنسو پونچھ رہی تھی۔۔۔

زاور نے اس کا ھاتھ پکڑا اور اسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

زرنش کو اس وقت اتنا درد ہو رھا تھا اسے کچھ پتا نہیں چل رھا تھا وہ بھی زاور کہ سینے سے لگی رو رہی تھی۔۔۔

زاور نے اس کہ آنسو صاف کیئے۔۔۔۔

بہت درد ہو رھا ہے۔۔۔

ہاں۔۔۔

زرنش نے سر ہلایا۔۔۔

اچھا تھوڑی دیر مین صیح ہو جائگا۔۔

زاور نے اسے تسلی دی اور ادھر اودھر دیکھنے لگا۔۔۔

وہ لوگ جنگل۔میں آگے آچکے تھے۔۔۔

اور زرنش اس حالت میں چل۔نہیں سکتی تھی۔۔۔

وہ کافی دیر ادھر اودھر دیکھتا رہا پھر وہیں پیر پھیلا کہ بیٹھ گیا۔۔۔

زاور آپی کو بلائیں نہ۔۔۔۔

اچھا یہاں درختوں میں ٹاور تم۔نے لگائے تھے۔۔۔

جن میں سنگل۔آئین گے اور۔ہم۔کال۔کریں گے۔۔۔۔

زرنش خوفزدہ ہوئی۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔

مطلب صاف ہے۔۔۔

اس جنگل۔میں جینا مرنا ہے اب ہمیں۔۔۔

مین نے یہان نہیں رہنا ۔۔۔

زرنش نے فورن کہا۔۔۔

جی جی کیوں نہین مین تو یہاں رہنے کہ لیے مرا جا رھا ہون۔۔۔

پلیز کچھ کرین نہ۔۔۔۔

اچھا ایک منٹ رکو۔۔۔

زاور اُٹھا۔۔

اس نے زرنش کو اپنی بازون میں اُٹھایا۔۔۔

یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہین آپ۔۔۔۔

کیا کر رہا ہوں مطلب۔۔۔

جناب سے چلا جائگا اس حالت میں۔۔۔

زاور نے زرنش کو دیکتے کہا۔۔۔۔

زرنش نے نظرں نیچے کرلیں۔۔۔۔

زاور کہ لبوں پہ ہلکی سی مسکراھٹ آگئی۔۔۔۔

زاور زرنش کو بانہوں میں اُٹھائے چل رہا تھا۔۔۔۔

زرنش کو بہت عجیب محسوس ہورھا تھا زاور کو اس کہ اتنے قریب ہونا۔۔۔۔

کافی دیر چلنے کہ بعد بھی کوئی راستہ نظر نہیں آرھا تھا زاور نے زرنش کو اتارا اور خود بھی وہی بیٹھ گیا۔۔۔

کیا ہوا۔۔

راستہ سمجھ نہیں آرھا یار۔۔۔

اندھیرا بھی ہونے والا ہے۔۔۔

اب کیا کرین گے۔۔۔

زرنش کو فکر لاحق ہوئی۔۔۔۔

معلوم نہیں۔۔۔

زرنش چپ ہو گئی۔۔۔۔

زرنش اور۔زاور آخر کہاں چلے گئے ہیں ہر جگھ دیکھ لیا کہین نہین مل رہے۔۔۔۔

عالیان صاقب اور کامران جو کب سے انہین ڈھوند رہے تھے واپس آتے ایک دوسرے سے کہنے لگے۔۔

سب لڑکیاں ایک ساتھ ہی کھڑین تھیں اور مسلسل رونے میں مصروف تھین۔۔۔

یار ایک تو ان کو دیکھو۔۔۔

کچھ ہو نہ رونے پہلے بیٹھ جائیں گی۔۔۔

عالیان نے جل۔کہ کہا۔۔۔۔

چپ کر جا یار گلے میں فلم۔پڑ جانی ہے ابھی کہ ابھی۔۔۔۔

صاقب نے اپنا مخلیصانا مشھورہ دیا۔۔۔۔

ہان تجھے تو کافی تجربا ہو گا۔۔۔

اب کہ کامران نے گفتگو مین حصہ لیا۔۔۔

ہان نہ ۔۔۔۔

وہ سب چھوڑون ان دونوں کو ڈھونڈو۔۔۔

ہان پر صاقب بھائی اپ یہان لڑکیون کہ ساتھ رکین رات ہونے والی ہے۔۔۔مین اور کامران بھائی جائیں گے ڈھونڈھنے۔۔۔

ٹھیک ہے پر دھیان سے ایسے نہ وہ لوگ آجائیں۔۔۔

پہر تمہیں ڈھونڈنے نکلنا پڑے۔۔۔

ہاہاہا نہیں یہیں کہیں ہونگے ہم۔لے کہ آتے ہیں۔۔۔۔

آپ سب یہیں ٹینٹ لگا لین۔۔۔

★★★●●●★★★●●●★★★●●●

رات کی سہاحی بڑھہ رہی تھی۔۔۔

زرنش کی خوف سے اور۔ٹھنڈ سے جان نکل۔رہی تھی۔۔۔۔

زاور نے اپنا کوٹ اتار کہ زرنش کو دیا۔۔۔

یہ۔پہن لو۔۔۔

پہر آپ۔۔۔

مجھے ٹھنڈ نہیں لگ رہی۔۔۔۔

زرنش نے چپ چاپ کوٹ لے کہ پہن لیا۔۔۔

ھم کب تک۔یہاں رکین گے۔۔۔

مجھے بہت ڈر لگ رھا ہے یہاں۔۔۔

زرنش نے بڑی معصومیت سے کہا۔۔۔

زرنش یار رات ہو گئی ہے مجھے راستہ بلکل سمجھ میں نہیں آرھا۔۔۔

صبح ہوگی تب کچھ ہو سکتا ہے ابھی اگر چلے تو پتا بھی نہیں چلے گا آگے جا رہے ہیں یا پیچھے اور آگے جنگلی جانور بھی ہو سکتے ہیں یہاں مجھے صحیح لگ رھا ہے کیونکہ مجھے لگتا ہے ہم۔اتنے آگے نہیں آئے۔۔۔

اور جانورون کی یہاں کوئی آواز نہیں اس لیے بہتر ہے یہیں روکیں آج رات۔۔۔

پر یہاں۔۔۔

میں سوؤں گی کیسے۔۔۔۔

ایک اُچکتی نگاھ زاور نے زرنش پہ ڈالی۔۔۔۔

میرے اوپر سونا تم۔۔

زرنش چپ کر کہ پیڑ سے ٹیک لگا کہ بیٹھ گئی۔۔۔

اچھا آو ادھر۔۔۔

زاور نے زرنش کا ہاتھ پکڑ کہ اپنے جانب کیا۔۔۔

نہ۔۔نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔

زرنش نہیں آئی تو زاور اس کہ پاس گیا اور اس کہ ساتھ درخت سے ٹیک لگا کہ بیٹھ گیا۔۔۔۔

کچھ دیر زرنش جاگتی رہی پر آخر اسے نیند آگئی۔۔۔۔

زاور نے دیکھا جب زرنش سو گئی ہے تو اسکہ گرد بازو حائل کر دیے اور خود بھی سو گیا۔۔۔۔۔

کامران اور عالیان بہت دیر سے ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئے۔۔۔

آخر کار وہ بھی ایک۔درخت کہ۔پاس بیٹھ گئے۔۔

یار یہ۔لوگ گئے کہاں۔۔۔

کامران نے پریشانی میں کہا۔۔۔

پتا نہیں بھائی اب تو مجھے بھی ڈر لگ رہا ھے کب سے ڈھونڈ رھے ہیں۔۔۔

عالیان آخری بار ان دونوں کو میں نے جھیل کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

بھائی جھیل سے تو جنگل قریب ہے وہ لوگ کہیں وہاں تو نہیں۔۔۔

ہو سکتا ہے اگر ہر جگھ نہیں ہیں تو مے بی وہاں ہونگے۔۔۔

چلو وہیں دیکھتے ہیں۔۔۔

جی بھائی چلیں۔۔۔

وہ دونوں جنگل کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

ٹارچ تو انکہ پاس تھی اس لیے وہ۔ہر ایک چیز کو غور دے دیکھ رہے تھے۔۔۔

کچھ دیر چلنے کہ بعد ہی انہیں زاور اور زرنش سوتے ہوئی نظر آئے۔۔۔

یہ رہے عالیان نے کامران کو آگے جانے سے روکا۔۔۔

کامران نے دیکھا تو اس کی پہر سے ہسی نکل گئی۔۔۔

کیا ہوا بھائی۔۔۔۔

عالیان میری بات لکھ کہ رکھ انکی شادی دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔

عالیان حیران ہوا۔۔۔

یار کچھ نظر نہیں آرہا تجھے۔۔۔۔

بھائی وہ جنگل کی وجھ سے۔۔۔۔

زاور کا نہیں پتا تجھے وہ۔کسی کو اس طرح اپنے پاس بیٹھائے گا۔۔۔

کامران نے عالیان سے سوال کیا تو وہ بھی سوچ میں پڑ گیا۔۔۔

شاید زاور کو زرنش پسند ہے۔۔۔

عالیان نے اپنا اندازہ لگایا۔۔۔

شاید نہیں میرے بھائی یقینً پسند ہے۔۔۔۔

کامران نے اپنا فیصلا سنا ڈالا۔۔۔

پر بھائی زرنش۔۔۔

زرنش کا پتا نہیں وہ ابھی معصوم ہے اس کہ بارے میں کچھ نہین کہہ سکتا۔۔۔

اچھا بھائی یہ سب تو بعد کی باتیں ہیں ابھی انہیں اُٹھائیں پہر چلیں۔۔۔

عالیان آگے بڑھنے لگا تو کامران نے فورن روکا۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔

زرہ میں انکہ یادیں تو قید کرلوں۔۔۔

کامران نے آنکھ دباتے کہا۔۔۔

اور پھر۔۔

کامران نے ان دونو کی پک لی۔۔۔

چل اب اُٹھا۔۔۔

کامران شریف بن کہ ایک سائیڈ کھڑا ہو گیا۔۔۔

عالیان زاور کی طرف بڑھا۔۔۔

زارور۔۔۔۔

اس نے ہلکے سے اس کا کندھا ہلایا۔۔۔

زاور کچی نیند میں تھا فورن اُٹھ گیا۔۔۔۔

عالیان کو دیکھ کہ اسے خوشی ہوہی۔۔۔

تھینک گوڈ یار تم۔لوگ آگئے۔۔۔مجھے تو رستہ نہیں سمجھ آرھا تھا۔۔۔

ہاں زرنش کو بھی اُٹھا دو۔۔۔

نہین عالیان اسے سونے دے۔۔۔

ہاں عالیان زرنش کو سونے دیتے ہیں۔۔۔

ایسا کرتا ہون میں زرنش کو اُٹھا کہ۔چلتا ہوں۔۔۔

کامران نے بھی زاور کو چڑھانے کہ۔لیے بیچ میں حصہ لیا۔۔۔

نہیں بھائی میں لے جاؤنگا۔۔۔

پاؤن مین لگا ہے زرنش کہ۔۔۔

کہاں لگا ہے عالیان نے پریشان ہوتے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں کانٹا لگا تھا نکال دیا وہ چل نہیں پا رہی تو اُٹھانے کا فائدہ نہیں میں اُٹھا کہ لے چلتا ہوں زاور نے ایک ہی باری میں سب بتا دیا۔۔۔

کامران کو اس وقت زاور ایک کیوٹ بچا لگ رھا رھا جو اپنی چیز کسی اور کو نہین دینا چاھہ رھا تھا۔۔۔

کامران نے اپنی ہسی دباتے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے زاور تم۔ہی اُٹھا لو۔۔۔

یہ کہہ کہ کامران کی ہسی روکنا مشکل ہو رہی تھی جب عالیان نے اسے کہنی ماری۔۔۔۔

اور۔چپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔

کامران نے کان پہ ہاتھہ رکھہ کہ سوری کہا۔۔۔دھیمی سے جو صرف عالیان نے سنا۔۔۔۔

زاور نے زرنش کو اُٹھایا اور وہ لوگ ٹارچ کی روشنی میں آگے بڑھنے لگے۔۔۔۔

زاور بھائی آگے دیکھہ کہ۔چلو۔۔۔

کامران نے جب دیکھا زاور کی نظریں زرنش۔پہ۔ہیں تب اس پہ۔چوٹ کی۔۔۔

زاور نے نظر کا۔زاویع کامران کی طرف کیا۔۔۔اور ہلکی مسکراھٹ کے ساتھہ کہا۔۔۔

جی بھائی فکر نہ کریں میں وہ نہین کرونگا جو آپنے کیا تھا۔۔۔

کامران کی ہسی کو فورن بریک لگی عالیان نے زاور کی طرف دیکھا۔۔۔

مطلب۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔

۔

بھائی بتا دوں تین جنوری کیا ہو تھا۔۔۔

کامران کا دماغ فورن اس طرف دوڑا۔۔۔

اااا کچھ نہیں زاور اچھا مزاک کر لیتے ہو۔۔۔

زاور ہسا اور کہا جی بھائی بھتر سمجھ گئے ہونگے آپ۔۔۔۔

کامران اپنی ہسی چھپاتا جلدی۔جلدی قدم۔بڑھاتا آگے بڑھ گیا۔۔

کوئی مجھے کچھ بتائے گا۔۔۔

کامران کو۔آگے بڑھتا دیکھ عالیان نے زاور سے ہوچھا۔۔۔۔

ہاں بتاؤ گا پہر کبھی۔۔۔۔

اور وہ۔دونوں بھی آگے بڑھہ۔گئے اور ٹینٹ تک۔پہنچ گئے۔۔۔

رات کہ۔3 بج۔چکے تھے سب جاگ رہے تھے اور مسلسل دعاؤں میں لگے تھے جب یہ۔سب وہاں ہہنچے سب انکی۔طرف بڑھے اور شکر ادا۔کیا۔سب خیریت سے ہیں۔۔۔۔

پر زرنش کو۔کیا ہوا ہے۔۔۔

عالیہ کومل صائمہ پریشانی میں آگے بڑہیں۔۔۔۔

کچھ نہیں سوئی ہوئی ہے۔۔۔۔

اندر لے چلو زرش کو زاور۔۔۔

کومل نے سادگی سے کہا کیونکہ اسے زاور کا یوں زرنش کو اُٹھائے کھڑے رہنے صحیح نہیں لگ رھا تھا۔۔۔۔

زاور نے زرنش کو لیٹایا اور خود کھڑا ہو گیا۔۔۔

کومل۔عالیہ صائمہ زرنش کہ پاس بیٹھ گئیں۔۔۔۔

آپی زرنش کو تو بخار ہے۔۔۔

عالیہ نے زرنش کا ہاتھ پکڑا تو وہ تپ رہی تھی۔۔۔۔

زاور کیا ہوا ہے زرنش کو کومل نے زاور سے سوال کیا۔۔۔۔

پاؤں میں کانٹا لگ گیا تھا جنگل میں۔۔۔۔

شاید بخار اس لیے ہو گیا ہے۔۔۔

زاور کی بات سنتے سب نے زرنش کے پاؤں کی جانب دیکھا۔۔۔

زخم گہرا تو نہیں تھا پر زرنش کانچ کی گڑیا کی جیسی تھی زرہ سی چوٹ پہ اسے بخار ہو جاتا تھا۔۔۔

کومل نے اس کی چوٹ پہ ہاتھ لگایا۔۔۔

سی۔۔۔زرنش کو سوتے میں تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔

کومل اور عالیہ کی آنکھوں میں نمی آگئی۔۔۔

اوو خدا کا خوف کرو۔۔۔

کچھ نہیں ہوا ہے زرہ سی چوٹ ہے ٹھیک ہو جائگی اب اس میں رونے والی بھلا کونسی تو بات ہے۔۔۔

زاور کو تپ چڑھ گیا۔۔۔

تمہاری بہن ہوتی تب تمہیں احساس ہوتا۔۔۔

اووو بی مجھے معافی دے دو آپ لوگ یہ بھائی بھن کہ لوجک نے ناک میں دم کردیا ہے۔۔۔

کامران اپنی ہسی چھپا کہ ایک سائیڈ ہو گیا۔۔۔ورنہ وہ اتنا سمجھ گیا تھا اب کوئی گڑبڑ کی

زاور نہیں بخشے گا۔۔۔

۔

وہیں عالیان کو بھی زاور کی بات پہ ہسی آرھی تھی۔۔۔

کیون زاور بھائی بھن سے کیا ہوتا ہے۔۔۔

زاور نے ایک نظر عالیان پہ ڈالی پہر کہا۔۔۔

میں جب سے پاکستان آیا ہوں بھائی بھن بھائی بھن میری تو اب برداش سے باھر ہو رھا ہے۔۔۔

ہاہاہا سب کہ ایک ساتھ قہقہے لگے۔۔۔

اچھا اب سب آگئے ہین تو ہوٹل۔واپس چلیں۔۔۔

صائمہ نے سمجھداری کہ بات کی۔۔۔

ہاں صحیح کہہ رہی ہو چلو اُٹھو سب ۔۔۔

پر زرنش کو چوٹ لگی ہے۔۔۔

عالیہ پریشان ہوئی۔۔۔

اس۔سے پہلے کوئی کچھ کہتا زاور زرنش کہ قریب آیا۔۔۔

عالیہ ہٹو۔۔۔

عالیہ دور ہوئی۔۔۔زاور زرنش کو اُٹھاتا بس کی طرف بڑھہ گیا۔۔۔

چلیں سب لوگ آجائیں۔۔۔

سب حیران تھے زاور کی اس حرکت پہ۔۔۔

کامران عالیان کہ۔قریب آیا اور اس کہ۔کان میں سرگوشی کی۔۔۔

میری بات لکھہ لو یہ لڑکا یہاں ضرور کوئی ریکاڈ قائم۔کرنے والا ہے پیار محبت کی۔۔۔

عالیان کامران کی بات پہ بس مسکرا کہ رہہ گیا۔۔۔

ویسے بھی عالیان کی عادت کم۔بولنے کی تھی۔۔۔

وہ۔کبھی کسی کے معملے میں انٹرفیئر نہین کرتا تھا۔۔۔

سب بھی زاور کہ پیچھے بس تک پہنچے۔۔۔

زرنش کی نیند کھلی تو اس نے خود کو زاور کی بازوؤن میں پایا۔۔۔

زرنش کو اس وقت کچھ سمجھ نہیں آرھا تھا بخار کی وجھ سے بھی غشی تاری تھی ابھی ادھ کھلی آنکھوں سے زاور کو دیکھ رہی تھی جو اسے اُٹھا کہ چل رھا تھا۔۔۔

کہاں ہیں ہم۔۔۔

بمشکل زرنش کی آواز نکلی۔۔۔

سو جاؤ چپ چاپ۔۔۔

زرنش نے دوبارہ آنکھیں بند کرلیں۔۔۔

وہ اس جنگل کو رات کو نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

زاور نے زرنش کو جب بس کی پچھلی سیٹ پر لیٹایا زرنش نے آکیں کھولیں۔۔۔

ہم۔بچ گئے۔۔۔

زاور کو اس کی معصومیت پہ بہت پیار آیا پر وہ بس سے باھر نکل گیا کیونکہ عالیہ کومل اور صائمہ پہنچ چکی تھیں۔۔۔

عالیان کامران اور صاقب بس کہ باھر کھڑے تھے۔۔۔

زاور بھی بس سے نیچے اترا اور ان کہ ساتھ کھڑا ہوگیا۔۔۔

بھائی چلیں اب یہاں کیوں کھڑے ہیں آپ۔سب۔۔۔

زاور نے صاقب سے پوچھا۔۔۔

ڈرائیور۔ کو اُٹھایا ہے واشروم سے ہو کہ۔آرھا ہے۔۔۔

اچھا بھائی کہتا زاور بھی انکہ ساتھہ انتظار کرنے لگا۔۔۔

زرنش کو بخار تھا اور سب کو دیکھہ کہ وہ رونے لگی۔۔۔

اسے سب نے دلاسا دیا اور چپ کرایا۔۔۔

کسی نے اسے کچھہ نہیں پوچھا اور اسے کہا سب ٹھیک ہے سو جاؤ

زرنش کہ سرہانے عالیہ بیٹھہ گئی کومل اس کی دوسری سائیڈ بیٹھہ گئی۔۔۔

جب کہ صائمہ اگلی سیٹ پر براجماں ہوئی۔۔۔۔۔

ڈرائیور بھی آچکا تھا سب اندر آگئے۔۔۔۔

سب نے آکہ زرنش کی طبعت پوچھی جب تک زرنش دوبارہ سو چکی تھی۔۔۔۔

زاور اس سے اگلی سیٹ پر بیٹھہ گیا۔۔۔۔

بس اپنی منزل کی طرف رواں تھی۔۔۔۔

زاور بار بار زرنش کو دیکھہ رھا تھا۔۔۔۔

اس بات کو عالیان اس بار نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

کامران اور صاقب تو آگے سو چکے تھے۔۔۔۔

♠♠♣♣♣♣♠♠♠♠♠♣♣♣♠♠♠♠

ہوٹل پہنا تو زرنش کو عالیہ نے زرنش کو اُٹھایا۔۔۔

کیونکہ اسے ڈر تھا کہ زاور ابھی آجائگا اُٹھانے۔۔۔۔

زرنش اُٹھو ہوٹل۔آگیا ہے۔۔۔۔

زاور نے دیکھا عالیہ زرنش کو اُٹھا چکی ہے تو چپ چاپ بس باھر نکل گیا۔۔۔

اور سب بھی آہستہ آہستہ بس سے باھر نکل گئے۔۔۔۔

عالیہ کو مل زرنش کو لے کہ آرھین تھیں کیونکہ پاؤں میں چوٹ کی وجھہ سے وہ چل نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

بس میں اسٹیئرس تھیں۔۔۔

زرنش کو عالیہ نے احتیاط سے اتارہ پھر بھی نیچے اترتے اترتے گر گئی۔۔۔۔

کیا ضرورت تھی ایسے آنے کی جب چلا نہیں جا رہا تھا تو کیوں چل رہی ہو۔۔۔۔

زاور نے زرنش کو اُٹھاتے کہا۔۔۔۔

عالیہ کہ ساتھہ ساتھہ وہاں سب کہ منہ کھلے رہہ گئے۔۔۔۔

بس ایک انسان وہاں ایسا تھا جس کو ہسی آرہی تھی۔۔۔

اور وہ تھا کامران۔۔۔ ۔۔۔

زرنش نے بہت کہا زاور کو اسے اتار دے پر اس نے ایک نہین سنی۔۔۔

اسے روم میں جاکہ لیٹایا اور خود باھر نکل گیا۔۔۔

سب بھی پہنچ چکے تھے۔۔۔۔

اور اب سب اپنے کمرون میں آرام کی غرض سے جا چکے تھے کل سب نے نکلنا تھا۔۔۔۔

صبح سے سب جانے کی تیاری کر رہے تھے زرنش کی طبعت اب کافی بہتر تھی۔۔۔

پر وہ صبح سے بیڈ پر ہی تھی۔۔۔۔

سب نے کہا کہ ایک دن اور رک جائیں لیکن اس نے منع کر دیا۔۔۔۔

اور وہ سب گھر کہ کہ لیے روانا ہو گئے زرنش کو اب بھی پیر میں درد تھا اس لیے وہ صحیح سے چل نہیں پا رہی تھی پر اب وہ چل پا رہی تھی۔۔۔۔

بس میں پورا راستہ سب کا خاموشی سے گذرہ۔۔۔۔

★★★●●●★★★★●●●★★★★●●●★★★★●●●●★

اس بار سب عابد میشن اترے تھے انہیں پہنچتے پہنچتے رات ہو گئی تھی سب بیحد تھک چکے تھے۔۔۔۔

اس لیے آرام کرنا مناسب لگا ۔۔۔۔سب کو۔۔۔۔

ورنہ وہ سب جب بھی کہیں سے گھوم کہ آتے تھے آدھی رات تک بہیٹھ کہ باتیں کرتے تھے۔۔۔۔۔

کوفی پیتے تھے اور مستی کرتے تھے لیکن اس بار سب بہت تھکے ہوئے تھے تو سب آتے سو چکے تھے۔۔۔۔

البتہ زرنش کا سب نے پوچھا تھا گھر میں بھی آمی کافی پریشان ہوئیں اسے دیکھ کہ لیکن سب نے تسلی دی تو وہ بھی ریلیکس ہو کہ سو گئیں۔۔۔

★★●●●★★★★●●●★★★★●●●●

اگلے دن سے سب اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے۔۔۔

پر۔زرنش یونی نہیں جا رہی تھی ایک ہفتے سے۔۔۔

آج زاور کی برداش ختم۔ہو گئی تو اسے لینے آگیا۔۔۔

زرنش اب تک آرام سے سوئی ہوئی تھی۔۔۔

زاور اس کہ سر پہ آن پہنچا۔۔۔

زرنش اُٹھو۔۔۔

زاور نے اس کی چادر کھینچی۔۔

لیکن اس کہ بعد اسے خود بھی شرمندگی ہوئی۔۔۔

زرنش کہ کپڑے بی ترتیب تھے وہ پریشان ہوگئی اور فورن اُٹھ کہ اپنے کپڑے ٹھیک کرنے لگی۔۔۔

زاور نے اپنا چھرا دوسری سائیڈ کرلیا۔۔۔

اور اسے کہہ کہ نکل گیا پانچھ منٹ میں نیچے آؤ تیار ہو کہ۔۔۔

●●●●★★★★●●●●★★★★●●●●

۔زرنش نیچے آئی تو زاور اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

جی۔۔۔

یونی کیوں نہیں چل رہیں۔۔۔

زاور نے زرنش کی طرف دیکھتے پوچھا۔۔۔

وہ۔۔۔میں۔۔۔

طبعت ٹھیک نہین ہے۔۔۔۔

کیا ہوا ہے تمہیں زاور نے ایک دم اُٹھ کہ زرنش کا ماتھا چیک کیا۔۔۔

زرنش سٹپٹا کہ پیچھے ہٹی۔۔۔۔

آپ مجھے ٹچ کیوں کرتے ہو بار بار۔۔۔

کب کیا ٹچ۔۔

یہ ابھی جو کیا۔۔۔۔

یہ ٹچ کرنا نہیں بخار چیک کرنا تھا اب جاؤ جاکہ تیار ہو یونی چلو اور اب کوئی بحس کی میں چچا کو تمہاری ہر شکایت لگا دونگا۔۔۔

توبہ ہے۔۔۔

ایک تو میں آپ میں سے پھس گئی ہوں۔۔۔

چلتی ہون۔۔۔

زرنش واپس اپنی ٹون مین آگئی۔۔۔

زاور ہسی دباتا گاڑی کہ پاس چلا گیا اور زرنش کا ویٹ کرنے لگا۔۔۔۔

زرنش کہ آتے وہ دونوں یونی کہ لیے روانا ہو گئے۔۔۔۔

●●●●●★★★★★●●●●★★★★★●●●●

ثنا فرح مسکان زرنش کو دیکھ کہ بہت خوش ہوئین وہیں انکہ شکوے بھی جاری تھی۔۔۔

منحوس کہان مر گئی تھی مری سے آئے ہوئے بھی تجھے ہفتہ ہو گیا۔۔

اور تو اب یونی آرہی ہے۔۔۔

آرے یار کیا بتاؤن وہان سے جب سے آئی طبعت خراب تھی آج بھی زاور بھائی لائے ہیں ورنہ نہیں آتی۔۔۔

اووو ھھووو سو رومینٹک۔۔۔

ثنا نے بڑے شرمیلے انداز میں کہا۔۔

جسے دیکھ کہ زرنش کا دل جل گیا۔۔

ٹھا۔۔

ثنا کو زرنش کا جنرل لگا۔۔ منحوس کبھی کچھ ڈھنگ کا بول لیا کر۔۔

ہاہاہا میری جان یہ تو شروعات ہے۔۔

ثنا کی بات پہ سب ہسنے لگیں۔۔

مرو تم سب دوست نہیں دشمن ہو تم سب میری۔۔۔

زرنش اُٹھ کہ جانے لگی۔۔۔

اچھا نہ نہین کرتے بیٹھ جا۔۔

فرح نے زرنش کو دوبارہ بیٹھا دیا۔۔

کچھ دیر باتیں کر کہ وہ سب کلاس لینے چلی گئیں۔۔۔۔

کلاس لے کہ زرنش اور زاور ساتھ ہی کلاس سے باہر آئے کیونکہ اب کوئی کلاس نہین تھی تو انہیں گھر جانا تھا۔۔۔

★★★★★●●●●★★★★●●●●★★★★●●●●

گھر آکہ زرنش سکون سے سو گئی۔۔۔ابھی اسے سوئے آدھا گھنٹا ہی ہوا تھا کہ اس کا موبائل بجنے لگا۔۔۔۔

تین چار دفعہ بج کہ بند ہونے کہ بعد اب پہر بج رہا تھا جس پہ زرنش کی آنکھ کھل گئی۔۔۔

اور اس نے بہ دھیانی میں کال اُٹھا لی۔۔۔

اسلامُ علیکم۔۔۔۔

زرنش نے خمار بھری آواز میں کہا۔۔۔۔

والیکم۔اسلام۔۔۔

کیسی ہو میری جان۔۔۔۔

یہ بات سن کہ تو زرنش کی نیند ہی غایب ہو گئی۔۔۔۔

فورن اس نے نمبر دیکھا تو وہی رانگ نمبر۔۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ۔۔۔۔۔

زرنش کو تپ چڑھ گئی۔۔۔

یہ بکواس نہیں حقیقت ہے میری جان۔۔۔

بیجودہ انسان اس طرح کی بکواس تم۔کر کیسے رہے ہو میرے ساتھ۔۔۔۔

زرنش کو بہت غصہ آرھا تھا۔۔۔۔

شکر کرو اب تک صرف میں باتون کی حد تک ہوں۔۔۔

کچھ کرنے پہ آیا نہ اس دن روتی رہہ جاؤگی۔۔۔۔

کیا کرلوگے تم۔۔۔

کہا ہے نہ بہت کچھ مجھے یہ تک پتا ہوتا ہے تم یونی کونسے کپڑے پہن کہ آتی ہو آج تم پرپل کرلر کی فراک میں بہت پیاری لگ رہیں تھیں۔۔۔۔

زرنش کے پسینے آنے لگے اس نے فورن کال رکھ دی۔۔۔۔

کال بار بار آنے پہ زرنش۔نے دوبارہ۔کال۔اُٹھائی۔۔۔

تم۔میرے سامنے آؤ ایک بار تمہارا منہ توڑ دونگی۔۔۔۔

اووو بیبی پلاسٹک کا۔منہ نہیں ہے میرا نہ۔ہی چائینا۔کا۔لگا ہوا ہے جو۔تم۔آسانی سے توڑ دوگی۔۔۔۔

اگر تم میں ہمت ہے نہ تو میرے سامنے آؤ۔۔

ہمت کی بات مت کرو جان من ورنہ پہر شکایت دوگی۔۔۔۔

میرے سامنے آؤ تم۔ایک بار دیکھ لونگی تمہیں۔۔۔۔

بیشک بہت قریب سے دیکھوگی تم ایک دن مجھے پر ابھی تھوڑا وقت ہے۔۔۔۔

گھٹیا انسان ہو تم ایک نمبر کہ۔۔۔

بات سنو زرنش تم بہت خوبصورت ہو پسند آگئی ہو تم مجھے۔۔۔۔

میری جوتی سے کہہ کہ زرنش نے کال کاٹ کہ موبائل آف کر دیا۔۔۔

وہان زاور نے ہس کہ موبائل۔دیکھا اور بستر میں دراز ہو گیا۔۔۔

★★★★●●●●★★★★●●●●★★★★★●●●●

اگلے دن یونی میں اسٹیج شو کی باتیں شروع ہو گئیں۔۔۔

سب اسٹوڈینٹس ایکسائیڈیڈ تھے۔۔۔۔

زاور کہ پاس بھی کچھ لڑکے آئے اور اسے حصہ لینے کا کہا۔۔۔

زاور نے پوچھا کیا تھیم ہے شو کی۔۔۔۔

تب ایک لڑکے نے بتایا۔۔۔

ثقافت دیکھانی ہے اور جو جس کا دل کرے وہ کرے۔۔۔۔

زاور کے دماغ میں فورن ایک آئیڈئے نے جنم لیا۔۔۔۔

اب اس بھائی کہ لوجک کو ختم کرنے کا ٹائیم آگیا۔۔۔

زاور۔زیر۔۔۔لب مسکریا۔۔۔اور پوچھا۔۔۔۔

ثقافت دیکھانی ہے نہ۔۔۔

زاور نے پوچھا۔۔۔۔

ہاں۔۔جواب ہمایون نے دیا۔۔۔

تو یار اس بار ایسا کرتے ہیں ہم اپنے کلچر کی شادی دیکھاتے ہیں۔۔۔

واہ یار آئیڈیا برا نہیں۔۔۔۔

سب کو زاور کا آئیڈیا بہت پسند آیا۔۔۔۔

چل پہر اس پہ عمل کرتے ہیں۔۔۔۔

سب ہستے سیمینار کی طرف چل دیئے۔۔۔۔

●●●●★★★★●●●●★★★★●●●●

عالیان سو رہا تھا جب اسے اس کہ دوست ناظم کی کال آئی۔۔۔

ہاں ناظم بول۔۔۔

عالیان نے اُٹھتی کہا۔۔۔۔

یار ہماری ریزلٹ آگئی ہے۔۔۔۔

اس نے اداس ہوتے کہا۔۔۔۔

تو اس میں اداس ہونے والی کیا بات ہے یہ تو خوشی کی بات ہے۔۔۔۔

یار خوشی کی بات تو تیرے لیے ہے۔۔۔۔تیری فرسٹ پوزیشن آئی ہے۔۔۔۔

میرا ایک امپرو ہے۔۔۔

اچھا چل یار کوئی نہیں۔۔۔

پاس ہو جائگا ابھی امپروو کہ فارم آئیگے بھر دینا۔۔۔

ہاں اچھا اگر تو فری ہے تو آجا یونی سے چکر لگا آتے ہیں۔۔۔

ہاں مین آتا ہوں۔۔۔

●●●★★★★●●●●★★★★●●●●

عالیان فریش ہو کہ سیدھا عابد مینشن پہنچا وہان سے عالیہ کو لیا اور یونی کہ لیے روانا ہو گیا۔۔۔

پورا۔راستہ خاموشی سے گذرہ۔۔۔

عالیہ وہاں پہنچی تو سیدھا نوٹس بورڈ کہ طرف گئی۔۔۔۔

وہاں اپنی رلزلٹ دیکھہ کہ بہت خوش ہوگئی۔۔۔

کیونکہ عالیہ کی فورتھ پوزیشن تھی۔۔۔۔

عالیہ سیدھا زرنش کی کلاس کی طرف بھاگی۔۔۔

کلاس کہ باھر کھڑی ہو کہ اس. زرنش کو بلایا۔۔۔

زرنش کہ ساتھہ زاور بھی باھر آگیا عالیہ کو دیکھہ کہ۔۔۔۔

کیا ہوا آپی آپ ہانپ کیوں رہی ہو۔۔۔

بتاتی ہو بتاتی ہوں۔۔۔

عالیہ نے سانس لیتے کہا۔۔۔۔

ہووووو۔۔۔۔

اوکے میرا ریزلٹ آگیا ہے اور میری فورتھ پوزیشن آئی ہے اور عالیان

کی فرسٹ۔۔۔۔

عالیہ نے اتنی روانی سے کہا کہ کسی نے یہ بات نوٹ نہین کی کہ عالیہ نے اس بار عالیان کو بھائی نہین

کہا تھا۔۔۔۔

واؤؤؤؤ۔۔۔۔

آپی بہت مبارک ہو زرنش عالیہ کہ گلے لگ گئی۔۔۔۔

زاور نے بھی اسے مبارک دی اور پوچھا عالیان کہان ہے۔۔۔۔

وہ باھر ہیں۔۔۔

زاور باھر آگیا ۔۔۔۔۔

عالیہ اور زرنش بھی کینٹین کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔۔

مبارک ہو بہت تمہیں۔۔۔۔

زاور عالیان کہ گلے لگ کہ مبارک دینے لگا۔۔۔۔

خیر مبارک۔۔۔

تو سنا کیا کر رہا تھا۔۔۔۔

چھولے بیچ رہا تھا۔۔۔۔

یار ظاھر سی بات ہے کلاس میں انسان پڑھائی کرتا ہے۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔

غصہ جلدی آجاتا ہے میرے بھائی تجھے۔۔۔

نہیں یار غصہ نہین مزاک کر رھا تھا۔۔۔

اچھا بتا ٹریٹ کب دے رھا ہے۔۔۔۔

جب تو کہہ۔۔۔۔

عالیان نے خوشدلی سے کہا۔۔۔۔

اچھا چل پہر کینٹین۔۔۔۔

ہاں چل۔۔۔

دونوں کینٹیں کی طرف چل دیئے وہاں جاکہ دیکھا تو زرنش اور عالیہ چاٹ کھانے میں مصروف تھین۔۔۔۔

یہ دیکھو زرہ کتنی بکھڑ ہیں دونوں۔۔۔

زاور عالیان کو دیکھتے ہستے کہا۔۔۔۔

اکیلے تم۔لوگ کھانے آگئیں۔۔۔۔

بندہ صلاح ہی مار لیتا ہے کیا پتا کوئی اگلا بل ہی دے دیتا۔۔۔۔

زاور نے بھی زرنش کو دیکھتے چوٹ کی۔۔۔۔

آپ لوگون سے اتنی سستی ٹریٹ نہین لین گے چلیں پیزہ کھانے۔۔۔

زرنش نے بھی مزے سے چاٹ کھاتے کہا۔۔۔

گڈ آئیڈیا۔۔۔اگر تم دونون کی کلاسس نہین ہین تو چلو پیزہ کھانے چلتے ہین۔۔۔

عالیان نے سب کو آفر دی۔۔۔

سب وہان سے پیزہ کھا کہ پہر گھر واپس لوٹے۔۔۔۔۔۔

آج کا دن سب کا بہت اچھا گذرہ۔۔۔

گھر مین بھی سب بہت خوش تھے۔۔۔

اور اب عالیان نے اپنے بزنس کا پلان اپنے بابا کو دیکھایا انہیں بھی عالیان کا آئیڈیا بہت پسند آیا۔۔۔

اب عالیان نےدوسرے دن سے اس پہ۔کام شروع کر دیا تھا۔۔۔

زرنش یار میں نے سنا ہے ہمارے ڈیپارٹمینٹ میں ایک اسٹیج شو ہو رھا ہے۔۔۔

ہاں سنا تو ہے پر پتا نہیں ہے کیا۔۔۔

یار اس میں شادی دکھائی جائگی پوری طرح ہر رسم۔۔۔

کیا۔۔۔

پر ایسا اسٹیج شو کیوں۔۔۔

بس یار مسلم کلچر دیکھانا ہے۔۔۔

اس میں شادی دیکھائں گے پوری طرح۔۔۔

ارے ے ے۔۔۔

تو کیا شادی ہو جائگی جو پرفارم کریگا۔۔۔

ارے نہیں پاگل۔۔۔یہ تو بس ایک ڈرامہ ہو گا۔۔۔

سب جھوٹ ہو گا۔۔

اچھا پھر تو صحیح ہے۔۔۔

کون کون پرفارم کر رہا ہے۔۔۔۔

اور۔سب سے بڑی بات دولھا دلھن کون ہیں۔۔۔

زرنش نے چپس سے انصاف کرتے پوچھا۔۔۔

یار اب تک کوئی سلیکٹ نہیں ن ہوا۔۔۔۔

اچھا پھر تیرا نام دے دیں۔۔۔

تجھے ویسے بھی بہت شوق ہے شادی کا۔۔۔۔

زرنش نے ثنا کو شرارت سے کہا۔۔۔۔

ہائے کاش کہ ایسا ہوتا پر انہیں ایک خوبصورت اور نازک دلھن چاھئے یار۔۔۔

اب میں کہاں سے نازک لگتی ہوں۔۔

ہاں یار تم رہی گیندی کا پھول اور انہیں چاھئے گلاب کا پھول۔۔۔

فرح نے بھی گفتگو میں حصا لیا۔۔۔

فرح کی بچی دال دال کچی۔۔۔

خود تو بڑی مس ورلڈ ہے۔۔۔

مجھے ایسا کوئی شوق بھی نہیں ہے۔۔۔۔

زرنش تو تو ہر طرح سے پرفیکٹ ہے اس ڈرامہ کہ لیے تو اپنا نام کیوں نہیں دیتی۔۔۔

ثنا نے زرنش کو دیکھتے کہا۔۔۔

جو کہ چپس کھانے میں بزی تھی۔۔۔

چھوڑو مجھے کوئی شوق نہیں شادی کا۔۔۔

ارے پر یہ تو جھوٹا ناٹک ہے۔۔

اس میں کیا مسئلا ہے تجھے۔۔۔

ہاں زرنش یہ لوگ صحیح کہہ رہی ہیں۔۔۔

تمہیں حصا لینا چاھیئے۔۔۔

زاور جو کب سے ان کی باتیں سن رہا تھا وہ بھی ثنا کی بات سے اتفاق رکھتا تھا۔۔۔

جی نہیں۔۔میں نے نہیں لینا۔۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں کسی لڑکے کہ ساتھ پرفارم کروں۔۔۔

تمہیں کسی اور کہ ساتھ پرفارم کرنے کا کون کہہ رہا ھے۔۔۔

میرے ساتھ کرنا تم۔۔۔ آپکہ ساتھ تو بلکل بھی نہین کرنا۔۔۔

کیوں۔۔۔۔

زاور نے کمال ضبط سے پوچھا۔۔۔۔

بس میں نے نہیں کرنا آپکہ ساتھ بھی۔۔۔

اچھا تم مجھے منع کروگی۔۔۔۔

زاور نے آئبروز اچکائے۔۔۔

پر ۔۔۔۔مجھے نہیں ہے شوق اس سب کا۔۔۔۔

ہاں پر میں کہہ رہا ھون نہ ہم دونوں کہ نام میں دے آیا ہوں۔۔۔

کیا مجھہ سے بغیر پوچھے۔۔۔۔

زرنش حیران ہی تو ہوئی تھی۔۔۔۔

ہاں اور اب چلو گھر مجھے آج تھوڑا کام ہے۔۔۔

تو آپ چلے جائیں میں بعد میں آجاؤگی۔۔۔۔

کیا کہا۔۔۔

زاور نے غصے سے زرنش کو دیکھا اور کہا۔۔۔

کیا کہا ہے میں نے تمہیں زرنش اُٹھو چلو۔۔۔۔

ایک تو بندوق کی طرح ہر وقت میرے سر پہ سوار رہتے ہو آپ۔۔۔

مجھے تو آپکی سمجھہ نہیں آتی۔۔۔

آئگی بھی نہیں۔۔۔

زاور نے دل جلانے والی سمائل پاس کی۔۔۔۔

اور زرنش پیر پٹکھتی زاور کہ ساتھ چل دی۔۔۔

●●●●★★★★●●●●★★★★●●●●

علیان نے اپنے نیو بزنس کا کام۔اسٹارٹ کر دیا تھا۔۔۔

ابھی وہ۔گھر۔ہی آیا تھا جب آسیہ۔بیگم۔اور کامران آپس مین باتین کر۔رہے تھے۔۔۔۔

کیا باتین ہو۔رہیں ہیں۔۔۔۔

عالیان بھی ساتھ۔بیٹھ گیا۔۔۔۔

کچھ نہیں بیٹا کامران سے کہہ رہی ہوں اب شادی کرلے اپنا بزنس بنا۔چکا ہے اب بھی شادی کہ۔لیے ہان نہیں کر۔رہا۔۔۔

ہان بھائی اب آپ بھی شادی کر ہی لیں۔۔۔

مما کوئی لڑکی ہے آپکی نظر میں۔۔۔

میری نظر مین تو کوئی نہیں میں نے کامران سے کہا ہے کہ جو پسند ہے بتا دے ہم۔اسی سے کر دین گے۔۔۔۔

پر یہ کہتا ہے کوئی پسند ہی نہیں۔۔۔۔

اچھا مما پہر آپ ہی کوئی پسند کرلیں۔۔۔۔

عالیان نے بھی آسان سا حل بتایا۔۔۔

یہ بھی صحیح ہے میں آج ہی ثمینہ بھابھی کہ ساتھ جاتی ہون رشتہ کروانے والی کہ۔پاس۔۔۔

کامران خاموشی سے وہان سے اُٹھ گیا۔۔

لگتا ہے شرما گیا ہے۔۔۔

عالیان نے پیچھے سے ہانک لگائی۔۔۔

جو کامران نے بخوبی سنی۔۔۔

●●●●★★★★●●●●★★★★●●●●

مما ابھی سے میری شادی کا کیسے سوچ سکتین ہین۔۔۔

کامران کمرے میں چکر کاٹنے لگا۔۔۔

ابھی وہ چکر ہی کاٹ رہا تھا کہ اس کا موبائل بجنے لگا۔۔

اب اس کو کیا ہے۔۔۔

کامران کو اس وقت منیجر کا فون آنا بہت برا لگا تھا۔۔

ہاں کیا ہوا۔۔

کامران نے غصے سے کہا۔۔۔

اوکے آرھا ہون کہتے کامران گھر سے آفیس کہ لیے نکل گیا۔۔

●●●●★★★★●●●●★★★★●●●●

آپی کب تک آپ ایسے اداس رہیں گی۔۔۔

کومل بیڈ پہ بیٹھی کسی نکتے پہ غور کر رہی تھی عالیہ کی آواز پر چونکی۔۔۔

کومل اب ہر وقت اپنے کمرے مین رہتی تھی۔۔۔

اب نہ ۔وہ کوئی ریسپپی آزماتی تھی نہ زیادہ کسی سے بولتی تھی۔۔۔

عالیہ کی بات پہ اس نے سر اوپر اُٹھایا اور کہا۔۔۔

عالیہ ایسی کوئی بات نہیں بس ویسے بیٹھی تھی۔۔۔

آپی اب آپ کوئی ریسپپی نہیں ٹرائی کرتیں۔۔۔

مما بھی کل پوچھ رہین تھیں۔۔۔

عالیہ میں جس کہ لیے سب کرتی تھی جب وہ ہی نہیں سمجھ پایا تو اب کیا فائدہ کچھ کر کہ۔۔۔

کومل کی آنکھیں نم ہو گئین۔۔۔

۔اس وقت عالیہ کو کامران پہ بہت غصہ آیا۔۔۔

پر اس کہ پاس کوئی الفاظ نہیں تھے جن سے وہ کومل کو دلاسا دے سکتی اس لیے چپ چاپ کومل کو خود سے لگا لیا۔۔۔

❤❤❤❤ ❤❤❤❤ ❤❤❤❤

اسٹیج شو کی تیاریاں زورو شور پر تھیں۔۔۔

اسٹیج شو کہ مطابق ہر رسم کو دیکھانا تھا۔۔۔

زاور اور زرنش کہ۔علاوہ۔۔۔دو اور جوڑیا سلیکٹ کی گئیں تھیں۔۔۔۔

اور فرسٹ سیکنڈ تھرڈ۔۔۔۔

اسٹوڈینٹس کی رائے پہ ڈیپینڈ تھا۔۔

❤❤❤❤❤❤ ❤❤❤❤ ❤❤❤❤

۔یونی میں زرنش اور زاور کا کپل بہت مشہور ہو رہا تھا۔۔

۔کیونکہ۔۔

سب کو زاور اور زرنش کی جوڑی بہت پسند آرھی تھی۔۔۔

اب سب کو انتظار تھا کہ دولھا دولھن بن کہ کونسی جوڑی زیادہ اچھی لگتی ہے۔۔۔۔

دوسری نمبر پہ سب کو ماریہ اور ارشاد کا کپل پسند آرھا تھا۔۔۔

اور تھرڈ نمبر پہ صنم اور رضا کا کپل تھا۔۔۔

❤❤❤❤ ❤❤❤❤

❤❤❤❤❤❤ ❤❤❤❤ ❤❤❤❤

سب اسٹوڈینٹس کی تیاریاں عروج پر تھیں۔۔۔

زرنش بھی روز اپنی آمی کے زیور ٹرائے کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

اور۔زاور بھی بہت ایکسائیڈیڈ تھا۔۔۔

❤❤❤❤ ❤❤❤❤❤ ❤❤❤❤

زرنش یار تم نے شادی کا رول کیوں لیا ہے۔۔۔

آج عالیہ نے زرنش سے پوچھ ہی لیا۔۔۔۔

یار یہ جو زاور ہے نہ اس نے میری جان عذاب کردی ہے جب سے میری یونی میں آیا ہے جینا مشکل ہوگیا ہے میرا۔۔۔۔

ہاہاہا کیوں کیا ہوا۔۔۔۔

یار کبھی کہتا ہے یہاں نہ جاؤ۔۔۔ کبھی کہتا ہے وہا نہ جاؤ۔۔۔۔

پلے play. میں حصا لو۔۔۔

کیا کروں میں۔۔۔

اچھی بات ہے اگے بڑھنا چاھئے۔۔۔

ہاں سب پیچھے پڑ جاؤ میرے۔۔۔۔

زرنش منہ بناتے لیٹ گئی۔۔۔۔

اس زاور کا تو بہت ہی دماغ خراب ہے۔۔۔

میڈم زاور بھائی ہیں وہ آپکہ۔۔۔

آپ اس طرح نام لے رہی ہیں۔ ۔۔۔

یہی تو مصیبت ہے آپی بھائی بھی نہیں بولنے دیتے ایک تو یہ۔۔۔

وہ کیوں۔۔۔

پتا نہیں کیا مصیبت ہے۔۔

۔کہتے ہیں دوست ہو میری بھائی مت کہو۔۔۔

ہاہاہا تم سے دوست کرلی زاور نے۔۔۔۔۔

ہان اپنی طرف سے۔۔۔

زرنش نے منہ بگاڑا۔۔۔

ویسے مجھے نہیں لگا تھا زاور ہم سب میں گھل پائگا۔۔۔

ہاں پر دیکھین وہ تو دوستاں کرتے پھر رہے ہیں۔۔۔

زرنش کی بات پہ دونون ہسنے لگیں۔۔۔۔

❤❤❤ ❤❤❤

پلے play اسٹارٹ ہونے والا تھا سب کامن روم میں تیار ہو رے تھے۔ ۔۔

میں بتا رہا ہوں کوئی گڑبڑ نہ ہو۔۔

زاور نے ہمایوں سے کہا اور پرفیوم کی بوٹل سے انصاِف کرنے لگا۔۔۔

ہاں یار کوئی گڑبڑ نہیں ہوگی سب اوکے ہے۔۔۔۔

مولوی۔۔۔۔؟؟؟؟؟

زاور نے ہمایوں کو باور کروایا۔۔۔۔

ہاں اصلی ہے۔۔۔۔

گڈ۔۔۔

اسے سمجھا دیا ہے نہ نکاح اصل میں ہو گا۔۔۔۔

ہان۔۔

سب سمجھا دیا ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

پلے play ۔۔۔

کب تک ہو گا اسٹارٹ۔۔۔۔

بس ہونے والا ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے چلو۔۔۔

ایک بات پوچھوں۔۔۔

اگر تمہیں برا نہ لگے تو۔۔۔۔

ہمایوں نے ڈرتے زاور سے آخر پوچھ ہی لیا۔۔۔

جو بات کب سے اس کہ دماغ میں تھی۔۔

۔ہاں پوچھ۔۔۔

یار زرنش تمہاری کزن ہے تم اس سے ایسے کیوں شادی کر رہے ہو۔۔۔

وہ اس لیے میرے دوست اگر ابھی میں نے شادی کا کہا تو میں جانتا ہوں بڑے تو منع نہیں کریں گے۔۔۔

لیکن زرنش کا مجھے پتا ہے وہ منع کریگی۔۔۔

وہ کیون منع کریگی تو تو سب لڑکیوں کا آئیڈل ہے۔۔۔

ہاں لیکن زرنش منع کریگی کیونکہ میں اسے جانتا ہوں۔۔۔

اور ویسے بھی میں لنڈن سے ہوں۔۔۔

تو اسے کیا ہوتا ہے۔۔۔

ہمایون حیران ہوا۔۔۔

اسے یہ ہوتا ہے کہ میں کبھی بھی لنڈن جا سکتا ہوں اور وہ کبھی جانا نہیں چاھے گی۔۔۔

زاور اپنے بنچ کو سیٹ کرتے آرام سے سب کہہ رھا تھا۔۔۔

جبکہ ہمایوں حیرت میں تھا کہ زاور کا دماغ کتنی دور کی سوچتا ہے۔۔۔

اور ہاں ایک اور ریزن بھی ہے۔۔۔

اور وہ یہ کہ میں اور زرنش گھر میں سب سے چھوٹے ہیں۔۔۔

تو جب تک بڑون کی شادی نہیں ہوتی ہماری نہیں ہو پائگی۔۔۔

اور مجھے زرنش کا پاسپورٹ بنوانا ہے۔۔

جو کہ نکاح کہ بعد بن سکتا ہے۔۔۔

لیکن پاسپورٹ کیوں۔۔۔۔

ہمایوں کو زیادہ حیرت ہوئی۔۔۔۔

کیونکہ یار اگر زرنش نے زیادہ نخرے دیکھائے تو اُٹھا کہ لنڈن لے جاؤ گا۔۔۔۔

لیکن یہ تو زیادتی ہے۔۔۔۔

اب جو بھی ہے۔۔۔

چل ٹائم ہو رھا ہے۔۔۔۔

ہمایوں چپ کر کہ زاور کہ ساتھ چل دیا۔۔۔۔

❤❤❤❤ ❤❤❤❤

یار کیا مصیبت ہے یہ مجھے اتنے زیور تو نہ پہناؤ کہ میں گر جاؤ۔۔۔

زرنش کو ثنا اور فرح مل۔کہ۔دولھن بنا رہیں تھیں۔۔۔

یار اب دولھن کو تو زیور پہنا پڑتا ہے۔۔۔

یار سچ میں شادی نہین ہو رہی میری جو اتنا سجا رہی ہو۔۔۔

بس ایک اسٹیج ڈرامہ ہے۔۔۔

اووہوووو۔۔۔۔

زرنش۔۔۔۔۔۔

چپ کر جاؤ۔۔۔

مجھے بلشآن لگانے دو اور بس کرو چپس کھانا۔۔۔

تم تو لگتا ہے اپنی شادی والے دن بھی چپس ہی کھاتی رہو گی۔۔۔

ہاں مین تو یہی. کرنے والی ہوں۔۔۔

یار صبح میں نے جلدی میں ناشتا بھی نہیں کیا تھا اب اتنی بھوک لگ رہی ہے۔۔۔

اچھا ٹھونس لو۔۔۔

جلدی پہر چلیں۔۔۔

ہان ہاں۔۔۔

زرنش جلدی جلدی چپس کھانے لگی اور اپنے پلو میں بھی ایک پیکٹ چھپا لیا۔۔۔

یہ کیا ہو رھا ہے میڈم۔۔۔

ثنا اسے دیکھ چکی تھی۔۔۔

یار اتنی دیر وہاں رسموں میں میں بور ہو جاؤ گی نہ۔۔۔

افففف۔۔۔

بلکل پاگل ہو تم زرنش۔۔۔

اچھا نہ چلو اب۔۔۔

ہاں لیکن سمبھل کہ گھونگھٹ مت کھولنا پہلے قیامت ڈھا رہی ہو زاور بھائی سچ میں نہ تمہارے دیوانے ہو جائیں۔۔۔

مرو تم دونوں بکواس نہ کیا کرو۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔

اچھا چلو اب۔۔۔۔

وہ سب اسٹیج کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔۔

وہیں سامنے سے شہزادوں کی شان سے زاور آتا دیکھائی دیا۔۔۔۔

وہ دیکھو دولھا بھائی آرہے ہیں۔۔۔

ثنا نے ہونک لگائی۔۔۔۔۔

مرو تم کمینوں۔۔۔۔

کسی دن زایع ہو جاؤگی مجھ سے۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔

ابھی وہ لوگ باتیں ہی کر رہی تھیں کہ زاور ان تک پہنچ گیا۔۔۔۔

اووو مائی گوڈ اتنا بڑا گھونگھٹ۔کیوں۔۔۔۔

ہاں بس شادی سے پہلے آپ ہماری سہلی کو نہیں دیکھ سکتے۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔

زاور کو ہسی آرھی تھی کیونکہ سچ صرف وہ جانتا تھا۔۔۔

وہ۔سب جسی مزاق سمجھ رہیں تھیں وہ سب ایک حیقت تھی۔۔۔۔۔

یہی سوچ کہ زاور دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا۔۔۔

چلیں زرنش۔۔۔۔

نہیں آپ جاؤ میں آتی ہوں سب کہ ساتھ۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔

باقی کہ دو جوڑیاں بھی اسٹیج پہ پہنچ چکی تھیں۔۔۔

ماریہ ارشاد۔۔۔صنم اور رضا ایک دوسرے کہ ساتھ کھڑے تھے۔۔۔۔

زاور بھی وہاں پہنچ چکا تھا اب زرنش کا انتظار تھا۔۔۔جو باھر چپس کھانے میں مصروف تھی۔۔

بس بھی کرو زرنش چلو۔۔۔

ہاں ہاں بس چل رہی ہوں زرنش چپس اپنے پلو میں چھپاتے چلنے لگی۔۔

اسٹیج پر پہنچ کہ وہ بھی سب کی طرح زاور کہ ساتھ کھڑی ہوگئی۔۔۔

اب سب کو صوفے پہ بیٹھایا گیا۔۔۔

تین مولوی آئے۔۔

باقی دو یونی کہ حصاب سے نقلی تھی ایک زاور کہ کہنے پہ آیا تھا جو سچ میں نکاح پڑھانے ہی آیا تھا۔۔

رسمیں شروع ہوئیں۔۔۔۔

سب کا نکاح کا دور چلا۔۔

پہلے مولوی نے نکاح کی تمام فضیلت سمجھائی۔۔۔۔

اس کہ بعد نکاح شروع کیا۔۔۔

اور یہ وہی تھا جو اصل میں نکاح کرانے آیا تھا۔۔۔

وہ۔پہلے زاور کی کی طرف آیا۔۔۔

اور اسے پوچھا حق مہر کتنا لکھوں.۔۔۔

زرنش سے پوچھ لیں وہ جتنا کہے۔۔۔

زاور نے سادہ سا جواب دیا۔۔۔

پہر وہ زرنش کہ پاس آئے. ۔۔۔

بیٹا آپ کتنا حق مہر چاھتی ہیں۔۔۔

زرنش جو گھونگھٹ میں بیٹھی چپس کھا رہی تھی ایک دم سوچ میں پڑ گئی۔۔۔

بس لکھہ دین کچھہ بھی سو دو سو۔۔۔

جبکہ ثنا نے اسے کہنی ماری۔۔۔

پاگل ہوگئی ہے کیا۔۔۔

کم۔سے کم ایک کروڑ لکھیں مولوی صاحب۔۔۔

زرنش نے ایک دم ثنا کو گھونگھٹ کے اندر سے گھورا۔۔۔ پاگل نہ ہو تو۔۔۔

ایسا کہہ رہی ہے جیسے سچ میں شادی ہو رہی ہو میری۔۔۔

سچ میں نہیں ہو رہی تبھی تو ایک کڑوڑ کہا ہے۔۔۔

اس بات پہ دونوں ہسنے لگیں۔۔۔

لکھیں لکھیں مولوی صاحب آپ ایک کڑوڑ لکھ دیں۔۔۔

مولوی صاحب نے بھی زرنش کا حق مہر ایک کڑوڑ لکھ دیا۔۔۔

آپکو زاور احمد قاضی ولد آحسان احمد قاضی سے ایک کڑوڑ سکائے راج میں یہ نکاح منظور ہے۔۔۔

زرنش کہ ھاتھ سے چپس گر گیا اس کہ دل کو کچھ ہوا زرنش چپ تھی۔۔۔۔

زرنش کیا کر رہی ہے بول۔۔۔

اآ۔۔۔۔

زرنش ایک دم ہوش میں آئی ثنا کہ کہنی مارنے سے۔۔۔۔

ہہ۔۔۔۔ہاں مجھے منظور ہے۔۔۔۔

دو بار اور مولوی صاحب نے یہی دوھرایا اور کچھ پیپرس پہ زرنش کہ سائیں لیے اور چل دیئے۔۔۔

زرنش کچھ دیر کہ لیے سہم گئ

لیکن کچھ دیر بعد دوبارہ چپس کھانے میں لگ گئ۔۔۔۔

ان دو مولویوں نے بھی اسی طرح نکاح کروایا لیکن وہ جالی تھا۔۔۔

مولوٰی صاحب نکاح کہ کاغذ زاور کو دے کہ چلے گئے۔۔۔۔

اب گھونگھٹ اُٹھانے کا دور چلا۔۔۔۔

زاور نے جیسے زرنش کا گھونگھٹ اُٹھایا وہ چپس کھاتے کھاتے رک گئ۔۔۔

زاور کی نظریں ساکت ہوگئیں زرنش کو دیکھ کہ وہ بید حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

اوپر سے اس کا معصوم انداز زاور کہ ہوش اُڑا رہا تھا۔۔۔

زاور نے اس کہ ھاتھہ سے چپس لے لیے فورن۔۔۔۔

کیا۔۔۔مجھے بھوک رگ رہی ہے۔۔۔۔

بوکھڑ ہو تم پوری۔۔۔

اچھا چپس واپس کردین میرے ورنہ بہت برا ہوگا۔۔۔۔

مسئلًا کیا ہوگا۔۔۔۔

زاور نے زرنش کہ قریب ہوتے کہا۔۔۔۔

پیچھے ہٹیں ایسا کوئی بھی سین نہین تھا۔۔۔۔

ایسا اب بہت کچھہ ہوگا جو سین میں نہیں تھا زرنش میڈم۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔

مطلب دھیاں آگے دو۔۔۔۔

زرنش منہ بناتی آگے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

تمام رسمون کہ بعد جب زرنش اُٹھنے لگی۔۔۔۔

تب زاور کا دوست منان بھاگتا آیا۔۔۔۔

زاور۔۔۔۔

کیا ہوا سانس تو لے لے۔۔۔۔

یار ایک بہت بڑی گڑ بڑ ہوگئی ہے۔۔۔

سب اس کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

کیسی گڑبڑ۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔

زاور نے مسنوئی پوچھا۔۔۔۔

یار وہ۔مولوی جس نے تیرا نکاح پڑھایا وہ اصلی تھے اور وہ نکاح بھی اصل میں پڑھا کہ گئے ہیں۔۔۔۔

منان کی بات سنتے زرنش کے پیروں تلے زمیں نکل گئی۔۔۔۔

زرنش فورن اس کی طرف لپکی۔۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ۔۔۔۔

زرنش کی سانس رکنے لگی۔۔۔۔

یہ سچ ہے زرنش اگر یقین نہیں تو میں مولوی صاحب کو بلا لیتا ہوں۔۔

ہاں بلاؤ۔۔۔ابھی کہ ابھی بلاؤ۔۔۔

منان نے مولوی صاحب کو کال کی کچھ پندرہ منٹ بعد وہ وہان موجود تھے۔۔

زاور اب تک چپ تھا۔۔۔

م۔۔۔مولوی صاحب یہ۔۔۔یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔وو۔۔۔وہ نکاح سچ تھا۔۔۔۔

زرنش سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔

وہ۔ مسلسل رو رہی تھی۔۔۔

پلیز کہیں یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔۔

بیٹی میں جالی نکاح نہیں پڑھواتا۔۔۔

میں جو بھی دعائیں پڑھیں سب سچ تھیں تمہارا نکاح اس لڑکے کہ ساتھ سچ میں ہوا ہے۔۔۔۔

ن۔۔۔نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

پلیز زاور انہیں کچھ کہیں یہ سب کیا بول رہے ہیں۔۔۔۔

زرنش کی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔۔

زرنش اگر مولوی صاحب کہہ رہے ہیں تو اس میں میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔

زاور بس اتنا کہہ کہ چپ ہو گیا۔۔۔۔

زرنش رونے لگی۔۔۔۔

سب اسے حیرت سے دیکھنے لگے اور ایک دوسرے کہ کان میں سرگوشیاں کرنے لگے۔۔۔۔

زرنش کی جان نکلنے لگی۔۔۔

اسے کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا وہ گرنے لگی۔۔۔

ثنا اور فرح نے زرنش کو سمبھالا۔۔۔

سب کی نظریں زرنش پہ تھین اور سب کانوں میں سرگوشیان کر رہے تھے زرنش سب کو دیکھ رہی تھی.۔۔۔

آنکھون سے آنسون روان تھے۔۔۔

ثنا اور فرح اسے کامن وم میں لے گئیں۔۔۔

وہ دونوں خود بھی بہت حیران تھیں اتنی بڑی گڑبڑ کیسے ہو گئی۔۔۔

وہ زرنش کو چپ۔کروانے میں لگین تھین تب ہی زاور کامن روم کہ دروازے پہ آیا اور زرنش کو بلانے لگا۔۔۔

نہ۔۔۔نہیں مین نہین جاؤنگی۔۔۔

ثنا پلیز اسے یہان سے بھیج دو مجھے اس کہ ساتھ کہیں نہیں جانا۔۔۔

یار جو بھی ہوا اس میں زاور بھائی کی کیا غلطی ہے وہ بھی تو بیچاری اسی سچیایشن میں پھسے ہیں۔۔۔

کافی دیر سمجھانے کہ۔بعد زرنش کامن روم سے باہر آئی۔۔۔

اور وہ جیسے باھر آئی۔۔۔۔

زاور نے زرنش کو تھام لیا۔۔۔

اور۔۔۔۔

زرنش کو لے کہ گاڑی تک آگیا۔۔۔

دیکھو زرنش جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔۔۔

اب رو کہ کوئی فائدہ نہیں۔۔۔

لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔

آپ تو میرے بھائی ہیں۔۔

بھائی نہیں تمہارا شوھر ہوں میں اب۔۔۔یہ فضول باتیں بند کرو۔۔۔۔۔

غلطی سے ہی صحیح پر تمہاری شادی مجھ سے ہو چکی ہے۔۔۔

ن۔۔۔نہیں ایسا نہین ہو سکتا زرنش بری طرح رونے لگی۔۔۔

کیا مسئلا ہے۔۔۔

زاور زرنش کو اتنا روتے دیکھ اُکتا سا گیا تھا۔۔۔

دیکھو اتنا کس لیے رو رہی ہو۔۔۔

آپ کو کیا پتا آج جو ہوا ہے اس کہ بعد میرے دل پہ کیا گذر رہی ہے. ۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔

نہیں کیا مطلب کیا میں لنگڑا ہوں خدا نخواستہ یا میرا منہ ٹھیک نہیں۔۔۔

لڑکیاں مرتی ہیں میرے جیسے شوھر کہ لیے۔۔۔

اور تمہارا رونا نہیں ختم ہو رہا۔۔۔۔

آخر بتاؤ تو صحیح۔۔۔

کیا مسئلا ہے مجھ میں۔۔۔۔

زاور کو اب غصہ آرھا تھا کہ زرنش اتنا کیوں رہی تھی۔۔۔

زاور کہ مطابق جو لڑکی زاور کو پالے گی وہ خوش نصیب ہو گی۔۔۔

اور یہ بیوقوفوں کی طرح مسلسل روئی جا رہی تھی۔۔۔

کیا کروں اس پاگل لڑکی کا۔۔۔

مجھے نہیں کرنی آپ سے شادی۔۔۔

شادی ہو چکی ہے۔۔۔

میں نہین مانتی ۔۔۔

تمہارے نہ ماننے سے کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔

کاغذات سائیں ہیں مولووی نے اصل میں نکاح پڑھایا ہے اتنے گواہوں کہ سامنے اور سب جان چکے ہیں نکاح اصل میں ہوا ہے۔۔۔

نہیں۔۔۔

زرنش چھرے پہ ھاتھہ دیئے زور زور سے رونے لگی۔۔۔

اب بند کرو رونا۔۔۔

اور یہ بتاؤ۔۔۔

گھر میں کیا کہنا ہے۔۔۔

زاور کی بات سن کہ زرنش کہ رونے میں ایک دم بریک لگ گئی۔۔۔

گھ۔۔۔گھر میں کیا کہنا ہے۔۔۔۔

کچھ مت بتانا پلیز۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔

ورنہ مما مجھے بہت ماریں گے۔۔۔۔۔

۔واقعے۔۔ ۔۔

پر۔ماریں گی کیوں۔۔۔

انہیں لگیگا میری غلطی ہے۔۔۔

اور وہ مجھے آپکہ ساتھ بھیج دین گی۔۔۔

کیا سچ میں۔۔۔۔

جی پلیز پلیز مت بتانا۔۔۔۔

اچھا چلو نہیں بتاتا۔۔۔ نہیں بتائیں گے نہ۔۔۔

ہان نہیں بتاتا ابھی۔۔۔۔

ویسی بھی ابھی میں تم پاگل کا کرونگا کیا۔۔۔

زرہ نہیں پتا تمہیں شادی کہ بارے میں کچھ۔۔۔

پتا نہیں یونی میں تمہیں کس نے ایڈمیشن دے دی ہے ۔ ۔۔۔

اچھا ایک بات بتاؤ۔۔

زاور زرنش کی طرف جھکا۔۔۔

ج۔۔۔جی زرنش فورن دور ہوئی۔۔۔۔

تم رٹے مارتی ہو نہ۔۔

آپکو کیسے پتا۔۔۔

پتا چل جاتا ہے۔۔۔

زرنش چپ ہو گئی۔۔۔۔

اچھا چلیں گھر اب۔۔۔۔

جی۔۔۔

کہتی زرنش گاڑی میں بیٹھی گئی۔۔۔۔

لیکن وہ چپ تھی۔۔۔۔

زاور خوش تھا لیکن وہ ابھی سب کو نہیں بتانا چاھتا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا اگر ابھی کچھ کیا۔۔۔زرنش آپے سے باھر ہو جائگی۔۔۔

اور اسے اتنی عقل بھی نہیں ہے ابھی کہ شادی جیسا رشتہ نبھا سکے۔۔۔۔

انفیکٹ مین تو یہ سوچتا ہون اس کو کچھ پتا ہی نہیں شادی کہ بارے میں۔۔۔۔

زاور زرنش کو فوکس کئے خود سے سب سوچ رہا تھا۔۔۔

زرنش ونڈو سے باھر دیکھ رھی تھی۔۔۔

اتنے میں گھر آگیا۔۔۔

زرنش اتر کہ جانے لگی۔۔۔۔

سنو۔۔۔

زاور نے اسے پکارا۔۔۔

جی۔۔۔

زرنش پلٹی اور بس اتنا کہہ سکی۔۔۔۔

منہ ٹھیک کرو ایسے سب کو پتا چل جائگا۔ ۔۔۔۔

زرنش بہ دلی سے مسکراھٹ لے آئی چھرے پہ۔۔۔اور اندر چلی گئی۔۔۔۔

زرنش ندھال سی گھر میں داخل ہوئی اور اپنے کمرے میں جانے لگی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے زرنش تمہارا تو آج پیلے...play.. تھا نہ....

جی آپی طبعت صحیح نہین ہے۔۔

سونے جا رہی ہوں۔۔۔

کیا ہوا ہے عالیہ اس کی طرف بڑہی ۔۔۔۔۔

اس کا ماتھا دیکھا تو گرم ہو رھا تھا۔۔۔

اوہووو تمہیں تو بخار ہے۔۔۔۔

چلو تم بیٹھو مین کھانا لاتی ہوں۔۔۔

پہلے کھانا کھا لو۔۔۔

پہر دوائیں کھا کہ سو جانا۔۔۔۔

نہیں آپی کچھہ بھی دل نہین کر رھا مجھے تھوڑی دیر سونے دیں۔۔۔

اچھا تھوڑا سو لو پہر مین لاتی ہوں کھانا۔۔۔۔

جی آپی کہتی لیٹ گئی۔۔۔۔

زرنش بستر میں کافی دیر روتی رہی پہر کب اسے نیند آئی پتا نہیں چلا ۔۔۔

جب آنکھہ کھلی تب رات ہو رہی تھی اور انگ انگ دکھہ رھا تھا۔۔۔

عالیہ اور سب کزنس اسے کہ کمرے میں بیٹھے تھے اور اس کہ اُٹھنے کا انظار کر رہے تھے۔۔۔۔

زرنش نے آنکھیں کھولیں تو سب کو دیکھہ کہ ایک ڈر کی لہر جسم مین دوڑ گئی کہ زاور بھی سب کہ ہو گا۔۔۔

پر زاور نہیں دیکھا تو شکر کا سانس لیتی اُٹھنے لگی تھی زاور دروازے سے آتا نظر آیا۔۔۔۔

زرنش دوباری رزائی مین گھس گئی۔۔۔۔

زاور یہ دیکھہ چکا تھا اور مسکراھٹ اس کہ چھرے پہ رینگ گئی۔۔۔۔

کیا ہوا زرنش واپس کیون گھس گئی۔۔۔

اُٹھو کھانا کھاؤ دوائیں کھاؤ۔۔۔

آپی بہت سردی لگ رہی ہے بعد میں کھاؤنگی۔۔۔۔

زرنش گڑیا کیا ہو گیا ہے اُٹھو شاباس کھانا کھاؤ۔۔۔

اب کہ عالیان اس کے پاس آیا۔۔۔

اور۔اس کا بخار چیک کرنے لگا۔۔۔

بھائی۔۔۔بعد میں کھالوں گی۔۔۔

یہ ایسے نہین کھائے گی عالیان تم۔ہٹو میں کھلاتا ہون۔۔۔

زاور کا یہ کہانا تھا کہ زرنش اُٹھ بیٹھی۔۔۔

م۔۔۔میں کھاتی ہوں۔۔۔

واہ زاور کیا روب ہے۔۔۔

عالیان نے زاور کی تعاریف کی۔۔۔۔

بس کبھی غرور نہین کیا۔۔۔۔

زاور بھی کہان چپ رہنے والون مین سے تھا۔۔۔

زرنش کھانا اور دوائیں کھا کہ دوبارا سو گئی۔۔۔

اگلے ایک ہفتے تک وہ یونی ورسٹی نہین گئی۔۔۔

★★★★●●●●★★★★●●●●★★★★●●●●

مین نے کامران کہ لیے ایک لڑکی پسند کی ہے۔۔۔

آسیہ بیگم ثمینہ بیگم کہ ساتھ بیٹھین باتین کر رہین تھیں۔۔۔

کومل بھی انکہ ساتھہ بیٹھی تھی۔۔۔

اس کا یہ بات سن کہ دل بیٹھنے لگا۔۔۔۔

ہسی ایک دم پھیکی پڑ گئی۔۔۔

مین سوچ رہی ہون اب کامران کی شادی کردوں۔۔۔

آسیہ بیگم نے اپنی گفتگو جاری رکھی۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے بھابھی لڑکی کون ہے۔۔۔

میری دوست کی بیٹی ہے ماہم نام ہے بہت سلجھی اور پڑھی لکھی لڑکی ہے۔۔۔

بھابھی یہ تو بہت اچھی بات ہے آپ بات کرین نہ ان سے۔۔۔

ہاں آج کامران کہ بابا سے بات کروں گی۔۔۔

پہر کامران سے بات کروں گی تب ہی کوئی فیصلا ہو پائگا۔۔۔

کومل کو ایسا لگ رہا تھا اس کی روح قبض ہو گئی ہے وہ چپ چاپ وہان سے اُٹھہ گئی۔۔۔

اور اندر جاکہ بہت روئی۔۔

★★★●●●★★★★★●●●★★★★★●●●●

کامران بیٹا مین نے تمہارے لیے لڑکی پسند کی ہے یہ اس کی تصویر ہے۔۔۔

میری دوست کی بیٹی ہے ایک بار اس سے مل لینا پہر مجھے اپنا فیصلا بتانا۔۔۔۔

مما اتنی جلدی کیا ہے آپکو۔۔۔

کامران نے بات ختم کرنی چاھی۔۔۔

بیٹا اگر کوئی بات ہے تو بتا دو خامخواہ میرے سامنے روز بہانے کیون کرتے ہو۔۔۔

نہیں مما ایسا کچھی نہیں بس مین ابھی شادی نہین کرنا چاھتا۔۔۔

میں اب کچھی نہیں سنوں گی۔۔۔

بس تم۔کل جا رہے ہو اس سے ملنے اور یہ میرا آخری فیصلا ہے۔۔۔۔

کامران چپ ہو گیا۔۔

آسیہ بیگم جا چکین تھیں۔۔۔۔۔

★★●●●●★★★★●●●●★★★★●●●●★★★★●●●●●★

عالیہ کچن میں چائے بنا رہی تھی تب اس کا موبائل رنگ ہوا۔۔۔

عالیان۔۔۔۔کا نمبر دیکھ کہ۔عالیہ نے فورن کال اُٹھا لی۔۔۔۔

جی۔۔

وہ بس اتنا ہی کہہ کہ چپ۔ہو گئی۔۔۔

عالیان یہ بات نوٹ کر رہا تھا کہ عالیہ کچھہ وقت سے اسے بھائی نہیں کہہ رہی تھی۔۔۔

عالیہ تم فری ہو۔۔۔

جی خیریت۔۔۔

ہاں ایک بار تمہیں مین نے ایک پلاٹ دیکھایا تھا وہان آسکتی ہوں۔۔۔

پر مجھے تو وہ جگھہ۔یاد ہی نہیں۔۔۔

اچھا چلو میں آتا ہوں تم تیار رہو۔۔۔

اچھا پر وہان کیوں جانا ہے۔۔۔

میں نے وہان کہ لیے ایک موڈل بنایا ہے وہی تمہیں دیکھانا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے آپ آئیں میں تیار ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے میں آرھا ہون۔۔۔

فون بند ہوتے ہی عالیہ سوچ میں پڑ گئی۔۔۔

یہ مجھے کیا ہوتا جا رھا ہے۔۔۔

میں عالیان کو بھائی کیوں نہیں کہہ پاتی اب۔۔۔

جب سے کومل آپی نے مجھے اپنے آئیڈیل کی صورت میں عالیان کو دیکھایا۔۔۔

مجھے وہ۔اچھے لگنے لگے ہیں۔۔۔

پتا نہیں یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔

عالیہ الجھہ کہ رہہ گئی۔۔۔

کچھہ ہی دیر مین عالیان آگیا۔۔۔

عالیہ۔اس کہ۔ساتھہ اس جگھہ پہ گئی اس نے دیکھا وہ ماڈل جو عالیان نے بنایا تھا۔۔۔

ایک۔خوبصورت گھر کا تھا۔۔۔

یہ توگھر کا ماڈل ہے۔۔۔

ہاں تو میں نے کب کہا کسی فیکٹر کا ہے۔۔۔

فیکٹری تو میرے پاس ہے پر گھر میری نظر میں ایک بنوانا چاھئے۔۔۔

تمہیں میں دوست بھی مانتا ہون اس لیے تمہیں دیکھا رہا ہوں۔۔۔

بہت اچھا ہے۔۔۔

عالیہ اتنا کہہ کہ چپ ہو گئی۔۔۔

عالیہ کیا بات ہے تم اب بات نہین کرتیں۔۔۔

کوئی مسئلا ہے۔۔۔

ن۔۔نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔

عالیان کو بھی اس کا بھائی نہ کہنا اچھا لگ رھا تھا کیونکہ وہ اسے دوست مانتا تھا۔۔

آج دوسرا ہفتہ ہونے جا رہا تھا زرنش یونی نہین جا رہی تھی۔۔۔

زرنش تم یونی کیوں نہین جا رہی اتنے دن سے۔۔۔

ثمینہ بیگم زرنش کہ سر پہ کھڑیں تھین۔۔۔

اور۔اس سے کوئی بہانا نہین بن پا رھا تھا۔۔

و۔۔۔وہ میری طبعت خراب ہے۔۔۔

زرنش ایک دم لیٹ گئی۔۔۔۔

ثمینہ بیگم نے بھی اسے فورن ھاتھ سے پکڑ کہ اٹھا دیا۔۔۔

شرافت سے اُٹھو اور یونی جاؤ۔۔

میں کوئی فضول بات نہ سنو تمہاری اب۔۔۔۔

پر۔۔مما زاور تو چلے گئے نہ۔۔۔۔

بھائی کہنے مین منہ دکھتا ہے تمہارا جو ایسے نام لے رہی ہو۔۔۔۔

وہ۔۔۔مما۔۔۔اب میں کیسے بتاؤ ان سے تو نکاح ہو چکا ہے اب بھائی کیسے کہوں۔۔۔

یہ بات زرنش بس سوچ سکتی تھی۔۔۔۔

ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ. واپسی میں زاور کہ ساتھ آجانا کیونکہ گاڑی واپس منگا لونگی میں مجھے کہین جانا ہے۔۔۔۔

مما کل چلی جاؤنگی۔۔۔۔

اُٹھ جاؤ زرنش اس سے پہلے میرا ھاتھ اُٹھ جائے۔۔۔

اچھا نہ جاتی ہون۔۔۔

زرنش اُٹھ کہ۔واشروم چل دی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر تک وہ تیار ہو کہ یونی کہ لیے روانا ہو گئی۔۔۔۔

●●●●●★★★★●●●●★★★★●●●●●

یونی پہنچ کہ وہ ابھی گارڈن میں ہی تھی کہ فرح اس کہ پاس دوڑتی ہوئی آئی۔۔۔

شکر ہے تو آئی تو۔۔۔

فرح نے زرنش کو گلے لگایا۔۔۔

جب تک ثنا بھی آگئی۔۔۔

دونوں دوستوں نے کافی گلے شکوے کئے پھر مان گئیں وہ سب گارڈن میں ہی بیٹھیں تھیں جب زاور نے زرنش کو دیکھا تو وہ حیران ہوگیا۔۔۔

تم۔یہاں کس کہ ساتھ آئی ہو۔۔۔

زرنش پریشان ہوگئی۔۔۔

ڈرائیور کہ ساتھ۔۔۔

میرے ساتھ آنے میں کیا موت پڑ رہی تھی۔۔۔

وہ.....

ابھی زرنش کچھ کہنے والی تھی کہ زاور نے اس کی بات کاٹ دی۔۔۔

۔۔۔کیا وہہ۔۔۔

زرنش چپ۔ہو گئی۔۔۔

زاور کہ۔جانے کہ بعد ثنا اور فرح نے زرنش کو واپس بیٹھا لیا۔۔۔

یار یہ زاور بھائی تو سچ میں تیرے شوھر بننے لگے ہیں۔۔۔

زرنش اس کی بات سے اور پریشان ہو گئی۔۔۔

یار مجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے مما کو پتا چلا تو وہ ماریں گی مجھے۔۔۔ ۔۔

لیکن اس میں تیری غلطی تو نہیں۔۔۔

پر مما کو کیسے سمجھاؤں گی۔۔۔

یار تو پریشان مت ہو زاور بھائی سے بات کر اس مشکل سے جان چھڑوا۔۔۔

ثنا نے مخلیصانہ مشھورا دیا۔۔۔

ہاں یار تو صحیح کہہ رہی ہے۔۔۔

★★★★★★●●●●★★★★★●●●●●

کامران اپنی آمی کہ کہنے کہ مطابق لڑکی دیکھنے انکہ۔ساتھہ لڑکی والوں کہ گھر گیا۔۔۔

ماہم کہ گھر۔والوں نے اسے اور ماہم کو اکیلے ملنے کی۔اجازت دی تاکہ وہ ایک دوارے کو جان سکیں۔۔۔

کامران بس چپ تھا اس کی آمی یعنی کہ آسیہ بیگم بہت زیادہ خوش تھیں۔۔۔

ماہم ایک ماڈرن خیالات کی لڑکی تھی۔۔۔

ماہم اور کامران ساتھہ بیٹھے تھے کچھہ دیر کی بات چیت کہ بعد وہ دونوں اپنے گھر کہ لیے روانہ ہو گئے۔۔۔

کامران سے آسیہ بیگم نے راستہ میں اس کا جواب پوچھا تو اس نے یہی کہا۔۔۔

مما جیسا آپکو بہتر لگے۔۔۔۔

یہ سن کہ تو آسیہ بیگم اس کہ وارے جانے لگیں۔۔۔

گھر جا کہ سب کو انہوں نے یہ خوشخبری دی کیونکہ لڑکی والے تو پہلے راضی تھے بس کامران کا۔مسئلا تھا جو اب حل ہو چکا تھا۔۔۔۔

●●●●●★★★★★★●●●●●★★★★●●●●★★

کومل نے جب یہ سنا کامران نے ہاں کردی ہر تو وہ ایک دم ٹوٹ سی گئی۔۔۔۔

اس نے بچپن سے بس کامران سے محبت کی تھی۔۔۔۔

اسے یقین ہی نہیں آرھا تھا کہ۔کامران نے کسی اور کہ لیے ہاں کردی ہے۔۔۔۔

عالیہ اور زرنش کو بھی جب یہ بات پتا چلی وہ بھی شوکڈ تھیں۔۔۔۔

عالیہ کو تو غصہ بھی بہت آرھا تھا۔۔۔۔

کومل ان سب کہ سامنے چپ تھے پر اس کا زرد رنگ ان دونوں کہ سمجھنے کہ۔لیے کافی تھا۔۔۔۔

وہ دونوں بھی بس افسوس کر سکتین تھیں اور کچھ نہیں۔۔۔۔

سب چلے گئے تو کومل نے کمرا لوک کردیا۔۔۔۔

اور کافی دیر رو کہ دل ہلکا کرنے کہ بعد کمرا کھول کہ سو گئی۔۔۔

♠♠♠♠♠♠♠♠♣♣♣♣♠♠♠♠♠♠

آج یونی سے واپسی پہ زرنش چپ چاپ زاور کہ ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

اور ثنا کہ دیئے گئے مشھورے پہ عمل۔کرنے کا سوچنے لگی۔۔۔۔

زاور خامشی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

وہ مجھے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔

زاور نے زرنش کی بات سن کہ گاڑی کا موڑ کاٹا۔۔۔پر اسے کوئی جواب نہین دیا۔۔

مجھے کچھ کہنا ہے۔۔۔

زرنش نے دوبارہ کہا۔۔۔۔

چپ رہو۔۔۔

زاور نے اتنا کہہ کہ گاڑی ایک انجان راستہ پہ لگائی۔۔۔۔

ہم کہان جا رہے ہیں۔۔۔۔

زرنش نے ایک بار پہر سوال کیا۔۔۔۔

زاور نے بریک لگائی اور زرنش کی طرف جھکا۔۔۔۔

تم سے کیا کہا ہے چپ رہو۔۔۔۔

پر ہم۔کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔

زرنش کو پریشانی ہو رہی تھی۔۔۔۔

زاور نے پہر سے بغیر کوئی جواب دیئے گاڑی اسٹاٹ کر دی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ایک پارک کہ پاس گاڑی روک دی جہان سب کپلس جاتے تھے۔۔۔

ہم۔یہاں کیون آئے ہیں۔۔۔۔

زرنش کو سمجھ نہیں آرھا تھا زاور کیون اسے اس جگھہ لایا ہے۔۔۔

زاور گاڑی سے باھر اترا اور زرنش کی سائیڈ آیا۔۔۔

اترو۔۔۔

یہاں کیوں۔۔۔۔

بہت سوال کرتی ہو۔۔۔۔

زاور۔نے اس کے سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اسے ہاتھہ سے پکڑ کہ نکالا۔۔۔

کہاں جا رہے ہیں ہم۔۔۔۔

زرنش زاور کہ ساتھہ کھنچتی جا رہی تھی۔۔۔۔

زاور اسے ایک ایسی جگھہ لا کہ رکا جہاں کوئی بھی نہین تھا۔۔۔

اب کہو تمہین جو بھی کہنا ہے۔۔۔۔

زاور اس کہ قریب ہو کہ کھڑا ہوا۔۔۔۔

زرنش تھوڑا دور ہوئی۔۔۔

اب اس سے کچھہ کہا نہین جا رھا تھا۔۔۔

اسے یہ خیال ہی بیھوش کر رھا تھا کہ وہ یہاں زاور کہ ساتھہ اکیلی کھڑی ہے۔۔۔۔

اور اس وقت زاور اس کہ اتنے قریب تھا کہ وہ اس کی سانسیں محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

م۔۔۔مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔

زاور اس کہ اور قریب آیا۔۔۔

آ۔۔۔آپ دور ہٹیں۔۔۔۔

اتنا پاس کیون آرھے ہیں۔۔۔

پاس آنا میرا حق بنتا ہے بیوی ہو تم۔میری۔۔۔۔۔

نہ۔۔۔نہیں وہ تو سب جھ۔۔۔جھوٹ تھا۔۔۔۔

زرنش نے تھوک نگلتے کہا۔۔۔۔

زاور کی قربت کی وجھ سے زرنش سے بولا نہیں جا رھا تھا۔۔۔۔

کچھ جھوٹ نہین تھا سب سچ میں ہوا اس لیے تم میری سچ میں بیوی ہو۔۔۔۔

میں نہین مانتی۔۔۔۔

زرنش نے کہہ کہ منہ دوسری سائیڈ کرلیا۔۔۔۔

زاور نے اس کا چھرا اپنی طرف کرتے کہا۔۔۔۔

تمہارے نہ ماننے سے کچھ نہیں ہوتا بہرحال۔۔۔۔

تم۔بتاؤ تمہین کیا بات کرنی تھی۔۔۔۔

وہ مجھے کہنا تھا۔۔۔۔

یہ جو شادی والا مسئلا ہو گیا ہے اسے آپ حل کرین۔۔۔۔

تم کہو تو ابھی حل کر دیتا ہون میری جان۔۔۔

زرنش کو زاور کی ٹون آج بہت چینج لگی وہ ایک دم گھبرا گئی۔۔۔

اور خوفزدہ آنکھون سے زاور کو دیکھنے لگی۔۔۔

اب ایسے بھی نہ دیکھو۔۔۔

م۔۔۔مجھے آپ آزاد کر دین پلیز۔۔۔۔

زرنش نے التجا بھری نظروں سے زاور کو دیکھا۔۔۔

کیا کہا۔۔۔

زرنش کی بات پہ زاور نے اسے کندھوں سے جکڑ لیا۔۔۔۔

آ ھھھھ۔۔۔

ک۔۔۔کیا کر رہے ہین آپ۔۔۔

زرنش خود کو چھڑانے لگی۔۔

چھوڑین مجھے۔۔۔

ورنہ میں سب کو بتا دونگی آپ اچھے نہین ہو۔۔۔

۔کیا برا کیا میں نے تمہارے ساتھ۔۔۔

زاور اس کی طرف جھکا۔۔۔

زرنش کی آواز بند ہو گئی۔۔۔

تم۔بیوی ہو پر آج تک تم سے کبھی کسی یا پپی مانگی۔۔ ۔۔۔

زاور کی باتیں آج زرنش کو بیھوش کر ہیں تھیں۔۔۔

چھوڑین مجھے۔۔۔

مجھے کوئی بات نہین کرنی آپ سے اب میں مما پاپا کو سب بتا دونگی۔۔۔۔

وہ خود سب صحیح کردین گے مجھے آپ سے بات ہی نہین کرنی چاھئیے تھی۔۔۔۔

زرنش بہت کچھ بول گئی۔۔۔۔

جو اسے نہین بولنا تھا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔۔زاور نے اسے دیکھتے آئبرو اچکائے۔۔۔۔

بہت بولتی ہو نہ تم۔۔۔۔ سزہ ملنی چاھئے آج تمہیں۔۔۔۔

زاور اس کہ۔اور قریب ہوا۔۔۔۔

ہکمہ۔۔۔کیسی سزہ۔۔۔

ممممممم۔۔۔۔۔

کیوں نہ تمہارے لپس ہی لاک کردیئے جائیں۔۔۔۔

جن سے تم۔اتنا بولتی ہو اور جو۔مجھے ڈسٹرکٹ کرتے ہیں۔۔۔۔

اور تمہارا یہ ہونٹوں کہ۔نیچے تل ہے نہ۔۔۔۔

افففففف۔۔۔۔۔

غضب ہے۔۔۔۔

آج۔اسے بھی قید کر ہی لیتے ہیں۔۔۔۔

اب کہ زرنش نے حیرت سے زاور کو دیکھا۔۔۔

ک۔۔۔کیا مطلب ک۔۔۔یسے۔ ۔۔۔۔

زاور کہ چھرے کو ہلکی مسکرھٹ آن گھیرا۔۔۔

بتاتا ہوں کہ کیسے۔۔۔۔

زاور نے زرنش کی گردن کو اپنے ایک ہاتھ سے پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے زرنش کہ دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔۔۔

زرنش ایک دم خوفزدہ ہو گئی۔۔۔

ک۔۔۔کیا کر رہے یہ آپ۔۔۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔

زرنش رونے جیسی ہو گئی۔۔۔۔

تمہیں بتا رہا ہوں لپسسسس کیسے لاک کرتے ہیں۔۔۔

ن۔۔۔نہیں جاننا مجھے۔۔۔

پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔

اب نہیں۔۔۔۔

زاور کہہ کہ زرنش پہ جھکا اور اس کہ لبوں کو اپنے دہکتے لبوں سے قید کر دیا۔۔۔

زرنش تو تڑپ اُٹھی۔۔۔

آنکھیں پھٹی رہہ گئی۔۔۔

اور آنکھون سے آنسوں رواں ہو۔گئے۔۔۔۔۔۔

لیکن زاور کی گرفت تیز تھی۔۔۔

کچھہ دیر بعد زاور نے زرنش کو آزاد کیا لیکن اس کا ھاتھہ اپنے قبضے میں رکھے۔۔۔

چھ۔۔۔ چھوڑو۔۔۔

زرنش زور زور سے رونے لگی اور اپنا ھاتھہ چھڑانے لگی۔۔۔

زاور نے اسے اپنے قریب کیا تو وہ اس کی باھوں میں جھول گئی۔۔۔

آاافففففف کہتا زاور زرنش کو اُٹھاتا واپس گاڑی تک لے آیا۔۔۔

ایک کس۔۔۔ ۔۔ ۔۔۔ کی مار ہو تم مس زرنش۔۔۔

تم۔سے میرا ایک کس ۔۔۔ ھینڈل نہیں ہوا۔۔

زرنش کو گاڑی میں لیٹا کہ زاور اس کہ پاس بیٹھا بول رھا تھا ساتھہ ساتھہ اس پہ پانی کہ چھینٹے بھی مار رھا تھا۔۔۔

زرنش کو ہوش آیا تو زاور کو قریب دیکھہ کہ وہ اُٹھہ کہ دور ہوئی اور رونے لگی۔۔۔

گھٹیا۔۔۔ہو تم بہت۔۔۔

تم بھائی کہنے کہ لائق ہی نہیں ہو۔۔۔

میں تمہارا بھائی ہوں بھی نہیں۔۔۔

بھول گئیں ہمارا ناح ہوچکا ہے۔۔۔۔۔

اور میں کتنا گھٹیا ہوں یہ تم نے ابھی دیکھا ہی کہاں ہے۔۔۔۔

یہ تو ایک عام سا کس تھا۔۔۔

اگر تم نے میری کسی بات سے انکار کیا میں آگے بھی جا سکتا ہوں۔۔۔۔

زاور نے اسے باور کراتے کہا۔۔۔

اور یقین کرو مجھے زرہ بھی دکھ نہیں ہو گا۔۔۔

زرنش خوفزدہ اس کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔

میں سب کو تمہارا بتا دونگی۔۔۔۔

وہ ایک دم آپ سے تم۔پہ آگئی۔۔۔۔

او۔۔۔اور وہ نکاح بھی ایک دھوکا تھا۔۔۔

میں نہیں جانتی تھی کہ سچ میں نکاح ہو۔رھا ہے۔۔۔۔

وہ۔ایک اسٹیج ڈرامہ تھا۔۔۔

زرنش نے منہ پہ ھاتھہ رکھتے کہا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔کہتا زاور اس کی طرف جکھا۔۔۔۔

ھاتھ کیوں رکھا ہے۔۔۔۔

درد ہو رہا ہے۔۔۔۔

زاور نے اس کی بات کو خاطر میں نہ لاتے اس پہ فوکس کیے کہا۔۔۔۔

زرنش اس کی بات پہ رونے لگی۔۔۔۔

ادھر دکھاؤ تو زیادہ درد ہو رھا ہے۔۔۔۔۔۔۔

زاور آج زرنش کو اچھے سے تنگ کرنے پہ تلا تھا۔۔۔۔

زرنش کی جان آدھی ہو رہی تھی۔۔۔۔

زاور اس کہ قریب ہوا اور اس کا ھاتھ ھاٹا کہ اس کہ ہونٹون کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

اووہووو چچچچچچ۔۔۔

۔۔

زیادہ زور سے ہو گیا۔۔۔۔

کوئی بات نہین جانے من۔۔۔۔۔برداشت کرنا سیکھو۔۔۔

اگلی بار شاید خون بھی نکل آئے۔۔۔۔

زاور نے اس کہ لبوں کو اپنی انگلی سے چھونے لگا۔۔۔۔

زرنش کی اس کی بات پہ آنکھیں پھٹ گیئن۔۔۔۔

چ۔۔۔چھوڑو مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔

ہاں گھر تو جانا ہے لیکن کچھ دیر بعد۔۔۔

کیوں۔۔

زرنش نے حیرت سے دیکھا۔۔۔

کیونکہ تم سے ایک کام ہے مجھے ایسے تمہیں گھر چھوڑا تو تم ہنگاما کر دو گی۔۔۔

ک۔۔کام۔۔کیا کام۔۔۔

کچھ خاص نہیں بس یہ پیپرس سائین کرو پھر ھم چلتے ہیں۔۔۔

ک۔۔۔کیسے پیپرس ہیں یہ۔۔۔

یہ کچھ نہیں بس عام سے پیپرس ہیں۔۔

ک۔۔۔کیا لکھا ھے ان پر۔۔۔

زرنش کی سانس اٹک رہی تھی۔۔

یہ پیپرس اس بات کی گواھی ہیں کہ تم نے اپنی مرضی سے مجھ سے نکاح کیا ہے۔۔

اور میرے ساتھ لنڈن جانے کہ لیے راضی ہو۔۔۔

ک۔۔۔کیا۔۔۔

میں ایسا کبھی نہیں کرونگی۔۔۔۔

۔۔ہاہاہا۔۔۔

۔۔۔رئیلی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

زاور نے مزاک اُڑانے کہ آنداز میں کہا۔۔۔

اور اس کہ مضید قریب ہوا۔۔۔۔

زرنش کی جان نکل رہی تھی اسے زاور کی سانسیں اب اپنی گردن پہ محسوس ہو رہیں تھیں۔۔۔

۔۔۔۔پلیز۔۔۔

م۔۔۔مجھے چھوڑدین

۔۔۔ایسا مت کریں۔۔۔

۔۔۔۔کیا بگاڑا ہے میں نے آپکا۔۔۔۔

زرنش رونے لگی۔۔۔۔

۔۔۔میں نے تمہیں یاد ہوگا تمہیں شروع میں کہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔

میرا پیار تم ھینڈل نہیں کر پاؤگی۔

۔۔پر تم سمجھی ہی نہیں۔۔

۔۔اب پیار۔ہو گیا مجھے تو اس میں میری بھی کوئی غلطی نہیں۔۔۔

اور اپنے ہونٹوں کو۔دانتون میں لو میرے سامنے۔۔۔۔

اب ان پہ میرا حق ہے اب تم نہیں میں یہ کرونگا۔۔۔۔

ک۔۔کیا۔۔۔

زرنش بہت خوفزدہ سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

افففففف

تمہاری اداؤں نے گھایل کر دیا۔۔۔زرنش۔۔۔

زاور۔نے ایک ٹھنڈی آہھھھ بھری۔۔۔۔۔

اب جو بھی ہو رھا ہے اس۔میں میری بھی غلطی نہیں۔۔

اب تم ان پیپرس پہ سائیں کرتی ہو یا نہیں۔۔۔

پلیز ایسا مت کریں۔۔

سائیں کر رہی ہو یا نہیں۔۔۔

ن۔۔۔نہیں۔۔۔

میں آخری بار پوچھ رھا ہوں۔۔۔

سائیں کر۔رہی ہو یا نہیں۔۔۔

اس بار۔۔۔

زاور نے اتنی زور سے کہا۔۔کہ زنش کانپ گئی۔۔۔۔

اور زور زور سے رونے لگی۔۔۔۔

اگر تم نہیں مانی زرنش تو میں تمہیں کبھی گھر نہیں جانے دونگا۔۔۔

اور تمہارے ساتھ بھت غلط کام کرونگا۔۔۔

جو تم نے کبھی سوچا تک نہیں ہو گا۔نہ ہی کبھی دیکھا ہو گا۔۔۔۔۔

ک۔۔۔کیا۔۔۔کام۔۔

چلو میں بتاتا ہوں۔۔۔

دیکھو ابھی میں نے تمہیں لپس پہ کس کیا۔۔۔۔

تمہیں برا لگا۔۔۔۔

زاور نے زرنش کہ ھاتھوں پہ ھاتھ رکھتے کہا۔۔۔۔

لگا برا۔۔۔

زاور کہ تیز کہتے زرنش بولنے لگی۔۔۔۔

ہہ۔۔۔ہاں بہت برا لگا۔۔۔۔

تو اب میری بات دھیان سے سننا۔۔۔

یہ ایک ٹیلر تھا۔۔۔۔

میں اس بہت زیادہ کر سکتا ہوں۔۔۔۔

زرنش زاور کی بات سن کہ ایک دم پیچھے ہوئی۔۔۔۔

چچچچھھھھ۔۔۔چھوڑیں مجھے۔۔۔۔

ب۔۔۔بہت چیپ ہو آپ۔۔۔۔

زرنش سے بولا بھی نہین جا ریا تھا اب اس کا جسم ہوری طرح کامپ رہا تھا۔۔۔

اس کہ ہونٹ لڑکھرنے لگے۔۔۔

اب تم سائین کر رہی ہو یا میں۔۔۔۔

زاور نے وارن کرتے کہا۔۔۔۔

زرنش چپ رہی۔۔۔۔

ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی۔۔۔۔

زاور اپنی شرٹ کہ بٹن کھولنے لگا۔۔۔کہ زرنش نے آنکوں پہ ھاتھہ رکھتے کہا۔۔۔۔

م۔۔۔میں کرتی ہوں۔۔۔

سائیں۔۔۔

زاور نے زرنش کہ سائیں لیے۔۔۔اور پیپرس اپنی جیب میں رکھہ لیے۔۔۔

اچھا اب میری بات سنو یہ سب گھر میں مت بتانا ورنہ دیکھو نکاح تو ہو ہی گیا ہے میں تمہیں سب سے دور لنڈن لے جاؤ گا۔۔۔

ویسے بھی میں نے پاسپورٹ بنوانے کہ لیے دے دیا ہے تمہارا۔۔۔۔

اور۔ ہان ایک بات اور۔۔

وہاں کوئی تمہیں بچانے والا بھی نہیں ہو گا۔۔۔

نہ ہی تم کسی کہ پاس جا سکو گی۔۔۔

م۔۔۔میں کسی کو نہیں کہوں گی کچھ بھی۔۔۔۔۔۔

زرنش نے لاچاری سے کہا۔۔۔۔

ایک بات اور۔۔۔

آئندہ اگر خود سے یا کسی دوست کہ ساتھ تم یونی گئیں تو۔۔۔

تمہاری ٹانگیں توڑ دینی ہیں۔۔۔

آئی بات سمجھ میں۔۔۔

یا میں دھراؤں۔۔۔

ا۔۔۔اااا۔۔۔۔اگئی۔۔۔۔

زرنش بہت خوفزدہ ہو گئی تھی زاور سے۔۔۔

اور خبردار جو اب چھٹی کی تم نے۔۔۔۔

ن۔۔۔نہین کرونگی۔۔۔۔

ٹھیک ہے گڈ چلو اب گھر۔۔۔

زاور زرنش کو پیچھے چھوڑتا خود آگے ڈرائیونگ سیٹ پہ آگیا اور گاڑی گھر کی اور دوڑا دی۔۔۔۔

★★★★★●●●★★★★★●●●●

گھر آکے زرنش نے دیکھا کومل بخار میں تپ رہی تھی سب اس کہ پاس جمع تھے۔۔۔۔

اسے دیکھ کہ زرنش اپنی ساری پریشانی بھول گئی۔۔۔۔

عالیہ اور زرنش جانتیں تھیں کومل کی اس حالت کا زمیدار کامران ہے۔۔۔

پر وہ دونوں کچھ نہیں کر سکتیں تھیں اپنی بہن کہ لیے۔۔۔۔

علیہ اور زرنش پوری رات کومل کو پٹیاں رکھتی رہیں۔۔۔

صبح جاکہ کومل کا بخار کم ہوا تو سب نے سکون کا سانس لیا۔۔۔۔

زرنش صبح میں سوئی تو یونی کہ لیے اس کی آنکھ نہیں کھلی۔۔۔۔

زاور آیا اور جب اسے پتا چلا زرنشن نہیں اٹھی تو وہ غصے میں چلا گیا۔۔۔۔

★★★★●●●●★★★★★●●●●★★★★●●●●

کامران کی بات پکی ہونی تھی آج۔۔

زاور یونی سے عالیان کی طرف گیا تو اسے عالیان نے بتایا۔۔۔۔

زاور عالیان کی بات پہ شوکڈ ہی ہوا۔۔۔۔

کامران اور کومل کی بات پکی ہو نے جا رہی ہے اور تم مجھے اب بتا رہے ہو۔۔۔۔

ایک منٹ یہ کومل بیچ مین کہان سے آئی۔۔۔۔

اب کہ عالیان شوکڈ ہوا۔۔۔۔

کیا مطلب بیچ میں کہاں سے آئی۔۔۔۔

کامران بھائی کہ شادی کومل سے ہی ہو رہی ہے نہ۔۔۔۔

نہیں یہ تمہیں کس نے کہا زاور ایسا تو کچھ نہین ہے۔۔۔۔

مزاک مت کر سب پتا ہے مجھے۔۔۔۔

پر زاور میں مزاک نہین کرتا تو جانتا ہے۔۔۔۔

تو پہر کس سے۔۔۔۔

زاور نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

مما کی فرینڈ کی بیٹی سے۔۔۔ماہم نام ہے کڑکی کا۔۔۔۔

واٹ دے ہیل کامران یہ کیسے کر سکتا ہے۔۔۔۔

کیا کیا ہے زاور کامران بھائی نے۔۔۔۔

عالیان نے بیسبری سے پوچھا۔۔۔۔

پیار کسی سے شادی کسی اور سے۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔

عالیان کو ایک کہ بعد ایک جھٹکے لگ رہے تھے۔۔۔۔

یار مین تو بہت اچھا سمجھتا تھا کامران بھائی کو لیکن انہون نے یہ بہت گھٹیا حرکت کی ہے۔۔۔

زاور نے ساری بات عالیان کو بتا دی۔۔۔۔

لیکن مما نے بھائی سے بہت بار اپنی پسند پوچھی اور اگر وہ کومل کا نام لیتے مما بہت خوش ہوتیں۔۔۔۔

پہر کیون انہون نے نام نہیں لیا مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔۔۔

مین کچھ کرتا ہون۔۔۔۔

عالیان سچ مین پریشان ہوگیا۔۔۔

کوئی ضرورت نہین عالیان کچھ کرنے کی۔۔۔

جس انسان کو محبت کی قدر نہ ہو اسے زبرستی نہین دلائی جاتی۔۔۔

کامران بھائی کو کرنے دو جو وہ کر رہے ہیں ایک دن نہ پچھتائین تو کہنا مجھے۔۔۔

یار پر کومل۔۔۔

کومل بہت اچھی لڑکی ہے اسے کامران بھائی ڈیزروو نہین کرتے۔۔۔

عالیان چپ رھا۔۔۔

وہ۔دونوں گھر کہ طرف چل دیئے۔۔۔

♠♠♠♠♠♠♠♠♣♣♣♣♣♣♠♠♠♠♠

کامران کی بات پکی ہونے کی سب کو دعوت تھی کومل کی طبعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے وہ عالیہ اور زرنش تیوں نہین گئیں۔۔۔

حلانکہ۔یہ سب کہ۔لیے عجیب بات تھے انکہ گھر کا یہ پہلا فنکشن تھا جس میں سب موجود نہ۔تھے۔۔۔

★★★★★●●●●★★★★★●●●●★★★★●●●●

کامران کی انگیجمینٹ کا فنکشن شروع ہوچکا تھا سب وہان موجود تھے سوائے ان تینوں کہ۔۔۔

فنکشن حال میں رکھا گیا تھا۔۔۔

لڑکی والے بھی وہان آچکے تھے۔۔۔

عالیان اور زاور چپ تھے۔۔۔۔

البتہ زاور کو بہت غصہ آرھا تھا کامران پہ۔۔۔۔

آسیہ بیگم بہت خوش تھیں۔۔۔۔

منگنی کی رسم شروع ہو گئی۔۔۔۔

کامران کو ماہم نے انگوٹھی پہنائی۔۔۔۔

کامران چپ تھا۔۔۔۔

اس نے بھی ماہم۔کو انگوٹھی پہنائی ہر جگھہ تالیون کی آواز گونجنے لگی۔۔۔۔

●●●●★★★★★●●●●●★★★★●●●●●

آپی بس کریں اور کتنا روئیں گی۔۔۔۔

عالیہ اور زرنش کومل کو چپ۔کروا رہین تھیں پر کومل۔مسلسل گھٹنون میں منہ۔دئے رو رہی تھی۔۔۔۔

آپی بھائی آپکو ڈیزرو ہی نہین کرتے۔۔۔۔۔

زرنش کا بس نہین چل رہا تھا کامران کا حولیہ بگاڑ دیتی۔۔۔۔

آپی چپ ہو جائیں سب آنے والے ہونگے۔۔۔۔

عالیہ نے سمجھداری کی بات کی۔۔۔۔

جب تک دروازے پہ۔دستک ہوئی۔۔۔۔

آپی سب آگئے۔۔۔۔

یہ سنتے کومل۔بستر میں گھس گئی۔۔۔۔

زرنش نے دروازہ کھولا اور کمرے مین جانے لگی تب صاقب نے اسے روکا۔۔۔

اوئے چڑیل ویسے تو ہمارا دماغ کھا جاتی ہو آج نہیں پوچھو گی فنکشن کیسا ہوا۔۔

نہیں بھیا۔۔۔

مجھے نیند آرھی ہے۔۔۔کہتی زرنش چلی گئی۔۔۔۔

صاقب اور صائمہ دونوں حیران ہوئے۔۔۔۔

پہر سب اپنے اپنے کمرون مین چل دیئے۔۔۔۔

●●●★★★★★●●●●★★★★★●●●●★★★

کامران کہ۔رشتے کہ بعد بیگم۔ ثمینہ کو کومل کو پریشانی نے آن گھیرا۔۔۔۔

کومل کامران سے چھی مہنے بڑی تھی اور کامران کا رشتہ ہوتے ان کی کوشش تھی کومل کا بھی رشتی تے ہو جائے اس لیے انہون نے مختلف رشتے کروانے والیون کو کہہ دیا تھا جب سے کامران کا سنا تھا۔۔۔۔

کافی رشتہ والون کہ فون بھی آچکے تھے لیکن کومل کی طبعت کی وجھہ سے ثمینہ بیگم رکی ہوئیں تھیں۔۔۔۔

★★★★★●●●●★★★★★●●●●★★★★

کومل کی طبعت اب بہتر تھے وہ سب بھولنا چاھتی تھی۔۔۔

کامران کی ہر یاد مٹا دینا چاھتی تھی۔۔۔۔

لیکن چاھہ کہ بھی وہ ایسا نہین کر پا رہی تھی۔۔۔

عالیہ۔اور زرنش کومل کہ۔پاس ہی رہتین تھین ہر وقت۔۔۔۔

زرنش کو زاور نے اس کہ بعد تنگ نہیں کیا کیونکہ وہ جانتا تھا اس وقت زرنش کومل کہ۔لیے پریشان ہوگی ایسے مین اسے اور پریشان نہین کرنا چاھتا تھا۔۔۔۔

وہ روز یونی جاتے تھی۔۔۔

لیکن خاموشی سے جاتے اور خاموشی سے واپس آتے تھے۔۔۔۔

زرنش نے بھی چپ مین بہتری جانی۔۔۔۔

آج بھی یونی سے واپس آکہ۔وہ کمرے مین سونے جا رہی تھی کہ۔اسے عالیہ نے بتایا کومل کو دیکھنے کچھہ لوگ آرھے ہیں۔۔۔۔

کیا۔۔۔زرنش کیا منہ۔کھلا رہہ گیا۔۔۔۔

پر۔آپی ابھی آپی کیسے۔۔۔۔

وہ۔تو بہت روئیں گی پہر سے۔۔۔

زرنش کومل آپی نے بھی ہان کردی ہے۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔

ایک۔اور جھٹکا لگا زرنش کو۔۔۔۔

ہاں مما نے رات آپی سے بات کی انہین سمجھایا اور وہ۔مان گئین ہین۔۔۔۔

وہ۔روئیں گی تو نہین اب۔۔۔۔

زرنش نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔۔

عالیہ خاموش ہوگئی۔۔۔۔

اچھا مما نے کہا ہے آج سونا نہین وہ۔لوگ آنے والے ہیں۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔

زرنش بس اتنا کہہ پائی۔۔۔

لڑکے والون کو کومل پسند آگئی انکی طرف سے ہان ہو گئی تھی۔۔۔۔

بس کومل سے ایک بار پوچھنا چاھتین تھیں ثمینہ بیگم۔۔۔۔

کومل سے پوچھنے پر اس نے یہی کہا۔۔۔۔

جیسا آپ۔سب کو ٹھیک لگے۔۔۔۔

ثمینہ بیگم بہت خوش تھین لڑکا ڈاکٹر تھا اور اچھا خاندان تھا۔۔۔۔

ثمینہ بیگم۔اور عابد صاحب نے بھی ھاں کردی تھی اور اب کومل۔کی منگنی کی ڈیٹ کا سوچ رہے تھے۔۔۔۔

وہین زرنش عالیہ عالیان زاور سب پریشان تھے۔۔۔۔

سب بکھر رہا تھا۔۔۔۔

ان کی آنکھون کہ سامنے اور وہ۔سب چپ تھے۔۔۔۔

●●●●●★★★★★●●●●●★★★★

آج یونی مین زرنش کافی اداس تھی۔۔۔۔

زرنش کیا بات ہیں زاور نے گاڑی میں بیٹھتے کہا۔۔۔۔

کچھ نہین زرنش نے روز کی طرح ونڈو کہ سائیڈ منہ کرلیا۔۔۔۔

کومل کی وجھہ سے پریشان ہو۔۔۔۔

زرنش نے ایک دم۔زاور کو دیکھا کہ اسے کیسے پتا چلا کومل کا۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔

مطلب یہ کہ میں سب جانتا ہوں۔۔۔۔

کیا جانتے ہیں۔۔۔۔

یہی کہ۔کامران کومل کہ پیار کہ بارے میں۔۔۔۔

کامران نے اچھا نہین کیا کومل کہ ساتھہ یہ بھی میں جانتا ہوں۔۔۔۔

آپکو کیسے پتا۔۔۔۔

دیکھا تھا میں سب اپنی آنکھون سے۔۔۔۔

کیا دیکھا تھا۔۔۔

زرنش نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

اب جو میں نے دیکھا وہ مجھے تمہیں کر کہ بتانا پڑیگا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔

زرنش کو کچھ غلط لگا۔۔۔
ہمممممم

مطلب۔۔۔۔

زاور نے سوچتے گاڑی روکی۔۔۔

اور زرنش کہ پاس آیا۔۔۔

کہ۔۔۔کیا ہوا۔۔۔

زاور اس کی بات کو خاطر مین نہ لاتے اس کو سر سے پکڑ کہ خود کہ قریب کیا اور اس کے گال پہ اپنے لب رکھ دیئے۔۔۔

زرنش نے زاور کو دھکا دیا پر وہ ہٹا نہیں اس کا ہاتھ۔پکڑ کہ اس نے دوسرے گال پہ بھی ایسا ہی کیا۔۔۔

زرنش نے زور سے دھکا دیا پر زاور کو ردی بھر بھی فرق نہین پڑا۔۔۔

یہ کیا تھا کامران نے کومل کہ ساتھ اس دن اور بلکل اسی طرح جس طرح میں نے کیا ہے

ذبردستی۔۔۔۔

زاور نے پہر گاڑی اسٹارٹ کردی۔۔۔۔

زرنش پھٹی انکھون سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

۔

ایسے بھی بتا سکتے تھے۔۔۔۔

زرنش کو اب تک غصہ آرھا تھا۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔

زاور نے ایک بار پہر گاڑی روکی۔۔۔۔

اب پہر زاور زرنش کی طرف ہوا۔۔۔۔۔

اب کیا ہوا زرنش کو پریشانی ہوئی۔۔۔۔

زاور نے بنا کچھ کہے زرنش کو پکڑ کہ اس کہ لبوں پہ اپنے لب رکھ دیئے۔۔۔۔

زرنش کو اس بات کا گمان تک نہین تھا۔۔۔۔

وہ کانپنے لگی۔۔۔۔

زاور نے اسے چھوڑا تو اس بار سچ میں خون کہ کچھ کترے اس کہ۔ہونٹون پہ۔تھے۔۔۔

زرنش نے درد محسوس کر کہ لبون تک انگلی لے گئی اور خون دیکھ کہ رونے لگی۔۔۔۔

زاور پہر اطمینان سے گاڑی چلانے لگا۔۔۔

زرنش کو زاور کی پچھلی بات یاد آگئی جب اس نے کہا تھا اگلی بار خون بھی نکل۔سکتا ہے۔۔۔

زرنش رو۔رہی تھی جب زاور اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

کیا ہوا کیون رو رہی ہو۔۔۔

۔

آپ بہت برے ہو۔۔۔

کیون برا ہوں۔۔۔

مین نے جو بھی کیا ہے تم سے میرا پاک رشتہ ہے۔۔۔

میرا حق ہے تم پہ۔۔۔

اور۔صرف اتنا نہیں۔۔۔

بہت زیادہ حق رکھتا ہون مین تم۔پہ۔۔۔

اب تمہیں یہ بات سمجھ آجانی چاھئے۔۔۔

مجھے کچھ نہیں سمجھنا۔۔۔

زاور نے زرنش کو دیکھا اور دوبارہ اس کہ ساتھہ وہی عمل دوھرایا۔۔۔

زرنش بری طرح کانپ گئی۔۔۔

آئیندہ مجھہ سے کوئی بھی فضول بات کرنے سے پہلے انجام کہ۔لیے تیار رہنا۔۔۔

زرنش سسکیون سے رونے لگی۔۔۔۔

زاور گاڑی چلانے لگا۔۔۔۔

جیسے اس نے کچھ کیا ہی نہیں ہے۔۔۔۔

گھر کہ قریب آتے ہی زاور نے گاڑی روکی زرنش نے ڈر کہ زاور کو دیکھا کہ اب وہ کیا کریے گا۔۔۔۔

زاور کہ لبوں پہ۔مسکراھٹ آگئی۔۔۔۔

اب نہین کرتا کچھ گھر آنے والا ہے منہ صحیح کرو ورنہ ثمینہ چچی تمہارے ہونٹون کے زخم کی وجھ ضرور جاننا چاھین گی۔۔۔۔

اور یقین کرو وہ۔دیکھتے سمجھ۔جائیں گی یہاں کیا ہوا ہے۔۔۔

زاور ہنسٹوں پہ۔مسکراھٹ لیے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ۔زرنش۔کی سانسیں۔اٹکیں تھیں۔۔۔

زرنش نے تڑپ کہ۔زاور کو دیکھا اور اپنے ہونٹون پہ۔ہاتھ رکھ لیا۔۔۔۔

ہاہاہا ایسے کب تک چھپاؤ گی جان من۔۔۔

اور روز کہ زخم چھپائے نہین چھپیں گے۔۔۔۔

زاور زرنش پہ۔ساری قصریں آج ہی اُتار رہا تھا۔۔۔۔

ایسا کیون کر رہے ہو آپ۔میرے ساتھ۔۔۔۔

زرنش نے اپنے آنسوں صاف کرتے کہا۔۔۔

تم ہی تو کہتین تھین کہ سب مجھ سے پیار کرتے ہیں آپ نہیں کرتے تو دیکھو مین کر رہا ہون پیار ثبتون کہ ساتھ۔۔۔

زاور نہ اسکہ۔ہونٹوں کی طرف اشارہ کرتے کہا۔۔۔

پلیز میری جان چھوڑ دیں وہ سب جھوٹ تھا آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔

زرنش التجا کرنے لگی۔۔۔

بات سنو میری تم۔۔۔

ابھی میں نے یقین مانو کچھ بھی نہین کیا ہے۔۔۔

ورنہ تمہیں کیا معلوم میں کیا کیا کر سکتا ہوں۔۔۔

زرنش چپ۔رہی اس بار اس نے کوئی مطلب نہین پوچھا۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔

کیا ہوا بیگم۔آج کوئی مطلب نہین پوچھنا۔۔۔

نہ۔۔۔نہیں۔۔۔

زرنش بری طرح ڈر گئی تھی ۔۔۔

زاور نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

چھوڑیں۔۔۔

زرنش چیخ اُٹھی۔۔۔۔

کیوں چھوڑون۔۔۔۔

زاور زرنش کہ ہاتھون کو اپنے لبون تک لے گیا۔۔۔

اور پیار کرکہ اس کہ ہاتھہ چھوڑ دیئے۔۔۔آء لو یو زرنش۔۔۔۔

زرنش نے دوسری سائیڈ منہ کرلیا۔۔۔

زاور نے گاڑی پہر سے اسٹارٹ کردی اور گھر جا کہ روکی۔۔۔

زرنش اتر کہ جانے لگی جب زاور نے اسے روکا۔۔۔۔

سنو جان من۔۔۔اس زخم کا کیا بتاؤ گی سب کو۔۔۔۔

مرضی میری آپ جیسے انسان سے مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔

اچھا جی گاڑی سے اترتے ہی شیرنی بن گئیں۔۔۔۔

زرنش بغیر جواب دیئے اندر چلی گئی۔۔۔

ملو تم۔اگلی بار بچو۔۔

زاور گاڑی بھگا لے گیا۔۔۔

♣♣♣♠♠♠♠♠♠♣♣♣♠♠♠♠♠

زرنش ہنٹون کو چھپائے چپ چاپ اندر جا رہی تھی جب کومل سے ٹکرا گئی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے زرنش جنرل منہ پہ کیوں رکھا ہے۔۔

کومل نے ایک سیکنڈ میں اس کا جنرل ہٹا دیا۔۔۔

یہ کیا ہوا ہے۔۔۔

آ۔۔آپی یہ۔۔۔

زرنش کو سمجھ نہیں آرھا تھا وہ کیا کہے۔۔۔۔

آپی یہ میں وہ۔۔۔۔

کیا ہوا ہے زرنش۔۔۔۔

آپی یونی مین گر گئی تھی۔۔۔

کیا کیسے۔۔۔

آپی وہ میں جا رہی تھی پھتر نیچے آگیا۔۔۔

دیکھ کہ چلا کرو نہ چندہ۔۔۔

کومل اسے پیار کرتی چلی گئی۔۔۔۔

اس کہ بعد اس نے سب کو یہی وجھہ بتائی۔۔۔

★★★★★●●●●★★★★●●●●

کومل کی مگنی کی بات سن کہ کامران کے اوسان خطا ہو گئے۔۔۔۔

اس نے یہ سوچا تک نہین تھا کہ اتنی جلدی کومل کا رشتہ تے ہو جائگا۔۔۔۔

کومل ایسا کیسے کر سکتی ہے۔۔۔۔

وہ صرف میری ہے۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔وہ سچ مین مجھ سے دور ہو گئی۔۔۔۔

یہ سب کیا ہو گیا مجھ سے۔۔۔۔

پر وہ کسی اور کہ ساتھ مگنی کیسے کر سکتی ہے وہ صرف میری ہے اس پہ میرا حق ہے میں اسے کسی اور کا نہین ہونے دونگا۔۔۔۔

کامران پریشانی سے پورے کمرے مین چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا بھائی۔۔۔۔

عالیان اندر آیا۔۔۔۔

کچھ نہین مجھے زرہ کام ہے مین آتا یوں۔۔۔۔

کامران سیدھا عابد مینشن پہنچا۔۔۔۔

وہاں سب کل کی مگنی کی تیاریون میں لگے تھے کومل اندر گھٹنون میں سر دیئے بیٹھی تھی۔۔۔۔

عالیہ اور زرنش اوپر چھت پہ تھیں۔۔۔۔

ثمینہ بیگم اور صائمہ نیچے کاموں مین لگے تھے۔۔۔۔

صاقب کیٹرنگ والون کو سمبھال رہا تھا۔۔۔۔

عابد صاحب بھی صاقب کہ ساتھ ہی تھے۔۔۔۔

کومل۔کو اکیلا پا کہ کامران کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

اور دروزہ بند کر دیا۔۔۔

کومل نے سر اُٹھا کہ دیکھا تو فورن کھڑی ہو گئی۔۔۔

کامران ایک لمحے میں کومل کے قریب آگیا۔۔۔

اور اس کو کندھون سے جکڑلیا۔۔۔

ہمت کیسے ہوئی تمہاری یہ سب کرنے کی۔۔۔

کیا کیا مین نے کومل خود کو چھوڑاتے پوچھنے لگی۔۔۔

تم مگنی کر رہی ہو۔۔۔

آپ نے بھی تو کرلی۔۔۔

میری بات اور ہے تم کیسے کر سکتی ہو۔۔۔

کیا اور بات ہے آپکی۔۔۔

کومل نے دکھ سے کامران کو دیکھا۔۔۔

ابھی کہ۔ابھی منع کرو اس مگنی سے۔۔۔

میری مگنی بھی مین توڑ دونگا۔۔۔

تم میری ہو صرف میں تمہارا۔۔۔

۔

جاؤ چچی سے کہو تمہین یہ مگنی نہین کرنی۔۔۔

میں اتنی خودغرض نہیں اپنی وجھ سے کسی کو دکھ دون اور آپکو بھی اپنی مگنی توڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ وہیں شادی کرلین مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔

کومل کی بات پہ کامران کا غصہ اور بڑھ گیا۔۔۔۔

اس نے کومل پہ۔اپنی گرفت اور تیز کردی۔۔۔۔

اہھھھ چھوڑیں درد ہو رھا ہے مجھے۔۔۔۔

تم منع کرتی ہو یا نہیں۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔

کامران نے گرفت اور زیادہ تیز کردی۔۔۔۔

منع کروگی یا نہیں۔۔۔۔

نہین کرونگی۔۔۔

ابھی کامران کچھ کرتا کہ دروازہ بجنے لگا۔۔۔۔

کامران نے فورن کومل۔کو چھوڑا اور دروازہ کھولا۔۔۔۔

عالیہ کامران کو وہان دیکھ کہ حیران رہہ گئی۔۔۔۔

پر کامران غصے سے وہاں سے نکل۔گیا۔۔۔۔

کیا کہہ رہے تھے کامران بھائی آپی۔۔۔۔

کومل۔کو۔روتا دیکھتے عالیہ اس کی طرف لپکی۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔

کہہ کہ کومل نے بات ختم۔کردی۔۔۔عالیہ نے بھی زیادہ زور نہین دیا۔۔۔

مگنی کی رسم سادگی سے ادا ہوئی۔۔۔۔

کومل۔کا دل۔اس وقت خون کہ آنسو رو رہا تھا۔۔۔

پر۔وہ چپ تھی۔۔۔

جو کچھ کامران نے اس کہ۔ساتھ کیا تھا وہ اب اس کہ پاس نہیں جانا چاھتی تھی لیکن کسی اور کہ پاس بھی نہیں جا چاھتی تھی۔۔۔۔

پر ایک لڑکی کہ۔لیے اپنے ماں باپ کے آگے بولنا ان کا دل توڑنا برداشت نہین ہوتا اس لیے وہ چپ۔چاپ خون کا۔گھونٹ پی جاتی ہیں۔۔۔۔

آج کومل نے بھی یہی کیا تھا۔۔۔۔

سب اپنے اپنے گھر چلے گئے۔۔۔

کومل۔نے پوری رات آنکھون میں کاٹی۔۔۔۔

●●●●●★★★★★●●●●●★★★★●●●●

عالیہ رات کی پکس دیکھ رہی تھی۔۔۔

عالیہ ہر پک میں صرف عالیان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

پتا نہیں مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے۔۔۔۔

عالیان کیوں اچھے لگنے لگے ہیں۔۔۔۔

عالیہ اپنی سوچون مین گم۔ تھی جب کومل اس کہ۔پاس آئی۔۔۔۔

اس کی نظروں کی تعید کرتے ایک ٹھنڈی آھھھ بھری۔۔۔۔

کیا ہوا آپی ۔۔۔۔عالیہ ایم دم۔ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔۔۔

عالیہ پیار محبت کچھ نہین ہوتا۔۔۔دور رہو ان باتوں سے۔۔۔۔

عالیہ کومل۔کی باتون کا مطلب سمجھ گئی۔۔۔۔

جی آپی۔۔۔۔

ہمممم کومل نے بھی زیادہ بحس یا بات نہیں کی۔۔۔۔۔

●●●●★★★★★●●●●★★★★●●●●★★★★

عالیہ نے جب کومل کی بات کا مطلب سمجھا۔۔۔۔

وہ اپنے دل کو روکنے کی پوری کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

ابھی بھی کافی دیر سے علیان اسے کال کر رہا تھا لیکن وہ نہیں اُٹھا رہی تھی۔۔۔۔

کچھی دیر بعد عالیان گھر موجود تھا۔۔۔۔

عالیہ کال کیوں نہیں اٹھا رہین تم۔۔۔۔

وہ میں۔۔۔۔ابھی وہ کچہ کہتی کہ عالیان نے اس کی بات کاٹ دی اچھا چلو مجھے کچھ دیکھانا ہے تمہیں۔۔۔

وہ عالیان کہ ساتھ گئی وہ اسے اسی پلاٹ کی طرف لے گیا جہان اب کنسٹرکشن کا کام شروع ہو چکا تھا۔۔۔

واہ یہ تو بہت اچھی بات ہے عالیہ کو بہت خوشی ہوئی عالیان بھی بہت خوش تھا۔۔

اچھا چلو اسی خوشی میں تمہین آئس کریم کھلاتا ہوں۔۔۔

یا ایسا کرو یونی چلتے ہیں زاور اور زرنش کو بھی لے لیتے ہیں ساتھ۔۔۔

پر زرنش تو یونی ہی نہیں جا رہی۔۔۔۔

کیوں یہ زرنش اتنی چھٹیاں کیوں کرنے لگی ہے۔۔۔۔

پتا نہیں کہتی ہے نہین پڑھنا۔۔۔۔

گھر میں سب کہہ کہہ کہ تھک گئے ہیں پر کسی کی نہیں مانتی۔۔۔۔

ایسی کیا بات ہوئی ہے مین بات کرتا ہوں زرنش سے چلو گھر۔۔۔

عالیان کو۔پریشانی لاحق ہو گئی۔۔۔۔

گھر پہنچتے ہی عالیان نے زرنش کو۔بلا کو کہ اپنے پاس بیٹھایا۔۔۔

کیا بات ہے گڑیا کیا سن رہا ہوں میں۔۔۔۔

بھائی میرا دل نہیں کرتا پڑھنے کا۔۔۔۔

میں پڑھا دوں میری گڑیا کو۔۔۔۔

بھائی آپ مجھے کیون نہیں یونی چھوڑنے اور لینے جاتے۔۔۔۔

زرنش نے بلآخر اپنے دل کی بات کہہ دی۔۔۔

زاور نے کچھ کہا ہے۔۔۔

عالیان نے بہت پیا ر سے پوچھا۔۔

نہ۔۔۔نہیں پر مجھے آپکہ ساتھ اچھا لگتا تھا اب مجھے دل نہین کرتا۔۔۔

ہمیشہ آپ ساتھ رہے ہو۔۔۔

زرنش نےعالیان کو دیکھتے کہا۔۔۔

بس اتنی سی بات پہ۔میری گڑیا پڑھائی چھوڑ رہی تھی۔۔۔

چلو کل سے تمہین میں لے جایا کرونگا اور چھوڑ جایا کرونگا۔۔۔

عالیان نے بھی خوشدلی سے کہا۔۔

واقعے زرنش خوش ہوگئی۔۔۔

ہاں اب خوش۔۔۔

جی بھائی بہت خوش۔۔۔

چلو اب جاؤتیار ہو جاؤ۔۔۔

کل۔سے بھائی پلیز۔۔۔

میں تو تمہیں آئیس کریم۔کھلانے لے جا را تھا۔۔۔

بھائی آپ بہت اچھے ہیں مین بس ابھی آتی ہوں۔۔۔

زرنش خوش ہوگئی۔۔۔

عالیہ یہ دیکھنے میں مگن تھی کہ عالیان کتنا خیال۔کرتا ہے سب کا۔۔۔۔

عالیہ کہ دل مین عالیان کہ لیے اور بھی عزت بڑھ گئی۔۔۔۔

●●●●★★★★●●●●★★★★●●●●

مما مجھے یہ مگنی توڑنی ہے۔۔۔۔

کامران آج اپنی مما کہ سر پہ سوار تھا۔۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ کامران کیوں توڑنی ہین مگنی۔۔۔۔

کیونکہ مما مجھے کومل سے شادی کرنی ہے۔۔۔۔

آسیہ بیگم نے کامران کو ایسے دیکھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔۔۔۔

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہوگیا۔۔۔۔

نہیں میرا دماغ بلکل ٹھیک ہے مجھے ہر حال میں کومل۔سے شادی کرنی ہے میں اس کہ بغیر نہیں رہہ سکتا۔۔۔۔

یہ بات جب میں نے پہلے پوچھی تو بتائی کیوں نہیں کومل۔تو مجھے ویسے بہت پسند ہے۔۔۔۔

ہان تو بس اب آپ مگنی توڑ دین اور کومل۔سے میری شادی کرادیں۔۔۔

کوئی مزاک چل۔رہا ہے یہان پہ۔۔۔

آپ نہین توڑیں گی تو میں خود جاکہ توڑ دونگا۔۔۔۔

لیکن کامران تم نے یہ سب پہلے کیون نہین بتایا مجھے میں نے کتنی بار پوچھا تم سے۔۔۔۔

تب میں ناراض تھا کومل سے۔۔۔

اب مجھے احساس ہو گیا ہے میں اس کہ بغیر نہیں رہہ سکتا اور میں کچھہ نہین جانتا آپ یہ مگنی کسی بھی حالت میں ختم کریں۔۔۔۔

مانلو اگر میں تمہاری مگنی توڑ بھی دوں کومل کی بھی مگنی ہو چکی ہے۔۔۔۔

آپ۔ثمینہ۔چچی سے بات کریں وہ کومل کی مگنی توڑ دیں۔۔۔واہ بیٹا تم نے ہر بات ہی مزاک میں لے رکھی ہے۔۔۔۔

آسیہ بیگم۔کو کامران پہ۔اس وقت بہت غصہ آیا۔۔۔۔

اب کچھہ نہیں ہو سکتا اور اب مضید میرا دماغ مت خراب کرو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔

ٹھیک ہے پہر اب مجھے کچھہ مت کہنا۔۔۔۔

کامران کہتا باھر نکل گیا۔۔۔۔

●♠♠♠♠♠●●●●♠♠♠♠♠●●●●

صبح زاور زرنش کو لینے آیا تو اس نے دیکھا وہاں عالیان پہلے سے زرنش کا ویٹ کر رھا تھا۔۔۔۔

تو یہاں عالیاں۔۔۔۔

زاور کو حیرانی ہوئی۔۔۔۔

ہان یار زرنش کو یونی چھوڑنے جاؤنگا ورنہ وہ جانے کو تیار نہیں پتا نہیں تواسے مارتا ہے یا کیا۔۔۔۔

عالیان نے تو مزاک کیا لیکن زاور کا پارہ ایک دم۔چڑھ گیا وہ وہان سے نکل گیا۔۔۔

زرنش عالیان کہ ساتھ یونی پہنچی کلاس کی طرف جا رہی تھی جب کسی نے اسے کھینچا اسے پہلے وہ چیختی اس کا منہ بند کر دیا گیا۔۔۔

زاور کو دیکھ کہ زرنش خوفزدہ ہو گئی۔۔۔

اتنا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کہ تم میرے ساتھ آنے سے منع کرو۔۔۔

مجھے ڈر لگتا ہے آپ سے۔۔۔۔

زاور زرنش کی بات پہ ایک دم۔ نرم۔ہوا۔۔۔

کس بات کا ڈر۔۔۔

زاور نے زرنش کہ ہاتھ پکڑے تھے اور وہ بری طرح کانپ۔رہی تھی۔۔۔۔

زرنش کہ۔منہ سے الفاظ نکلنا بند ہو گئے۔۔۔۔

زرنش دیکھو ادھر۔۔۔

زاور نے زرنش کا چھرا اوپر کرتے کہا۔۔۔۔

زرنش کیوں ڈر رہی ہو مجھ سے۔۔۔۔

زرنش کچھ بولو۔۔۔

زاور مسلسل بول رہا تھا لیکن زرنش اس کا کوئی جواب نہین دی رہی تھی۔۔۔۔

زاور نے بہت پیار سے اس کا چھرا ہاتھوں میں لیا۔۔۔۔

اور اس کے ماتھے کو۔اپنے لبوں سے چھوا۔۔۔

زرنش نے تڑپ کہ۔زاور کو دیکھا۔۔۔

ایسا نہ۔دیکھا کرو میری جان۔۔۔

زاور نے زرنش کو اپنے سے لگا لیا۔۔۔

زرنش لاکھ چاھنے کہ بعد بھی خود کو چھڑا نہین پا۔رہی تھی۔۔۔

یہ کوئی معمولی گرفت نہیں جو تم چھڑا لوگی۔۔۔

یہ زاور احمد کی گرفت ہے جان من۔۔۔

زاور نے اپنے لبوں کو زرنش کہ گردن پہ رکھ دیا۔۔۔

چھوڑیں مجھے زرنش خود کو چھڑانے کی پوری کوشش کر رہی تھی پر زاور نے اپنی گرفت اور تیز کر دی۔۔۔

آخر زرنش تھک گئی۔۔۔

بس جان من۔۔۔ اتنا ہی دم ہے۔۔۔

چھوڑ دیں پلیز۔۔۔

زرنش نے التجا کی۔۔

اچھا میرے ساتھ آنے سے منع کیوں کیا۔۔۔

مجھے آپ سے ڈر لگتا ہے بہت۔۔۔۔

اچھا میری کس بات سے ڈر لگتا ہے تمہیں۔۔۔

زاور نے زرنش کو سیدھا کرتے پوچھا۔۔۔۔

ہر بات سے۔۔۔۔

مسئلاً۔۔۔۔

زاور نے زرنش پہ۔ غور کرتے کہا۔۔۔

مسئلاً آپ جو یہ سب کرتے ہو۔۔۔۔

کیا کرتا ہو میں۔۔۔

زاور بھی مزہ لیتے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

پلیز جانے دیں مجھے میں پہلے بہت پریشان ہوں۔۔۔۔

کیوں پریشان ہے میری جانے جانا۔۔۔۔

کومل آپی کہ لیے۔۔۔۔

زاور ایک دم سیریس ہوا۔۔

ہاں یار انکی تو مجھے بھی بہت ٹینشن ہے۔۔۔

اچھا تم پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائگا۔۔۔

زاور بس اسے تسلی ہی دے سکتا تھا۔۔۔۔

اچھا چلو کلاس میں اور آئندہ مجھے جواب مت دینا ورنہ میں ثبوت دیتا ہوں۔۔۔۔

زرنش زاور کا مطلب سمجھتے نظریں جھکا گئی۔۔۔

کلاس کہ بعد زاور نے عالیان کو منع کردیا آنے کہ لیے اور کہا وہ ڈروپ کردیگا زرنش کو۔۔۔

اور۔اس بار زاور نے شرافت کا مظاھرہ کرتے زرنش کو بغیر تنگ کیئے گھر چھوڑ دیا۔۔

کیونکہ اب زاور چاھتا تھا پہلے کومل کی پریشانی سے نکل جائی زرنش پہر کچھہ کہوں‌گا۔۔

♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠

کومل۔آپی مزمل بھائی کا فون ہے۔۔۔

مزمل جس سے کومل۔کی مگنی ہوئی تھی۔۔۔

کہہ دو میں گھر پہ۔نہیں ہوں۔۔۔

عالیہ نے یہی کیا۔۔۔

کچھہ دیر میں مزمل گھر موجود تھا۔۔۔

سب نے بہت اچھے سے اس کا استقبال کیا۔۔۔

میں چاھتا ہوں کومل کو ساتھہ لے جاؤ کچھہ شوپنگ کرنی ہے آمی بری بنا رہیں ہیں تو آمی نے کہا کومل

کو لے جاؤ اسے اس کی پسند شوپنگ کروا دوں۔۔۔

اس وقت گھر میں ثمینہ بیگم عالیہ صائمہ اور کومل تھے۔۔۔

انہون نے کومل کو جانے کہ لیے کہا۔۔۔

مما میں نہیں جاؤگی۔۔۔

پلیز کومل التجا کرنے لگی۔۔۔

کومل بیٹا شادی جیسا رشتہ ہے وہ اچھے لوگ ہیں تم جاؤ شوپنگ کر آؤ۔۔۔

مما۔۔پلیز۔۔۔۔

اُٹھو شاباس۔۔۔ثمینہ بیگم بات ختم کرتے اُٹھ گئیں۔۔۔

کومل۔کو نہ چاھتے بھی مزمل کہ ساتھ جانا پڑا۔۔۔

♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠

کامران اپنے دوست کہ ساتھ ہوٹل میں لنچ کر رہا تھا۔۔۔

تب اس کی نظر کومل پہ پڑی جو کسی لڑکے کہ ساتھ کورنر کی ٹیبل پہ بیٹھی تھی۔۔۔

کامران کو جیسے کسی نے تپتی دھوپ مین کھڑا دیا۔۔۔

کامران نے مزمل کو نہیں دیکھا تھا اس لیے وہ اسے نہیں پہچانتا تھا لیکن وہ اتنا جانتا تھا کہ کومل کہ ساتھ وہی ہو گا۔۔۔

وہ اُٹھا اور انکہ ٹیبل پہ آ پہنچا۔۔۔

کامران کو دیکھہ کہ کومل کا رنگ سفید پڑ گیا۔۔۔

کیا کر رہی ہو تم یہاں اور یہ کس کہ ساتھ آئی ہو۔۔۔

کامران نے۔۔۔ کمال ضبط سے کہا۔۔۔

اس وقت کامران کا دل کر رہا تھا کہ مزمل کا منہ توڑ دے۔۔۔

کومل چپ رہی کچھ پوچھ رہا ہوں میں تم سے۔۔۔۔

کامران نے زور سے ٹیبل پہ۔ہاتھ مارا۔۔۔

مزمل۔اور کومل دونوں کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

کامران نے فورن مزمل کا گریبان پکڑلیا۔۔۔۔

کون ہے بے تو۔۔۔۔

ہمت کیسے ہوئے کومل کہ ساتھ آنے کی۔۔۔۔

کامران چھوڑیں انہیں ۔۔۔

کومل سے بس اتنا ہی کہا گیا۔۔۔۔

وہ خود بھی کامران کہ۔غصے سے ڈر گئی تھی۔۔۔۔

کامران نے کومل۔کو دیکھا اور کومل۔کا ہاتھ پکڑ کہ وہاں سے لے گیا۔۔۔۔

چھوڑیں مجھے کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔

کومل۔خود کو۔چھڑا رہی تھی پر کامران نے اس کی ایک نہ سنی اور اسے گاڑی میں زبردستی بیٹھا کہ لے گیا۔۔۔۔

وہاں مزمل ہکا بکا سب دیکھ رہا تھا اس نے جاکہ سب ثمینہ بیگم۔کو بتا دیا۔۔۔۔

ثمینہ بیگم نے مزمل۔کو سمجھایا کہ وہ کومل۔کا کزن ہے تمہیں جانتا نہیں اس لیے اسے ریاکٹ کیا ہو گا۔۔۔۔

مزمل۔کافی حد تک مطمعین ہو گیا۔۔۔

اور واپس اپنے گھر چلا گیا۔۔۔

جبکہ۔کامران اور کومل اب تک گھر نہیں آئے تھے۔۔۔

اور۔ثمینہ بیگم کو یہی پریشانی تھی کامران اب تک کومل۔کو۔گھر کیوں نہیں لایا۔۔۔

♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠

کومل۔میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں یہ منگنی توڑ دو۔۔۔

کامران نے کومل کو ایک سُنسان جگھہ لاکہ گاڑی روک دی اور اب وہ اس کی طرف متوجہ ہو کہ بار بار منگنی توڑنے کا کہہ ر ہا تھا اور کومل چپ تھی۔۔۔

کیا کہہ رہا ہوں میں تم سے جواب کیوں نہین دے رہیں۔۔۔

کوئی جواب نہیں ہے میرے پاس۔۔۔

میں نہیں توڑ سکتی منگنی۔۔۔

اور آپکہ سواء اب میں کسی سے بھی شادی کرنے کہ لیے تیار ہوں لیکن آپ سے نہیں کرونگی۔۔۔

اب چلیں گھر مجھے دیر ہو رہی ہو۔۔۔

کامران کو تو جیسے آگ لگ گئے کومل۔کہ جواب سے۔۔۔

کامران نے کومل۔کا ہاتھہ پکڑا اور اس کا چھرا اپنی سائیڈ کیا۔۔۔

کیا کہا تم۔نے۔۔۔

جو آپ نے سنا۔۔۔

کومل۔نے جواب دیتے وقت نظریں نیچے رکھیں۔۔۔

کومل۔میں پھر کہہ رہا ہوں۔۔۔

منگنی توڑ دو۔۔۔

کامران کا ضبط جواب دے رہا تھا۔۔۔

میں ایسا کچھ نہیں کرونگی۔۔۔

ٹھیک ہے کامران نے زور سے ڈیش بورڈ پہ ہاتھ مارا اور گاڑی گھر کی جانب موڑ دی۔۔۔

کومل کو گھر چھوڑ کہ وہ سیدھا ماہم کہ پاس گیا اور اس کہ گھر جاکہ منگنی توڑنے کا علان کر کہ انگوٹھی واپس کر آیا۔۔۔

گھر آکے سیدھا ساجد صاحب کہ روم مین گیا جہاں آسیہ بیگم اور ساجد صاحب کچھ باتیں کر رہے تھے۔۔۔

وہاں جاتے ہی کامران نے ساجد صاحب سے کہا۔۔

بابا مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔

ہاں بیٹا بولو۔۔۔

بابا میں نے ماہم سے منگنی توڑ دی ہے۔۔۔

۔وہ یہ بات ایسے بتا رہا تھا جیسے کوئی اچھا کام کر کہ۔آیا ہو۔۔۔

ساجد صاحب نے اپنی بیوی کو دیکھا اور پھر کامران سے مخاطب ہوئے۔۔۔

کیوں۔۔۔

مجھے کومل۔سے شادی کرنی ہے۔۔۔

اس نے بلاجھجک سچ بول دیا۔۔۔

دماغ ٹھیک ہے۔۔۔

ساجد صاحب کو اس کی دماغی حالت پہ۔شبع ہوا۔۔۔

ہاں میں کومل سے شادی کرنا چاھتا ہوں۔۔۔

بھلے تم۔اپنی منگنی توڑ آئے ہو لیکن کومل۔کی منگنی ہو چکی ہے۔۔۔

اور اب اس بات کا کوئی فائدہ نہیں جاؤ اپنے کمرے میں۔۔۔

ساجد صاحب نے مانو ساری بحس ہی ختم کردی۔۔۔

کامران وہاں سے اپنے کمرے میں آگیا۔۔۔

تو کوئی شرافت سے نہیں مانے گا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔

کہہ کہ کامران آفیس چلا گیا۔۔۔

♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠

پاپا مجھے لنڈن جانا ہو گا ارجنٹ۔۔۔

زاور ابھی گھر آیا تھا اور اپنے سامان پیک کرنے کا آرڈر دے رہا تھا ساتھ ساتھ احسان صاحب کو یہ نیوز بھی دے رہا تھا۔۔۔

کیوں بیٹھا خیریت کیوں جانا ہے۔۔۔

صبا بیگم۔نے اس کہ پاس آکہ۔پوچھا۔۔

مما وہاں کی کمپی میں کچھہ۔ورکرس نے پروبلم۔کردی ہے اور منیجر سے ورکر ہینڈل نہیں ہو رہے۔۔۔۔

اس لیے اب مجھے جانا ہوگا ایک۔ویک تک۔واپس آجاؤنگا۔۔۔

اچھا بیٹا اگر تمہاری پڑھائی کا کوئی مسئلا ہے تو میں چلا جاتا ہوں۔۔۔

آحسان صاحب نے کہا۔۔

نہیں پاپا میں بس آج رات نکلوں گا آپ۔ٹینشن نہ۔لیں ۔۔۔

کہتا زاور روم میں چلا۔گیا۔۔۔

کتنا اچھا ہے ہمارا زاور کتنا خیال۔کرتا ہے ہم سب کا کتنی چھوٹی عمر سے میرے ساتھ ہے بزنس میں۔۔۔

پڑھائی مین بھی۔اول۔بزنس مین بھی اول۔۔۔

میں نے کئے بار کہا کہ۔بیٹا تم۔ابھی صرف پڑھو پر ہمیشہ کہتا پاپا مجھے شوق ہے۔۔۔

اور آج تک کبھی مجھے زاور نے شکایت کا موقعہ نہیں دیا۔۔۔

احسان صاحب کو آج اپنے بیٹے پہ بہت پیار آرھا تھا۔۔۔

صبا بیگم بھی۔انکا ساتھ دے رہین تھین۔۔۔

زاور جب تک۔اپنی پیکنگ کروا کہ جانے کہ۔لیے تیار کھڑا تھا۔۔۔

دعائیں لیتا وہ۔ائیرپورٹ کہ۔لیے روانا ہوگیا۔۔۔

♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠

زرنش کو جب پتا چلا زاور لنڈن چکا گیا ہے اس نے فل۔وولیوم میں سونگ چلا کہ ناچنا شروع کر دیا۔۔۔

یاااااہووووو۔۔۔ا

آج میں اوپر۔۔۔آسمان نیچے۔۔۔

آج میں آگے زمانہ ہے پیچھے۔۔۔

ٹیل میں اووو خدا۔۔۔

اب میں کیا کروں۔۔۔

چلوں سیدھی کہ اُلٹی چلوں۔۔۔

عالیہ نے گانہ بند کر کہ کہا۔۔۔

تم۔ویسے بھی اُلٹا ہی چلتی ہو۔۔۔

اب تو لگتا ہے تم دماغ سے بھی فارغ ہو گئی ہو۔۔۔

کیا آپی۔کیوں بند کیا ہے سونگ۔۔۔۔

زرنش بدمزہ ہوئی۔۔۔۔

مما بلا رہی ہین تمہیں۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔

جاکہ۔تم۔خود پوچھ لو۔۔۔۔

آپ بتا دین گے کچھ۔ہو جائگا۔۔۔۔

ہان اب جاؤ۔۔۔۔

عالیہ نے جواب دے کہ۔ٹی وی آن کردیا۔۔۔۔

♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠

عالیہ کو کچھ ہی دیر ہوئی تھی ٹی وی دیکھتے کہ۔ثمینہ بیگم۔نے اسے کومل کہ ساتھ شاپگ پہ جانے کا کہا۔۔۔۔

جی مما جا رہی ہوں۔۔۔۔

ہاں اور زرنش کو بھی یونی سے لیتے جانا وہ بھی شوپنگ کرلے گی۔۔۔۔

جی مما۔۔۔

وہ ٹی بند کرتی کومل کہ پاس آئی۔۔۔۔

آپی چلیں ۔۔۔

ہمم۔۔۔۔

کہتی کومل اسکہ ساتھ چل دی۔۔۔

وہ دونوں پہلے یونیورسٹی گئیں وہاں سے زرنش کو لیا اور شوپنگ کہ لیے روانہ ہو گئیں۔۔۔

●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●

....Hey zawar...is that you

سوزی جو کیسینو جا رہی تھی زاور کو دیکھتے رک گئی۔۔۔

....Yes you have any doubt

زاور بھی اس سے مخاطب ہوا۔۔۔۔

..No buddy...but i just loss my hope that i will meet with you...in future

....Why

....Because i thought that you went pakistan for marriege

...Yes but i have my own business here

...So thats why i am here now

...but after 5 days i will return back to pakistan

...You here for only 5 days

...Yeah

...Now where are you going

...Iam going

...For meeting with my maneger

...Okey when you feel relax call me

..Okey

..کہہ کہ زاور جانے لگا کہ سوزی نے اسے دوبارہ پکارہ۔۔۔۔

...Hey listen zawar...what about your love

?..Did you get her

...Yup...now she is my wife

...Oh really thats great

....Than why she is not here with you

....Its too urgent work i didnot tell any one about that trip

...Oh ohkey so you carry on

...And congratulation

...Thanks sozi i will join you tommorow

....Okey good bye

سوزی کو بائے کہہ کہ زاور نے گاڑی منزل کی جانب بڑھا دی۔۔۔۔

♠♠♠♠♠♣♣♣♣♠♠♠♠♠♣♣

کامران کو جب پتا چلا کومل شوپنگ پہ گئی ہے تو وہ بھی شوپنگ مال کی طرف چل دیا۔

۔ابھی وہ کپڑے دیکھ رہیں تھیں کہ کامران ان کہ سامنے آگیا۔۔۔

کیا ہو رہا ہے۔۔۔

آپی کی شادی کی شوپنگ بھائی۔۔۔۔

عالیہ نہ تحمل سے کام لیا ورنہ زرنش تو بغیر جواب دیئے وہان سے دوسرے کاؤنٹر پہ چلی گئی۔۔۔۔

عالیہ کی بات سنتے کامران کو شدید غصہ آیا.۔۔۔۔

اس نے کومل کی طرف دیکھا جو چپ تھی۔۔۔۔

اچھی بات ہے کرو شوپنگ چلو آج میں کروا دیتا ہوں تم سب کو شوپنگ۔۔۔۔

ان کہ لاکھ منع کرنے کہ باوجود کامران نے انہیں ڈھیر ساری شوپنگ کروائی۔۔۔۔

اور جاتے وقت بس اتنا کہہ کہ گیا۔۔۔۔

میں ان سب کپڑوں میں تمہیں دیکھوں گا۔۔۔۔

کامران نے کومل کہ کان میں شرگوشی کی اور نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

کومل حیران ہوئی پر پہر عالیہ اور زرنش سے باتوں میں لگ گئی۔۔۔

♣♣♣♠♠♠♠♣♣♠♠♠♠♣♣♣

کامران کہ پاس اب اور کوئی راستہ نہین بچا تو اس نے یہی سوچ لیا کہ کومل کو اغوا کریگا۔۔۔۔

لیکن پہر اس کو یہ ڈر بھی لاحق تھا کہ پورا خاندان ہے اور کومل اس کی کزن وہ اس کہ ساتھ ایسا کیسے کرے۔۔۔۔

پر اسی وقت ایک اور سوچ اس پہ۔غالب آگئی۔۔۔۔

اگر کومل مجھ سے دور ہو گئی کسی اور کی ہو گئی تو۔۔۔

نہین نہیں ایسا کبھی نہین ہو گا۔۔۔

مجھے کومل کو ااغوا کرنا ہی پڑیگا۔۔۔۔

ورنہ۔وہ کسی اور کی ہو جائی گی۔۔۔

اور۔میں ایسا نہین ہونے دے سکتا۔۔۔۔

زرنش یونی عالیان کہ ساتھ جا رہی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ یونی میں تھی جب اس جا موبائل بجا۔۔۔

وہی رانگ نمبر۔۔۔۔

کونسا۔۔۔

فرح اور ثنا اس سے لگ کہ بیٹھ گئیں۔۔۔۔

اُٹھا نا۔۔۔۔

جی نہین یہ لو خود بات کرلو۔۔۔

زرنش نے موبائل ثنا کہ ہاتھ میں دے دیا۔۔۔۔

ہیلو ثنا نے کال اُٹھائی۔۔۔

فون زرنش کو دو ثنا۔۔۔

ثنا کہ ہاتھ سے ایک دم موبائل چھوٹ گیا۔۔۔

یہ کیا ہے اسے تو اُٹھاتے ہی مجھے پہچان لیا۔۔۔

کیا زرنش اور فرح کی بھی حیرانی سے آنکھیں پھٹ گئین۔۔۔

زرنش نے فورن کال بند کر دی۔۔۔

کال پھر سے آنے لگی۔۔۔

زرنش مجھے لگتا ہے تجھے اسے بات کر کہ پوچھنا چاھئے کہ یہ کیا چاھتا ہے۔۔۔

میں کیوں پوچھوں۔۔۔

تاکہ پتا تو چلے آخر وہ تجھے کیوں تنگ کر رھا ہے۔۔۔

کال دوبارہ آنے پہ زرنش نے کال اُٹھائی۔۔۔

ہاں جانے من کسی ہو۔۔۔

ابھی زرنش نے بات بھی نہین کی تھی اسے پہلے اگلا بول پڑا۔۔۔

کیا چاھتے ہو تم۔۔۔

تمہیں۔۔۔

دیکھو میری شادی ہو چکی ہے۔۔۔

زرنش کو اب یہ واحد حل لگا اس اجنبی سے جان چھڑانے کا۔۔۔

لیکن اس کو یہ نہین پتا تھا وہ اجنبی ہی اس کا شوہر ہے۔۔۔

زاور کی زرنش کی بات پہ ہسی روکنا مشکل۔ہو رہی تھی لیکن اس نے ظاھر نہین کیا۔۔۔

اچھا ہان مین جانتا ہون تمہارا نکاح ہوا ہے زاور کہ ساتھ۔۔۔

اب زرنش گھبرا گئی۔۔۔

یہ سب تمہین کیسے پتا ہے۔۔۔

مجھے سب پتا ہے میری جان کہا نہ تمہیں۔۔۔

میں یہ بھی جانتا ہوں تم۔ نے اس وقت کس کلر کہ کپڑے پہنے ہوئے ہین۔۔۔

زرنش پریشانی سے ادھر اودھر دیکھنے لگی۔۔

ک۔۔۔کون ہو تم۔۔۔

تمہارا سب کچھ۔۔۔

کہہ کہ زاور نے کال رکھ دی۔۔

زاور کل۔رات ہی واپس پاکستا آچکا تھا صبح نہ اُٹھنے کی وجھ سے وہ آج لیت یونیورسٹی آیا تھا۔۔۔

اور یونی آتے اس کی نظر زرنش کو ڈھوند رہی تھی۔۔۔

اور جب اس نے زرنش کو گپے ہانکتے دیکھا تو اسے تنگ کرنے کی سوجی۔۔۔

زاور۔۔۔کلاس اینڈ ہونے پر زرنش کہ پاس گیا۔۔۔

عالیان کو اس نے آنے سے منع کر دیا تھا۔۔

چلیں زرنش۔۔۔۔

زاور کی آواز سن کہ زرنش کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔۔

آ۔۔۔آپ۔۔۔۔

ہاں کیون تمہین لگا مین ہمیشہ کہ لیے لندن چلا گیا۔۔۔۔

وہ اسکہ ساتھ چلتا بول رہا تھا۔۔۔۔

نہ۔۔۔نہیں۔۔۔۔

ہمیشہ کہ لیے تو تمہیں ساتھ لے کہ جاؤنگا۔۔۔۔

فکر نہ کرو۔۔۔۔

مجھے نہیں جانا کہیں بھی۔۔۔۔

ہاہاہا تمہارے کہنے سے کیا ہوتا ہے۔۔۔۔

اچھا کومل کا بتاؤ۔۔۔۔

کچھہ نہیں آپی کی شادی کی تیاریان ہو رہی ہیں۔۔۔

کومل خوش ہے۔۔۔

زاور نے زرنش کو دیکھتے پوچھا۔۔۔

آپی بس چپ ہیں۔۔۔

ہمم۔۔۔

زاور زرنش کو گھر چھوڑ کہ خود عالیان کہ پاس چلا گیا۔۔۔

♠♠♠♠♣♣♣♣♠♠♠♠♣♣♣♠♠♠♠

عالیہ یہ کپڑے تو ٹیلر کو دے آو بیٹا ۔۔۔

میں اج بہت تھک گئی ہوں۔۔۔۔

جی مما میں دے آتی ہون۔۔۔۔

عالیہ کپڑے لے کہ ٹیلر کہ پاس پہنچی۔۔

وہ کپڑے دے کہ واپس جانے کہ لیے مڑی ہی تھی کہ ایک لڑکے نے اس کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔۔۔۔

گلی چھوٹی ہونے کی وجھ سے گاڑی گلی میں نہیں جا پاتی تھی اسلیے عالیہ تیز تیز چلنے لگی۔۔۔۔

عالیہ تیز تیز بھاگتے جاکہ گاڑی مین بیٹھ گئی اور سکون کا سانس لینے لگی۔۔۔

صبح سب اپنے اپنے کاموں پہ چلے گئے۔۔۔۔

کومل اپنے کمرے میں آکہ لیٹ گئی۔۔۔۔

ابھی پانچھ منٹ ہوئے تھے اسکی آنکھ لگے کہ اس کا موبائل بجنے لگا۔۔۔۔

یہ کس کا نمبر ہے۔۔۔۔

اس نے کال اُٹھائی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔

کومل تم۔جلدی سے سٹی ہوسپٹل آؤ تمہاری دوست نبیلا کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے اور اس کہ۔موبائل میں تمہارا نمبر سب سے اوپر تھا۔۔۔

کومل کہ تو یہ سن کہ ہاتھہ پاؤن پھول گئے۔۔۔

م۔۔۔میں آرہی ہوں۔۔۔

کومل آمی کو بتاتی بھاگتی ہاسپیٹل کہ لیے نکلی اس وقت گھر میں کوئی گاڑی بھی نہین تھی کومل ٹیکسی کہ لیے کھڑی ہو گئی۔۔۔

ابھی وہ ٹیکسی کا انتظار کر رہی تھی کہ کامران کی گاڑی اس کہ آگے آکے روکی اسے پہلے وہ کچھہ کہتی کامران نے باہر آکہ کومل کو ذبردستی گاڑی میں بیٹھایا اور گاڑی بھگا لے گیا۔۔۔

♣♣♣♣♣♠♠♠♠♠♣♣♣♣♣♠♠♠♠♠

زاور کلاس میں تھا جب اس کا موبائل وائبریٹ ہوا۔۔۔

ایسکیوزی می سر کہتا زاور باھر نکل۔گیا اور کال اٹینڈ کی۔۔

ہیلو۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے میں آرھا ہون۔۔۔

زاور فورن گاڑی لے کہ نکل۔گیا۔۔۔

کامران کومل کو لے کہ جا رہا تھا تب اس کی گاڑی کہ آگے کسی نے اپنے گاڑی روکی۔۔۔

کامران نے فورن بریک لگائی۔۔۔

زاور کو دیکھ کہ کامران ایک دم۔پریشان ہو گیا۔۔۔

کومل۔کو اس نے پیچھے کی سیٹ پہ ڈالا ہوا رھا منہ پہ ٹیم۔لگا کہ اور ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔۔۔

کامران باہر آیا زاور بھی باہر آگیا۔۔۔

کیوں بھائی صاحب کہاں لے جا رہے ہیں کومل کو۔۔۔

زاور نے چابیاں گھوماتے کہا۔۔۔

کامران فورن پریشان ہو گیا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔

مطلب کومل کو اغوا کر کہ کہان لے جا رہے ہیں۔۔۔

زاور تم۔دور رہو اس سب سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں۔۔۔

کیسے کوئی لینا دینا نہیں ایک تو وہ میری کزن ہوتی ہے دوسرا سالی۔۔۔

اووو اچھا تو تم۔ نے مان لیا تمہں زرنش سے محبت ہے۔۔۔

بلکل میں قائر نہین ہوں۔۔۔

زاور۔۔۔

کامران چلایا۔۔۔

چھوٹے ہو چھوٹے رہو میرے معملات میں دخل۔مت دو۔۔۔

ورنہ میں بھول جاؤنگا تم۔میرے چھوٹے۔۔ بھائی ہو۔۔۔

آپ بیشک بھول جائیں مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔

بہرحال میں آپکو کومل کو لے جانے نہیں دونگا۔۔۔۔

اور۔میں بھی دیکھتا ہون تم۔مجھے کیسے روکتے ہو۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔

زاور ہسا کامران اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

روکوں گا میں نہین آپکو۔۔۔۔

روکے گا پہر بھی آپکو کوئی اور۔۔۔۔

ابھی وہ باتین کر رہے تھے کہ عالیان کی گاڑی آن پہنچی۔۔۔۔

کامران نے جب دیکھا عالیان کی گاڑی کو۔۔۔تو بس اتنا کہہ پایا۔۔۔۔

بیڑا غرق۔۔۔۔

سب نے ابھی آنا تھا۔۔۔۔

سب آئے نہیں بھائی صاحب بلایا گیا ہے۔۔۔۔

زاور بھی مسکراھٹ لیے بتا رہا تھا۔۔۔

۔۔کوئی دوشمنی تھی تمہین مجھ سے۔۔۔۔

کامران کو سمجھ نہیں آرھا تھا زاور نے اس کہ ساتھ۔یہ سب کیون کیا۔۔۔

جب تک عالیان بھی کامران تک آن پہنچا اور اس نے گاڑی سے کومل کو نکالا اور اس کہ منہ سے ٹیپ ہٹائی اور اس کہ ہاتھ۔کھولے۔۔۔۔

شرم آنی چاھئے بھائی آپکو۔۔۔۔

اپنی کزن کہ۔ساتھ یہ سب۔۔۔

کومل کو مجھ سے کوئی نہین چھین سکتا۔۔۔۔

کامران اب بھی ڈٹا رہا۔۔۔۔

اور زاور تمہیں کیا لگتا ہے تم یہ سب کر کہ۔مجھ سے بچ جاؤگے۔۔۔۔

بھیا۔۔۔۔

آپ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔۔۔

تم زرنش سے شادی کرنا چاھتے ہو میں جانتا ہون۔۔۔

۔کامران کی بات پہ کومل۔نے حیرت سے زاور کو دیکھا جبکہ عالیان کو یہ بات کافی حد تک پتا تھی۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔

یہی مسئلا ہے آپکا بھائی صاحب آپکو کچھ پتا ہے نہین اور۔ایسے چلے مجھ سے پنگا لینے۔۔۔۔

لنڈن میں اتنے سال میں نے جھک نہیں ماری بھیا۔ ۔۔۔

زاور نے بھی چڑھانے والے انداز۔میں کہا۔۔۔۔

میں بھی دیکھتا یوں تم۔اب زرنش سے شادی کیسے کرتے ہو۔۔۔

ہاہاہا پہر کر دی نہ غلطی۔ ۔۔۔

میں اس سے شادی کر چکا ہوں۔۔۔۔

اب کی بار سب نے زاور کو حیرت سے دیکھا۔۔۔

کیا۔۔۔

کومل۔نے آگے بڑھ کہ زاور سے پوچھا۔۔

کیا کہہ رہے ہو تم۔۔۔۔

جو بھی کہا ہے سچ کہا ہے میں نے۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔

کومل۔کا۔تو دماغ ہی گھوم۔گیا۔۔۔۔۔

یہی کہ۔میں زرنش سے شادی کر چکا ہوں وہ بیوی ہے میری۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو تم۔زاور اس بار عالیان بھی اس کی طرف لپکا۔۔۔۔

یہ بکواس نہیں حقیقت ہے۔۔۔

زاور بھی اپنی بات پہ قائم۔رہا۔۔۔۔

زرنش ایسا کبھی نہیں کر سکتی تم۔جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔۔

۔کومل تو جیسے اپنا سب بھول۔کہ۔صدمے مین آگئی۔۔۔۔

میں نے یہ کب کہا کہ زرنش نے یہ سب کیا ہے۔۔۔

یہ۔بھی سچ ہے میں نے زرنش سے شادی کرلی ہے اور یہ بھی سچ ہے زرنش نے کچھ نہیں کیا۔۔۔

زاور تم۔ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔۔

عالیان کو سمجھ نہین آرھا تھا کہ زاور سے کیا کہے۔۔۔

اچھا چھوڑین یہ باتیں فلحال ا ن باتون کا ٹائم۔نہیں گھر چلیں۔۔۔

کامران غصے میں چلا گیا۔۔۔

زاور اپنی گاڑی مین نکل گیا۔۔۔

کومل کو۔عالیان اپنے ساتھ گھر لے گیا۔۔۔

♣♣♣♣♠♠♠♠♠♣♣♣♣♠♠♠♠

کومل کو اب تک ہواسوں پہ یہ بات سوار تھی زاور زرنش سے شادی کر چکا ہے۔۔۔

آج زرنش اکیلے گھر آئی زاور واپس یونی نہیں گیا۔۔۔

زرنش کے آتے کومل نے اسے پوچھنے کا سوچا پہر چپ ہو گئی۔۔۔

زرنش کچھ کھالو تم۔سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔

ابھی کرلیں آپی۔۔۔

نہیں کھانا کھالو پہر آرام۔سے کرتے ہیں بات۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے آپی

زرنش کھانا کھا کہ۔کومل۔کہ پاس آئی عالیہ بھی وہیں بیٹھی تھی۔۔۔۔

جی آپی کہیں۔۔۔۔

زرنش کچھ دن پہلے تم۔جب یونی سے آئیں تھیں تمہارے ہنٹوں پہ کچھ زخم تھا وہ کیسے ہوا تھا۔۔۔

کومل۔کی بات سن کہ زرنش کا رنگ سفید پڑ گیا۔۔۔

آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔

عالیہ نے بھی حیرت سے کومل۔کی طرف دیکھا وہ ایسا سوال کیون کر رہی ہے۔۔۔۔

آ۔۔۔آ۔۔۔آپی و۔۔۔وہ۔۔۔۔

زرنش کی زبان لڑکھڑانے لگی۔۔۔۔

بتاؤ۔۔۔

آپی وہ چوٹ لگ گئی تھی۔۔۔۔

زرنش نے نظرین چراتے کہا۔۔۔

سچ بتاؤ مجھے کومل۔نے اتنی زور سے کہا۔۔۔زرنش رونے لگ گئی۔۔۔

عالیہ نے فورن زرنش کو گلے لگایا۔۔۔

کیا بات ہے آپی۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔۔

عالیہ کو۔حیرت ہو رہی تھی کہ۔کومل۔زرنش کی ہمیشہ سائیڈ لینے والی اج اسے ڈانٹ رہی تھی۔۔۔۔

کومل نے عالیہ کی بات کا کوئی جواب نہین دیا اور دوبارہ زرنش کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

بتاؤ زرنش۔۔۔

آپی وہ۔۔۔

آپی وہ۔ز۔۔زاور نے کیا تھا۔۔

زرنش سسکیوں سے رونے لگی اور اپنا چھرا اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا۔۔۔

تم نے بتایا کیوں نہیں۔۔۔

ادھر آؤ۔۔۔

کومل۔نے زرنش کو۔بری طرح روتے دیکھا تو خود سے لگایا۔۔۔

عالیہ پہ تو حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔۔۔

آپی یہ سب کیا ہے۔۔۔

کومل نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔

ابھی بھی ایسا کچھ ہے جو تم ہم سے چھپا رہی ہو۔۔۔

کومل۔پھر زرنش سے مخاطب ہوئی۔۔۔

زرنش سیدھی ہوئی۔۔۔

آپی۔۔۔

پلے play۔۔۔۔والے دن۔۔۔

ہاں کیا ہوا تھا اس دن کومل جانتی تھی اب وہ کیا بتائگی۔۔۔۔

آپی اس دن غلطی سے اص۔۔۔آصلی مولوی آگئے تھے او۔۔۔اور زاور سے سچ میں نکاح ہو گیا۔۔۔۔

کومل تو سب سمجھ چکی تھی عالیہ تو بت بنے سب سن رہی تھی۔۔۔۔

کیا۔مطلب زرنش تمہاری شادی زاور سے ہو گئی۔ہے۔۔۔۔

عالیہ۔کا۔منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔

ہاں جواب کومل۔نے دیا۔۔۔۔

زرنش تمہیں یہ سب ہمیں بتانا چاھئے تھا۔۔۔۔

آپی مجھے ڈر لگ رہا تھا آمی بھیج دین گی ان کہ ساتھ

۔۔۔

کومل۔اور۔عالیہ کو اپنی چھوٹی بہن کی معصومیت پہ۔بہت پیار آیا ان دونون نے زرنش کو خود سے لگایا۔۔۔

اور کہا۔۔۔

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اب۔۔۔۔

یہ کہہ کہ کومل۔نے زرنش کو لیٹا دیا اور سوچنے لگی تو اس لیے زرنش کہ پلے والے دن اتنی طبعت خراب ہوئی تھی۔۔۔۔

لیکن ہم۔سب اس بات سے بے خبر تھے۔۔۔۔

آج زاور نے جو کچھ میرے لیے کیا ہے اس بات سے مجھے یہ سکون ہے زاور بہت اچھا لڑکا ہے لیکن اس نے زرنش کو بیوقوف بنا کہ اچھا نہیں کیا۔۔۔

وہ۔اب تک یہی سمجھتی ہے سب غلطی سے ہوا ہے۔۔۔

پر میں جانتی ہوں زاور نے یہ جان بوجہ کہ کیا ہے۔۔۔

کچھ بھی ہے سزہ تو زاور تمہیں ضرور ملے گی۔۔۔

کامران کا غصے سے برا حال تھا اسے سمجھ نہیں آرھا تھا وہ کیا کرے۔۔۔

ایک طرف زاور پہ غصہ تھا دوسری طرف کومل کو کھونے کا ڈر اسے چین نہیں لینے دے رہا تھا۔۔

کل۔وہ لوگ شادی کی ڈیٹ لینے آرھے ہیں کومل کی میں کیا کروں ایک تو یہ زاور پتا نہیں کیوں میرے پیچھے پڑ گیا ہے۔۔

کیا دوشمی ہے اسے مجھ سے پتا نہیں میں نے تو ہمیشہ اپنا چھوٹا بھائی سمجھا ہے اسے۔۔۔

اب کیا کروں اگر آج زاور بیچ مین نہ آتا تو کومل میرے پاس ہوتی۔۔۔

مین ایسے کومل کو دور نہیں جانے دے سکتا کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑیگا مجھے۔۔۔

ہاں ایک آئیڈیا ہے۔۔۔

کامران. کے دماغ میں ایک آئیڈیا جگمگایا۔۔۔

اور اس نے فورن اس پہ عمل کیا۔۔۔

♠♠♠♠♠♣♣♣♠♠♠♠♠♠♣♣♣♠♠♠♠♠

زاور گاڑی کی بکنگ کروا رہا تھا جب اس کا موبائل بجا۔۔۔

ہیلو۔۔۔

کون۔۔۔

سر میں لنڈن سے بات کر رہا ہوں آپکا مینیجر۔۔۔۔

ہان کہو اب کیا ہوا۔۔۔

سر یہاں سب ورکر اسٹرائک پہ چلے گئے ہیں۔۔۔

لیکن کیوں ابھی تو میں سب کا مطالبا پورا کر کہ آیا ہوں ایک ویک پہلے۔۔۔

اب کیا میں ہر ویک لنڈن آؤن انکی وجھہ سے۔۔۔۔

سر یہ لوگ کسی سے نہیں سمبھل رہے۔۔۔۔

میں کچھہ نہیں جانتا تم خود ہینڈل کرو۔۔۔

اور۔تمہارا اپنا نمبر کہاں ہے یہ تم۔کس نمبر سے بات کر رہے ہو۔۔۔

سرمیرا موبائل چوری ہو گیا ہے اس لیے آپ بھی مجھہ سے اسی نمبر پہ رابطہ کریں۔۔۔

مجھے تمہاری آواز بھی کچھہ بدلی سی لگ رہی ہے۔۔۔

جی سر گلا تھوڑا اپسیٹ ہے۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے مین آرھا ہوں اپنے بوس کو بتا دینا۔۔۔

اوکے سر تھینک یو۔۔۔

کال رکھ کہ زاور کہ چھرے پہ مسکراھٹ دوڑ گئی۔۔۔

ایسا کرین گے اب آپ بھیا۔۔۔۔

♠♠♠♠♠♠♣♣♣♣♣♣♠♠♠♠♠

کیا کہا زاور نے۔۔۔۔

کامران نے بی صبری سے پوچھا۔۔۔

وہ کہہ رہے ہیں آرھے ہیں۔۔۔

اس نے اور کیا کہا۔۔۔

سر انہیں شک ہو رہا تھا پر میں نے بات سمبھال لی۔۔۔

کیا مطلب کیا شک۔۔۔

کیا کہا اس نے۔۔۔۔

سر انہوں نے نمبر کا پوچھا میں نے کہا چوری ہو گیا۔۔۔

اچھا اور۔۔۔

اور انہوں نے کہا آواز کچھ چینج ہے۔۔۔۔

میں کہا گلا خراب ہے تو وہ آنے کہ لیے مان گئے۔۔۔

کیسے مان گئے کیا کہا زاور۔نے ایگزیکٹ بتاؤ۔۔۔

سر انہوں نے کہا۔۔۔

اپنے بوس سے کہنا میں آرھا ہوں۔۔۔۔

واٹ۔۔۔

گدھے الو کے پٹھے عقل سے پیدل تم اس کہ منیجر بن کہ بات کر رہے تھے تو تمہارا بوس وہ ہوا یا کوئی اور سارا۔پلان چوپٹ کر دیا۔۔۔

دفعہ ہو جاؤ۔۔۔

کامران نے گالیاں دے کہ کال بند کر دی۔۔۔۔

یہ زاور بہت تیز ہے۔۔۔۔

لیکن مین بھی تمہارا بڑا بھائی ہوں۔۔۔

اتنی آسانی سے ہار نہیں۔مانوں گا۔۔۔۔

♣♣♣♣♠♠♠♠♠♣♣♣♣♠♠♠♠♠

چچی چچا میں آپ سے کچھ کہنا چاھتا ہوں۔۔۔

کامران عابد صاحب اور ثمینہ بیگم کہ پاس بیٹھا ان سے مخاطب ہوا۔۔۔

اس وقت کمرے میں صرف وہ تینوں موجود تھے۔۔۔

ہان بیٹا کہو۔۔۔

دونوں نے خوشدلی سے کہا۔۔۔

میں جانتا ہوں بات بہت عجیب ہے پر یہ کرنا بھی لازمی ہے۔۔۔۔

کیا بات ہے بیٹا۔۔۔

ثمینہ بیگم۔پریشان ہوئیں۔۔۔

بات یہ ہے۔۔۔

میں کومل سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔۔

وہ بھی مجھ۔سے پیار کرتی ہے پر وہ مجھ سے ناراض ہے۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہو ہو بیٹا۔۔۔۔

اگر ایسا کچھ تھا تو تمہیں پہلے بات کرنی چاھئے تھی ہمیں تم۔سے بڑھ کہ۔اور۔کیا ہوتا۔۔۔

پلیز چچا آپ تو سمجھیں مجھے مما بھی نہیں مانتی کہتی ہیں دیر کردی ہے میں نے۔۔۔

پلیز چچا بچپن میں جب بابا کسی چیز سے منع کرتے تھے تو آپ مجھے وہ چیز دلاتے تھے۔۔۔۔

پلیز چچا میں سچ میں مر۔جاؤنگا اگر مجھے کومل۔نہ ملی۔۔۔۔

بیٹا ایسا نہین بولتے۔۔۔۔

تم۔نے یہ۔بات کومل کی انگیجمینٹ سے پہلے کیون نہیں کی۔۔۔۔

مجھ سے غلطی ہو گئی پلیز اتنی بڑی سزہ مت دین مجھے پلیز چچا۔۔۔

بیٹا۔۔۔

تم پریشان مت ہو مین کچھ کرتا ہوں۔میرے لیے سب سے پہلے تم۔ہو۔۔۔۔

کامران فورن عابد صاحب کہ گلے لگ گیا۔۔۔۔

پلیز چچا میری زندگی مجھ سے دور مت کیجئے گا۔۔۔

عابد صاحب نے کامران کہ سر پہ ہاتھ رکھا اور اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

ثمینہ بیگم بھی انکہ پیچھے گئیں۔۔۔

کامران گھر کی طرف چل دیا۔۔۔

♣♣♣♣♠♠♠♠♠♠♣♣♣♣♠♠♠♠

یہ آپ نے کیا کیا۔۔۔

کامران کو آپ نے آسرا دے دیا۔۔۔

کل وہ لوگ دیٹ لینے آرھے ہیں۔۔۔

منع کردو انہیں۔۔۔

عابد صاحب نے خاموشی اختیار کرتے کہا۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔

جو کہہ رھا ہوں صحیح کہہ رھا ہوں اپنی بچی کہ لیے یہ زیادہ بھتر ہے۔۔۔

ہم جانتے ہیں ساجد اور آسیہ۔۔۔اسے اپنی بیٹی بنا کہ رکھیں گے

ہم سب ایک ہیں۔۔۔

کامران ہمارا بچا ہے اس کی یا کسی اپنے بچے کی کبھی میں نے کوئی بات نہیں نہیں ٹالی۔۔۔

کامران نے دیر سے صحیح لیکن اچھا فیصلا کیا ہے میں مطمعیں ہون اس فیصلے سے۔۔۔

کہہ تو آپ ٹھیک رہے ہیں لیکن پہر ان سے معزرت کرنی پڑیے گی۔۔۔۔

کرلین گے بیگم۔بچون کہ لیے کرنا پڑتا ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے پہر آج چلتے ہیں انکہ گھر معافی مانگنے۔۔۔

۔

♠♠♠♠♣♣♣♠♠♠♠♠♣♣♣♠♠♠

عابد صاحب نے ساجد صاحب اور آسیہ بیگم کو بلوا لیا اور انہیں سارہ مسئلا بتایا وہ دونوں شرمندہ ہو رہے تھے لیکن عابد صاحب نے انہین کہا۔۔۔۔

اس میں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں بچوں کہ۔مسئلے ہم ہی حل کریں گے۔۔۔۔

تم۔دونون کو کوئی اعتراض ہے۔۔۔۔

نہیں بھائی صاحب کیسی بات کر رہے ہیں کومل۔ہماری بیٹی ہے ہمیں تو خوشی ہوگی پر اس کامران نے کہیں منہ دیکھانے لائق نہیں چھوڑا۔۔۔۔

اس نے اپنی غلطی مانلی ہے اور اپنی غلطی مانے سے زیادہ اور کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔

ٹھیک ہے بھائی صاحب پہر۔ہم۔بھی چلتے ہیں آپکہ ساتھ۔۔

معزرت کرنے۔۔۔

پہر۔چارون مل کے مزمل۔کے گھر گئے اور اپنا مدہ انکہ۔سامنے رکھ دیا۔۔۔

عابد صاحب اور ثمینہ بیگم۔کو بہت زیادہ شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا پر انہوں نے حقیقی وجھہ بتا دی جس وجھہ سے وہ چپ ہو گئے۔۔۔

اور بات ٹل گئی۔۔۔۔

♣♣♣♣♠♠♠♠♠♠♠♣♣♣♣♠♠♠♠♠

کامران بہت خوش تھا کیونکہ اب سب بڑون نے کامران اور کومل کی شادی کا کہہ دیا تھا۔۔۔۔

کومل شوکڈ تھی پر بولی کچھ نہیں۔۔۔

عالیہ اور زرنش بھی بہت حیران ہوئیں کہ یہ سب کیسے اور کب ہوا۔۔۔۔

سب بڑون نے خود سے سارا کام کیا۔۔۔۔

بعد میں سب کو اپنا فیصلا سنا دیا۔۔۔

زرنش اور۔عالیہ خوش تھیں کیونکہ کچھ بھی تھا کامران نے ہمیشہ انہیں اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح پیار کیا تھا۔۔۔

اس۔کی ایک غلطی کی وجھہ سے وہ اس کی اچھایاں نہیں بھول سکتیں تھیں۔۔۔۔

♣♣♣♣♠♠♠♠♠♠♠♣♣♣♣♠♠♠♠♠

زاور اپنی نیو گاڑی میں بڑے مزے سے رائیڈ کر رہا تھا جب ایک گاڑی اس کہ سامنے آکہ روکی۔۔۔

زاور نے فورن بریک لگائی۔۔۔

زاور گاڑی سے باہر نکلا سامنے والی گاڑی میں سے کامران باہر نکلا۔۔۔۔

زاور کامران کو دیکھہ کہ ہسا۔۔۔۔

بڑے بھیا آپ۔۔۔۔

ہاں چھوٹے۔۔۔۔

کامران بھی اس کی جانب بڑھا۔۔۔۔

تمہیں ایک خوشخبری دینی ہے۔۔۔۔

ہاہاہا جانتا ہون مین پہلے سے زاور آگے بڑھ کہ کامران کہ گلے لگ گیا۔۔۔۔

بہت مبارک ہو آپکو بھیا۔۔۔

کامران کنفیوز ہو گیا۔۔۔

پر تم۔تو نہیں چاھتے تھے کومل۔کی مجھ سے شادی ہو۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں بھیا میں چاھتا تھا آپ کچھ۔غلط نہ کریں اور یقین کرین اگر آخری وقت میں آپ کی شادی کا چانس نہ بنتا تو میں خود کومل کو آپکہ پاس لاتا۔۔

لیکن میں چاھتا تھا آپکو تھوڑی سزہ ملے اپنے پیار کو چھوڑنے کی۔۔۔۔

کامران کو بھی اپنی غلطی کا احساس تھا۔۔۔۔

وہ بھی زاور کو گلے لگا کہ اسے تھینکس کہنے لگا۔۔۔۔

زاور تمہیں مجھ سے کبھی کوئی بات کرنی ہو بلا جھجھک کرنا تم میرے چھوٹے بھائی ہو میں ہر بات میں تمہارا ساتھ دونگا۔۔۔۔

تھینک یو بھیا۔۔۔۔

زاور نے بھی خوشدلی کا اظہار کیا۔۔۔

نیو گاڑی لی ہے۔۔۔

ہان بھیا۔۔۔

اچھی ہے مبارک ہو انجوائے کرو۔۔۔

اوکے بھیا میں چلتا ہوں عالیان کہاں ہے۔۔۔

وہ سائیٹ پہ ہو گا جہاں اس کا گھر بن رہا ہے۔۔۔

اچھا میں دیکھتا ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے میں بھی آفیس جا رہا ہون۔۔۔

اوکے ۔۔۔

کہہ کہ دونوں اپنی اپنی منزل کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

کومل کو جب پتا چلا وہ سیدھا اپنی مما کہ پاس گئی۔۔۔

مما یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔

مجھے کامران سے شادی نہین کرنی۔۔۔

تم اب ہمیں اپنے فیصلے سناؤ گی۔۔۔

مما آپ کسی سے بھی کریں مجھے اعتراض نہیں۔۔۔

پر۔۔۔

میں کامران سے نہیں کرنا چاھتی۔۔۔

کومل مجھے مجبور مت کرو تہارے ساتھ سخت رویہ اختیار کروں۔۔۔۔

مما پلیز ایسا مت کریں۔۔۔۔

میں آپ سے اور کچھ نہیں کہہ رہی مجھے بس کامران سے شادی نہین کرنی۔۔۔۔

کومل۔اپنے کمرے میں جاؤ بحس کہ موڈ میں نہیں ہوں میں۔۔۔

مما پلیز۔۔۔۔

جاؤ اور شام میں تیار رہنا نکاح ہے تمہارا کامران کہ۔ساتھ۔۔۔۔

کومل کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہہ گئیں۔۔۔

مما آپ۔لوگ ایسا کیسے کر سکتے ہو میرے ساتھ۔۔۔

عالیہ۔۔۔۔

ثمینہ بیگم نے عالیہ کو آواز دی وہ آگئی۔۔۔۔

جی مما۔۔۔۔

کومل۔کو تیار کرو آج اس کا نکاح ہے۔۔۔۔

عالیہ کا بھی منہ کھلا رہ گیا۔۔۔

پر۔مما اچانک۔۔۔

کچھ اچانک نہین ہے ہم بڑوں نے یہ فیصلا کیا ہے نکاح سادھی سے ہو گا۔۔۔اور آج ہی ہو گا۔۔۔

کومل عالیہ کہ ساتھ چپ چاپ کمرے میں آگئی۔۔۔۔

آپی کیا ہوا۔۔۔۔

عالیہ نے اسے چپ دیکھ کہ کہا۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔

کومل خاموش تھی۔۔۔۔

شام میں ہر طرف افراطفری مچ گئی۔۔۔۔

سب بچے پریشان تھے اس اچانک فیصلے پہ۔۔۔

سب اس وقت عابد مینشن جمع تھے۔۔۔۔

کامران بھی وہیں موجود تھا۔۔۔۔

اور بہت خوش تھا۔۔۔

مولوی صاحب آگئے۔۔۔۔

عالیان نے عابد صاحب کو بتایا۔۔۔۔

عابد صاحب نے مولوی صاحب کو اندر بیٹھایا۔۔

اور کچھہ دیر نکاح کی رسم ادا کی گئی۔۔۔۔

کومل نے سب خاموشی سے برداشت کیا۔۔۔۔

نکاح کہ بعد سب جانے لگے تو کامران نے کہا اسے کومل کو ساتھہ لے کہ جانا ہے۔۔۔

تم۔پاگل ہو گئی ہو کامران ابھی رخستی نہیں ہوئی۔۔۔۔

آسیہ بیگم اسے اکیلے میں سمجھانے لے گئیں۔۔۔

کس بات کی رخستی سب سے اہم بات نکاح ہوتی ہے وہ ہو گیا۔۔۔۔

اب کومل میری بیوی ہے اسے میرے ساتھ ہونا چاھئے۔۔۔۔

کامران کوئی طریقا ہوتا ہے ایک تو پہلے ہمیں شرمندہ کر چکے ہو اب کیا چاھتے ہو ہم۔یہاں پہر کبھی نہ آئیں۔۔۔۔

کامران آسیہ بیگم کی التجا مان کہ چپ ہو گیا۔۔۔

اور وہ سب اپنے گھر روانہ ہو گئے۔۔۔

♣♣♣♣♣♠♠♠♠♠♠♠♠♣♣♣♣♣♠♠♠♠♠

کامران بہت خوش تھا لیکن کومل خاموش تھی۔۔۔

صاقب صائمہ عالیان عالیہ زاور زرنش سب بھی خوش تھے۔۔

صائمہ کی طرف سے خوشخبری تھی جس نے سب کی خوشی کو اور بڑھا دیا تھا۔۔۔

وہاں عالیہ دن بہ دن عالیان کہ بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔

زرنش خوش تھی کہ زاور اسے اب تنگ نہیں کر رھا تھا۔۔۔۔

♠♠♠♠♠♠♠♠♣♣♣♣♣♠♠♠♠♠

عالیہ آج اپنی دوست ہما کہ گھر آئی ہوئی تھی۔۔۔۔

ہما مجھے لگتا ہے مجھے عالیان سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔

یا تو اس میں اتنی پریشانی والی کیا بات ہے تیرے کزن ہیں یہ تو مزے کی بات ہے۔۔۔

اور مجھے تو لگتا ہے وہ بھی تجھے پسند کرتے ہونگے۔۔۔

عالیان بہت ڈفرنٹ ہیں سب سے مجھے ڈر لگتا ہے انہوں نے منع کر دیا تو۔۔

یار وہ کیوں منع کریں گے تو اتنی اچھی تو ہے۔۔۔

یار عالیان کا مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔

اچھا ایسا کر تو انہیں یہ بتا دے۔۔۔

لیکن انہوں نے منع کر دیا تو۔۔۔

یار اگر تو ایسے بیٹھی رہے گی تو بھی تو تجھے کچھ پتا نہین چلے گا نہ کہ اس کہ دل میں کیا ہے۔۔

یار تو ٹھیک کہہ رہی ہے مجھے بات کرنی چاھئے عالیان سے۔۔۔

ہان یار انسان وقت پہ بات کرلے اچھا ہے۔۔

ٹھیک ہے میں کرونگی بات۔۔۔

♠♠♠♣♣♣♠♠♠♣♣♣♠♠♠

عالیان مجھے آپ اے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔

عالیہ عالیان کہ پاس سائیٹ پہ گئی اور کنفیوزن میں۔۔

عالیہ نے اپنی انگلیاں مڑوڑتے کہا۔۔

ہان عالیہ کہو۔۔۔

عالیان مجھے۔۔۔

۔عالیہ بہت گھبرا رہی تھی۔۔۔۔

ہاں کہو۔۔۔۔

عالیان مجھے آپ۔اچھے لگتے ہیں۔۔۔۔

اچھی تو تم۔بھی لگتی ہو مجھے عالیان نے سادہ سا جواب دیا۔۔۔۔

وہ مجھے آپ ویسے والے اچھے لگتے ہیں۔۔۔۔

ویسے کیسے۔۔۔

اب عالیان سریس ہوا۔۔۔۔

جیسے۔۔۔۔

مجھے آپ سے محبت ہوگئ ہے۔۔۔۔

عالیان نے ٹھنڈی سانس بھری اور عالیہ کہ قریب آیا۔۔۔۔

بیٹھو۔۔۔

عالیان نے عالیہ کو بیٹھایا۔۔۔۔

عالیہ حیرت سے عالیان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

عالیان خود اس کہ پاس بیٹھ گیا۔۔۔۔

دیکھو عالیہ تم۔مجھے پسند ہو بہت اچھی ہو تم۔لیکن میں تمہیں اپنی اچھی دوست مانتا ہوں۔۔۔۔

صرف دوست عالیہ نے تڑپ کہ۔عالیان کو دیکھا۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔

پلیز عالیہ مجھے غلط مت سمجھنا لیکن میں شادی نہیں کرنا چاھتا بہت کچھ کرنا ہے میں نے زندگی میں

میرے پاس شادی کہ لیے وقت نہین ہے۔۔۔۔

پر آپ کا انتظار کرلون گی میں۔۔۔۔

آپ جب تک کہیں گے۔۔۔۔۔

عالیہ مضید بحس کا فائدہ نہیں ہے۔۔۔

عالیان گویا بات ختم کرتے اُٹھہ گیا۔۔۔۔

عالیہ نم آنکھوں سے باھر کی جانب چلی گئی۔۔۔۔

♣♣♣♣♠♠♠♠♠♠♣♣♣♣♣♠♠♠♠♠

عالیہ روتے روتے پیدل ہی سڑکوں پہ نکل گئی۔۔۔

کافی دیر رونے کہ بعد وہ گھر واپس آئی۔۔۔۔۔۔

آپی کہاں تھیں آپ۔۔۔

زرنش نے اس کہ پاس آکہ پوچھا۔۔۔

کہیں نہیں وہ بس کچھہ طبعت صحیح نہیں تھی۔۔۔

آپی آپکی آنکھیں کیوں لال ہیں۔۔۔

زرنش کو عالیہ کو دیکھ کہ فکر ہوئی۔۔۔۔

کچھ نہیں زرنش باھر ہوا تیز تھی تو مٹی آنکھوں میں چلی گئی۔۔۔۔

آپی آپ ٹھیک ہو۔۔۔۔

زرنش نے پیار سے پوچھا۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔

عالیہ نے پھیکی ہسی کہ ساتھ کہا۔۔۔

آپی آپ سو جائیں تھوڑی دیر۔۔۔

زرنش کو عالیہ کی طبعت صحیح نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

ہمم میں سو رہی ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے آپی کہتی زرنش۔روم سے باہر نکل گئی۔۔۔

♠♠♠♠♣♠♠♠♠♣♣♣♠♠♠♠

بھائی صاحب کامران اور کومل کی شادی اب ہو جانی چاھئے۔۔۔

آپکی کی رائے ہے اس بارے میں۔۔۔

ساجد صاحب اور انکی زوجہ آج عابد صاحب کہ گھر پہ بیٹھے شادی کی ڈیٹ کا پوچھ رہے تھے۔۔۔

تم۔لوگ کب تک کا چاھتے ہو۔۔۔۔

بھائی صاحب جب آپکو مناسب لگے۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر سب بچوں کو۔بلا لو ان سے ڈسکس کرلو۔۔۔

کسی کہ ایگزام وغیرہ نہ ہوں پھر ڈیٹ رکھ لو۔۔۔

جی بھائی۔۔۔

میں آج شام ہی اپنے گھر سب کو بلاتا ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے بلا لو۔۔

-

♠♠♠♣♣♣♠♠♠♣♣♣♠♠♠

سب کہ مشھورے کہ بعد 3 مارچ ڈیٹ فکس کی گئی۔۔۔۔

سب تیاریوں میں لگ گئے۔۔

باقی صرف ایک مہینہ رہتا تھا۔۔

کومل نے کسی چیز میں حصہ نہیں لیا بس وہ خاموش تھی۔۔

عالیہ اپنا دکھ بھول کہ کومل کہ لیے خوش تھی۔۔۔۔

زرنش بھی بھرپور شوپنگ میں لگی تھی وہ سب بھول چلی تھی۔۔۔

ابھی وہ شوپنگ کرنے میں مصروف تھی جب اس کا موبائل بجا۔۔۔۔

وہی رانگ نمبر دیکھ کہ زرنش نے موبائل واپس پرس میں رکھ دیا۔۔۔

کیا ہوا زرنش عالیہ اسے نوٹ کر رہی تھی۔۔۔

کس کی کال تھی۔۔۔

وہ آپی ثنا کی تھی بعد میں کرلوں گی بات۔۔۔

اچھا ابھی کیون نہین کر رہیں۔۔۔

ابھی وہ سر کھائگی شوپنگ نہین کرنے دیگی۔۔۔

عالیہ چپ ہو کہ اپنی شاپنگ میں لگ گئی۔۔۔

کال بار بار آنے پہ زرنش نے کال اُٹھائی۔۔۔

کیا مصیبت ہے۔۔۔

تمیز نہیں ہے تمہیں بات کرنے کی۔۔۔۔

ہان نہین ہے پتا بھی ہے تو کیوں کال کرتے ہو۔۔۔

بڑی شوپنگس ہو رہی ہیں جناب کی۔۔۔۔

زرنش کا یہ بات سن کہ حیرت سے منہ کھل گیا۔۔۔

تم۔یہان بھی پہنچ گئے۔۔۔

میں ہر اس جگہ ہوتا ہوں جہان تم ہوتی ہو جان من۔۔۔

بکواس مت۔کرو میرے ساتھ۔۔۔

اور اب بہت ہوا ہو کون تم۔مجھے جاننا ہے۔۔۔۔

مجھے جاننا چاھتی ہو تو شوپنگ کہ بعد سامنے ریسٹورینٹ میں آجاؤ۔۔۔۔

تم وہاں بیٹھے ہو۔۔۔

ہاں آجاؤ۔۔۔

پر اکیلی آنا عالیہ کو مت لے کہ آنا۔۔۔۔

تمہین عالیہ کا کیسے پتا ہے۔۔۔

مجھے سب پتا ہے۔۔۔

اب آجاؤ۔۔۔

میً اکیلی نہیں آؤنگی۔۔۔

کیوں ڈر لگتا ہے۔۔۔۔

نہیں ڈرون گی کیوں میں تم۔سے۔۔۔۔

زرنش نے خود کو بھادر ثابت کیا۔۔۔

آجاؤ پھر۔۔۔

مل۔لو مجھ سے دیکھ لو مجھے۔۔۔

آرہی ہو اور تم۔ کہیں جانا مت۔۔۔

اوکے میری جان آجاؤ۔۔۔

کیا بکواس ہے زرنش نے کہتے کال کاٹ دی۔۔۔

عالیہ کو بھانا کر کہ زرنش سامنے ریسٹورینٹ مین گئی۔۔۔۔

وہاں زاور کو بیٹھا دیکھ کہ الٹے قدم واپس ہونے لگی جب زاور کی آواز اس کی کانوں میں پڑی۔۔۔

سنو۔۔۔

کہاں جا رہی ہو ادھر آؤ۔۔

وہ میں شوپنگ زرنش نے وہیں کھرے ہوئے کہا۔۔

ادھر آؤ۔۔۔

زاور نے اسے پہر بلایا۔۔۔

زرنش پاس گئی۔۔۔

بیٹھو۔۔۔

زاور نے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔۔

زرنش بیٹھ گئی۔۔۔

زاور۔نے دو ملک شیک منگوائے کیونکہ باھر کا موسم کافی گرم۔تھا۔۔

اور زرنش کا چھرا لال ہو رہا تھا۔۔۔

پیؤ۔۔۔

زرنش چپ چاپ پینے لگی۔۔۔

کیا کرنے آئی ہو اکیلے ریستورینٹ میں۔۔۔

زاور نے شیک کا سِپ لیتے پوچھا۔۔

زرنش کے گلے میں شیک اٹک گیا۔۔۔

وہ کھانسنے لگی۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔

زاور مطمعین سا شیک پی رہا تھا۔۔۔

ک۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔

ہان تم۔نے بتایا نہین تم اکیلی یہاں کیون آئی ہو۔۔۔

زرنش سوچ مین پڑ گئی پچھلا واقعا اسے یاد آگیا۔۔۔

جو عدیل کو مارا تھا زاور نے۔۔۔

تم۔سے کچھ پوچھا ہے۔۔۔

زاور اپنا شیک کا گلاس ٹیبل پے رکھ کہ ٹیشو سے ہاتھ صاف کرنے لگا۔۔۔۔

وہ میں۔۔۔

ہاں کیا تم زاور نے زرنش کو غور سے دیکھا۔۔۔

وہ میں یہاں۔۔۔

شیک پینے آئی تھی گرمی لگ رہی تھی۔۔۔۔

زاور ہسا۔۔۔

اچھا پکا یہی بات ہے۔۔۔

ہ۔۔ہاں۔۔۔۔

عالیہ کو وہاں اکیلے چھوڑ آئی ہو۔۔۔

وہ آپی شوپنگ کر رہی ہیں ۔۔۔۔

اسے گرمی نہین لگی۔۔۔۔

وہ مین لے جاؤگی آپی کہ لیے۔۔۔

ٹھیک ہے چلو۔۔۔

کہاں۔۔۔

عالیہ کہ پاس اور میں نے شیک اسے بھجوا دیا ہے۔۔۔

آپکو کسے پتا کہ آپی ساتھ ہیں۔۔۔

میں نے دیکھ لیا تھا۔۔۔

اچھا کہتی زرنش زاور کہ ساتھ چل دی۔۔۔

♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♣♠♠♠♠۔

کومل کی شادی کی ڈیٹ قریب آرہی تھی۔۔۔

کومل نے کامران سے کوئی رابتا نہین کیا تھا۔۔۔

کامران نے کئے بار کال کی ملنے کی کوشش کی جسے ہر بار کومل نے ناکام بنا دیا۔۔۔۔

عالیہ اس دن کہ بعد عالیان کہ سامنے نہین جاتی تھی۔۔۔

عالیان کو یہ بات اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

وہ اپنی اچھی دوست کھو چکا تھا۔۔۔

زاور زرنش کو یونی کہ بعد کبھی کس کہ گھر ڈروپ کرتا کبھی کس کہ کیوں کہ شادی کی تیاریاں سب مل کہ کر رہے تھے۔۔۔

♣♣♣♠♠♠♠♣♣♣♣♠♠♠♠

عالیہ میں تم سے کچھ بات کرنا چاھتا ہون۔۔۔

آج موقعا دیکھ کہ عالیان نے عالیہ کو ایک جگہ روک لیا۔۔

جی کہیں۔۔۔

۔

عالیہ مین جانتا ہون تمہیں میری بات کا برا لگا ہے۔۔۔

پر میں تمہیں اچھی دوست مانتا ہوں۔۔۔

اور۔میں تمہاری دوستی نہیں کھو سکتا۔۔۔

عالیان کی بات سن کہ عالیہ نے ایک پھکی ہسی کہ ساتھ عالیان کو دیکھا اور کہا۔۔

دیکھیں عالیان۔۔

میں پہلے آپکو بھائی مانتی تھی اس لیے آپ اے بات کرتی تھی۔۔

لیکن اس کہ بعد غلطی سے مجھے آپ پسند آگئے۔۔۔

انسان ہوں غلطی کر بیٹھی۔۔۔۔

میں نے آپ کو سب سچ بتا دیا۔۔۔

آپ نے مجھے ٹھکرا دیا۔۔۔

بہت روئی میں کافی دن تڑپتی رہی پر پہر میں نے سوچا یہ معملات تو میرا خدا تئے کرتا ہے میں کیوں رو رہی ہوں اگر اس دن آپنے مجھے ریجیکٹ کر دیا ہے تو اس میں میرے خدا نے میری کوئی بہتری دیکھی ہوگی۔۔۔۔

اس لیے میں نے اپنے دل۔کو خدا کہ۔حوالے کر دیا۔۔۔

اور۔مطمعیں ہو گئی۔۔۔

اور جہان تک دوستی کا سوال ہے تو عالیاں صاحب آہنے اسلام کی کس کتاب مین پڑھا ہے. کہ لڑکا اور لڑکی کا دوستی کرنا جائز ہے۔۔۔۔

عالیان کا عالیہ کی باتون پہ حیرت سے برا حال تھا۔۔۔

وہ اتنی بڑی باتین کر۔رہی تھی۔۔۔۔

عالیہ میرا مطلب ایسا کچھ نہیں مجھے تمہاری کمپنی پسند ہے۔۔۔

ہم۔شروع سے کلاس فیلو ہیں تو تھوڑی بہت دوستی تو۔۔۔ہو جاتی ہے۔۔۔

آپکی غلط فہمی ہے عالیان صاحب میں نے کبھی آپ سے دوستی نہیں کی میں پہلے بھائی مان کہ آپکہ ساتھ ہوتی تھی۔۔

پر اب جب کچھ نہیں تو مجھے آپکا بات کرنا بھی اس وقت برا لگ رہا ہے۔۔۔۔

یہ کہہ کہ عالیہ رُکی نہیں چلی گئی۔۔۔

عالیان اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

عالیہ کی ہر بات عالیان کہ دل کو لگی تھی۔۔۔

اس نے یہ سب کبھی نہیں سوچا تھا۔۔

عالیہ کہ جانے کہ کافی دیر تک وہ عالیہ کی باتیں سوچتا رہا۔۔۔

♠♠♠♣♣♣♠♠♠♠♠♣♣♣♠♠♠

زرنش تمہیں زاور بلا رہا ہے۔۔۔

عالیہ نے کمرے میں آتے زرنش کو مخاطب کیا۔۔۔۔

زرنش فورن سیدھی ہو کہ بیٹھ گئی جو مزے سے ہینڈ فری لگا کہ گانے سننے میں مگن تھی۔۔۔۔

آپی کیوں۔۔۔

پتا نہیں تمہارا میاں ہے جا کہ پوچھ لو۔۔۔۔

آپی وہ نہیں کچھ میرے غلطی سے ہوا تھا سب۔۔۔۔

کیا غلطی سے ہوا تھا۔۔۔

زاور اندر آتے پوچھنے لگا۔۔۔۔

زرنش فورن کھڑی ہو گئی۔۔۔

ک۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔

تمہیں اتنی چھٹیاں کیسے مل جاتی ہیں ویسے۔۔

زاور بیڈ پہ دراز ہوتے زرنش سے کی طرف دیکھ کہ پوچھنے لگا۔۔۔۔

وہ میری فرینڈ میری اٹینڈس لگا دیتی ہیں۔۔۔۔

بڑی اچھی فرینڈس ہیں تمہاری۔۔۔۔۔

زرنش چپ رہی۔۔۔

ادھر آؤ۔۔۔

زاور نے عالیہ کی موجودگی کو نظر انداز کرتے زرنش کو اپنے پاس بلایا۔۔

کیوں۔۔۔

کیا کیوں۔۔۔

کتنے دن سے تمہیں ٹھیک سے نہیں دیکھا۔۔۔۔

زاور یہاں میں بھی ہوں۔۔۔

عالیہ نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔۔۔۔

اووو ہاں سالی صاحبہ۔۔۔

تو اگر آپ موجود ہیں تو کیا کیا جائے۔۔۔۔

تھوڑی سی شرم۔۔۔۔

عالیہ نے ہسی دباتے کہا۔۔۔

زرنش۔موقع دیکھ کہ کمرے سے فرار ہونے لگی۔۔۔

زاور اس کا ارادہ بھانپ چکا تھا اس نے بجلی کی اسپیڈ سے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔

کدھر بیگم۔۔۔۔

آپ سے ملنے آیا ہوں۔۔۔۔

آپ کہاں چل دین۔۔۔۔

وہ میں چائے بنا کہ آتی ہوں آپکہ لیے۔۔۔

ہاہاہا کوئی ضرورت نہیں عالیہ چائے بنا آئیگی تم یہاں بیٹھو میرے ساتھ۔۔۔۔

۔

اچھا مجھے کمرے سے بھگا کہ میری معصوم بہن کہ ساتھ کیا کرنا چاھ رہے ہو۔۔۔۔

عالیہ بھی اس کی سامنے آکہ ڈٹ گئی۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔

بہت کچھ۔۔۔۔

زاور نے زرنش کہ ہاتھ پہ زور دیتے کہا۔۔۔

چھوڑیں۔مجھے۔۔

اچھا زرنش میری بات سنو میں سوچ رہا ہوں کومل کامران کی شادی کہ ساتھ ہماری بھی ہو جائے۔۔۔۔

نہ۔۔ نہیں کرنی میں نے شادی۔۔۔

زرنش رونے جیسے ہوگئی۔۔۔۔

۔عالیہ بھی حیرت سے زاور کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

شادی تو ہو چکی جان من۔۔۔۔

زاور کتنے بدتمیز ہو تمہیں میری موجدگی کا لحاظ نہین ہو رہا اکیلے میں تو پتا نہیں کیا کرتے ہوگے۔۔۔۔

ہاہاہا کیا کرتا ہوں اکیلے میں زرنش۔۔۔۔بتاؤ اسے۔۔۔۔

زاور نے زرنش کا چھرا اپنی طرف کیا۔۔۔۔

ک۔۔۔کچھ نہیں زرنش نے نظریں جھکا لیں۔۔۔۔

بس کرو زاور چھوڑو اسے کسی

تم۔تو لنڈن سے آکے بیچاری میری معصوم بہن کہ پیچھے ہی پڑ گئے ہو۔۔۔۔

یہ۔بیچاری تمہاری بہن پہ زاور احمد کا دل۔آگیا ہے۔۔۔

اب کیا کر سکتے ہیں۔۔۔

تم۔تو اپنا لنڈن جانا تیئے سمجھو۔۔

میں نہیں جاؤ گی کہیں بھی۔۔۔۔

تمہارے کہنے سے کیا ہوتا ہے سوئٹ ہارٹ۔۔۔

آپی کہیں نہ میں نے نہیں جانا لنڈن۔۔۔۔

زاور یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔

تم زرنش کو لنڈن لے جاؤ گے۔۔۔۔

عالیہ اس کہ پاس، آئی۔۔۔

ہاں میری بیوی ہے جہاں مین جاؤ گا میرے ساتھ جائگی۔۔۔۔

لیکن تم تو یہاں رہوگے نہ۔۔۔۔

عالیہ پریشان ہو گئی۔۔۔۔

کس نے کہا۔۔۔۔

زاور تنزیہ ہسا۔۔۔۔

وہیں زرنش بھی اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ایسے نہ دیکھو۔۔۔۔

میں واپس تمہارے لیے ہی آیا تھا۔۔۔۔

مطلب۔۔۔

زرنش۔اب تک حیران تھی۔۔۔

ساتھ میں عالیہ بھی۔۔۔۔

مطلب وہ پلے تمہارا ہی کیا دھرا تھا۔۔۔

عالیہ فورن بات کی جڑ تک پہنچ گئی۔۔۔۔

آممم۔۔۔۔مے بی۔۔۔۔

زاور نے سوچتے کہا۔۔۔

اووو مائے گوڈ زاور تم کتنے تیز ہو۔۔۔۔

اچھا فضول باتین نہ کرو مجھے میری بیوی سے کچھ پرسنل بات کرنی ہے۔۔۔

سو پلیز ایسکیوز اس۔۔۔۔

مجھے نہیں کرنی آپ سے بات۔۔

زرنش بول اُٹھی۔۔۔۔

زاور۔نے زرنش کی طرف دیکھا اور کہا۔۔۔

سوچ لو۔۔۔

میں پہر جو کرتا ہوں ثبوتوں کہ ساتھ کرتا ہوں۔۔۔۔

زرنش لرز گئی۔۔۔۔

عالیہ حیران تھی زاور ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔۔

زاور تمہاری حرکت کا اگر چچا کو۔پتا چلا ان پہ کیا گذرے گی۔۔۔۔

عالیہ نے زاور کو زرنش کہ قریب جاتے دیکھا تو فورن بولا۔۔۔۔

کچھ نہیں گذرے گی وہ شادی کر دیں گے پھر دھوم دھام سے۔۔۔۔

تم ہمارے کزن ہو مجھے یقین نہیں آتا۔۔۔۔

اچھا پر یہ سچ ہے یقین کرنے نہ کرنے سے کیا ہوتا ہے۔۔۔۔

زاور زرنش کا ہاتھ چھوڑو۔۔۔

کب سے پکڑا ہے تم نے اسے درد ہو رہا ہو گا۔۔۔۔

زاور نے زرنش کو دیکھا جو کب سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش میں ہی لگی تھی۔۔۔۔

زاور نے اپنی گرفت اور تیز کر دی۔۔۔

آھھھھ۔۔۔

زرنش کی چیخ نکل گئی۔۔۔

عالیہ فورن اس کہ پاس گئی اور اس کا ہاتھ چھڑوانے لگی۔۔۔۔

زاور دونوں کو مزے سے دیکھ رہا تھا جو اس وقت اس پہ سخت غصہ تھیں۔۔۔

زاور تم ایک دم جنگلی ہو میں پاپا کو بتاتی ہوں تمہاری حرکتیں۔۔۔۔

اچھا بتانے سے پہلے تھوڑا یہ بھی دیکھتی جاو۔۔۔

عالیہ جاتے جاتے رکی۔۔۔

زاور۔نے کچھ کاغذ اس کہ ہاتھ میں جسے دیکھ کہ عالیہ کی سانس اٹک گئی۔۔۔

یہ سب۔۔۔۔

وہ بس اتنا کہہ پائی۔۔۔۔

آپی کیا ہے۔۔۔

زرنش نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

عالیہ سے نہیں بتایا جائگا میں بتاتا ہوں۔۔۔

اس میں تمہارا پاسپورٹ ہے۔۔۔

میں کسی بھی وقت تمہیں لنڈن لے جا سکتا ہوں۔۔۔

زرنش تو جسے سختے میں آگئی۔۔

اتنے میں زاور کا موبائل بجا۔۔۔

ہیلو۔۔۔

ہاں۔۔۔

اچھا میں آتا ہوں۔۔۔

افففف یہ دشمن زمانہ ۔۔۔

کوئی اپنی بیوی کہ پاس نہیں آنے دیتا۔ ۔۔۔۔

اچھا میں پہر آؤنگا۔۔۔

اور اگر کل تم نے چھٹی کی انجام کہ لیے تیار رہنا۔۔۔

زاور کہتا چلا گیا۔۔۔

زرنش ادھر ہی بیڈ پہ گر سی گئی۔۔۔۔

زرنش کچھ نہیں ہو گا پریشان مت ہو عالیہ نے اس کہ پاس بیٹھتے کہا۔۔۔

زرنش نے اسے دیکھا اور بستر میں دراز ہو گئی۔۔۔

عالیہ بھی سوچوں میں گم ہو گئی۔۔۔۔

الیان جب سے عالیہ کہ پاس سے گیا تھا اسے کہیں چین نہیں آرھا تھا ابھی بھی عالیہ کی باتیں سوچ رہا تھا۔۔۔

اور خود پہ شرمندہ ہو رہا تھا۔۔۔۔

عالیہ تم نے جو بھی کہا ٹھیک کہا۔۔۔۔

میں غلط تھا۔۔۔

عالیان سوچتا سوچتا نیند کی وادی میں اتر گیا۔۔۔

♣♣♣♠♠♠♠♠♣♣♣♣♣♠♠♠♠

کومل کامران آیا ہوا ہے نیچے اسے کہ لیے چائے اور پکوڑے تل دو ابھی کوئی میڈ نہیِں ہے گھر میں۔۔۔

مما میں بنا دوں گی پر آپ انہیں دے آئگا میں سامنے نہیں جاؤ گی۔۔۔

کومل یہ کیا پاگل پن ہے وہ تمہارا شوھر ہے اس کہ پاس ہی جاکہ رہنا ہے کچھ دن بعد تمہیں۔۔۔۔ ڈیٹ بھی فکس ہو چکی ہے تمہاری۔۔۔

جب شادی ہو گی تب چلی جاؤ گی سامنے ابھی میں نہیں جانا چاھتی۔۔۔

ابھی وہ دونوں باتیں کر رہے تھے کہ کامران اندر داخل ہوا وہ سب سن چکا تھا پر اس نے یہ ظاہر نہیں کیا۔۔۔

چچی میں بس کچھ بات کرنا چاھتا ہوں کومل سے اگر آپکو برا نہ لگےتو۔۔۔

نہیں نہیں بیٹا برا کیون لگے گا تم شوھر ہو اس کہ کچھ دن بعد ویسے تمہاری شادی ہے۔۔۔

تم آرام سے کرو بات۔۔۔

ثمینہ بیگم یہ کہتے چلی گئیں۔۔۔

کومل نے انکہ جانے کہ بعد کامران کو دیکھا اور اُٹھ کہ جانے لگی۔۔

کامران نے اس کا راستہ روک لیا۔۔

کہاں۔۔۔

مجھے کوئی بات نہیں۔کرنی تم۔سے۔۔۔

بہت ہو گیا کومل میں کافی ٹائم سے برداشت کر رھا ہوں۔۔۔

تو نہ کریں برداشت میں نے نہیں کہا آپ مجھے برداشت کریں

میری نظر میں آپکی اھمیت اس دن ختم ہو گئی جس دن آپ نے مجھ سے غلط رشتہ رکھنا چاھا۔۔۔

میں نے کبھی غلط رشتہ نہیں رکھنا چاھا میں شادی تم سے ہی کرتا۔۔۔

اچھا مجھ سے کرتے۔۔۔

کومل نے ایک تنزیہ نظر کامران پہ ڈالی۔۔۔

اگر ایسی بات تھی تو ماہم سے رشتہ کیوں رکھا تھا۔۔۔

تم سے ناراض تھا۔۔۔

اچھا کل کو اگر مجھ سے ناراض ہو گئے تو مجھے چھوڑ کہ پھر کسی ماہم سے رشتہ رکھ لیں گے۔۔۔

یار میں پاگل نہیں ہوں۔۔۔

مجھے کوئی بات نہیں کرنی میرا راستہ چھوڑیں۔۔۔

بیوی ہو میری آنا تو میرے پاس ہی ہے نہ تم نے جو جو کہہ رہی ہو سب حصاب لوں گا یہ مت سوچنا

تم سے محبت کرتا ہوں تو تمہیں چھوڑ دون گا۔۔۔

تم نے کسی اور سے شادی کا سوچا بھی کیسے تمہیں ابھی اس بات کا خامیاضہ بھگتنا ہے۔۔۔

آپ نے کی وہ آپ کو نظر نہیں آتا۔۔۔

میں نے غصے میں ہاں کہ اور میں اس سے کبھی شادی نہیں کرتا۔۔۔

لیکن تم۔تو میرے سوا اور کسی سے بھی شادی کرنے کہ لیے تیار ہو گئیں اتنا تھا تمہارا پیار بس۔۔۔

مجھے کوئی بحث نہیں کرنی۔۔۔

تمہیں میں اب بتاؤ گا کہ کامران کیا ہے۔۔۔

تم سے تو میں نے کبھی سختی رکھی نہیں۔۔۔

اب آؤ میرے پاس تمہیں پتا چلے گا کیسے تم نے کسی اور کہ بارے میں سوچا۔۔۔

کومل اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔۔

مجھ سے بدلا لینے کہ لیے مجھ سے شادی کر رہے ہو۔۔۔

تم سے محبت کرتا ہوں لیکن اپنا حصاب لازمی پورا کرونگا یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا ویسے بھی اب کافی کم دن رہہ گئے ہیں تمہیں میرے پاس آنے میں پہر کہاں جاؤ گی۔۔۔

کہتا کامران رکا نہیں چلا گیا۔۔

کومل ہکا بکا اسے جاتے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

♣♣♣♠♠♠♠♠♠♣♣♠♣♣♠♠♠♠

کامران اور کومل کی مہندی کا فنکشن عابد صاحب کہ گھر رکھا گیا تھا۔۔

سب وہیں جمع تھے کامران کا فنکشن بھی وہیں تھا پر مرد حضرات کا احتام الگ کیا گیا تھا۔۔۔

کومل کو پھولوں کہ زیور پہنا کہ اسٹیج پہ لایا گیا۔۔۔

وہ بیحد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

عالیہ نے اور زرنش نے ہمیشہ کی طرح ایک جیسے کپرے زیب تن کیئے تھے۔۔۔۔

دونوں نے پرپل میکسی پہن رکھی تھی اور لمبے کالے بالوں کو کھلا رکھا تھا اور دونوں اس میں بہت پیاری لگ رہی تھیں۔۔۔

کیونکہ یہ صرف لڑکیون کا فنکشن تھا تو عالیہ اور زرنش ڈانس کر رہیں تھیں۔۔۔۔

اور سب بھی انکا ساتھ دے رہے تھے۔۔۔

فنکشن باھر حال میں تھا اس لیے گھر میں اس وقت کوئی موجود نہیں تھا۔۔۔

عالیہ ڈانس کر۔رہی تھی جب اس کا۔موبائل بجا۔۔۔

عالیان کی کال۔۔۔۔

عالیہ کو عالیان کا نمبر دیکھ کہ حیرت ہوئی کیونکہ اس دن کہ بعد اسے لگا تھا عالیان کبھی اسے بات نہیں کریگا۔۔۔

جی۔۔۔۔

عالیہ نے کال اُٹھا کہ بس اتنا ہی کہا۔۔۔۔

گھر آؤ تم۔سے کچھ بات کرنی کے۔۔۔۔

کس سلسلے میں۔۔۔۔

آؤ بتاتا ہوں۔۔۔

دیکھیں کل بات کرین گے آج میں تھوڑی بزی ہوں۔۔۔

تم آرہی ہو یا میں وہیں سب کہ سامنے آکہ کہوں جو بھی مجھے کہنا ہے۔۔۔

عالیہ کو عالیان کی بات سن کہ تھوڑی حیرت ہوئی۔۔۔۔

جی اوکے میں آتی ہوں۔۔۔

عالیہ گھر کہ اندر داخل ہوئی تو عالیان کو اپنے کمرے کہ باھر کھڑا دیکھا۔۔۔

جی ۔۔۔

عالیہ نے کچھ فاصلے پہ کھڑے ہوتے کہا۔۔۔

عالیان عالیہ کہ قریب آیا۔۔۔

عالیہ پہر دور ہوئی۔۔۔۔

عالیہ کیا تم مجھ سے اب بھی محبت کرتی ہو۔۔۔

نہیں۔۔۔سپاٹ لہجے میں کہہ کہ عالیہ واپس جانے لگی۔۔۔

عالیان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

آپکی ہمت کیسے ہوئی نہ۔محرم ہو کہ آپ نے مجھے چھوا۔۔۔

عالیہ یہ سب کہاں سے سیکھا ہے۔۔۔

کیوں کچھ غلط کہا میں نے۔۔۔۔

نہیں لیکن اگر میں تمہارا محرم بن جاؤ تو۔۔۔۔

کیا عالیہ نے حیرت سے عالیان کی طرف دیکھا۔۔۔

میں آپکو اس کا جواب نہیں دے سکتی۔۔

عالیہ جانے لگی۔۔۔

عالیان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

عالیہ میں نے آج تک کبھی کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔۔

لیکن جب تم نے وہ سب کہا۔۔۔

اس دن سے میں سو نہیں پا رہا۔۔۔

مجھے کہیں چین نہیں آرھا۔۔۔

اوہ تو آپ اپنی تسکین کہ لیے مجھ سے شادی کرنا چاھتے ہیں۔۔۔

عالیان چپ رہا۔۔۔

ہمممم ۔۔۔

عالیہ اپنا ہاتھ چھڑا کہ جانے لگی۔۔۔

پر پہر رک کہ کہا۔۔۔۔

آئندہ میرا ہاتھ مت پکڑنا۔۔۔

عالیہ یہ کہہ کہ رکی نہیں چلی گئی۔۔

♣♣♣♣♠♠♠♠♠♠♣♣♣♣♣♠♠♠♠♠

زرنش یہ مسٹر گمنام کون ہے۔۔۔

اس کی کال آرہی ہے.۔۔۔۔۔

زرنش جو اپنا موبائل عالیہ کو۔دے کہ اپنی پکس کچھوا رہی تھی اس کہ نمبر پہ اسی رونگ نمبر کی کال آرھی تھی جس کا نام زرنش نے مسٹر گمنام کہ نام سے سیو کیا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ آپی یہ رونگ نمبر ہے چھوڑیں۔۔۔

زرنش نے کال کاٹ دی۔۔۔۔

آپی چھوڑیں آپ میری پکس لیں۔۔۔۔

کال پہر آرہی ہے زرنش۔۔۔۔

آپی اس کو ایسے بندے کو دیں جو اسے اتنی گالیاں دے اس کہ ہوش ٹھیکانے آجائیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے آؤ۔۔۔

تمہارے میاں کو دیتے ہیں۔۔۔۔

آپی انہیں نہیں وہ تو مار ڈالیں گے اسے۔۔۔۔۔

زرنش یہاں زاور ہی ہے جو اس کو ٹھیک کر سکتا ہے۔۔۔۔

چلو آؤ۔۔۔۔

عالیہ اور زرنش زاور کہ پاس پہنچیں تو وہ بلوتھ کان میں لگائے ہوئے تھا۔۔

زاور نے عالیہ اور زرنش کو دیکھ کہ فورن بلوٹتھ آف کیا۔۔۔۔

کیا بات ہے بیوی اور سالی ساتھ ساتھ۔۔۔۔

زاور کچھ ہوش ہے تمہاری بیوی کو کوئی چھچھورا تنگ کر رہا ہے اور تم اپنی عاشقاں جھاڑنے میں مصروف ہو۔۔۔۔

عالیہ نے زرنش کا موبائل زاور کو دے دیا۔۔۔۔

زاور نے ایک۔ نظر دونوں پہ ڈالی۔۔۔۔

اور پہر موبائل چیک کرنے لگا۔۔۔۔

چیک کیا کر رہے ہو۔۔۔۔

کال کرو اس کو بات کرو۔۔۔۔

تم لوگ جاؤ میں کرلوں گا۔۔

کیوں ہمارے سامنے کرو بات۔۔۔۔

زاور ہمم کہہ کہ کال ملانے لگا۔ ۔۔۔۔

نہیں جا رہی کال موبائل آف ہے زاور نے مس کال دے کہ کال کاٹ دی تھی اور انکہ سامنے یہ ظاھر کیا کال جا رہی ہے۔ ۔۔۔

عالیہ نے زرنش کا موبائل واپس لیا اور وہ دونوں واپس جانے لگیں کہ۔زاور نے آگے آکہ راستہ روک لیا۔۔۔۔

زرنش تو چپ تھی وہ۔زاور۔کہ آگے کچھ بول کہ اپنی شامت نہیں۔لانا چاھتی تھی۔۔۔

کیا۔ہوا۔۔۔

عالیہ نے پوچھا۔۔۔۔

مجھے زرنش سے کچھ بات کرنی ہے اکیلے میں۔۔۔۔

زاور نے زرنش کو نظروں میں۔رکھتے کہا۔۔۔۔

آپی مجھے نہیں کرنی بات۔۔۔۔

زاور مجھے سب پتا ہے تم۔کیا بات کروگے اکیلے میں۔۔۔

تھوڑی سی شرم۔کرلو۔۔۔

زرنش بہت معصوم ہے کیوں تنگ کرتے ہو اسے۔۔۔

تنگ کب کرتا ہوں میں تو بس جو زرنش نے کہا۔وہی کرتا ہوں۔۔۔

کیا کہا ہے شرنش نے۔۔۔

عالیہ نے ایک نظر زرنش کو دیکھا جو خود بہت حیران تھی اور سوچ رہی تھی کہ اس نے ایسا کیا کہا ہے زاور کو۔۔۔

زرنش نے کہا۔ہے آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے۔۔۔

زاور نے زرنش کہ گالوں پہ ہلکی سے چٹکی کاٹتے کہا۔۔۔

ن۔۔۔نہیں آپی۔۔۔

زرنش بوکھلا گئی۔۔۔

زرنش پاگل نہیں جو ایسا کہے گی اور وہ بھی تمہیں۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔پاگل تو ہے تبھی مجھے کہہ گئی یہ بات اس وقت زرنش کو پتا نہیں تھا نہ کہ میرا پیار کیسا ہو گا ہینا زرنش۔۔۔

زاور زرنش کی اور جھکا۔۔۔

عالیہ نے آگے آکہ زاور کو دور کیا۔۔۔

۔زاور یہ لنڈن نہیں ہے جو تم جب جہاں دل کرتا ہے بیباک ہونا شروع کر دیتے ہو۔۔۔

۔۔زرنش بیوی ہے میری۔۔۔

نکاح ہوا ہے رخستی نہیں عالیہ نے بھی اسے ٹون میں کہا۔۔۔

رخستی بھی ہو جائے گی تھوڑا اپنی بہن کو میچیور کرو ابھی تک تم لوگوں نے اسے بچا بنا کہ رکھا ہوا ہے۔۔۔۔

اچھی بات ہے تمہیں بھی تو پتا چلے بچی سے شادی کرنے کا کیا نتیجا نکلتا ہے۔۔۔۔

بیبی خدا کو خوف کرو ہم عمر ہے میری یہ تم لوگون کی غفلت ہے ساری۔۔۔

زاور نے بھی صحیح چوٹ کی۔۔۔۔

عمر سے کیا ہوتا ہے بچاری کا دماغ بھی تو دیکھو۔۔۔۔

عالیہ بھی کہاں چپ رہنے والی تھی۔۔۔۔

دماغ سے تو خیر تم سب ہی بہنیں فارغ ہو۔۔۔۔

زاور نے بھی تیر نشانے پہ لگایا۔۔۔۔

زاور تم۔سے بات کرنا بہت فضول کام ہے۔۔۔

عالیہ نے کہہ کہ زرنش کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے جانے لگی۔۔۔۔

روکو۔۔۔۔

مجھے تم سے نہیں زرنش سے بات کرنی ہے۔۔۔۔

زاور نے زرنش کا ہاتھ تھاما۔۔۔

چھوڑیں مجھے زرنش نے اپنا ہاتھ چھڑانا چاھا پر زاور نے نہیں چھوڑا۔۔۔

عالیہ نے بھی ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی پر وہ چھڑوا نہیں پائی۔۔۔۔

تبھی مما آگئی کہہ کہ ہاتھ چھڑوا کہ بھاگ گئی۔۔۔۔

زاور نے مما کا سن کہ فورن ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔جس کا فائدہ اُٹھا کہ وہ دونوں بھاگ نکلیں۔۔۔

زاور ہستا واپس میل سیکشن میں چلا گیا۔۔۔۔

****

کومل اور کامران کی شادی کی ساری رسمیں ادا کی جاچکیں تھیں اب رخستی ہونی باقی تھی اور سب اسی تیاری میں لگے تھے۔۔۔۔۔

کامران اور کومل اسٹیج پہ بیٹھے تھے۔۔۔

کامران نے جیسے کومل کا ہاتھ تھاما اس نے ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔۔

کامران نے دوبارہ ہاتھ تھاما اور کومل کہ کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد رخستی ہے جان پہر کیا کیا کرنے سے روکو گی۔۔۔۔

کومل نے کامران کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔

اور اپنا ہاتھ چھڑانے لگے۔۔۔۔

جب تک ثمینہ بیگم کومل کے پاس آئیں اور آہستہ آہستہ کر کہ سب وہیں آگئے اور کومل سے ملنے

لگے۔۔۔

کومل عالیہ زرنش سب گلے لگ کہ رو رہیں تھیں۔۔صاقب نے اپنی تینوں بہنو کہ سر پہ ہاتھ رکھا اور کومل کو رخست کرنے لگے۔۔۔۔

عابد صاحب نے کومل کہ سر پہ ہاتھ رکھا اور اسے دعائیں دیں۔۔۔۔

اور کامران کو اس کا خیال رکھنے کی تنقید کی۔۔۔

کومل کو دعائیں دے کہ رخصت کرنے کہ بعد سب گھر واپس آ گئے۔۔۔۔

صائمہ۔کومل۔کہ ساتھ ساجد ولا گئی تھی۔۔۔۔

•••••◆◆◆•••••◆◆◆•••••◆◆◆••••◆◆◆◆••••

کومل کو کامران کہ کمرے میں بیٹھا کہ صائمہ دروازے پہ رک گئی اور۔اپنا نیک مانگنے لگی۔۔۔۔

کامران بھی آج بہت خوش تھا اور اسے اندر جانے کی بھی کافی جلدی تھی اس لیے صائمہ نے جتنے کہے اس نے نکال کہ اس کہ ہاتھ پہ رکھ دیئے۔۔۔

کافی جلدی ہے بھئی کامران بھائی کو۔۔۔

عالیان نے کامران کہ پیچھے سے سرگوشی کی جو سب نے بخوب سنی۔۔۔۔

ہاہاہاہاں جلدی تو ہے۔۔۔کامران نے بھی سچ،بولا۔۔۔

اچھا صائمہ جانے دو بھائی کو جتنے کہے اس نے چپ کر کہ دے دیئے ہیں۔۔۔

آسیہ بیگم کو آج اپنے بیٹے پہ بہت پیار آرھا تھا کیونکہ آج کامران بہت خوش تھا۔۔۔

اچھا جاؤ کیا یاد کرو گے صائمہ ایک سائیڈ ہو گئی اور کامران کو اندر جانے دیا۔۔۔

اور سب اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

..◆◆◆◆.....◆◆◆◆.....◆◆◆◆◆.....

کامران اندر داخل ہوا تو کومل بیڈ سے اٹھ کہ واشروم کی جانب بھاگی کامران دروازہ لوک کر کہ اس کی جانب بڑھا

اور دروازہ زور زور سے بجانے لگا۔۔۔

کیا بد تمیزی ہے کومل دروازہ کھولو۔۔ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

کومل دروازہ کھولو۔۔۔

کامران غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔۔۔

اور کومل درازہ کھول کہ نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

میں پانچ تک گنو گا پھر دروازہ توڑ دونگا اور تم جانتی ہو مجھے میں جو کہتا ہوں وہ کرتا ہوں۔۔۔

ایک۔۔۔۔

کومل تھوڑی پریشان ہوئی۔۔۔۔

دو۔۔۔۔۔

تین۔۔۔۔۔

چار۔۔۔۔

کومل کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔

اوکے پانچھ کہہ کہ کامران نے زور سے دروازے کو دھکا دیا کومل ایک سائیڈ ہو کہ کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

اس وقت کومل کا دل پسلیاں توڑ کہ باہر آرہا تھا۔۔۔

دوسرے جھٹکے میں کامران دروازہ توڑ چکا تھا۔۔۔

کومل۔ایک کونے میں سمٹی کھڑی تھی۔۔۔۔

کامران نے ایک جھٹکے سے کومل کو باہر نکالا اور بیڈ پہ آ کہ پٹکا۔۔۔۔

اتنا دماغ خراب ہے تمہارا۔۔۔۔

آج کتنا خوش تھا میں سوچا تھا تمہیں معاف کر کہ نئی زندگی کی شروعات کرونگا لیکن نہیں تم نے تو آج خود اپنے پیر پہ کلھاڑی مرنی تھی۔۔۔

م۔۔معاف آپنے کیوں کرنا تھا میں نے ایسا کچھ نہیں کیا جو آپکو مجھے معاف کرنا پڑے۔۔۔۔

اچھا کامران نے ایک جھٹکے سے کومل کا حنائی ہاتھ اپنی گرفت میں لے لیا۔۔۔۔

انہیں ہاتھوں سے تم نے رنگ پہنائی تھی نہ مزمل کو۔۔۔۔

کامران نے کومل کہ ہاتھ پہ گرفت تیز کر دی۔۔۔

آ ھھھھھ چھوڑو مجھے درد ہو رھا ہے۔۔۔۔

اس وقت مجھے بھی بہت درد ہوا تھا۔۔۔

کامران نے گرفت تیز رکھی کومل کا ہاتھ سرخ ہو گیا۔۔۔۔

کامران. نے ایک جھٹکے سے کومل کو خود کہ قریب کیا۔۔۔

اس کا مانگ ٹیکا بری طرح نوچ کہ اُتارا۔۔۔

آھھھھ چھوڑو مجھے۔۔۔۔

کیوں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔

مجھے کتنی تکلیف ہوئی جب مجھے یہ پتا چلا تم مجھ سے نہیں کسی اور سے شادی کرنا چاھتی ہو اس بات کا اندازہ ہے تمہیں کامران نے کومل کی دوسرے آویزے بھی بیدردی سے نکال پھینکے۔۔۔۔

تم نے بھی تو ماہم۔سے رشتہ رکھا اس کہ بعد کیا میں نے تم نے مجھے دھوکا دیا ورنہ میں نے کبھی تمہارے سواء کسی اور کا نہیں سوچا تھا کبھی تم نے مجبور کیا مجھے کہ میں کسی اور سے شادی کروں۔۔۔اور مجھے خوشی ہوتی اگر اس وقت تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا۔۔۔

کومل۔کی بات پہ کامران کا غصہ ساتویں آسمان پہ پہنچ گیا۔۔۔

اس نے ایک جھٹکے سے کومل کو اپنے حصار میں لے لیا اور گرفت اتنی تیز رکھی کہ کومل کا سانس لینا مشکل ہونے لگا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔

کامران کومل پہ جھکا کومل اسے دور کرنے لگے۔۔۔۔

تم۔میرے ساتھ زبردستی کر کہ خود کو مرد کہلوانے کا حق کھو دو گے۔۔۔

کومل۔کی بات پہ کامران نے کومل کو بالوں سے جکڑ لیا۔۔۔۔

بہت بول لیا تم نے کومل اب زیادہ مت بولنا کہ میں بھول جاؤں تم۔میری بچپن کی محبت ہو۔۔۔۔

چھوڑو مجھے نہیں تمہیں مجھ سے کوئی محبت جیسے محبت ہوتی ہے وہ زبردستی نہیں کرتا۔۔۔

کومل۔کامران کی گرفت میں تڑپ رہی تھی۔۔۔

اچھاٹھیک ہے میں زبردستی نہیں کرتا تم۔شرافت سے مان جاؤ۔۔۔

مجھے گھن آتی ہے اب تم سے چھوڑو مجھے۔۔۔

کومل کی بات پہ کامران نے ایک دم۔کومل کو۔دیکھا۔۔۔

کیا۔کہا۔۔۔تم۔نے۔۔۔

کامران کو اپنے کونوں پہ۔یقین نہیں۔آرہا تھا۔۔۔۔

جو بھی کہا ہے سچ ہے مجھے اب گھن آتی ہے تم۔سے۔۔۔

تم۔میری محبت کہ۔لائق ہی نہیں تھے۔۔۔۔

کومل۔کی باتیں کامران کہ کانوں میں سیسے کی طرح پیوست ہو رہیں تھیں۔۔۔

کامران نے کومل کو اپنے حصار سے الگ کیا۔۔

اور خود جا کہ صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔۔

اور کومل کو دیکھنے لگا۔۔۔

کومل۔وہیں کھڑی حیرت سے اس کا یہ اقدام دیکھ رہی تھی۔۔۔

پہر کچھ دیر تک بھی جب کامران نے کچھ نہیں کیا تو وہ بیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔۔

اس وقت کومل کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔

کامران کچھ دیر تک وہیں بیٹھا رہا پھر صوفے پہ لیٹ گیا۔۔۔

کامران کو صوفے پہ لیٹتا دیکھ کہ کومل بھی بیڈ کہ ایک کونے میں دراز ہو گئی۔۔۔

گھن آتی ہے کومل کو مجھ سے۔۔۔کامران صوفے پہ لیٹا کومل کو دیکھتا سوچ رہا تھا۔۔

میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں اور تمہیں مجھ سے گھن آتی ہے۔۔۔

کامران کو کومل کی بات نے بہت دکھ دیا۔۔۔

وہ چپ چاپ صوفے پہ لیٹ گیا نیند تو اب اس سے کوسوں دور تھی۔۔۔

وہیں کومل بیڈ پہ آرام سے سو چکی تھی۔۔۔

•••••••••◆◆◆•••••••◆◆◆•••••••◆◆◆••••••

آج ولیمے کا فنکشن رکھا گیا تھا سب وہیں جمع تھے۔۔۔

کامران اور کومل اسٹیج پہ بیٹھے تھے دونوں میں مکمل خاموشی تھی۔۔۔

کامران اب تک۔اس صدمے سے باہر نہیں آپایا تھا کہ کومل کو اس سے گھن آتی ہے۔۔۔

عالیان ایک جگہ کھڑا عالیہ کو۔دیکھ رہا تھا جب زاور نے یہ بات نوٹ کی تو اس کہ پاس آیا۔۔۔

پسند ہے تجھے عالیہ۔۔۔

زاور کی۔بات پہ عالیان نے چونک کہ۔زاور کو۔دیکھا۔۔۔

ہمممم۔۔۔

عالیان نے مختصر جواب دیا۔۔۔

تو کہہ دے۔۔۔۔۔

زاور نے مشورا دیا۔۔۔

کہا ہے۔۔۔

عالیان نے بتایا۔۔۔

رئیلی۔۔۔۔زاور حیران ہوا۔۔۔۔

تو کیا جواب دیا۔۔

منع کر دیا۔۔۔۔

عالیان نے صاف بتا دیا۔۔۔

واٹ۔۔۔ کیوں۔۔۔زاور نے حیرت سے عالیان کو دیکھا۔۔۔

یار اس نے پہلے مجھے پرپوز کیا تھا۔۔۔میں نے منع کر دیا اب اس نے منع کر دیا۔۔۔

اس نے بھی کیا تھا تو تم نے تب کیوں منع کیا زاور کو اس وقت عالیان کی ہر۔بات حیران کر۔رہی تھی۔۔۔۔

یار اس وقت میں یہ سب نہیں سوچتا تھا۔۔

اچھا مطلب خود کلھاڑی ماری ہے اپنے پیر پہ۔۔۔۔

زاور نے اپنے موبائل سے کال ملاتے مزے سے کہا۔۔۔۔

ہاں یہی سمجھ اور۔تو کال کسے کر رہا ہے۔۔۔۔

عالیان نے زاور کہ موبائل کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

ہاہاہابتاتا ہوں۔۔۔۔

کافی دیر رنگ جانے کہ بعد جب کال ریسو نہیں ہوئی زاور نے اطمینان سے فون اپنی جینس کی پوکٹ میں رکھ دیا اور عالیان سے مخاطب ہوا۔۔۔۔

دیکھ میرے بھائی ایک بات میری ہمیشہ یاد رکھنا تو جتنا لڑکیوں کہ ساتھ نرم۔رہے گا وہ۔تجھے بیوقوف اور بزدل سمجھیں گی۔۔۔

مطلب عالیان زاور کی باتوں کا مطلب نہیں سمجھ پا رہا تھا۔۔۔

دیکھ یار میرا ماننا ہے تم پیار بیشک کرو ہر خوشی دو اپنے پیار کو پر اس کہ سامنے کبھی کمزور نہ پڑو۔۔۔۔

یار اگر لڑکی کو کنڑول کرنا ہے تو اسے تھوڑا ڈرا کہ رکھنا چاھیئے ورنہ بیٹا پھر وہ کسی کی نہیں سنتی۔۔۔۔

تھی۔۔۔۔

زاور تو اپنے فلاپ آئیڈاز مت دے مجھے۔۔۔۔

عالیان کو تپ۔چڑ گئی۔۔۔۔

ہاہاہا میرے دوست یہ فلاپ آئیڈ آیاز نہیں ہیں ایک ہفتے میں تیری شادی عالیہ سے کرواسکتا ہوں۔۔۔۔

اچھا کیسے۔۔۔

عالیان کی دلچسپی بڑھی۔۔۔۔

دیکھ تو نے عالیہ کو پرپوز کر دیا ہے اب تو اسے پیار دکھا۔۔۔۔

پیار دکھاؤ مطلب۔۔۔۔

یار مطلب۔۔۔۔

اچھا ایسا کر۔ تو اپنے طریقے سے اسے راضی کر۔۔۔

زاور کی اس بار کی صلاح عالیان کو اچھی لگی۔۔۔۔

اب تو دیکھ زاور میں کیا کرتا ہوں۔۔۔

ہاہاہا کیا کرتا ہے۔۔۔۔۔

دیکھتا جا۔۔۔۔

◆◆◆.....◆◆◆.....◆◆◆.....◆◆◆.....◆

عالیہ میرے ساتھ آؤ مجھے تم۔سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔

عالیان عالیہ کہ سر پہ نازل تھا اس وقت جب وہ۔ کو مل۔ کہ۔ ساتھ اسٹیج پہ بیٹھی پکس لے رہی تھی۔۔۔

بعد میں آتی ہوں۔۔۔

کیا کہا۔ ہے میں نے۔۔۔۔

عالیان نے تھوڑے غصے سے کہا پہلے تو عالیہ۔ نے عالیان کو۔ حیرت سے دیکھا پھر چپ چاپ۔ اُٹھ کہ اس کہ۔ ساتھ چل۔ دی۔۔۔۔

عالیان حال میں ایک کونے میں رکا عالیہ بھی وہیں رک گئی۔۔۔۔

جی کہیں۔۔۔۔

عالیہ کچھ دیر کی خاموشی کہ بعد مخاطب ہوئی۔۔۔۔

میں تم۔سے شادی کرنا چاھتا ہوں۔۔۔

لیکن میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاھتی۔۔۔

کیوں۔۔۔عالیان نے وجھ جاننی چاھی۔۔۔

کیونکہ۔۔۔عالیہ پہلے تو سوچ میں پڑ گئی پہر سوچے سمجھے بغیر وہ کہہ گئی جو اسے نہیں کہنا تھا۔۔۔

کیونکہ میں کسی اور سے شادی کرنا چاھتی ہوں۔۔۔

واٹ۔۔۔عالیان کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

اس نے عالیہ کی کلائی پکڑ لی اور اسے اپنے قریب کرتے غرایا۔۔۔

کیا بکواس کی تم نے۔۔۔

چھوڑیں مجھے صحیح کہا ہے میں نے اور منع کیا ہے نہ مت ٹچ کیا کریں مجھے۔۔۔عالیہ نے اپنا ہاتھ چھڑاتے عالیان کو وارن کیا۔۔۔

اب میں بھی دیکھتا ہو کون تمہیں میرے علاوہ ٹچ کرتا ہے۔۔بہت دکھالی رحم دلی اب اصلی معنہ میں تمہیں سمجھاؤ گا کہ تم نے کس کو چیلیج کیا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے کہتی عالیہ وہان سے بھاگ نکلی۔۔۔

اس نے عالیان کو اس سے پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا آج اصل میں تو وہ ڈر گئی تھی پہر خود پہ قابو پاتے وہاں سے بھاگ نکلی

زرنش بیٹازاور بھائی کو تو باہر سے بُلالاؤ وہ کال نہیں اُٹھارہا.. میں نے اُسے جیولر سے کومل کے لیے جیولری لانے کو کہا تھا لیکن ابھی تک وہ آیا نہیں ہے صبا بیگم پریشانی سے بولی۔۔۔۔

(زرنش) چچی میں۔۔۔

ہاں بیٹا! کیوں کیا ہوا؟

نہیں کچھ نہیں میں بلالاتی ہوں۔۔۔۔زرنش کچھ سوچتے باہر نکلی۔۔

ایک تو یہ لوگ بھائی کیوں کہتے ہیں اب انکو کیسے بتاؤ کہ میں انہیں بھائی نہیں کہ سکتی اب

زرنش باہر آکر ادھر اُدھر زاور کو ڈھونڈنے لگی جو اپنے کسی دوست کہ ساتھ گفتگو کر رہا تھا۔۔۔۔

زرنش کو دیکھ کے وہ اپنے دوست کو ایکسکیوز کرتا زرنش کے پاس آیا...

زرنش زاور کو دیکھ کے وہیں رُک گئی۔۔۔

کس کو ڈھونڈ رہی ہو جان من۔۔۔۔

وہ۔۔۔ آپکو چچی بلا رہی ہیں۔۔۔۔

کیوں۔۔۔زاور زرنش کہ قریب ہوا۔۔۔

کومل آپی کی جیولری منگوانی ہے چچی کہ رہی ہے انہیں دینی ہے۔۔زرنش نے ایک سانس میں سب بولا اور وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔

زاور کو زرنش کی حرکت بہت پیاری لگی۔۔۔

وہ ہنستا اندر اپنی مما کہ پاس پہنچا اور انہیں سونے کی چین اور چوڑیاں دیں جو صبا بیگم نے کومل کہ لیے بنوائیں تھیں وہ انہیں دے کہ واپس باہر چلا گیا۔۔۔

.....◆◆◆.....◆◆◆.....◆◆◆.....

کومل کپڑے چینج کر کے سونے کہ لیے لیٹی تھی کہ کامران کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

کامران کو دیکھ کہ کومل سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔

کامران اسے نظر انداز کرتا واشروم گھس گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ بغیر شرٹ کہ باہر آیا۔۔۔اور اپنے گیلے بال ٹاول سے خشک کرنے لگا۔۔۔

کومل نے کامران کو ایسے دیکھا تو فورن کمبل میں گھس کے سونے لگی۔۔۔

کامران نے ایک نظر اس پہ ڈالی پھر اپنے بال خشک کرنے لگا۔۔۔

ابھی بال خشک بھی نہ ہوئے تھے کہ کامران نے ٹاول ایک طرف اچھالا اور خود کومل کے پاس پہنچا۔۔۔

ایک جھٹکے سے کومل کہ اوپر سے کمبل ہٹا کہ خود آ گیا۔۔۔

کومل پہلے کچھ سمجھ نہیں پائی جب سمجھ آیا تو دیر ہو چکی تھی کامران نے پوری طرح اسے اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔۔۔

چھوڑو مجھے تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔

میں ایسا کر نہیں سکتا میں ایسا کر رہا ہوں اور میں ایسا روز کرونگا۔۔۔

تمہیں گھن آتی ہے نہ مجھ سے آج کہ بعد خود سے بھی آئیگی۔۔۔

کامران یہ کہتا کومل پر گرفت تیز کرتا گیا۔۔۔

نہیں پلیز نہیں ایسی مت کرو تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے چھوڑ دو مجھے۔۔۔

کومل بولے جا رہی تھی چیخے جا رہی تھی لیکن کامران پہ اس کا زرہ بھی اثر نہیں ہوا۔۔

اور اس کے فولادی جسامت کہ آگے کومل کا وجود دب کہ رہ گیا۔۔

•••••◆◆•••••◆◆•••••◆◆•••••◆◆•••••◆◆•••••

عالیان مسلسل کسی نقطے پہ غور کر رہا تھا۔۔ آسیہ بیگم اس کہ پاس آئیں۔۔۔

کیا سوچ رہا ہے میرا بیٹا۔۔۔

کچھ نہیں مما سوچ رہا ہوں اب شادی کر لینی چاہیے بھائی نے بھی کر لی۔۔۔

اچھا تو میرے عالیان کو کوئی پسند آ گئی ہے۔۔۔ آسیہ بیگم نے اس کہ سر پہ ہاتھ پھیرتے کہا۔۔

وہ وہیں انکہ گود میں سر رکھ کے لیٹ گیا۔۔۔

ہاں مما یہی سمجھیں۔۔۔

اچھا کون وہ خوش نصیب ہے جسے ہمارے عالیان نے پسند کیا ہے۔۔۔

مما ابھی نہیں بعد میں بتاؤں گا جب وقت آئیگا۔۔۔

بیٹا جلدی بتا دینا کامران کی طرح مت کرنا۔۔۔

ہاہاہا نہیں مما ڈونٹ وری میں آپکو جلد بتا دونگا.... عالیان نے آسیہ بیگم کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے تم آرام کرو میں بھی اپنے کمرے میں جاتی ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے مما۔۔۔عالیان بھی اُٹھ کہ اپنی الماری کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

••••••••••••••••••••◆◆••••••••••••••◆◆••••••••••••••

عالیہ تم سے کچھ بات کرنی ہے سائیٹ پہ آؤ۔۔۔عالیان ابھی اپنی سائیٹ پہ پہنچا تھا اور عالیہ کو کال کر کے بلا رہا تھا۔۔۔۔

میں کیوں آؤں اور بار بار آپ نے کیا بات کرنی ہوتی ہے مجھ سے۔۔۔۔

تم آؤ گی تو پتا چل جائیگا۔۔۔۔اب آؤ میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔

مجھے نہیں آنا عالیہ نے کہ کر کال کاٹ دی۔۔۔

عالیان کو اس وقت عالیہ پہ شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔۔

••••••••••••◆◆••••••••••◆◆••••••••••◆◆••••••••••

کومل کامران کے سونے کے بعد پوری رات روتی رہی تھی۔۔۔

صبح ہوئی وہ نیچے بیٹھے بیٹھے سو چکی تھی۔۔۔

کامران اُٹھا تو اس نے کومل کو نیچے سوتے دیکھا۔۔۔

کومل کو ایک نظر دیکھ کہ وہ فریش ہونے چلا گیا فریش ہو کہ آیا تو سیدھا کومل کہ پاس آیا۔۔۔۔

ابھی وہ کومل کو اُٹھا کہ بیڈ تک لے جا رہا تھا کہ کومل کی آنکھ کھل گئی۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔

کامران جو اسے بیڈ پہ سلانے لگا تھا اس کی بات پہ اسے واپس اُٹھا لیا۔۔۔۔

نہیں چھوڑ رہا۔۔۔ تم میری ہو چکی ہو مجھے تو یقین نہیں آتا سب ایک خواب سا لگتا ہے۔۔۔۔

کامران کومل پر جھکنے لگا تو کومل اسے دھکا دے کر دور کرنے لگی۔۔۔

ہاہاہا اب کیا فائدہ سب تو ہو گیا اب کیوں شرما رہی ہو۔۔۔

کامران مجھے چھوڑو تم میرے ساتھ ایسا کرو گے میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔

اور تم مجھے چھوڑو گی میں نے بھی کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ اب جاؤ میرے لیے ناشتا بناؤ۔۔۔ کامران نے کومل کو نیچے اُتارتے کہا۔۔۔

میں نہیں بناؤ گی کومل کہ کر جانے لگی جب کامران نے آگے بڑھ کہ اسے دوبارہ اپنی گرفت میں لے لیا۔۔۔۔

کیا کہا۔۔۔۔ نہیں بناؤ گی۔۔۔۔ کامران اس کہ گرد گھیرا تنگ کرتے کہنے لگا۔۔۔

چھوڑو مجھے میں جاتی ہوں بنانے۔۔۔

نہیں اب مجھے ناشتہ نہیں کچھ اور چاھیئے۔۔۔

نہیں چھوڑو پلیز مجھے۔۔۔

ایک شرط پہ۔۔۔ آئندہ میرے کسی کام سے منع نہیں کرو گی۔۔۔

نہیں کروں گی۔۔

اور جو جو تم نے میرے لیے سیکھا ہے روز بنانا آج کیا بناؤ گی بتاؤ۔۔۔۔

کامران مسلسل کومل کی گردن پہ اپنی انگلی پھیر رہا تھا اور کومل اس بات سے تڑپ کہ اس کی ہر بات مان رہی تھی۔۔۔۔

ہاں میں سب بناؤ گی اب چھوڑ دو پلیز۔۔۔۔

دل تو نہیں چاہ رہا پر جاؤ ناشتا بنا کہ آؤ جلدی۔۔۔

کومل کو کامران نے جیسے چھوڑا وہ ایسے بھاگی کہ کامران دوبارہ نہ پکڑ لے۔۔۔۔

کچن میں گئی تو وہاں نوکر ناشتا بنانے میں۔۔۔۔ مصروف تھے آسیہ بیگم انہیں ہدایات دے رہی تھی کہ انکی نظر کومل پر پڑی تو وہ اس کہ پاس آئیں۔۔

بیٹا تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔

چچی وہ ناشتہ بنانا ہے۔۔۔۔

ناشتا تم نے؟ لیکن کیوں بناؤ گی یہاں اتنے نوکر کس لیے ہیں؟ کہ شادی کے دو دن بعد تم ناشتہ بنانے آؤ۔۔۔ اور مجھے چچی نہیں امّی کہا کرو بیٹا۔۔۔۔

جی امّی مجھے ناشتہ بنانے دیں وہ ناراض ہوں گے۔۔۔۔

آسیہ بیگم سارا معاملا سمجھ گئی اور وہاں سے سیدھا کامران کے کمرے میں گئیں۔۔۔

کامران شیشے کہ آگے کھڑا پرفیوم لگا رہا تھا آسیہ بیگم اس کہ سر پہ جا پہنچیں۔۔۔

کیا سوچ رکھا ہے بیٹا تم نے؟ اور کس کس طرح سے اپنے ماں باپ کو رسوا کروانا ہے۔

کیا مطلب مما۔۔۔ کامران اب بھی تیار ہونے میں لگا رہا۔۔۔

دو دن کی دلہن کو تم نے کچن میں ناشتہ بنانے بھیج دیا ذرہ بھی شرم نہ آئی تمہیں۔۔۔۔

ہاہاہا مما اس میں شرم کیسی وہ بیوی ہے میری میرے لیے وہی ناشتہ بنائے گی نہ۔۔۔

کامران تم کیوں ہمیں رسوا کرنے پہ تُلے ہوئے ہو۔۔۔ آخر چاھتے کیا ہو تم۔۔۔۔

اچھا مما آپ کومل کو بھیجیں نہیں بنواتا ناشتہ اس سے۔۔

شکر ہے کچھ عقل تو آئی تمھیں۔۔۔۔اور نیچے آجاؤ ناشتہ میں تیار کروا چکی ہوں اب جا کر میں کومل کو روکتی ہوں۔۔۔

کامران تیار ہو کر ناشتے کی ٹیبل پہ آگیا سب وہیں جمع تھے جب عالیان نے سب کہ سر پہ دھماکہ کیا۔۔۔

مما میں شادی کرنا چاھتا ہوں۔۔

سب حیرت سے عالیان کو دیکھنے لگے۔۔۔

بیٹا سب ٹھیک ہے آسیہ بیگم نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی۔۔۔ساجد صاحب بھی اپنا ناشتہ چھوڑ کر اس کی طرف مخاطب ہوئے۔۔۔

کامران ناشتے میں لگا رہا۔۔۔

جب کہ کومل نے ایک بار حیرت سے عالیان کو دیکھا۔۔۔

کس سے بیٹا۔۔۔ساجد صاحب نے ناشتے کے بعد اپنے ہاتھ صاف کرتے پوچھا۔۔۔

عالیہ سے۔۔۔عالیان نے بے جھجک بتا دیا۔۔۔

ساجد صاحب اور آسیہ بیگم کے چہروں پہ ہنسی آگئی جس کا مطلب تھا انہیں کوئی اعتراض نہیں۔۔۔

کامران نے عالیان کی پیٹھ تھپتھپائی۔۔۔

ویری گڈ اچھا ڈیسیجن ہے۔۔۔

کومل بھی بہت خوش ہوئی کامران نے بخوبی کومل کا جائزہ لیا۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا عالیہ تو گھر کی بچی ہے ہمیں خوشی ہو گی ہم بات کریں گے عابد بھائی سے۔۔۔ ساجد صاحب نے رسانیت سے کہا اور اُٹھ کہ جانے لگے۔۔۔

بابا آج بات کریں میں جلد شادی کرنا چاھتا ہوں۔۔۔

ساجد صاحب جاتے جاتے رکے اور ایک نظر عالیان کو دیکھا اور ہنس کہ کہا

ٹھیک ہے ہم آج ہی بات کریں گے۔۔۔

عالیان تھینکس کہتا اپنے آفیس کی طرف چل دیا اور سب بھی اپنی اپنی منزل کی جانب ہو لیئے۔۔

ساجد صاحب اور آسیہ بیگم عابد صاحب کہ گھر موجود تھے اور اُنکہ سامنے اپنا مدعا رکھا۔۔۔

مجھے تو کوئی اعتراض نہیں یہ تو میرے لیے سب سے بہتر ہے۔۔۔ ثمیہ بیگم نے بھی یہی بات کہی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر بھائی جیسا آپ کہیں۔۔۔

میں تو یہی کہوں گا کہ شام میں تم عالیان کو ساتھ لے آؤ عالیہ سے بھی بات کر لیں گے سب مل کہ اگر وہ دونوں مان جاتے ہیں تو رشتہ طے کر دیں گے۔۔۔

چلیں ٹھیک ہے بھائی صاحب ہم لوگ شام میں آجائیں گے اور آپ احسان کو بھی بتا دینا وہ بھی آجائے شام میں۔۔۔

ٹھیک ہے میں بتا دوں گا اور آپ. لوگ بیٹھو کھانا کھا کہ جانا۔۔۔

نہیں بھائی صاحب تھوڑی بہت تیاری کرنی ہے شام تک انشااللہ اگر سب ٹھیک رہا تو ڈیٹ فکس ہو جائی گی اس لیے تھوڑی تیاری کرنا بھی ضروری ہے۔۔۔

ہاہاہا سب ہو جائے گا لیکن کھانا کھا کہ جانا بیگم آپ جلدی کھانا لگوائیں۔۔۔

اور وہ لوگ کھانا کھا کہ اپنے گھر روانہ ہو گئے۔۔۔

•••◆◆••••••••••••••◆◆••••••••••◆◆••••••••••••

سب کے جانے کے بعد ثمیہ بیگم عالیہ کے پاس آئیں زرنش بھی عالیہ کہ ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

بیٹا مجھے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔ ثمینہ بیگم نے بات شروع کی۔۔۔

جی مما کہیں عالیہ اور زرنش دونوں انکی طرف متوجہ ہوئیں۔۔۔

بیٹا عالیان تم سے شادی کرنا چاھتا ہے آج بھائی صاحب اور بھابھی آئے تھے رشتے کہ سلسلے میں۔۔۔ ہمین تو عالیان بہت اچھا لگتا ہے تم اپنا جواب بتاؤ۔۔۔

یہ بات سن کہ زرنش تو خوشی سے ناچنے لگے

واؤ عالیان بھائی سے آپی کی شادی کتنا مزہ آئیگا۔۔۔

مما مجھے نہیں کرنی عالیان سے۔۔۔

عالیہ کی بات پہ زرنش حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔

ان بھایوں نے سمجھ کیا رکھا ہے پہلے انکار کرتے ہیں پھر احسان جتا کر شادی کرتے ہیں۔۔۔ یہ بات عالیہ نے صرف سوچی کہی نہیں۔۔۔

کیوں نہیں کرنی آپی۔۔۔ثمیہ بیگم سے پہلے زرنش نے پوچھا۔۔۔

تم چپ رہو۔۔۔عالیہ نے زرنش کو ڈانٹ دیا۔۔۔

اسے نہیں تو مجھے نہ کرنے کی وجہ بتاؤ۔۔۔اب کی بار ثمیہ بیگم نے کہا۔۔

مما مجھے عالیان نہیں پسند۔۔۔

عالیہ نے فضول سی وجہ بتائی۔۔۔

ثمیہ بیگم اور زرنش نے عالیہ کو ایسے دیکھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔۔۔

عالیہ مجھے یقین نہیں آرہا تم عالیان کے لیے منع کرو گی۔۔۔

خیر یہ جواب اپنے بابا کو دینا اور ہم بہر حال عالیان کا رشتہ کسی صورت منع نہیں کر سکتے عالیان کا رشتہ تو اس گھر سے ہو گا عالیان جیسا ہیرہ ہم نہیں گنوا سکتے۔۔۔

ثمینہ بیگم کی بات سن کہ عالیہ چپ ہو گئی۔اور دل میں ایک فیصلہ کرنے لگی۔۔۔

•••••••••••••••••◆◆••••••••••◆◆•••••••••

شام کہ وقت سب عابد مینشن(عابد صاحب کے گھر میں جمع تھے)۔۔۔

یار تو نے کچھ بتایا ہی نہیں۔۔۔تو تو بڑا چھپا رستم نکلا۔۔۔۔زاور اور عالیان ساتھ بیٹھے تھے تب زاور نے عالیان کو شرم دلانا چاھی۔۔۔

اچھا مجھے چھپا رستم کہہ رہا ہے آپ نے خود تو نکاح کر لیا نہیں بتایا۔۔۔عالیان نے بھی اسے چوٹ کی۔۔۔

ہاہاہا اچھا اچھا بس کر۔۔۔ویسے یہ میری بیوی ہے کہاں کتنے دن ہو گئے کچھ نہیں کیا۔۔۔زاور نے انگڑائی لیتے کہا۔۔۔

کیا مقصد کیا نہیں کیا۔۔۔

یار تجھے شرم نہیں آتی میاں بیوی کی پرسنل باتیں پوچھ رہا ہے۔۔۔زاور نے ہنسی دباتے کہا۔۔۔

شرم ہے عالیان نے زاور کو دیکھتے کہا۔۔۔

ہاہاہا مزاق کر رہا ہوں یار ایک تو تجھے ہر بات سیریس لینی ہوتی ہے پتا نہیں کیوں۔۔۔

ابھی وہ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ کامران کے اسے مخاطب کیا۔۔۔

کیا باتیں کر رہے ہو تم لوگ۔۔کامران بھی انکے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

کچھ نہیں بھیا عالیان کہ رہا ہے اسے عالیہ کو کس کرنا ہے۔۔۔

زاور کی بات سن کہ عالیان نے ایک زوردار مکا مارا زاور کو وہ وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا۔۔۔کامران بھی زور زور سے ہنسنے لگا سب انکی طرف متوجہ ہو گئے۔۔۔۔

کیا ہوا؟ تم لوگ کیون ہنس رہے ہو۔۔۔

میں بتاتا ہوں زاور نے آگے بڑھتے کہا۔۔۔

زاور مر جائیگا آج تو میرے ہاتھ سے بکواس بند رکھنا عالیان اس کی طرف لپکا۔۔۔

عالیان نے زاور کو پکڑ لیا۔۔۔

اچھا نہیں بتاتا چھوڑ۔۔۔

سب انکو دیکھ کہ ہنس رہے تھے۔۔۔

بڑوں کے آنے پہ سب چپ کر کہ بیٹھ گئے۔۔۔

عالیہ کو بلاؤ۔۔۔عابد صاحب نے ثمینہ بیگم سے کہا۔۔۔۔

انہوں نے کومل سے کہا کہ عالیہ کو لے آئے۔۔۔کومل عالیہ کو لے آئی زرنش بھی انکہ ساتھ ہی باہر آئی کیونکہ اسے پتا تھا اگر وہ کہیں بھی جائے گی زاور اسکے پیچھے آجائے گا۔۔۔۔

عالیہ کو عالیان کہ سامنے والے صوفے پہ بیٹھایا گیا۔۔۔

سب وہیں موجود تھے۔۔۔

عالیہ بیٹا ہم سب یہی چاھتے ہیں تمہاری اور عالیان کی شادی ہو جائے تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں۔۔۔۔

عابد صاحب نے نرمی سے پوچھا۔۔۔

عالیہ اُٹھی اور سب کے سامنے کہ دیا

مجھے اعتراض ہے بابا۔۔۔

سب نے عالیہ کو حیرت سے دیکھا عالیان کی مٹھیاں بھینچ گئیں۔۔۔

زاور اور کامران صاقب سب اپنی جگہ حیران تھے۔۔۔

کیوں بیٹا۔۔۔عابد صاحب نے نرمی کا دامن نہیں چھوڑا۔۔۔۔

بابا ہر انسان کو اپنی زندگی کے فیصلے لینے کا حق ہوتا ہے۔۔۔اور میں کیوں شادی کروں عالیان سے۔۔۔

جبکہ۔۔۔عالیان کے انکی کلاس فیلو کہ ساتھ غلط تعلقات تھے۔۔۔۔

عالیہ کی بات سن کے عالیان کی حیرت کی انتہا نہیں تھی۔۔۔وہ اس وقت پتھر بنا عالیہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

عالیہ۔۔۔۔عابد صاحب کا صبر جواب دے رہا تھا وہیں ثمینہ بیگم عالیہ کی طرف لپکیں۔۔۔

مجھے عالیان سے شادی نہین کرنی یہی میرا آخری فیصلہ ہے۔۔۔عالیہ یہ کہ کر چلی گئی۔۔۔

سب عالیہ کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

عالیان جانے لگا تب عابد صاحب نے اسے روک لیا۔۔۔۔

بیٹھو بیٹا۔۔۔۔

عالیان چپ چاپ۔بیٹھ گیا۔۔۔۔

میں بہت شرمندہ ہون عالیہ کی وجہ سے۔۔۔۔

عالیان چپ۔رہا۔۔۔

عابد صاحب نے نظریں جھکاتے کہا۔۔۔

بھائی صاحب یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔

عالیہ بھی ہماری بچی ہے کوئی بات نہیں اگر اسے عالیان نہیں پسند۔۔۔

پر عالیہ کس لڑکی کی بات کر رہی تھی۔۔۔آسیہ بیگم نے بیچ میں بولا۔۔۔۔

کوئی لڑکی نہیں ہو سکتی میں عالیان کو اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔عابد صاحب نے عالیان کے سر پہ ہاتھ رکھتے کہا۔۔۔۔

میں عالیان جیسا لڑکا نہیں گنوا سکتا اگر عالیہ نہیں مانتی تو زرنش کی بات کی جا سکتی ہے دیئے۔۔

عابد صاحب کی بات سن کہ زاور کے تو اوسان خطا ہو گئے۔۔۔

واٹ۔۔۔۔زاور نے فوراً کہا۔۔۔

عالیان نے فورن زاور کی طرف دیکھا جو کافی غصے میں آچکا تھا عالیان نے اسے ہاتھ پکڑ کے روکا وہیں کامران بھی حیران ہوا۔۔۔

زرنش کی تو یہ بات سن کہ پیروں تلے زمیں نکل گئی۔۔۔وہ ہکا بکا سی زاور کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہیں بڑے سب مطمئن تھے۔۔۔۔

عالیان بیٹا تم کیا کہتے ہو۔۔۔

چچا دیکھیں زرنش کو میں نے ہمیشہ اپنی چھوٹی بہن مانہ ہے اس لیے بہتر ہے آپ یہ بات یہیں ختم کر دیں۔۔۔عالیہ مانتی ہے تو ٹھیک ہے میں اپنی بات پہ قائم ہوں میں اس سے شادی کرونگا پر زرنش کا کبھی سوچئے گا بھی مت۔۔۔۔

پر بیٹا زرنش میں کیا برائی ہے۔۔۔۔عابد صاحب ہر حال میں عالیان کو منانہ چاھتے تھے۔۔۔۔

برائی کوئی نہیں وہ میری ہمیشہ سے چھوٹی بہن ہے اور رہے گی۔۔۔ آپ عالیہ کو سمجھائیں۔۔۔عالیان نے سادی سی بات کی۔۔۔۔

زرنش کمرے میں بھاگ گئی اور رونے لگی۔۔۔

کیا ہوا عالیہ اس کہ پاس آئی تو اس نے سب عالیہ کو بتا دیا۔۔۔

عالیہ کہ بھی حیرت سے آنکھیں پھٹ گئیں۔۔۔

ایسا کیسے کر سکتے ہیں بابا۔۔۔

عالیہ دوبارہ باہر کی جانب بڑھی تو وہاں اب تک یہی گرما گرمی تھی کے عالیان کا رشتہ منع نہیں ہو گا۔۔۔

زاور کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

عالیہ عابد صاحب کے قریب آئی اور کہا۔۔۔

بابا مجھے معاف کر دیں میں اس شادی کے لیے تیار ہوں۔۔۔

عالیہ کی بات سن کہ سب کہ چہروں پر اطمینان آ گیا اور کچھ دیر پہلے جو عالیہ پہ غصہ تھا وہ بھی ختم ہو گیا۔۔

زاور نے سکون کا سانس لیا۔۔۔اور زرنش کو دیکھنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

کمرے میں جا کے دیکھا تو زرنش رو رہی تھی۔۔۔

زاور اس کہ قریب گیا۔۔۔اور نیچے بیٹھ گیا۔۔۔۔

زرنش اُٹھنے لگی تو زاور نے اسے بیٹھا دیا۔۔۔۔

کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔

زرنش نے کوئی جواب نہیں دیا اور رونا جاری رکھا۔۔۔

زاور نے زرنش کہ آنسو صاف کئے اور اِسے خود سے لگایا۔۔۔۔

چپ ہو جاؤ کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔

زرنش نے فوراً زاور کو نظر اُٹھا کہ دیکھا اور اس سے الگ ہوئی۔۔۔اور اپنے آنسوں صاف کئے۔۔۔

بابا۔۔۔

ابھی زرنش کچھ کہتی اس سے پہلے زاور نے اُس کے ہونٹوں پہ اپنی انگلی رکھ دی۔۔۔۔

تششش کچھ نہیں ہوا نہ ہی کچھ ہو گا۔۔۔ کبھی ایسی کوئی بات اپنی زبان پہ مت لانا۔۔۔

زاور حد سے زیادہ پریشان ہو گیا تھا آج۔۔۔۔

اسے آج احساس ہوا وہ زرنش کی محبت میں کس حد تک جا چکا ہے کہ وہ اس کا نام بھی کسی اور کہ ساتھ نہیں سن سکتا تھا۔۔۔۔

زرنش زاور کو حیرت سے دیکھ رہی تھی جس کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔

زرنش کہ سامنے زاور کا یہ نیا روپ تھا وہ چپ تھی۔۔۔

زاور اس کے قریب آیا۔۔۔ اس کہ ماتھے پہ پیار کیا اور باہر کا جانب چلا گیا۔۔۔

جہاں سب بہت خوش اور مٹھائی کھانے میں مصروف تھے۔۔۔ وہیں عالیان عالیہ کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

عالیہ اپنی نظریں جھکا گئی۔۔۔۔

عالیہ کو احساس تک نہیں تھا انجانے میں اُس نے کتنی بڑی غلطی کر دی ہے۔۔۔

سب عالیہ کے اس فیصلے سے بہت خوش ہوئے اور رشتہ طے ہو گیا۔۔۔

منگنی کی رسم ایک ہفتے بعد رکھی گئی۔۔۔۔

سب خوش ہو کر گھر کی طرف چل دیئے

زاور عالیان کے ساتھ اس کے گھر چلا گیا تھا اور اس وقت وہ دونوں ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔۔

آج تو عابد چچا نے جان ہی نکال دی۔۔۔ زاور نے بیڈ پہ گرتے کہا۔۔۔

عالیان چُپ تھا۔۔۔

تجھے کیا ہوا ہے مان تو گئی ہے عالیہ اب جتنے بدلے لینے ہیں شادی کے بعد لینا زاور ہنستا اُٹھ بیٹھا۔۔۔

عالیان نے ایک نظر زاور کو دیکھا اور ہنسنے لگا۔۔۔

تجھے کس نے کہا میں بدلا لوں گا۔۔۔۔

وہ کیا ہے نہ میرے بھائی۔۔۔اگر تیری جگہ میں ہوتا میں شاید اسے زیادہ کرتا لیکن اتنا میں تجھے جانتا ہوں کے تو نے بھی ایسے تو نہیں چھوڑنا اپنی بیعزتی کو۔۔۔زاور نے تکیہ گود میں لیتے کہا۔۔۔

ہاہاہا عالیان ہنسا اور زاور کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔

ٹھیک کہا تو نے۔۔۔کہ کے عالیان کے چہرے سے ہنسی غایب ہو گئی۔۔۔۔

زاور اس وقت عالیان کی حالت سمجھ پا رہا تھا اس لیے مزید کچھ کہنے سے قاصر رہا۔۔۔

اچھا میں چلتا ہوں کل۔یونی جانا ہے سیمسٹر اسٹارٹ ہے دو دن بعد۔۔۔اچھا پھر فائینل میں آ جائگا۔۔۔

ہاں جلد یہ فائینل ہو تو میں بھی شادی کر لوں۔۔۔

ہاہاہا بڑی جلدی ہے عالیان نے کہا۔۔۔۔

ہان نہ یار اب تجھ سے کیا چُھپانا۔۔۔زاور ہنستا گھر کے لیے روانہ ہو گیا۔۔۔

•••••••••••••◆◆••••••••••◆◆••••••••◆◆••••••••

کامران کتنی دیر سے کومل کا انتظار کر رہا تھا لیکن کومل کمرے میں جانے سے ڈر رہی۔۔۔۔

وہ نیچے لان بیٹھی تھی جب اس کے پاس آسیہ بیگم آئیں۔۔۔۔

بیٹا یہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔۔

وہ وہ امّی وہ میں کومل کو کوئی جواب نہیں سمجھ آیا۔۔۔

آسیہ بیگم۔اس کے پاس بیٹھ گئیں۔۔۔

کیا بات ہے کومل بیٹا تم۔شادی کے بعد چُپ چُپ ہو کامران تمہیں تنگ کرتا ہے۔۔۔

ن۔۔ نہین امّی ایسی کوئی بات نہین ہے۔۔۔

بیٹا مجھے ہمیشہ اپنی ماں سمجھنا اور اُٹھو شاباس اپنے کمرے میں جاؤ اتنی رات کو۔اکیلے نہیں بیٹھتے۔۔۔اور جب بھی کوئی بات ہو بلا جھجھک مجھے بتانا۔۔۔

جی امّی۔۔۔کومل نے بس اتنا کہا اور ان کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

.....◆◆.....◆◆.....◆◆.....◆◆.....

کومل جیسے کمرے میں داخل۔ہوئی اس نے دیکھا کامران بیڈ پہ لیٹا لیپ ٹاپ پہ کوئی مووی دیکھ رہا ہے وہ چینجنگ روم کی جانب بڑھ گئی اور سادہ سا سوٹ پہن کے باہر آئی اور صوفے کی جانب بڑھ رہی تھی جب کامران کی آواز سے رک گئی۔۔۔

ادھر آؤ۔۔۔کامران نے غصے سے کہا۔۔۔

کومل نے اس کی جانب دیکھا اور پوچھا۔۔۔

کیوں۔۔۔

کامران نے اس کے کیون پر اسے دیکھا اور لیپ ٹاپ بند کر کے اُٹھا۔۔۔

اسے پہلے وہ کومل کے قریب آتا کومل نے سائیڈ میں پڑا ہوا جگ اُٹھالیا۔۔۔

میرے پاس مت آنا ورنہ۔میں مار دونگی۔۔۔

کامران نے کومل کی بات پہ ایسے دیکھا جیسے اُسکا دماغ چل گیا ہے ایک جھٹکے سے کامران کومل کے قریب آیا اور جگ اُسے لے کے دور پھینکا اور اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔۔۔

چھوڑو مجھے کومل۔رونے لگی۔۔۔

لیکن کامران کو اس کے رونے کی کوئی پروہ نہیں ہوئی۔۔۔

اس نے کومل کو اُٹھا کے بیڈ پہ پٹکا۔۔۔۔

مجھے نفرت ہو رہی ہے تم سے کامران کومل نے خود کو چھڑاتے کہا۔۔۔

کامران نے کومل کو دیکھا اور ٹھنڈی آھ بھر کے اُٹھا۔۔۔

نفرت۔۔۔۔کامران کو جیسے اپنے کانوں پر یقین نہین آرہا تھا۔۔۔

کومل اُٹھ بیٹھی ہاں نفرت۔۔۔تم۔پیار کے لائق ہی نہیں تھے۔۔۔

اچھا۔۔۔کامران نے کومل کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے کہا۔۔۔

چُھوڑو میرا ہاتھ کومل نے اپنا ہاتھ چُھڑانا چاھا۔۔۔۔

لیکن میں تو تم۔سے محبت کرتا ہوں اور میں چاھتا ہوں تمہارے پاس میری محبت کے نشانی ہو اس کے بعد کیسے نفرت کرو گی مجھ سے۔۔۔

کامران کی بات پہ کومل نے پھٹی آنکھوں سے کامران کو دیکھا۔۔۔

کامران نے کومل کو۔ایسے دیکھتے دیکھا تو ہنس کے اسے دوبارہ اپنی گرفت میں لے لیا۔۔۔

چُھوڑو مجھے کامران ورنہ میں اّمی کو بتادون گی تم میرے ساتھ زبردستی کرتے ہو۔۔۔

کامران نے ہنس کے اس کی بات ہوا میں اُڑائی۔۔۔

بتادو۔۔پر کل بتانا ابھی کرنے دو مجھے۔۔

نہیں۔۔۔۔ چُھوڑو مجھے۔۔۔

کومل چیختی رہی لیکن کامران پہ اس کی کسی بات کا اثر نہیں ہوا۔۔۔۔۔

••••••••••◆◆••••••••••◆◆••••••••••◆◆••••••••••

یونی میں ایگزمس شروع ہو گئے تھے زرنش اور زاور باقائدگی سے پڑھائی کی طرف متوجہ تھے۔۔

آج اِن کا لاسٹ پیپر تھا۔۔

وہ لوگ ساتھ گھر واپس آرہے تھے تب زاور نے گاڑی کسی انجانے راستے پہ موڑ دی۔۔۔

زرنش نے ایک دم چونک کے زاور کو دیکھا جو گاڑی چلانے میں مصروف تھا۔۔۔

ہم۔کہاں جارہے ہیں۔۔۔

زاور نے اسے دیکھا اور نظریں دوبارہ آگے کی جانب کر دیں۔۔۔

کچھ دیر بعد ایک آئیس کریم۔پارلر کے باھر زاور نے گاڑی روک دی۔۔۔

آؤ۔۔۔

زاور نے زرنش کو کہا زرنش چُپ چُاپ باہر آگئی زاور سے بحث کر کے وہ اپنی شامت نہیں لانا چاھتی تھی۔۔۔

ابھی وہ آئیسکریم کھا رہے تھے تو زاور نے زرنش کا ہاتھ پکڑا۔۔۔اور کہا۔۔۔۔

زرنش میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔پتا نہیں کیوں لیکن مجھے تم سے محبت ہے۔۔۔میں جانتا ہوں میں نے کچھ غلطیاں کیں ہیں۔۔۔لیکن میں تم سے سچ میں بہت پیار کرتا ہوں۔۔کل جب چچا نے۔۔۔۔۔میں یہ بات سُوچنا بھی نہیں چاھتا کے تم میرے علاوہ کسی اور کی ہو۔۔میں کل جان نکل گئی۔۔۔سانس رُک گئی جب چچا نے ایسا کہا۔۔۔زرنش میں تم سے شادی کرنا چاھتا ہوں۔۔۔پلیز زرنش میری بات سمجھو۔۔۔

میرا ہاتھ چُھوڑیں۔۔۔۔زرنش کو صرف اپنے ہاتھ کی فکر تھی اُسے اور کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

زاور نے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت تیز کر دی۔۔۔۔

تم سے میں کیا کہہ رہا ہوں تمہیں سمجھ نہیں آرہا۔۔۔محبت ہو گئی ہے مجھے تم سے۔۔۔زاور نے اُس کا ہاتھ قریب کرتے کہا۔۔۔۔

پلہلیز مجھے چُھوڑیں۔۔۔۔زرنش کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔

۔زاور نے اسے دیکھا اور ہاتھ چُھوڑ دیا۔۔۔۔

چلو۔۔۔۔

زاور اُٹھا زرنش بھی اس کے ساتھ اُٹھی اور وہ دونوں گھر کی جانب چل دیے۔۔۔۔

واہسی کا راستہ خاموشی سے گذرا۔۔۔۔

.....◆◆.....◆◆.....◆◆.....

عالیہ اپنی دوست کے گھر سے واپس گھر جا رہی تھی جب عالیان کی گاڑی نے اسے اوور ٹیک کیا۔۔۔۔

عالیہ کے ڈیرائیور نے گاڑی روک دی کیونکہ وہ عالیان کو جانتا تھا۔۔۔

عالیان نے عالیہ کو باھر آنے کا کہا۔۔۔

عالیہ نہیں آئی تو اس نے دروازہ کھول کے عالیہ جو باھر نکالا اور ڈیرائیور کو گاڑی گھر لے جانے کا کہا اور یہ بھی کہا کے گھر بتادی عالیہ اس کے ساتھ ہے وہ عالیہ کو اپنی گاڑی میں زبردستی بیٹھا کے لے گیا۔۔۔

•••••••••◆◆••••••••••••◆◆••••••••◆◆••••••••••

عالیان کیا بدتمیزی ہے آپ مجھے کہاں لے جارہے ہیں۔۔۔

چُپ چُاپ بیٹھی رہو۔۔۔

عالیان نے بغیر دیکھے جواب دیا اور گاڑی چلانے میں مصروف رہا۔۔۔۔۔

کچھ دیر میں عالیان نے گاڑی وہاں روکی جہاں اس کا گھر بن رہا تھا۔۔۔جواب مکمل بن چُکا تھا۔۔۔

عالیہ بھی یہ دیکھ کے حیران تھی پر اُس نے کچھ کہا نہیں۔۔۔

عالیان نے عالیہ کو گاڑی سے باہر نکالا اور اندر کی جانب بڑھا۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔عالیہ بس اپنے آپ کو چُھڑانے کی کوشش کر رہی تھی جو اُس سے ہو نہیں پا رہی تھی۔۔۔

عالیان نے عالیہ کو اندر لے جاکے دروازہ بند کر دیا۔۔۔اور خود جاکے صوفے پہ دراز ہو گیا۔۔۔

کیوں لائے ہیں مجھے یہاں۔۔۔عالیہ چیخی۔۔۔

بیٹھ جاؤ۔۔۔عالیان مسلسل عالیہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

عالیہ اب عالیان کی نظروں سے پریشان ہو رہی تھی آج اُسے عالیان کی نظروں کا زاویہ بدلا بدلا سا لگ رہا تھا۔۔۔

عالیہ چُپ چُاپ وہیں کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

عالیان کچھ دیر بعد اُٹھا اور عالیہ کے قریب آیا۔۔۔۔

عالیہ دور ہوئی۔۔۔

عالیان نے ایک جھٹکے سے عالیہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور اُسے خود کے قریب کیا۔۔۔

آج تک میں نے کبھی کسی کو تکلیف نہیں دی۔۔۔ عالیان نے عالیہ کے ہاتھ پر گرفت تیز کی۔۔۔۔

لیکن آج کے بعد تمہاری ہر تکلیف کی وجہ میں ہی بنو گا۔۔۔

عالیہ ہکا بکا سی عالیان کا یہ روپ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ تمہیں زرہ بھی احساس ہے تم نے کیا کیا ہے۔۔۔ میں نے آج تک کوئی بُرا کام نہیں کیا تم اور نے میرا کریکٹر ہی مشکوک کر دیا سب کے سامنے۔۔۔۔

عالیان نے عالیہ کی بازو پیچھے کی جانب موڑی۔۔۔

آھھھھ۔۔۔۔ عالیہ کی چیخ نکل گئی۔۔۔۔

چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔

عالیان نے گرفت اور تیز کر دی۔۔۔

عالیہ کی تکلیف سے آنسو آنے لگے لیکن اس بار وہ چیخی نہیں۔۔۔

عالیان نے اس کا ہاتھ چُھوڑ دیا۔۔۔

میں منع کر دوں گی آپ سے شادی کا۔۔۔

عالیان جو جا رہا تھا واپس مڑا اور دوبارہ عالیہ کا ہاتھ پکڑ کے مڑوڑا۔۔۔

میں نہیں چاھتا عالیہ شادی سے پہلے میں تمہارے ساتھ کچھ غلط کروں۔۔۔ بہتری اِس میں ہے

چُپ۔رہو۔۔۔ اور ہاں کس لڑکی کے ساتھ میرے غلط تعلقات تھے بتاؤ مجھے۔۔۔۔

عالیان نے گرفت تیز کر دی۔۔۔۔

عالیہ کو بہت درد ہو رہا تھا۔۔۔۔

مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔

عالیان نے عالیہ کی بات پہ اس کا ہاتھ چُھوڑ کے اسے دھکا دیا۔۔۔۔

بتاؤ کس سے غلط تعلق تھا میرا۔۔۔ عالیان کا غصہ بے انتہا تھا۔۔۔۔

مجھے کیا پتا وہ آپکو خود پتا ہو گا۔۔۔۔

عالیہ کی بات سن کے عالیان کا خون کھول اُٹھا اُس نے عالیہ کو ہاتھ سے پکڑا اور گاڑی کی جانب بڑھا اور اسے گاڑی میں دھکا دیا اور گاڑی گھر کی جانب بڑھا دی۔۔۔

گھر جا کے عالیہ کو نکلنے کا کہا اور خود گاڑی انجان راستے کی جانب موڑ دی۔۔۔۔

اچھا نہیں کیا عالیہ تم نے پوری زندگی کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا۔۔۔ اور تم نے اتنی آسانی سے میرا کردار سب کہ سامنے مشکوک کر دیا۔۔۔ اگر عابد چچا کو مجھ پہ یقین نہ ہوتا تو میری پوری زندگی کی کمائی میرا کردار سب مٹی میں مل جاتا۔۔۔ نہیں معاف کرنگا تمہیں کبھی بھی۔۔۔۔

عالیان سوچتے سوچتے کسی چیز سے جا ٹکرایا اور اپنے ہوش ہوا اس سے بیگانہ ہو گیا۔۔۔۔

عالیان کے ایکسیڈینٹ کی خبر سن کے سب اسپتال میں جمع ہو گئے۔۔۔۔

عالیہ کو اس وقت عالیان کو دیکھ کے بہت دکھ ہوا کیونکہ وہ جانتی تھی عالیان کی اس حالت کی زمیدار صرف وہ ہے۔۔۔

عالیان کے سر پے اور بازو پے چوٹ آئی تھی اسے اس وقت ہاسپیٹل سے گھر لے جایا جا رہا تھا۔۔۔۔

ایک ہفتے بعد اس کی انگیجمینٹ تھی سب اسی سوچ میں تھے اور آپس میں فیصلا کر رہے تھے کے انگیجمینٹ آگے کر دی جائے۔۔۔۔

آج اسی سلسلے میں عابد صاحب اور ساجد صاحب اس کے روم میں اس کے پاس بیٹھے تھے۔۔۔

بیٹا تمہاری طبعت کو دیکھتے ہم نے فیصلہ کیا ہے کے تمہاری انگیجمینٹ آگے کر دیں۔۔۔

عالیان نے سُنتے ہی فورن جواب دیا

نہیں بابا۔۔ آگے نہ کریں اور میری آپ سب سے ایک ریکیویسٹ ہے اگر آپ لوگ مانیں تو۔۔۔

ہان ہاں بیٹا کہو۔۔۔۔

چچا اور بابا میں چاھتا ہوں آپ منگنی کے بجائے میری شادی کریں ایک ہفتے میں۔۔۔۔ عالیان نے اُنہیں دیکھتے کہا۔۔۔

پر بیٹا شادی اتنی جلدی۔۔۔

بابا سب آپس میں ہیں تیاری میں کیا دیر لگے گی۔۔۔

پر بیٹا۔۔۔

ساجد صاحب نے کچھ کہنا چاھا پر عابد صاحب نے اُنہیں روک دیا۔۔۔

عالیان کی بات صحیح ہے سب آپس میں ہیں شادی ہو سکتی ہے ہفتے میں۔۔۔

ٹھیک ہے بھائی صاحب اگر آپکو کوئی اعتراض نہیں تو ہمیں کیا ہو گا۔۔۔سب کو بلا لیتے ہیں پھر ڈیٹ فکس کر دیتے ہیں۔۔۔

ٹھیک ہے عالیان بیٹا اب تو خوش ہو نہ عابد صاحب نے عالیان کے گال تھپتھپاتے کہا۔۔۔

جی چچا۔۔۔

عالیان نے انہیں ہنس کے کہا اور وہ دونوں وہاں سے چلے گئے۔۔

عالیہ نے جب یہ بات سُنی اس کے پیروں تلے زمیں نکل گئی۔۔۔

منگنی کی جگہ شادی پر میں نے اتنی جلدی شادی کا سوچا تک نہیں زرنش یہ سب اتنی جلدی کیون ہو رہا ہے۔۔۔عالیہ روہانسی ہونے لگی۔۔

زرنش خود حیران تھی اور چپ تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا سب اتنی جلدی کیوں ہو رہا ہے۔

ہر جگہ شادی کی تیاریوں کی دھوم مچ گئی تھی۔۔۔

عالیہ بہت پریشان تھی کیونکہ اس نے عالیان کا وہ روپ دیکھا تھا جو کبھی کسی نے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

زرنش نے عالیہ کو پریشان دیکھا تو اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔

آپی کیوں پریشان ہو عالیان بھائی بہت اچھے ہیں ان جیسا اس پوری دنیا میں کوئی نہیں۔۔۔۔

عالیہ نے زرنش کو دیکھا جس کی آنکھوں میں اس وقت دنیا بھر کی چمک تھی۔۔۔

عالیہ نے صرف ہمم کہا اور سوچنے لگی میں زرنش کو وہ بات کیسے بتاؤں جو عالیاں اور وہ روپ۔۔

عالیہ کو سوچ کے ہی جُھرجھری آگئی۔۔۔۔

نہیں زرنش کو نہیں بتا سکتی اس کا دل ٹوٹ جائیگا وہ شروع سے عالیان سے بہت اٹیچ ہے۔۔۔۔

عالیہ نے سوچ کے زرنش کو دیکھا اور ہنس کے کہا۔۔۔

تم نے شاپنگ کر لی۔۔۔۔

نہیں آپی آپکو پتہ تو ہے آپکے ساتھ کرتی ہوں۔۔۔پر اس بار ہم سیم کپڑے نہیں پہن سکیں گے زرنش نے افسوس سے کہا۔۔۔

کیوں نہیں پہن سکتے مما سے کہتے ہیں تمہاری بھی شادی کر دیں۔۔۔اووو سوری شادی ہو گئی ہے رخصتی کر دیں عالیہ کہہ کے ہنسنے لگی۔۔۔۔

آپی آپ اگر ایسا کہیں گی میں آپ سے کبھی بات نہیں کرونگی۔۔۔۔

ہاہاہا اچھا نہیں کہتی۔۔۔۔

زرنش اور عالیہ ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں۔۔۔

آپی آپ روز آؤ گی نہ۔۔۔۔

ہاں میں نا آؤں تو تم آجانا۔۔۔

جی آپی میں یونی سے وہیں آجاؤ گی۔۔۔۔

ہاہاہاٹھیک ہے آجاناعالیہ نے زرنش کو پیار سے کہا۔۔۔

عالیان کی طبیعت اب کافی بہتر تھی۔۔۔۔

کل عالیان اور عالیہ کی مہندی رکھی گئی تھی اور پرسوں شادی۔۔۔۔

سب بہت مصروف تھے عالیان بیڈ پہ آرام کر رہا تھا کامران, ثاقب, زاور سب کل کے لیے تیاریاں کروا رہے تھے۔۔۔۔

کومل بھی ان سب کے ساتھ سیٹنگ کروا رہی تھی۔۔۔

کامران نے دیکھا کے کومل پہ دھوپ آرہی ہے تو وہ اُس کا سایہ بن کے کھڑا ہو گیا کومل کو ایک دم جب چھاؤں کا احساس ہوا تو اس نے دیکھا کامران اس کے آگے کھڑا کام کر رہا تھا۔۔۔

کومل وہاں سے دوسری جگہ چلی گئی۔۔۔

کامران نے بس ایک نظر دیکھا اور پھر اپنے کام میں لگ گیا۔۔۔

شام تک ساری تیاری مکمل ہو چُکیں تھی۔۔۔

سب اپنے گھر سے تیار ہوئے اور اس وقت سب عابد صاحب کے گھر جمع تھے۔۔۔

ہر جگہ رونق اور ہلا گُلا تھا۔۔۔

عالیان کی رسم جلدی کی گئی اس کی طبیعت خراب کی وجہ سے۔۔۔

عالیہ کی رسم کافی دیر تک چلتی رہی سب مہندی لگوا رہے تھے۔۔

زرنش اداس تھی کیونکہ عالیہ اس کی دوست کی طرح تھی ہمیشہ سے وہ دونوں ساتھ رہیں تھیں کل جدا ہونے جا رہیں تھیں۔۔۔۔

حلانکہ سب آپس میں ملے تھے پر پھر بھی وہ بات نہیں رہنی تھی اب اور یہ زرنش جانتی تھی اس لیے اداس بیٹھی تھی۔۔۔

کیا ہوا زاور نے زرنش کے پاس بیٹھتے پوچھا۔۔۔۔

زاور کو دیکھ کے زرنش اُٹھ کے جانے لگی۔۔۔

زاور نے اس کا ہاتھ پکڑ کے بیٹھایا۔۔۔

بیٹھو۔۔۔

زرنش ہاتھ چھڑانے لگی۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔

مجھے بتاؤ تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔۔

کچھ نہیں مجھے جانے دیں۔۔۔

زرنش بیٹھو پلیز بتاؤ کیا بات ہے زرنش کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کے زاور پریشان ہو گیا تھا۔۔۔

کچھ نہیں اور آپ کیوں پوچھ رہے ہو مجھ سے کچھ بھی آپکو کونسا میری کوئی بات سمجھ آتی ہے آپ ہمیشہ وہی کرتے ہیں جو آپ چاہتے ہیں۔۔

زرنش روتے روتے اپنا ہاتھ چھڑا رہی تھی لیکن زاور اسے دیکھ رہا تھا کے وہ کیوں رو رہی ہے۔۔

زاور۔۔۔۔۔

ثاقب کی آواز زاور کو ہوش کی دنیا میں واپس لائی۔۔۔۔

زاور نے زرنش کا ہاتھ چھوڑا اور ثاقب کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

جی بھیا۔۔۔۔

ابھی زاور کچھ کہنے والا تھا کے ثاقب نے اس کو تھپڑ دے مارا اور اس کا گریبان پکڑ لیا۔۔۔۔

تم کیا کر رہے تھے زرنش کے ساتھ۔۔۔

زاور نے ثاقب کا ہاتھ گریبان پہ دیکھا اور نظر اُٹھا کے ثاقب کو دیکھا جو اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ثاقب نے گرفت تیز کی اور غُرایا۔۔۔۔

کیا کر رہے تھے تم زرنش کے ساتھ۔۔۔ ثاقب اس وقت بہت غصے میں تھا۔۔۔

زاور کا بھی غصے سے بُرا حال تھا اس نے ایک جھٹکے سے ثاقب کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹائے۔۔۔

کچھ نہیں.....

تم نے زبردستی زرنش کا ہاتھ کیوں پکڑا ہوا تھا

مرضی میری۔۔۔

زاور کے جواب پر ثاقب کا خون کھول گیا۔۔۔

کیا کہا تمہاری مرضی۔۔۔

ثاقب نے دوبارہ زاور کا گریبان پکڑ لیا۔۔۔۔

زاور نے اسی وقت ثاقب کے ہاتھ ہٹائے اور کہا۔۔۔

ہاں میری مرضی...

ثاقب کا ہاتھ دوبارہ زاور پر اُٹھ گیا۔۔۔

یہ لندن نہیں ہے اور تمہیں کوئی اور نہیں ملا منہ مارنے کے لیے ڈائن بھی سات گھر چھوڑ کے وار کرتی ہے اور تم اپنے ہی گھر میں شرم آنی چاھیئے تمہیں۔۔۔۔

بھیا بس کریں ورنہ میرا بھی ہاتھ اُٹھ سکتا ہے۔۔۔۔

زاور کا غصے سے برا حال تھا اُس نے ثاقب کو انگلی سے وارن کیا۔۔۔۔

ثاقب نے اس کی انگلی ہٹا کے کہا۔۔۔

تم مجھے مارو گے۔۔۔۔

زاور نے اپنی آنکھیں بند کیں اور غصہ پینے لگا۔۔۔

اس کے بعد۔۔۔۔

زاور نے مزید بحث نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔ اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

زرنش کی سانس اٹکی تھی۔۔۔۔

اب کہ ثاقب زرنش کے پاس آیا۔۔۔

زرنش کو ڈرا ہوا دیکھ کے ثاقب اسے اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔۔

آؤ یہاں بیٹھو ایک کمرے میں جا کے ثاقب نے زرنش کو بٹھایا۔۔۔ اور پوچھا۔۔۔

کیابات ہے گڑیا۔۔۔زاور تمہارے ساتھ زبردستی کیوں کر رہا تھا۔۔۔ثاقب نے پیار سے پوچھا۔۔۔۔

ثاقب کی بات سن کے زرنش کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔۔۔۔

بھ۔۔۔بھیا۔۔۔۔

ہاں گڑیا۔۔۔۔بتاؤ مجھے سب۔۔۔۔

بھیا وہ زاور۔۔۔۔

ہاں بتاؤ مجھے سب۔۔۔۔

بھیا وہ زاور پوچھ رہے تھے میں اداس کیوں ہوں۔۔۔۔

پوچھنے کا یہ کونسا طریقہ ہے گڑیا۔۔۔۔مجھے سب سچ بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔۔

زرنش ثاقب کی بات پہ رونے لگی۔۔۔

بھیا۔۔۔

ہاں بیٹا مجھے سب بتاؤ میں سن رہا ہوں تم بولو۔۔۔اور ایک بات یاد رکھنا تمہارا بھائی ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے۔۔۔۔

بھیا زاور میرے ساتھ زبردستی کرتے ہیں ہر بات میں۔۔۔

ثاقب کی مُٹھیاں بھینچ گئیں۔۔۔۔

ہمممم کس بات پہ گڑیا پوری بات بتاؤ.....

زرنش نے ساری باتیں صاقب کو بتادیں۔۔۔۔

صاقب کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

زرنش بری طرح رو رہی تھی۔۔۔۔

ثاقب نے زرنش کے آنسو صاف کیئے اور کہا۔۔۔۔

غلطی میری ہے تمہارا بھائی ہو کے بھی میں نے تمہارا خیال نہیں رکھا۔۔۔۔

بھائی ایسی بات نہیں آپ ایسا نہ کہیں۔۔۔۔

صاقب نے زرنش کے ماتھے پر بوسہ دیا اور کہا

تم پریشان مت ہو گڑیا میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔۔

یہ کہ کے ثاقب اُسے اپنے ساتھ باہر ہال میں لے آیا۔۔۔۔

زرنش کو ہال میں چھوڑ کے وہ خود گاڑی میں باہر نکل گیا۔۔۔۔

زاور نے زرنش سے نکاح کر لیا ہے اور ہم سب اس بات سے غافل تھے وہ زرنش کو اس قدر تنگ کر تا رہا ہے کیسا بھائی ہوں میں اپنی بہنوں کا خیال ہی نہیں کیا کبھی۔۔۔۔میری چھوٹی سی گڑیا کے اُوپر اتنا کچھ گذر تا رہا اور میں غافل تھا۔۔۔۔

ثاقب نے کچھ سوچ کے گاڑی اپنے خاندانی وکیل کے گھر روکی۔۔۔۔

وکیل سے اس نے زاور اور زرنش کے خُلع کے پیپر بنانے کا کہا۔۔۔

کیونکہ وہ جانتا تھا زاور ایسے طلاق نہیں دیگا۔۔

****

شادی کی رسمیں شروع ہو چکیں تھیں۔۔۔۔

عالیہ دلہن بن کے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

زرنش نے بھی بلیک اور گولڈن کلر کا شرارہ زیب تن کیا تھا۔۔۔اور وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی.

زاور کو دیکھ کے ثاقب کا خون کھول رہا تھا۔۔۔پر وہ ابھی چپ تھا وہ عالیہ کی شادی میں کوئی بدمغزی نہیں چاھتا تھا۔۔۔

شادی کی ساری رسمیں پوری ہونے کے بعد رخصتی کے لیے سب کھڑے ہو گئے عالیہ کو اس وقت کوئی چُپ نہیں کرا پا رہا تھا۔۔۔

عالیان چُپ تھا۔۔۔

عالیہ رخصت ہو کے ساجد ولا آ گئی وہاں بھی کچھ رسموں کے بعد اسے عالیان کے کمرے میں بیٹھا دیا گیا۔۔۔

عالیہ کو اس وقت بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

.....◆◆.....◆◆.....◆◆.....◆◆.....

عالیہ بیڈ پہ بیٹھی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی جب دروازہ کُھلا۔۔عالیان اندر آیا۔۔۔

عالیہ کا دل زور زور دھڑکنے لگا۔۔۔

عالیان اس کے قریب آیا اور کہا۔۔۔

اُٹھو۔۔۔

عالیان کی بات پر عالیہ فوراً کھڑی ہو گئی۔۔۔اور عالیان کو دیکھنے لگی۔۔۔

عالیان بیڈ پہ دراز ہو گیا۔۔۔

عالیہ نے اسے دیکھا اور وہاں سے چینج کرنے چلی گئی۔۔۔ چینج کر کے آئی تو عالیان اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

عالیہ نے بھی ایک نظر عالیان پر ڈالی اور صوفے پہ جا کے سونے لگی۔۔۔

عالیہ۔۔۔۔

ابھی وہ بیٹھی بھی نہیں تھی عالیان نے اسے آواز دی۔۔۔۔

تمہاری جگہ وہاں نہیں ہے۔۔۔ عالیان نے بیٹھتے تکیہ سر کے پیچھے لگایا۔۔۔۔

تو۔۔۔۔ عالیہ نے سوالیہ نظروں سے عالیان کو دیکھا۔۔۔۔

وہ سامنے گیلری دیکھ رہی ہو۔۔۔۔

عالیان کو کہتے ہوئے خود بھی بُرا لگ رہا تھا لیکن جب کوئی بدلا لنے پہ آتا ہے تو وہ اچھا بُرا سب بھول جاتا ہے۔۔۔۔ آج عالیان پہ بھی بُرائی حاوی ہو رہی تھی۔۔۔ اور عالیان اپنے بدلے کے لیے اندھا ہو چکا تھا۔۔۔

عالیہ نے صرف عالیان کی بات سُنی اور اپنا تکیہ اور بستر گیلری کی طرف لے گئی۔۔۔۔

اس وقت کی تذلیل پر عالیہ کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا لیکن وہ چُپ چُاپ خون کا گھونٹ پی گئی۔۔۔

عالیان عالیہ کو دیکھ دیکھ کے دل ہی دل میں شرمندہ ہو رہا تھا۔۔۔ لیکن پھر اُس نے سوچا عالیہ نے ایک منٹ نہیں لگایا اس کا کردار مشکوک کرنے میں کچھ تو سزا عالیہ کو بھی ملنی چاہیئے۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

کومل مرے مرے قدموں سے اپنے کمرے میں گئی کیونکہ اتنے دن عالیہ کی شادی کی وجھ سے وہ وہیں رُکی ہوئی تھی آج اسے کمرے میں جاتے بہت ڈر لگ رہا تھا وہ کمرے میں داخل ہوئی تو کامران گود میں لیپ ٹاپ رکھے مووی دیکھ رہا تھا۔۔۔

کومل کو آتے دیکھ کے اُس نے لیپ ٹاپ بند کر دیا۔۔

کومل دروازے کے پاس ہی رُک گئی۔۔۔

کیا ہوا وہاں کیوں رُک گئیں۔۔۔ آؤ یہاں۔۔۔ کامران نے پیار سے کہا۔۔۔

کومل رونے جیسی ہو گئی اور زیادہ دروازے کی طرف ہونے لگی۔۔

کامران ابھی اُٹھا ہی تھا اپنی جگہ سے کے کومل زور سے رونے لگی۔۔

کامران پلیز مت آؤ میرے پاس۔۔

کومل کی بات سن کے کامران کے دل کو کچھ ہوا۔۔ اُسے کومل کا رونا تکلیف دے رہا تھا۔۔

کامران وہیں رُک گیا۔۔۔

کومل آجاؤ میں کچھ نہیں کروں گا۔۔۔

کامران اپنا تکیہ لے کے صوفے پہ لیٹ گیا.

جاؤ سو جاؤ۔۔ کامران نے کروٹ لیتے کہا۔۔۔

کومل ڈرتے ڈرتے بیڈ پہ دراز ہو گئی۔۔۔

•••••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••••

صاقب کو زرنش کی پریشانی کی وجہ سے نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔۔

کیابات ہے صاقب آپ کچھ پریشان ہیں۔۔۔صائمہ نے صاقب کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا۔۔۔۔

نہیں صائمہ تم سو جاؤ میں بھی سو رہا ہوں۔۔۔

صاقب کے مختصر سے جواب پہ صائمہ کو حیرت ہوئی پر اس نے زیادہ نہیں پوچھا کیونکہ وہ جانتی تھی صاقب پریشان ہے اس وقت تنہائی چاھتا ہے۔۔۔۔

.....◆◆.....◆◆.....◆◆.....◆◆.....

زاور کا غصہ ساتویں آسماں پہ پہنچ چُکا تھا کیونکہ پوری شادی میں صاقب اِس پہ نظر گاڑی رہا اور اِس سے کوئی بات بھی نہیں کی تھی۔۔۔

اس نے موبائل اُٹھایا اور زرش کو کال کی۔۔۔

زرنش جو شادی سے تھک کے سوئی ہوئی تھی کال کی آواز پہ ایک دم ڈر کے اُٹھی۔۔۔

زرنش نے دیکھا اُسی رونگ نمبر کی کال آرہی ہے تو اُس نے کال کاٹ دی لیکن کال بار بار آنے لگی۔۔۔

زرنش نے موبائل آف کر دیا اور سوچا صبح اس کا بھی صاقب بھائی کو بتائے گی۔۔۔۔

یہ ایک حقیقت ہے اگر بہن کو اس بات کا احساس ہو جائے اس کا بھائی اس کا ہر بات میں ساتھ دے گا تو وہ اپنے بھائی سے کچھ نہیں چھپاتی اور اسی طرح بہت مشکلات سے بچ سکتی ہے۔۔۔۔

زرنش موبائل آف کر کے سو گئی۔۔۔

زاور نے غصے سے موبائل دیوار پہ دے مارا۔۔۔۔

دیکھ لوں گا سب کو۔۔۔۔

****

عالیہ صبح اُٹھی نماز پڑھ کے وہ باہر آگئی ہمیشہ سے یہاں آتی رہی تھی اس لیے اُسے وہ گھر انجان نہیں لگا وہ ابھی لان میں ٹھنڈی گھاس پہ چل رہی تھی کے کومل کو وہیں بیٹھا دیکھا۔۔۔وہ کومل کے پاس گئی۔۔۔۔

آپی آپ یہاں بیٹھیں ہیں۔۔۔

ہاں وہ میں نماز پڑھ کے یہاں آگئی۔۔۔

تم یہاں؟

کومل نے عالیہ سے پوچھا۔۔۔

ہاں وہ میں بھی نماز پڑھ کے یہاں آگئی۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں باتیں کر رہیں تھیں کے آسیہ بیگم بھی وہیں آگئیں۔۔۔۔

بیٹا تم دونوں یہاں۔۔۔

اَمّی ہم نماز پڑھ کے ٹھنڈی ہوا لینے آئے ہیں۔۔۔۔کومل نے جواب دیا۔۔۔۔

عالیہ سے آسیہ بیگم کچھ ناراض بھی تھیں کیونکہ اُس نے سرے عام ان کے لاڈلے بیٹے پر الزام تراشی کی تھی۔۔۔

عالیہ بھی نظریں چُرا رہی تھی۔۔۔

تم دونوں ہوا لے کے اندر آجانا میں ناشتہ تیار کرواتی ہوں۔۔۔

امّی میں بھی آتی ہوں کومل بھی اُنکے پیچھے گئی عالیہ بھی کومل کے پیچھے گئی پر اُسے آسیہ بیگم نے واپس بھیجا کیونکہ وہ ایک دن کی دلہن کو کچن میں نہیں کھڑا رہنے دے سکتیں تھیں۔۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد سب ولیمہ کا مینیو ڈیسائیڈ کرنے لگے۔۔۔۔

شام میں ولیمے کی تقریب تھی۔۔۔

•••••••◆◆•••••••◆◆•••••◆◆•••••◆◆•••••••

ولیمہ کے بعد عالیہ اپنے میکے گئی اور عالیان بھی اس کے ساتھ تھا۔۔۔

وہ لوگ آج کی رات وہیں رُکے۔۔۔۔

عالیہ اور عالیان کو الگ کمرا دیا گیا تھا لیکن عالیہ اب تک زرنش کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

عالیان کمرے میں سو چُکا تھا۔۔۔۔

عالیہ بیٹا اب جاؤ سو جاؤ بہت دیر ہو گئی ہے۔۔۔ صاقب زرنش کو دیکھنے آیا تو اس کے ساتھ عالیہ کو دیکھ کے کہا۔۔۔

اب صاقب روز زرنش کو دیکھتا تھا رات میں کتنی بار اُسے سکون نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

جی بھیا کہتی عالیہ کمرے کی جانب بڑھ گئی عالیان کو سوتا دیکھ کے عالیہ نے سکون کا سانس لیا۔۔۔ اور خود نیچے کچھ بیچھا کے سو گئی کیونکہ وہاں اور کچھ موجود نہیں تھا۔۔۔۔

•••••••◆◆•••••••◆◆•••••••◆◆•••••••◆◆•••••••

سر بات ہر جگہ پھیل جائیگی آپ کی بہن کی بدنامی بھی ہو گی۔۔

ثاقب اس وقت وکیل کے ساتھ بیٹھا زرنش کے خُلع کی بات کر رہا تھا۔۔

پھر اس کا کوئی اور حل۔۔۔۔ثاقب نے وکیل سے وضاحت چاھی۔۔۔۔

ایک ہی حل ہے کے زاور خود طلاق کے پیپر سائیں کر دے تو کوئی مسئلا نہیں ہو گا سب اندر ہی اندر رہو

جائیگا۔۔۔

ہمم۔۔۔صاقب کچھ سوچ کے روانہ ہو گیا۔۔۔

•••••••◆◆••••••••◆◆•••••••◆◆••••••••◆◆•••••••

زاور کو صاقب نے زرنش کو یونی لے جانے سے منع کر دیا تھا وہ خود زرنش کو چھوڑنے جاتا اور ایک گارڈ رکھا تھا جو

ہر وقت زرنش کے ساتھ ہوتا تھا یونی میں۔۔۔۔

زاور یہ سب دیکھ کے بہت حیران تھا۔۔۔لیکن وہ چُپ تھا۔۔۔

اس بات کا ثاقب نے زرنش کو منع کیا تھا کے کسی کو نہیں بتائے۔۔۔اور بیچ بیچ میں سے صاقب اپنے آفس کا کام

روک کے زرنش کو یونی دیکھنے بھی آتا تھا۔۔۔

زاور یہ سب بھی چُپ چُاپ برداشت کر رہا تھا وہ سمجھ چُکا تھا کے ثاقب ضرور کچھ جان گیا ہے۔۔۔۔

اس نے زرنش کو تنگ کرنا فلحال چھوڑا ہوا تھا۔۔۔

اُسے صاقب کے تیور بہت سخت لگ رہے تھے۔۔۔۔

•••••♡♡♡••••••••••♡♡••••••••••♡♡••••••••♡♡••••••••••

سارا سارا دن کومل کامران کے سامنے نہیں جاتی تھی۔۔۔

عالیان اپنے آفیس میں رہتا تھا زیادہ تر رات میں آ کے وہ سو جاتا۔۔۔۔

کومل اور عالیہ آسیہ بیگم کے ساتھ رہتیں تھیں ہر وقت۔۔۔

کامران سخت پریشان تھا کومل اُسے دن بہ دن دور جارہی تھی۔۔۔

اسے شدت سے کومل کا پیار یاد آتا وہ اس کے لیے کتنا کچھ کرتی تھی اور اب وہ اس کے پاس تک نہیں آتی تھی۔۔۔۔

ابھی کامران آفیس میں بیٹھا سوچ رہا تھا کے عالیان اس کے آفیس آیا۔۔۔

بھیا ایک پروجیکٹ ملا ہے اُس پہ آپکے ساتھ ڈسکس کرنا ہے۔۔۔

ہاں عالیان بیٹھو کامران فوراً ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔۔

بھیا کیا ہوا ہے آپ کچھ پریشان ہیں۔۔۔۔

نہیں تم بتاؤ۔۔۔

کامران کی بات پر عالیان چُپ ہو گیا اور اس سے پروجیکٹ ڈسکس کرنے لگا۔۔۔

•••••••••◆◆•••••••••◆◆•••••••••◆◆•••••••••

ثاقب اور صائمہ اس وقت ساجد صاحب کے گھر بیٹھے تھے۔۔۔۔

کومل اور عالیہ ان سب کے ساتھ بیٹھیں تھیں۔۔۔۔کے عالیان نے عالیہ کو آواز لگائی اور عالیان کی آواز پہ عالیہ کو اُٹھ کے جانا پڑا۔۔۔

عالیہ ادھر آؤ۔۔۔۔

جی۔۔۔۔عالیہ نے مختصر سا جواب دیا۔۔۔

میری فائیلس کہاں ہیں۔۔۔عالیان نے عالیہ کو دیکھتے کہا۔۔۔

کونسی فائلس عالیہ حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

وہی جو میرا نیو پروجیکٹ ہے۔۔۔

مجھے نہیں پتا عالیان۔۔

عالیہ سیدھا سا جواب دے کے جانے لگی جب عالیان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔

تمہیں نہیں پتا تو کسے پتا ہے۔۔۔تمہارا سوا کون اُٹھا سکتا ہے میری چیزیں میرے کمرے سے۔۔۔۔

مجھے سچ میں نہیں پتا عالیان عالیہ نے معصومیت سے کہا۔۔۔

عالیان کی گرفت تیز ہونے کے باعث عالیہ کی کلائی لال پڑ گئی تھی وہ اپنا ہاتھ چُھڑا رہی تھی لیکن عالیان پہ آج بھوت سوار تھا۔۔۔

عالیان چھوڑیں مجھے بھیا نیچے بیٹھے ہیں۔۔۔

تمہارے بھیا نیچے بیٹھے ہین تو میں کیا کروں عالیان نے جان بوج کے تمہارا بھیا کہا تا کے عالیہ کو بُرا لگے۔۔

وہ آپ کے بھی بھائی ہیں۔۔۔عالیہ نے آفسوس سے کہا کیونکہ اسے عالیان سے یہ اُمید نہیں تھی۔۔۔۔

مجھے تم سکھاؤ گی جو شادی سے پہلے اپنے ہونے والے شوہر کو یہ کہے کے میں کسی اور سے شادی کرنا چاھتی ہوں۔۔۔

عالیان کی بات پہ عالیہ کا منہ کُھل گیا۔۔۔وہ تو یہ بات بھول چُکی تھی لیکن عالیان نہیں بھول پایا تھا۔۔۔

عالیان وہ سب غصے میں کہا تھا میں نے.. میں ناراض تھی آپ سے۔۔۔

غصے مین کوئی یہ کہتا ہے کے مجھے کسی اور سے شادی کرنی ہے... عالیان کا غصے سے بُرا حال تھا اس نے مزید گرفت تیز کی۔۔۔

آھھھھھ چھوڑیں عالیان مجھے درد ہو رہا ہے۔۔عالیہ اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔۔

عالیان نے عالیہ کا ہاتھ ایک جھٹکے سے چھوڑا اور غصے سے باہر چلا گیا۔۔اور باہر جاتے وقت یہ تک نہیں دیکھا ثاقب اور صائمہ اُسے اتنے غصے میں جاتا دیکھ رہے تھے۔۔۔

عالیان کے جانے کے بعد عالیہ آئی تو اس کا منہ اُترا ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنی لال ہوئی کلائی دوپٹے میں چُھپا کے سب کے ساتھ زبردستی ہنسنے لگی۔۔۔

عالیہ عالیان غصے میں کیوں گیا ہے۔۔۔

صائمہ نے پوچھا تو عالیہ کا رنگ سفید پڑ گیا۔۔۔

نہیں آپی اسی بات نہیں ہے۔۔۔

عالیہ بیٹا اِدھر آؤ میرے پاس بیٹھو۔۔۔ثاقب نے عالیہ کو اپنے پاس بلایا۔۔۔

جی بھیا۔۔۔

کیا بات ہے آنکھوں میں آنسو کیوں ہیں تمہارے۔۔۔عالیان نے کچھ کہا ہے۔۔۔

ثاقب کی بات پہ عالیہ کی آنکھیں چھلکنے کو تھیں۔۔۔

نہیں بھیا ایسا کچھ نہیں بس کچھ چلا گیا تھا آنکھ میں۔۔

صائمہ بھی حیرت سے ثاقب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اچھا جب بھی کوئی بات ہو اپنے بھائی کو لازمی بتانا.. ثاقب نے یہ کہ کے جیسے عالیہ کا ہاتھ پکڑا عالیہ کی درد سے سی نکلنے پر ثاقب نے عالیہ کے ہاتھ دیکھے تو اس پہ اب تک عالیان کے تیز پکڑنے کی وجھ سے نشان تھے۔۔۔

یہ کیا ہوا ہے۔۔۔ ثاقب کا غصے سے بُرا حال تھا۔۔۔

بھیا کچھ نہیں وہ کچھ لگ گیا تھا۔۔۔

عالیہ کے جھوٹ پہ ثاقب نے ایک نظر عالیہ کو دیکھا اور چُپ ہو گیا اور دل میں سوچنے لگا جب عالیان جیسا بندہ میری بہن کے ساتھ ایسا سلوک کر سکتا ہے تو پھر کامران کیا کرتا ہو گا۔۔ اور میری بہنیں سب چُپ چُاپ برداشت کر رہیں ہیں لیکن اب ایسا میں ہونے نہیں دوں گا۔۔

ثاقب نے صائمہ سے چلنے کا کہا اور وہ دونوں گھر واپس چلے گئے۔۔

گھر جانے کے بعد ثاقب سارا وقت عالیہ کے ہاتھ کے نشان کے بارے میں سوچتا رہا۔۔۔

عالیان ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔

ثاقب کو یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

صائمہ ثاقب کی پریشانی سمجھ رہی تھی پریشان وہ خود بھی تھی کیونکہ وہ بھی عالیہ کے ہاتھ پے نشان دیکھ چُکی تھی۔۔۔۔

ثاقب کیا بات ہے آپ کیا سوچ رہے ہیں۔۔۔ صائمہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔

میں سوچ رہا ہوں تمہارے بھایوں نے کس طرح میری بہنوں کو رکھا ہوا ہے۔۔ اور تم یہاں کس طرح رہتی ہو۔۔

ثاقب کی بات پر صائمہ رونے جیسی ہو گئی۔۔۔

بُرا لگا نہ میری بات کا لیکن خود سوچو تمہیں میری بات کا برا لگا عالیان نے آج جو کیا میری بہن کتنا روئی ہو گی۔۔۔اور وہ بھی بے آواز۔۔۔

ثاقب ہو سکتا ہے آپکو غلط۔۔۔

ابھی صائمہ نے جملا بھی پورا نہیں کیا تھا کے ثاقب دھاڑا.

شٹ اپ بچا نہیں ہوں میں۔۔۔

صائمہ ایک دم ڈر کے رونے لگی۔۔۔

چُپ چاپ سو جاؤ.۔۔۔

ثاقب کہ کے کروٹ بدل کے عالیہ کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔

صائمہ سے آج پہلی بار ثاقب نے اس طرح بات کی تھی اس لیے وہ کافی دیر تک روتی رہی اور روتے روتے سو گئی۔۔۔

.....◆◆.....◆◆.....◆◆.....◆◆.....

ثاقب نے ایک پکنک پلان کی۔۔۔سب کو چلنے کا کہا۔۔۔۔

سب بڑوں نے بھی اجازت دے دی۔۔۔

سب اس اچانک پکنک سے حیران تھے لیکن اتنے بھی نہیں کیونکہ وہ سب اکثر جاتے رہتے تھے ساتھ۔۔

زاور کو ثاقب نے پکنک کا نہیں کہا۔۔

جب سب نے پوچھا.

زاور کو کیوں نہیں بلایا.

تو ثاقب نے سب کو یہی کہا.

زاور کو کچھ کام ہے اس نے منع کر دیا ہے.

جب زاور کو اس بات کا پتا چلا وہ بہت حیران ہوا کیونکے اس نے ایسی کوئی بات نہیں کہی تھی۔۔۔

سب جانے کے لیے تیار تھے جب ثاقب کو زاور آتا نظر آیا اُس کی پیشانی پے بل آ گئے۔۔۔

زاور تم۔۔۔ بھیا نے کہا تم نہیں آ رہے عالیان نے زاور سے پوچھا۔۔۔

ہاں یار پر پھر بھیا نے اتنا فورس کیا مجھے آنا پڑا۔۔۔

زاور نے ہنستے صاقب کو دیکھا جو اُسے غصے سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

چل اچھا ہوا اب بہت مزہ آئیگا۔۔۔

ہاں وہ تو آئیگا زاور نے صاقب کو نظر میں رکھتے کہا۔۔۔

سب لوگ پکنک کے لیے روانہ ہو گئے۔۔۔

•••••••◆◆•••••••◆◆◆◆◆•••••••◆◆••••••

کامران کو مل ساتھ بیٹھے تھے عالیان آگے بیٹھ گیا جب کے عالیہ زرنش کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

ثاقب اور صائمہ ساتھ بیٹھے تھے اور صاقب نے اپنے برابر میں زرنش اور عالیہ کو بیٹھایا تھا زاور پیچھے بیٹھا تھا۔۔۔ اور ثاقب کی ساری حرکتیں نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

وین کو ایک پارک کے آگے روکا گیا۔۔۔

سب اُتر کے پارک میں گئے اور وہاں کچھ بچھا کے بیٹھ گئے اور آپس میں باتیں کرنے لگے۔۔۔

صائمہ کومل عالیہ زرنش سب ساتھ بیٹھیں تھیں۔۔۔

زاور اور عالیان ساتھ تھے زاور کی نظریں زرنش پے تھیں کتنے دن سے نہ وہ زرنش سے بات کر پایا تھا نہ ہی مل پایا تھا۔۔۔

کامران اور ثاقب ساتھ کھڑے تھے ثاقب کی نظر عالیان اور زاور پر تھی۔۔۔۔

ثاقب ہر بات نوٹ کر رہا تھا کومل کامران سے کترا رہی تھی عالیہ عالیان سے کترا رہی تھی اور دونوں ڈر کے بات کر رہیں تھیں جب بھی بات کر رہیں تھیں ثاقب یہ سب دیکھ کے سوچ میں پڑ گیا کے کیا کومل بھی کامران سے ڈر رہی ہے پر کیوں کیا کیا ہے ان سب نے میری بہنوں کے ساتھ جو وہ کھل کے بول

بھی نہیں پا رہیں آخر مسئلا کیا ہے ثاقب کا دماغ گھوم رہا تھا اس کی تینوں بہنیں پریشان تھیں۔۔۔

اِسی دوران ثاقب نے ایک فیصلہ لیا تھا۔۔۔۔

جب رات ہونے لگی تو سب گھر واپس لوٹ گئے اس وقت سب عابد ولا میں موجود تھے۔۔۔

صائمہ کومل عالیہ زرنش سب ساتھ بیٹھیں تھیں

زاور گھر چلا گیا تھا۔۔۔

کامران اور عالیان ثاقب کے ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔

اس بار سب ساتھ ہو کے بھی ساتھ نہیں تھے۔۔۔

کچھ دیر بعد کامران نے سب چلنے کا کہا۔۔۔۔

عالیان بھی اُٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

سب مل کے اپنے گھر لوٹ گئے۔۔۔۔

•••••♡♡•••••♡♡•••••♡♡•••••♡♡•••••

گڑیا میرا ایک کام کرو گی۔۔۔۔پر وعدہ کرو اس بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گی۔۔۔

ثاقب اس وقت زرنش کے کمرے میں موجود تھا۔۔۔

جی بھیا کہیں۔۔۔

گڑیا کچھ دن کے لیے ساجد چچا کے گھر جا کے رُکو اور وہاں جو بھی ہو مجھے بتاؤ۔۔۔۔

کیا مطلب بھیا میں سمجھی نہیں۔۔۔۔

گڑیا مجھے ایسا لگتا ہے کومل اور عالیہ وہاں خوش نہیں کوئی تو مسئلا ہے میں چاھتا ہوں تم کچھ دن وہاں رہو اور ان سب پر نظر رکھو کامران اور عالیان پر بھی۔۔۔

پر بھیا میں یہ سب کیسے۔۔۔

گڑیا پلیز کرنا پڑیگا مجھے جب تک سب پتا نہیں چل جاتا میں کوئی فیصلہ نہیں لے سکتا۔۔۔۔

ٹھیک ہے بھیا میں جاؤ گی۔۔

تھینک یو گڑیا میں تمہیں شام میں چھوڑ آؤں گا۔۔۔پر اگر وہاں زاور آئے تو مجھے بتا دینا اُسی وقت ٹھیک ہے۔۔۔

جی بھیا۔۔

•••••••♡♡•••••♡♡•••••••♡♡•••••••

شام میں ثاقب زرنش کو ساجدولا چھوڑ کے چلا گیا۔۔۔

کومل اور عالیہ بہت خوش تھیں۔۔۔

کامران اور عالیان بھی اُس کا بہت خیال رکھ رہے تھے۔۔۔

زرنش کو وہاں رہتے تین دن ہو گئے تھے لیکن اُسے اب تک ایسا کچھ نہیں نظر آیا تھا اُس نے فیصلہ کر لیا تھا کے وہ کل گھر چلی جائیگی اور بھائی کو بتا دے گی کے سب ٹھیک ہے۔۔۔

ابھی وہ یہ سوچ رہی تھی کے اسے خیال آیا اس نے عالیہ کو اپنی چین رکھنے کے لیے دی تھی۔۔

یہ سوچتے وہ چین لینے عالیہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

اس سے پہلے وہ اندر جاتی عالیان کی گرجدار آواز نے اُس کے قدم وہیں روک دیئے۔۔۔

زرنش دروازے کے ساتھ لگ کے کھڑی ہو گئی۔۔۔

عالیان عالیہ کو کیا کچھ نہیں سنا رہا تھا اور عالیہ بس یہ کہ رہی تھی کے عالیان میں سچ کہ رہی ہوں وہ سب سچ نہیں تھا۔۔وہ سب میں نے غصے میں کہا تھا۔۔

اچھا غصے مین تم نے میرا کردار بھی مشکوک کر دیا۔۔عالیان کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

عالیان میں اُس کے لیے آپ سے معافی مانگتی ہوں۔۔۔

معافی چاہئے تمہیں عالیان نے عالیہ کا ہاتھ زور سے پکڑا اور اُس کی کمر کے پیچھے لے گیا۔۔۔

تمہاری غلطی معافی کے لائق نہیں ہے تمہارے لیے یہ سزا بہت کم ہے کے تم گیلری میں رہو زرنش کے جانے کے بعد تمہیں میں بتاؤ گا تم نے کیا کیا ہے۔۔۔

پر عالیان۔۔۔

چُپ ایک دم۔۔۔

عالیان نے اتنی زور سے کہا کے باہر کھڑی زرنش بھی کانپ گئی۔۔۔

نکل جاؤ۔۔۔میں تمہیں دیکھتا ہوں مجھے اپنی تزلیل یاد آتی ہے۔۔۔

عالیہ روتے ہوئے جیسے کمرے سے نکلی زرنش کو باہر روتا دیکھ کے اس کی اوپر کی سانس اوپر نیچے کی نیچے رہ گئی۔۔۔۔

وہ زرنش کو وہاں سے لے کے زرنش کے کمرے میں آئی۔۔۔

عالیہ تو چُپ ہو گئی لیکن زرنش کو چُپ نہیں کروا پا رہی تھی۔۔۔

زرنش چُپ ہو جاؤ پلیز۔۔

زرنش عالیہ کے گلے لگ کے رونے لگی۔۔۔

آپی عالیان بھائی ایسے تو نہیں تھے۔۔۔۔

ہاں زرنش ایسے نہیں تھے پر جب انسان بدلا لینے پر آتا ہے تو پھر اُسے کچھ اچھا برا نہیں دِکھتا۔۔۔۔

آپی کومل آپی خوش ہیں۔۔۔۔

زرنش کے سوال پر عالیہ نے اُسے چونک کے دیکھا۔۔۔

مطلب۔۔۔

کومل آپی کیوں خوش نہیں ہوں گی اُنہیں تو کامران بھائی پسند ہیں نہ شروع سے۔۔۔۔

اچھا آپی۔۔۔

زرنش کچھ سوچ کے چُپ ہو گئی اور ابھی نہ جانے کا فیصلہ کیا۔۔۔

آپی آپ میرے ساتھ سو جائیں۔۔پلیز۔۔۔

عالیہ بھی سمجھ رہی تھی زرنش اُسے اپنے ساتھ سونے کا کیوں کہ رہی تھی کیونکہ وہ جان گئی تھی کے عالیان نے عالیہ کو گیلری میں جگہ دی ہوئی ہے۔۔۔۔

عالیہ زرنش کے ساتھ سو گئی۔۔۔۔

صبح ہوتے زرنش نے ثاقب کو سب بتانے کا فیصلہ کیا۔۔۔

اس نے ثاقب کو کال کی اور سب بتا دیا۔۔۔۔

ثاقب نے ساری بات سُنی اور زرنش سے کہا کے اب کومل اور کامران پر نظر رکھے اگر وہ لوگ خوش ہیں تو عالیہ کے لیے فیصلہ لیا جائے نہیں تو کومل کے لیے بھی ساتھ ہی فیصلہ لیا جائے۔۔۔۔

زرنش پہلے چُپ ہو گئی پھر جی بھیا کہ کے کال رکھ دی۔۔۔اور سوچنے لگی۔۔

پتا نہیں یہ سب کیا ہو گیا سب کتنا پیار کرتے تھے ایک دوسرے سے اور اب اتنی نفرتیں۔۔۔

زرنش ابھی سوچ رہی تھی کے اسے احساس ہوا اس کے برابر میں کوئی بیٹھا ہے۔۔۔

اُس نے مُڑ کے دیکھا تو زاور کو دیکھ کے ایک دم ڈر کے اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔

آ۔۔۔آپ۔۔۔۔

ہاں جانِ من۔۔۔تم۔تو مجھے بھول گئیں۔۔۔لیکن مجھے تم ہر وقت یاد رہتی ہو۔۔۔

یہ کہ کے زاور نے زرنش کا ہاتھ پکڑا اور اُسے اپنے قریب کیا۔۔۔

چھوڑیں مجھے ورنہ میں بھیا کو بتادوں گی۔۔۔

کیا کرلیگا تمہارا بھیا۔۔۔ویسے بھی پہلے والا حساب بھی رہتا ہے سالے صاحب سے۔۔۔

آپ مجھے چھوڑیں ورنہ میں شور مچا کے سب کو بلالوں گی۔۔۔۔

ہاہاہا اچھا بلاؤ۔۔۔پر پھر اپنا رشتہ بھی بتانا۔۔۔

میں ایسا کوئی رشتہ نہیں مانتی مجھے جانے دیں۔۔۔

تمہارے نہ ماننے سے کیا ہوتا ہے میری جان۔۔۔میں تو تمہیں دل و جان سے بیوی مان چُکا ہوں۔۔۔

اچھا ادھر بیٹھو نہ یار کتنے دن ہوگئے تم سے بات نہیں کی بہت یاد آرہی ہے تمہاری آؤ نہ پاس دور کیوں ہوتی ہو اتنا مجھ سے تو جائز رشتہ ہے تمہارا تم چاہو تو مجھے ہگ بھی کر سکتی ہو اور کس بھی۔۔۔

زاور کی باتیں سُن کے زرنش کا دل چاھ رہا تھا وہ کہیں بھاگ جائے اور چُھپ جائے پر زرنش کا ہاتھ زاور کی گرفت میں تھا۔۔۔

زاور تم پھر پہنچ گئے زرنش کو تنگ کرنے چھوڑو اس کا ہاتھ... عالیہ نے آتے زاور کو کہا۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتا کیا کسی کو پیار کرنا گناہ ہے سب پیچھے پڑ جاتے ہو یار۔۔۔

پیار کرنے کے کچھ آداب ہوتے ہیں زاور یہ نہیں تمہیں جب دل کرتا ہے تم زرنش کا ہاتھ پکڑ کے کھڑے ہو جاتے ہو۔۔۔

کیسے کرتے ہیں پیار میں نے تو یہی دیکھا ہے ہمیشہ جو چیز پسند آجائے اسے لے لو۔۔۔

زاور زرنش کوئی چیز نہیں ہے... عالیہ نے غصے سے کہا۔۔۔

میں نے کب کہا زرنش کوئی چیز ہے زرنش میری جان ہے مانتا ہوں میرا طریقہ غلط ہے لیکن میرا پیار غلط نہیں میں نے زرنش کے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں کیا آج بھی اگر زرنش مان جائے میں مما پاپا کو بھیج کے شادی کی ڈیٹ فکس کروادوں گا۔۔۔۔

زرنش اور عالیہ دونوں پھٹی آنکھوں سے زاور کو دیکھ رہیں تھیں۔۔۔

زرنش بتاؤ تم راضی ہو۔۔۔

زرنش نے ایک منٹ کے لیے زاور کو دیکھا اور اپنا ہاتھ چھڑا کے عالیہ کے پاس جا کے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

نہیں مجھے کسی سے شادی نہیں کرنی سب مطلبی دھوکے باز ہیں.. کہ کے زرنش رُکی نہیں۔۔۔

زاور اُسے جاتے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

عالیہ بھی وہاں سے چلی گئی وہ جانتی تھی زرنش کیوں اتنی پریشان ہے۔۔۔۔

کیا کروں میں زرنش کیوں نہیں مان جاتی... زاور اپنا سر پکڑ کے بیٹھ گیا۔۔۔

مجھے مجبور مت کرو زرنش میں تمہارے لیے کوئی سخت قدم لوں... زاور سوچتا باہر کی جانب چلا گیا۔۔۔۔

اور یہ ثاقب بھائی ان کو ضرور زرنش نے سب بتا دیا ہے مجھے زرنش سے ملنے تک نہیں دے رہے یونی تک میں گارڈ۔۔

ان کو سمجھ کیوں نہیں آتا میں لحاظ میں چُپ ہوں ورنہ اب تک زرنش میرے پاس ہوتی۔۔۔

•••••♡♡•••••••♡♡••••••♡♡••••••♡♡•••••••

زرنش کو وہاں رہتے مزید دو اور دن ہو گئے تھے اس وقت کومل اور عالیہ اس کے ساتھ بیٹھیں تھیں۔۔۔

ابھی وہ باتیں کر رہیں تھیں کے عالیان آتا دیکھائی دیا وہ بھی ان سب کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

کیسی ہو گڑیا بات نہیں کرتیں اب اپنے بھیا سے۔۔۔۔

زرنش نے ایک نظر عالیان کو دیکھا جو اُس سے اتنی شفقت سے بات کر رہا تھا اور عالیہ کے ساتھ اتنا بُرا برتاؤ کرتا تھا۔۔۔۔

کیا بات کروں بھیا آپ بزی ہیں۔۔۔زرنش نے بس اتنا کہا۔۔۔

گڑیا میں تمہارے لیے کب بزی ہوا ہوں۔۔۔

یہ بات سچ تھی عالیان زرنش کو بہت پیار کرتا تھا بلکل چھوٹی بہن کی طرح کبھی اُس کی کوئی خواہش رد نہیں کی تھی وہ جب جو بھی کہتی عالیان اُس کی ہر بات مانتا تھا۔۔۔

عالیان کی بات پر زرنش چُپ ہو گئی۔۔۔

عالیان کو بھی آج زرنش بدلی لگی وہ بھی چُپ ہو کے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

عالیہ اُس کے پیچھے گئی۔۔۔۔

اب کومل بھی اُٹھ کے کچن میں چلی گئی زرنش پہلے کچن میں کھڑی کومل سے باتیں کرتی رہی پھر یہاں وہاں ٹہل کے وہ کومل کے کمرے میں داخل ہوئی اور سوچنے لگی کیا یہاں مجھے کچھ ایسا مل سکتا ہے جس کا بھیا نے کہا ہے۔۔۔۔

زرنش کمرے میں ہر طرف دیکھنے لگی اور دیکھتے دیکھتے وہ چینجنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

ابھی وہ کومل کے سامان دیکھنے میں مصروف تھی کے کامران کمرے میں داخل ہوا کامران کے آنے کا نہ زرنش کو پتا چلا نہ ہی کامران کو پتا تھا کے زرنش کمرے میں موجود ہے۔۔۔

وہ واشروم سے فریش ہو کے بیڈ پر دراز ہو گیا۔۔۔

کومل کمرے میں آئی تو کامران کو دیکھ کے چینجنگ کی طرف بڑھنے لگی کے اچانک کامران اُٹھا اور اس نے کومل کو پکڑ لیا کومل کی چیخ پر زرنش کے ہاتھ سے کپڑے چھوٹ گئے اور وہ کومل کو دیکھنے کے لیے بھاگنے لگی۔۔۔

اور جب اس نے دروازے کی آڑ سے دیکھا تو اُس کے ہوش و حواس جانے لگے کامران نے کومل کو زبردستی پکڑا ہوا تھا اور وہ رو رہی تھی گڑگڑا رہی تھی۔۔۔۔

زرنش یہ سب دیکھ کے وہیں بے ہوش ہو گئی۔۔۔

پلیز کامران چھوڑیں مجھے لیکن کامران پر آج کوئی بھوت سوار تھا اُسے کومل کی جدائی برداشت ہی نہیں ہوتی تھی اور اتنے دن سے کومل اس کے پاس نہیں جا رہی تھی۔۔۔۔

بہت ہو گیا کومل اتنا کیا ناراضگی ہے جو ختم ہی نہیں ہو رہی۔۔۔ میں نے ایسا بھی کیا گناہ کیا ہے کے تم مجھ سے نفرت کرنے لگی ہو میں مانتا ہوں میں نے غلط کیا تھا لیکن کیا تم یہ نہیں جانتیں کے تم میری بچپن کی محبت ہو۔۔۔ میری زندگی ہو تم کومل پلیز مجھ سے دور مت جاؤ اب معاف کر دو مجھے۔۔۔

کامران کومل کے آگے ہاتھ جوڑے کھڑا تھا کومل رو رہی تھی.

مجھے بہت تکلیف دی ہے آپ نے میں میں بتا نہیں سکتی۔۔۔

کامران نے کومل کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔۔

پلیز مجھے معاف کر دو کومل میں وعدہ کرتا ہوں میں کبھی تمہیں کوئی تکلیف نہیں دوں گا۔۔۔۔

کامران آج بے بس ہو گیا تھا اُس نے ہر طرح سے کومل کو راضی کرنے کی کوشش کر لی تھی وہ اپنے غصے میں کومل کے ساتھ زبردستی تک کر چُکا تھا لیکن آج ہار گیا تھا اور کومل کے آگے ہاتھ جوڑے کھڑا تھا۔۔۔

کومل نے بس اتنا کہا۔۔۔

کامران میں آپ کو اتنی جلدی نہیں معاف کر سکتی۔۔۔

کومل کی بات پر۔۔کامران چُپ چُاپ جا کے صوفے پر لیٹ گیا۔۔۔۔

کومل جاؤ سو جاؤ۔۔۔کچھ نہیں کروں گا اب جب تک تم خود نہیں آتیں میرے پاس۔۔۔۔

اس وقت کامران کا دل زور زور سے رونے کا چاہ رہا تھا۔۔۔

کومل بغیر کوئی جواب دیئے چینجنگ کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

اور جیسے اُس نے دروازہ کھولا زرنش کو بے ہوش دیکھ کے اس کی چیخ نکل گئی..

زرنش کیا ہوا تمہیں... کومل کی چیخ پر کامران بھی بھاگا اور اُسے اُٹھا کے بیڈ تک لائے۔۔۔

سب وہیں جمع تھے ڈاکٹر بھی زرنش کو چیک کر رہی تھیں۔۔۔

عابد صاحب ثمینہ بیگم صائمہ ثاقب بھی وہاں پہنچ چُکے تھے۔۔۔۔

زرنش نیم بے ہوشی کی حالت میں بس اتنا کہہ رہی تھی۔۔۔

کومل آپی کو چھوڑ دیں۔۔۔

سب سن کے بہت حیران تھے لیکن کامران اور کومل سب سمجھ چُکے تھے۔۔۔

کومل نے کامران کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اچانک زرنش کو ہوش آیا اور اس نے ثاقب کو بلایا۔۔۔

بھیا۔۔۔۔

زرنش بری طرح رو رہی تھی۔۔۔

کیا بات ہے زرنش... ثمینہ بیگم بھی اس کے پاس بیٹھیں اسے چُپ کرا رہیں تھیں۔۔۔

کیوں رو رہی ہو زرنش کیا ہوا ہے۔۔۔

مما کامران بھیا نے آپی کے ساتھ زبردستی کی.. آپی چیخ رہیں تھیں رو رہیں تھیں پر بھیا ان کی ایک بھی نہیں سن رہے تھے.. زرنش نے یہ سب کے سامنے بول دیا کامران چُپ کھڑا تھا نظریں نیچے کیے سب زرنش کی بات پر حیران کامران کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

ساجد صاحب نے آگے بڑھ کے کامران سے پوچھا۔۔۔

کامران کیا زرنش سچ کہہ رہی ہے۔۔۔۔

کامران نے پہلے ادھر اودھر دیکھا اور پھر کہا۔۔۔

جی۔۔۔کامران نے سچ بول دیا۔۔۔۔

ایک زوردار تھپڑ کا آواز پورے کمرے میں گونج اُٹھا۔۔۔

ساجد صاحب نے کامران کے منہ پر زوردار تماچا مارا اور اسے گھر سے نکل جانے کا کہا۔۔۔

ایک منٹ چچا گھر سے کامران نہیں کومل اور عالیہ جائیں گی۔۔۔میں ان وحشیوں کے ساتھ اپنی بہنوں کو نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔

ثاقب کی بات پر سب نے حیرت سے ثاقب کو دیکھا۔۔۔

عالیہ کا ذکر کیا ہے یہاں۔۔۔ساجد صاحب حیران ہوئے۔۔۔

یہ تو آپ عالیان سے پوچھیں کے وہ عالیہ کو گیلری میں سُلا کے اس کے ہاتھوں پر نشان دے کے کس بات کا بدلا لے رہا ہے۔۔۔

ثاقب کی بات سن کے سب نے عالیان کو دیکھا جس کی نظر شرمندگی سے جھکی ہوئی تھی۔۔۔

آسیہ بیگم بھی اس وقت شرمندہ کھڑیں تھیں۔۔۔۔

ساجد صاحب عالیان کی جانب بڑھے۔۔۔۔

ثاقب کیا کہ رہا ہے عالیان۔۔۔۔

عالیان نے نظریں جُھکا لیں جس کا مطلب تھا کے وہ صحیح کہ رہا ہے۔۔۔۔

میں کیا پوچھ رہا ہوں عالیان۔۔۔ساجد صاحب دھاڑے۔۔۔۔

جی پاپا وہ۔۔۔

ابھی عالیان کی بات بھی پوری نہیں ہوئی تھی کے۔۔۔

دوبارہ۔۔۔۔

ایک زوردار تھپڑ کی آواز پھر گونجی پورے کمرے میں۔۔۔۔

نکل جاؤ تم دونوں اپنی شکل گم کرو میرے سامنے سے بے عزت کروا کے رکھ دیا ہے تم لڑکوں نے مجھے۔

ساجد صاحب کا غصہ ساتویں آسمان کو چُھو رہا تھا۔۔۔

کامران اور عالیان دونوں غصے میں باہر نکل گئے۔۔۔

پورے کمرے میں سناٹا چھا گیا۔۔۔

ثاقب نے کومل اور عالیہ کو کہا۔۔۔

چلو تم دونوں اپنی پیکنگ کرو اپنے گھر چلو۔۔۔

ساجد صاحب نے عابد صاحب کو امید بھری نظروں سے دیکھا جو اس وقت چُپ کھڑے تھے۔۔۔

کومل اور عالیہ ابھی بھی وہیں کھڑیں تھیں۔۔۔

تم دونوں کو سمجھ نہیں آئی کیا کہا ہے میں نے۔۔۔ ثاقب نے دوبارہ کہا۔۔۔

کومل کچھ کہنے والی تھی کے ثاقب نے اسے چُپ کرایا اور کہا.

کوئی بحث نہیں بس چلو۔۔۔

سب چُپ تھے ثاقب نے زرنش کو بھی چلنے کا کہا۔۔۔ اور سب کو لے کے وہ عابد ولا پہنچے۔۔۔

سب خاموش تھے۔۔۔۔

کومل عالیہ زرنش ایک ساتھ بیٹھیں تھیں زرنش کو بخار ہو رہا تھا۔۔۔

صائمہ ثمینہ بیگم کے ساتھ تھی اسے ثاقب کے سامنے جانے سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

بیٹا رات ہو گئی ہے تم سو جاؤ اِس حالت میں تمہارا اتنا جاگنا صحیح نہیں۔۔۔

ثمینہ بیگم نے صائمہ سے کہا جو ان کے ساتھ لگ کے بیٹھی تھی صائمہ کو کمرے میں بھیج کے وہ لڑکیوں کے کمرے میں آئیں۔۔۔۔

****

بیٹا کوئی بھی مسئلا تھا تم دونوں نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔

کومل اور عالیہ اپنی ماں کے گلے لگ کے رونے لگیں۔۔۔

اچھا چُپ ہو جاؤ سب ٹھیک ہو جائے گا پریشان نہ ہو۔۔

ثمینہ بیگم نے دونوں کو پیار سے سمجھایا اور زرنش کی طرف دیکھا جو بخار کی وجہ سے سوئی ہوئی تھی۔۔۔

زرنش کو پیار کر کے وہ اپنے کمرے میں آئیں اور تھکے انداز میں بیٹھ گئیں۔۔۔

عابد صاحب بھی چُپ تھے۔۔

بچیوں کا کیا ہو گا عابد۔۔۔ آخر ثمینہ بیگم نے بات شروع کی۔۔۔

ثاقب نے انتہائی قدم اُٹھالیا ہے گھر لا کے وہ دونوں بھی گھر سے نکل گئے ہیں معملا بڑھ گیا ہے بہت۔

کچھ بھی تھا بچوں کو سمجھالینا چاھئے تھا ان میں سے کوئی بھی برا نہیں ہے ہمارے ہاتھ کے پلے ہوئے بچے ہیں سمجھانے سے سب ٹھیک ہو سکتا تھا لیکن بات اب بڑھ گئی ہے عابد صاحب نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

آپ ٹھیک کہ رہے ہیں ثاقب اس طرح دونوں بہنو کو گھر لے آیا ہے۔۔۔

عالیان اور کامران کو ہم بچپن سے جانتے ہیں وہ اتنے بھی برے نہیں ہیں پر بس یہی سمجھ نہیں آرہا کے اُنہوں نے ایسا کیوں کیا۔۔

ہاں کہ تو آپ ٹھیک رہیے ہیں۔۔۔

اچھا عابد۔۔۔ آپ سو جائیں ورنہ آپکی طبیعت بگڑ جاتی ہے۔۔۔۔

اب نیند کس کو آئیگی بیگم آپ لائٹ بند کر دیں کچھ دیر تنہائی چاھتا ہوں۔۔۔

ثمینہ بیگم بھی لائٹ بند کر کے وہیں بیٹھ گئیں۔۔

•••••♡♡•••••••♡♡••••••♡♡•••••♡♡•••••••

عالیان تم نے عالیہ کے ساتھ ایسا کیوں کیا۔۔۔کامران نے عالیان سے سوال کیا۔۔۔

بھیا غصہ تھا اس نے سب کے سامنے میرے کردار کی دھجیاں اُڑا دیں۔۔۔عالیان نے آسمان کی طرف دیکھتے کہا۔۔۔۔

کامران نے خاموشی سے عالیان کو دیکھا اور نیچے پتھر سے کچھ بنانے لگا۔۔۔۔

اچھا بھیا۔۔۔ آپ تو کومل سے بچپن سے پیار کرتے ہیں۔۔۔ آپ نے ایسا کیوں کیا۔۔۔عالیان نے کامران کی طرف دیکھ کے پوچھا۔۔۔۔

کامران نے سر اُٹھا کے عالیان کو دیکھا اور کہا۔۔۔

غصے میں تھا یار۔۔۔بہت پیار کرتا ہوں میں کومل سے حد سے زیادہ۔۔۔اس نے کسی اور سے رشتہ رکھنے کا سوچا بھی کیسے مجھے یہی سوچ سوچ کے دن رات چین نہیں آتا تھا۔۔۔

بھیا آپ نے بھی تو ماہم سے رشتہ رکھا۔۔۔

کامران کی بات پر عالیان نے جواب میں کہا۔۔۔۔

ہاں لیکن میں اُسے کبھی شادی نہیں کرتا میں نے بچپن سے صرف کومل کو چاہا ہے۔۔۔

کامران اور عالیان باہر ایک پتھر پر بیٹھے ایک دوسرے کے درد بانٹ رہے تھے۔۔۔۔

زاور کو بلاؤں بھائی عالیان نے کامران سے پوچھا۔۔۔۔

بُلا لو اس کی بھی لگتا ہے بینڈ بجی ہوئی ہے آج کل۔۔

ہاہاہاعالیان ہنسنے لگا۔۔۔

کمال ہے عالیان اس حالت میں بھی تم ہنس رہے ہو۔۔۔

رونے سے بھی کچھ نہیں ہونے والا بھائی۔۔۔۔

عالیان ویسے سچ کہوں مجھے تم پر حیرت ہے تم کچھ بُرا نہیں کر سکتے یہ میرا پرسنل وِیو تھا۔۔۔۔جو کے اب نہیں رہا

کامران نے اس کے کندھے تھپتھپاتے کہا۔۔۔

ہمم عالیان چُپ کر کے موبائل پر زاور کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔۔۔

زاور جِم میں ورزش کر رہا تھا جب اُس کا موبائل بجا۔۔۔

زاور نے ٹاول سے پسینہ پونچھا اور موبائل اُٹھایا۔۔۔

عالیان کی کال۔۔۔

ہاں عالیان زاور نے کال اُٹھاتے کہا۔۔۔

زاور کہاں ہے۔۔۔

جِم ہوں کیوں خیریت۔۔۔؟

ہاں تو ناظم پارک کے سامنے آسکتا ہے۔۔۔۔

ہاں آتا ہوں زاور نے کہہ کے کال رکھی اور جِم سے نکل کے پارک کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

پارک کے پاس پہنچ کے زاور نے گاڑی روکی اور دیکھا کامران اور عالیان پتھر پر بیٹھے تھے۔۔۔

زاور ان دونوں کے قریب گیا اور ایک پتھر پر وہ بھی بیٹھ گیا۔۔۔

کیا بات ہے گھر سے نکال دیا ہے چچا نے۔۔۔۔

زاور کی بات پر دونوں نے اسے دیکھا۔۔

ایسا ہی سمجھ۔۔۔

کیا۔۔۔زاور سچ میں حیران ہوا۔۔۔

ہاں۔۔۔

کامران نے وضاحت کی اور ساری بات زاور کو بتائی۔۔۔

واٹ۔۔۔۔زاور کو سچ میں بہت حیرت ہو رہی تھی۔۔۔

یار اس ثاقب بھائی نے تو ناک میں دم کیا ہوا ہے۔۔۔

کیوں تجھے کیا بول دیا۔۔۔کامران نے پتھر پھینکتے کہا۔۔۔

یار بس پوچھو ہی مت۔۔۔

زاور نے بھی ثاقب کی بات ان دونوں کو بتائی۔۔۔

زاور کی بات سُن کے وہ دونوں بھی حیران ہوئے۔۔۔۔

اس کا مطلب سالے صاحب نے کافی پہلے سے ہم سب پر نظر رکھی ہوئی تھی۔۔۔

یار میں بتا رہا ہوں میرا دماغ گھوم رہا ہے اب... زاور نے عالیان سے کہا۔۔۔

چُپ ہو جاؤ زاور تمہارا دکھ مجھ سے زیادہ نہیں ہو گا میری بچن کی محبت ثاقب کی قید میں ہے.. کامران نے اپنا دکھ بیان کیا۔۔۔

یار میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔۔۔زاور نے کچھ سوچتے کہا۔۔۔

کیا آئیڈیا۔۔۔کامران نے پوچھا۔۔۔

چھوڑ دیں بھائی اس کا آئیڈیا مروانے کے علاوہ کچھ نہیں کریگا۔۔۔عالیان نے زاور کی بات ہوا میں اُڑائی۔۔۔

یار میں سوچ رہا ہوں تیوں بہنوں کو کنڈیپ کر کے لنڈن لے جاتے ہیں ثاقب بھائی یہاں بھلے ڈھونڈتے پھیریں۔۔۔۔

کہا تھا نہ میں نے یہ فلاپ آئیڈیہ دیگا کوئی۔۔۔

زاور کی بات سن کے عالیان نے کامران کی طرف اشارہ کرتے کہا۔۔۔

یار ہم پہلے بہت کچھ غلط کر چُکے ہیں اب سب صحیح کرنا ہے کامران نے زاور کو سمجھایا۔۔۔

کریں آپ لوگ صحیح لیکن میں بتا رہا ہوں بھیا نے کچھ گڑبڑ کی میں پھر کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

اچھا کیا کروگے۔۔۔عالیان نے زاور کی طرف دیکھتے کہا۔۔۔

زرنش کو اُٹھا کے لنڈن بھاگ جاؤں گا۔۔۔زاور کہ کے ہنسنے لگا۔۔۔

عالیان اور کامران نے اسے غصے سے دیکھا پر جب دیکھا وہ سیریس نہیں تو وہ دونوں بھی ہنسنے لگے۔۔۔

اچھا چلو گھر چلو۔۔۔

کس کے کامران نے پوچھا۔۔۔۔۔۔

میرے یار۔۔۔زاور نے کہا۔۔۔۔

نہیں یار احسان چچا اور صبا چچی کو سب پتا چل جائیگا۔۔۔

عالیان کی بات پر زاور زور دار قہقہ لگا کے ہنسا اور کہا۔۔۔

انہیں اب تک سب پتا چل گیا ہو گا میرے بھائی۔۔۔

تو پھر ہم ان کا سامنا نہیں کر سکتے۔۔۔کامران نے کہا۔۔۔

اچھا پھر چلو عالیان کے گھر چلتے ہیں سب۔۔۔زاور نے کچھ سوچتے کہا۔۔۔

ہاں یہ آئیڈیا صحیح ہے چلو۔۔۔۔

کامران اور عالیان کو زاور کو مشہور اپسند آیا اور سب عالیان کے گھر چل دیئے۔۔۔

•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••

ثاقب تم بہت انتہائی قدم اُٹھا رہے ہو تم کچھ وقت دو کامران اور عالیان بُرے نہیں ہیں اُنہیں سمجھایا جا سکتا ہے۔۔۔

عابد صاحب اور ثمینہ بیگم ثاقب کو کب سے سمجھا رہے تھے پر وہ کچھ نہیں سمجھ رہا تھا۔۔۔

نہیں بابا بہت ہو گیا میری بہنیں اب اُس گھر میں نہیں جائیں گی کبھی بھی اور یہی میرا آخری فیصلہ ہے۔۔۔ ثاقب کہ کے اُٹھ کے چلا گیا۔۔۔

اور عابد صاحب اور ثمینہ بیگم افسوس سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••♡♡•••••

زاور یونی سے گھر جا رہا تھا جب ثاقب نے اس کی گاڑی کے آگے اپنی گاڑی روکی۔۔۔

زاور نے گاڑی روکی اور ثاقب کو دیکھ کے باھر آیا۔۔۔

جی بھیا۔۔۔ زاور نے نرمی سے پوچھا۔۔۔

ان پے سائیں کرو۔۔۔ ثاقب نے کچھ پیپرس زاور کو دیتے کہا۔۔۔

زاور نے وہ پیپرس لیے اور اُنہیں دیکھنے لگا۔۔۔

طلاق نامہ دیکھ کے پہلے تو زاور کا دماغ گھوم گیا۔۔۔

اوووو تو ثاقب بھائی کو سب پتا ہے زاور نے سوچا اور وہ پیپر ثاقب کو واپس دیتے کہا۔۔۔۔

نہیں کروں گا۔۔۔۔ زاور نے صاف جواب دیا۔۔

زاور کے جواب پر ثاقب نے زاور کو تھپڑ مارا اور اس کا گریبان پکڑ لیا۔۔۔

میں کہ رہا ہوں شرافت سے یہاں سائین کرو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

زاور نے ثاقب کا ہاتھ گریبان سے ہٹایا اور کہا۔۔۔

کیا ہو گا مسئلًا کیا کریں گے آپ۔۔۔

ثاقب کے اشارے پر کچھ گنڈے آئے اور زاور کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔۔

زاور نے اُن سب کو اور ثاقب کو دیکھا یقین تو اسے نہیں تھا کے ثاقب اس حد تک جائیگا۔۔۔

لیکن سب دیکھ کے چُپ کھڑا ثاقب کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیا کریں گے یہ میرا۔۔۔

زاور نے ثاقب سے پوچھا جو اس وقت زاور کو مارنے پر تُلا تھا۔۔۔

اگر تم سائین نہیں کرتے یہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔۔۔

سائین تو میں مر کے بھی نہیں کروں گا بھیا۔۔۔

زاور کے اتنے کہنے پر ثاقب نے اُنہیں مارنے کا حکم دیا۔۔

وہ سب زاور پر ٹوٹ پڑے۔۔۔

زاور نے سب کی ٹھیک ٹھاک درگت کی وہ سب وہاں سے بھاگ نکلے زاور کے ہونٹوں سے خون رس رہا تھا اب وہ ثاقب کی جانب بڑھا۔۔۔

بھیا مجھے مجبور نہ کریں میں کچھ غلط کروں میں زرنش کو بہت چاھتا ہوں اس سے شادی کرنا چاھتا ہوں آپ سب کی اجازت سے۔۔۔

اسی لیے نکاح کے باوجود میں نے کبھی زرنش پر اپنا حق نہیں جمایا نہ ہی ابھی کسی کو پتہ ہے اگر مجھے غصہ آگیا میں پولیس کے ساتھ آپ کے آگھر آؤں گا۔۔۔

اور ایک بات میں آپ کو اور بتادوں کے طلاق کا حق میرے پاس ہے زرنش سے میں کاغذات سائیں کروا چُکا ہوں جن میں صاف لکھا ہے زرنش کے پاس طلاق کا حق محفوظ نہیں طلاق صرف اس حالت میں ہو سکتی ہے جب میں چاھوں اور میں ایسا کبھی نہیں چاھوں گا۔۔۔

اس لیے فضول محنت کرنا بند کریں خدا کے سواء مجھے زرنش سے کوئی جدا نہیں کر سکتا۔۔۔یہ بات آپ اچھے سے سمجھ لیں۔۔۔

اور آئیندہ اس طرح کی حرکت مت کرنا۔۔۔

اور ایک بات اور آپکو بتاتا چلوں آپ آئیندہ اگر مجھے مارنے کے لیے کسی کو لائیں تو کوئی اچھا بندوبست کرنا میں بلیک بیلٹر ہوں وہ بھی لنڈن سے یہ سب میرے لیے ایک گیم ہے اور آپ کا میں لحاظ کر رہا ہوں آپ کی جگہ اگر کوئی اور ہوتا آج وہ اپنی ٹانگوں پر واپس نہ جاتا۔۔۔

یہ کہ کے زاور رُکا نہیں اپنی گاڑی میں بیٹھ کے چلا گیا۔۔۔

ثاقب غصے سے گھر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

•••••••♡♡••••••••♡♡••••••••♡♡•••••••♡♡•••••••

کامران اور عالیان کے ساتھ زاور بھی عالیان کے گھر رُکا تھا ہر وقت وہ تینوں ساتھ ہوتے تھے۔۔۔۔

عابد صاحب اور ساجد صاحب معملے لو حل کرنا چاھتے تھے لیکن ثاقب کسی صورت نہیں مان رہا تھا۔۔۔

کامران عالیان اور زاور ابھی ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب عابد صاحب ثمینہ بیگم ساجد صاحب آسیہ بیگم آحسان صاحب اور صبا بیگم سب وہاں پھنچے۔۔۔

اُن سب کو دیکھ کے یہ تینوں بھی اُٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

سب بیٹھ گئے اور عابد صاحب نے بات شروع کی۔۔۔

کامران اور عالیان آپ دونوں یہاں آؤ میرے پاس۔۔۔

عابد صاحب نے اُن دونوں کو اپنے پاس بیٹھایا۔۔۔

بیٹا تم دونوں میرے ہاتھوں میں جوان ہوئے ہو تم دونوں کو میں اپنا بیٹا مانتا ہوں مجھے بس یہ بتاؤ تم دونوں نے یہ سب کیوں کیا۔۔۔

عابد صاحب کی بات پر کامران اور عالیان کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ دونوں اس میں سما جائیں۔۔۔

غلطی ہو گئی چچا ہم سے۔۔۔عالیان نے نظریں جُھکاتے کہا۔۔۔

چچا ہمیں معاف کر دیں پلیز ہم مانتے ہیں ہم سے غلطی ہو گئی پلیز ہمیں معاف کر دیں اب کی بار کامران نے عابد صاحب کے آگے ہاتھ جوڑ کے کہا۔۔۔

میں تو تم دونوں کو معاف کر دوں لیکن ثاقب تم دونوں سے بہت ناراض ہے۔۔۔

ہم بھیا سے بھی معافی مانگ لیں گے عالیان نے فوراً کہا۔۔۔

ٹھیک ہے آؤ چلو سب گھر چلو یہاں رہنے کی ضرورت نہی. پہلے گھر چلو ثاقب کو مناؤ پھر اگر وہ مان جائے تو کومل اور عالیہ کو لے کے اپنے گھر جاؤ اور ان کا خیال رکھنا اب بہت تا کے جو بھی ناراضگی ہے ختم ہو جائے۔۔۔

سب اُٹھنے لگے جب زاور نے کہا۔۔۔

• چچا میں آپ سب سے کچھ کہنا چاھتا ہوں میں جانتا ہوں کے یہ موقع نہیں اس بات کا لیکن میں چاھتا ہوں آپ سب میری بات سُنیں۔۔۔زاور نے عابد صاحب کے سامنے جاتے کہا۔۔۔

ہاں کہو بیٹا۔۔۔

چچا میں زرنش سے شادی کرنا چاھتا ہوں۔۔۔زاور نے بلا جھجھک اپنے دل کی بات کہ دی۔۔۔

عابد صاحب سمیت سب اُسے حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔

ثمینہ بیگم تو دل میں خوش ہوئیں کے زاور گھر کا ہے انہیں زرنش کی بہت پریشانی تھی۔۔۔

آحسان صاحب اور صبا بیگم زاور کے پاس آئے اور کہا۔۔۔

بیٹا تمہارا فیصلہ غلط نہیں وقت غلط ہے اس وقت ہم سب کامران کو مل عالیان عالیہ کا مسئلا حل کرنا چاھتے ہیں پھر ہی تمہارے بارے میں سوچ سکتے ہیں۔۔۔

ویسے تمہارے فیصلے سے ہمیں خوشی ہوئی کے تم ادھر اودھر نہیں بھٹکے۔۔۔

پاپا میں شادی کرنا چاھتا ہوں زرنش سے آپ اس بارے میں سوچیں اور اس مسئلے کے ساتھ ساتھ میرا مسئلا بھی حل کریں پلیز۔۔۔

زاور مختصر سا کہ کے جانے لگا تب آحسان صاحب نے اسے روکا۔۔۔

بیٹا تمہاری یونی بھی اینڈ نہیں ہوئی ابھی نہ ہی زرنش کی۔۔۔

پاپا کچھ منتھس ہی رہتے ہیں آپ شادی کی بات کریں۔۔

زاور کہ کے عالیان اور کامران کے پاس کھڑا ہو گیا۔۔۔

عابد صاحب سوچ میں پڑ گئے۔۔۔

چلو فلحال کامران اور عالیان کا مسئلا تو حل کریں عابد بھائی کے گھر چلتے ہیں بات کرتے ہیں ثاقب سے۔۔

ساجد صاحب نے سب کو چلنے کا کہا۔۔۔اور سب عابد ولا پہنچے۔۔۔

گھر پہنچ کے دیکھا تو ثاقب کسی وکیل کو بیٹھا کے اسے بات کر رہا تھا۔۔۔

عابد صاحب اور سب اس کے پاس گئے۔۔۔

سب کو دیکھ کے ثاقب کھڑا ہو گیا۔۔۔

وکیل کیوں آیا تھا یہاں کامران نے آگے بڑھ کے پوچھا اصل میں کامران اور عالیان نے جب وکیل کو دیکھا تو ان کی جان آدھی ہو گئی اور کامران سے رہا نہیں گیا اس لیے آگے بڑھ کے پوچھا۔۔۔

تم دونوں سے اپنی بہنوں کی جان چھڑوا کے رہوں گا میں۔۔۔

ثاقب کا اتنا کہنا تھا کے کامران اس پے ٹوٹ پڑا۔۔۔

اتنی ہمت تمہاری کے تم کومل کو مجھ سے جدا کرنے کا سوچو۔۔ تم اسے ساتھ لے آئے میں چُپ رہا اس سے زیادہ کچھ کیا تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

کامران کے تیور دیکھ کے ثاقب کو بھی غصہ آ گیا اور ان دونوں کی مارا ماری شروع ہو گئی۔۔۔

عالیان کامران کو پکڑنے گیا زاور نے ثاقب کو پکڑا کومل عالیہ اور زرنش بھی آوازیں سن کے کمرے سے نکل آئیں۔۔۔

بچوں کی یہ حالت دیکھ کے بڑے سب ایک دوسرے کو آفسوس سے دیکھنے لگے وہ سب آپس میں ایک دوسرے کو نہ جانے کیا کچھ کہ رہے تھے جب بڑوں کی برداشت سے باہر ہو گیا تو سب کو اپنے اپنے گھر جانے کا کہ دیا کامران کا غصہ ساتویں آسمان پر تھا وہ جاتے جاتے مڑا اور کومل کا ہاتھ پکڑ کے اسے ساتھ لے جانے لگا۔۔۔

ثاقب کا یہ دیکھ کے تو دماغ ہی گھوم گیا اس نے کامران کو مارنا شروع کر دیا کے وہ کومل کو چھوڑے لیکن کامران بھی ایک نمبر کا ڈھیٹھ ثابت ہوا وہ بھی ایک بات پر اڑا تھا کے کومل میری بیوی ہو میں اسے لے کے جاؤں گا۔۔۔

بہت مشکل سے عالیان نے کامران کو سمجھایا اور وہ تینوں دوبارہ عالیان کے گھر آ گئے۔۔۔

پورے گھر میں خاموشی چھا گئی۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے آپی سب آپس میں کتنا پیار کرتے تھے اور اب اس طرح لڑ رہے ہیں۔۔۔

زرنش نے عالیہ سے کہا جب کے کومل اور عالیہ طلاق کی بات سن کے خود بھی بہت پریشان تھیں۔۔۔

آپی کیا بھیا ہماری طلاق کروادیں گے۔۔۔عالیہ نے کومل سے پوچھا۔۔۔

عالیہ کی بات سن کے کومل کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔۔

عالیہ بھیا کو روکنا ہو گا وہ یہ سب کیا کر رہے ہیں۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے کومل نے عالیہ کا ہاتھ تھامتے کہا۔۔۔

آپی تو کیا بھیا میری بھی طلاق کروادیں گے۔۔۔اب کی بار زنش نے پوچھا۔۔۔

کومل اور عالیہ نے زرنش کو دیکھا جو پریشان تھی۔۔۔۔

تم کیا چاھتی ہو زرنش۔۔۔عالیہ نے پوچھا۔۔۔

آپی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔

میں زاور کو جانتی ہوں کسی اور سے شادی کرنے سے اچھا ہے میں ان کی بیوی رہوں ورنہ مما میری شادی کر دیں گی اور وہ پتا نہیں کیسا ہو۔۔

اور آپی میں نے سُنا ہے زندگی میں ہمیشہ ایک کا ہو کے رہنا چاھیئے تو آپی میں تو زاور کی ہو گئی ہوں نہ ...زرنش نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔

ہاں زرنش تم زاور کی ہو اور وہ بہت اچھا ہے بھیا نے اسے بھی بہت سزہ دی ہے..عالیہ نے کہا۔۔۔

آپی کب سب ٹھیک ہو گا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

زرنش رونے لگی تو عالیہ اور کومل اسے چُپ کرانے لگیں۔۔۔

پریشان تو وہ دونوں بھی بہت تھیں۔۔۔

•••••••••♡♡••••••••••♡♡•••••••♡♡••••••••••

میں اُس ثاقب کا منہ توڑ دوں گا اس کی ہمت کیسے ہوئی طلاق کا سوچنے کی بھی۔۔۔

بھیا وہ آپ سے بڑے ہیں۔۔۔عالیان نے یاد کروانا ضروری سمجھا۔۔۔

بڑا مائے فُٹ میں نے اس کی ایسی کی تیسی کر دینی ہے۔۔۔کامران کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

زاور چُپ ایک جگہ بیٹھا تھا۔۔۔

زاور تم کیوں چُپ ہو۔۔۔وہ تمہاری بھی طلاق کروانے کا ارادہ لے کے بیٹھا ہو گا۔۔۔کامران نے زاور سے کہا۔۔۔

جانتا ہوں آئے تھے میرے پاس بھی بھیا طلاق کے کاغذ لے کر۔۔۔

زاور نے ساری بات عالیان اور کامران کو بتائی تو وہ دونوں بہت حیران ہوئے کے ثاقب اس حد تک جا سکتا ہے۔۔۔

بہت غلط کیا ہے بھیا نے جو بھی تھا زاور ہمارا بھائی ہے اس طرح گُنڈے لانے کا مقصد بھیا کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا عالیان اور کامران نے ساتھ کہا۔۔۔

اُنہیں بہت غصہ آ رہا تھا کے ثاقب نے زاور کے لیے گُنڈے ہائیر کیے۔۔۔

یار مجھ سے اب برداشت نہیں ہو رہا.. کامران اُٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

بیٹھ جائیں بھیا۔۔زاور نے کامران کو واپس بیٹھا دیا۔۔۔

بھیا ہمیں سب سے پہلے اپنی بیویوں سے بات کرنی چاہئے۔۔۔زاور نے کچھ سوچتے کہا۔۔۔

بھیا زاور صحیح کہ رہا ہے۔۔۔عالیان نے بھی زاور کی سائیڈ لی۔۔۔

پر کیسے یار وہ ثاقب سانپ بن کے بیٹھا ہے کہیں چھوڑتا نہیں بہنوں کو اور ہمیں اندر نہیں جانے دیتا پتا نہیں یہ کرنا کیا چاہ رہا ہے۔۔۔

ملنا تو پڑیگا۔۔۔زاور نے کہا۔۔۔

میری پاس ایک آئیڈیا ہے۔۔۔

تیرے پاس ہمیشہ کوئی نہ کوئی فلاپ آئیڈیار ہتا ہے۔۔۔عالیان نے زاور کی طرف دیکھتے کہا۔۔۔

ہاں اب میری بات سُنو غور سے ثاقب بھائی آفس جائیں گے پیچھے سے ملنے چلیں گے۔۔۔

اچھا اور تمہیں یہ لگتا ہے کے وہ کوئی گارڈ نہیں چھوڑ کے جائیں گے۔۔عالیان نے کہا۔۔۔

گارڈ کو میں دیکھ لوں گا۔۔۔کل تیار رہنا زاور نے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے کامران فوراً مان گیا۔۔

جب وہ دونوں مان گئے تو عالیان نے بھی کہا..

ٹھیک ہے۔۔۔

•••••••♡♡•••••••♡♡•••••♡♡•••••♡♡••••••

دوسرے دن تینوں عابد صاحب کے گھر کے باہر چُھپ کے کھڑے تھے۔۔۔

جیسے ثاقب نکلا وہ تینوں گھر کے قریب آئے۔۔۔

وہاں ثاقب نے تین گارڈ کھڑے کر رکھے تھے۔۔۔

زاور ان گارڈز کے پاس گیا۔۔۔۔

تو گارڈز نے اُسے کہا آپکا اندر جانا منع ہے۔۔۔

زاور نے ہزار ہزار کی کتنی گڈیاں نکال کے گارڈز جے سامنے رکھیں۔

اب بھی منع ہے۔۔

ان دونوں گارڈز نے ایک دوسرے کو دیکھا اور اتنے پیسے دیکھ کے ان کی آنکھیں پھٹ گئیں۔۔۔

وہ دونوں پیسے لے کے ایک سائیڈ ہو گئے اور کہا..

سر جلدی آنا۔۔۔

زاور نے کامران اور عالیان کو بلایا اور وہ تینوں اندر داخل ہوئے۔۔۔

اندر داخل ہوتے ہی صائمہ سے ٹکراؤ ہوا۔۔۔

تم سب یہاں اگر ثاقب نے تم سب کو یہاں دیکھ لیا تو قیامت آجائے گی پلیز تم سب یہاں سے جاؤ۔۔۔

صائمہ کو پریشانی لاحق ہونے لگی۔۔۔

صائمہ ہم صرف مل کے چلے جائیں گے... کامران نے صاف کہا۔۔

پر کامران۔۔۔

کوئی پر نہیں ملنا ہے تو ہے بس بات ختم.. اپنے سب کام چھوڑ کے ہم یہاں صرف بات کرنے آئے ہیں اس لیے ہمیں مت روکو۔۔۔

کامران کہ کے اندر کا جانب بڑھ گیا اور عالیان اور زاور بھی اس کے پیچھے چل دیئے۔۔۔۔

۔جب وہ تینون اندر داخل ہوئے کومل الماری سے کپڑے نکال رہی تھی عالیہ اور زرنش سوئی ہوئیں تھیں۔۔

کامران عالیان اور زاور کو دیکھ کے کومل ڈر گئی۔۔۔اور وہیں جم گئی۔۔۔

کامران آگے بڑھا اور کومل کا ہاتھ پکڑ کے کہا۔۔

کومل مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے پلیز میری بات سُنو۔۔۔

کومل چُپ تھی۔۔

وہ اب بھی عالیان اور زاور کی طرف دیکھ رہی تھی جو عالیہ اور زرنش کے قریب پہنچ چُکے تھے۔۔۔

عالیان ہماری نیندیں حرام کر کے یہ لوگ کیسے آرام سے سوئیں ہیں۔۔۔زاور نے اپنا دل جلاتے کہا۔۔۔

عالیہ۔۔۔عالیان نے عالیہ کو آواز لگائی۔۔۔

عالیان کی آواز پر عالیہ کے ساتھ ساتھ زرنش بھی اُٹھ گئی۔۔۔

اور ان سب کو دیکھ کے حیران ہوئیں اور فوراً اُٹھ بیٹھیں۔۔۔

کومل بھی عالیہ اور زرنش کے پاس آ کے کھڑی ہو گئی۔۔۔

وہ تینوں بھی ساتھ کھڑے ہو گئے۔۔

ہم سب تم سب سے کچھ بات کرنا چاھتے ہیں سکون سے ہماری بات سُن لو ایک بار۔۔۔

وہ تینوں چُپ تھیں۔۔۔

اسے پہلے کامران کچھ کہتا صائمہ عابد صاحب اور ثمینہ بیگم کو وہیں لے آئی۔۔۔

انہیں دیکھ کے سب ان کی طرف لپکے۔۔۔

چچا پلیز ایک بار ہمیں بات کرنے دیں۔۔۔

عابد صاحب علید گی کے حق میں کبھی بھی نہیں تھے اس لیے انہوں نے کامران اور عالیان کو کومل اور عالیہ کے ساتھ بات کرنے کی اجازت دی اور سب کو کمرے سے باہر آنے کا کہا۔۔۔

عالیان اور کامران نے زاور کو دکھ بھری نظروں سے دیکھا۔۔۔اور سب باہر آ گئے۔۔۔

اور سب ایک ساتھ کھڑے تھے زاور صرف زرنش کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور زرنش بھی زاور کو دیکھ رہی تھی بار بار۔۔۔

••••♡♡••••••♡♡••••♡♡•••••♡♡••••••••

کامران بھائی پہلے آپ بات کریں میں عالیہ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔عالیان نے عالیہ کو نظر میں رکھتے کہا۔۔

کومل میں سچ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں یار مانتا ہوں مجھ سے بہت غلطیاں ہوئیں ہیں پر پلیز مجھے اتنی بڑی سزہ مت دو میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔

عالیہ اور عالیان بھی کامران کی بات سُن رہے تھے۔۔۔

کومل کے دل کو کچھ ہوا وہ بھی کامران کو بہت چاھتی تھی علید گی کا تو وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

کومل چُپ کیوں ہو پلیز کچھ کہو۔۔۔

کامران بھیا کو مناؤ۔۔۔ کومل نے آنسو صاف کرتے کہا۔۔۔

کامران نے کومل کی طرف دیکھا اور اُس کا مطلب سمجھتے کہا۔۔۔

بھیا کسی کی نہیں سُن رہے پلیز تم بات کرو۔۔۔ میں کچھ غلط نہیں کرنا چاھتا اب۔۔۔۔

کومل چُپ رہی۔۔

کومل کچھ کہو۔۔ کامران تڑپ رہا تھا۔۔۔

میں بھیا سے کچھ نہیں کہ سکتی کامران۔۔۔۔ کومل نے کہا۔۔۔

کومل تم میرے ساتھ رہنا چاھتی ہو نہ۔۔۔ کامران نے پوچھا۔۔

کومل نے تڑپ کے کامران کو دیکھا لیکن کچھ کہا نہیں۔۔۔

ٹھیک ہے میں سمجھ گیا اب دنیا کی کوئی بھی طاقت تمہیں مجھ سے جدا نہیں کر سکتی... کامران کہ کے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

کومل بھی اس کے پیچھے باہر نکل گئی۔۔۔

ان دونوں کے جاتے ہی عالیان عالیہ کی جانب بڑھا اور اس نے عالیہ کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔۔۔

عالیہ میں نہیں جانتا کے میں تم سے کیا کہوں لیکن بس اتنا کہنا چاھتا ہوں مجھے تم سے پیار ہو گیا اس کے بعد جو تم نے میرے نام سب کے سامنے کہا مجھ سے برداشت نہیں ہوا میں چاھتا تھا تمہیں اس بات کا احساس ہو کے تم نے غلط کیا ہے لیکن شاید اس چکر میں میں خود غلط کر بیٹھا۔۔۔ ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔۔۔

عالیان کہ کے جانے لگا جب عالیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

عالیان آئم سوری مجھے معاف کر دیں آپ سے زیادہ غلط میں ہوں میں اپنی انا میں صحیح غلط تک بھول گئی۔

عالیہ کی بات پر عالیان پلٹا اور اس نے عالیہ کو اپنے گلے سے لگا لیا۔۔۔

عالیہ کے لیے یہ بلکل نیا تھا کیونکہ اس سے پہلے عالیان نے کبھی اُسے اس طرح نہیں چُھوا تھا۔۔۔

عالیہ ایک دم کنفیوژ ہو گئی۔۔۔۔

عالیان اس کی حالت کا مزہ لیتے گرفت مزید تیز کرتا گیا۔۔۔

عالیان۔۔۔عالیہ نے ہلکے سے آواز دی۔۔۔

جی عالیان کی جان۔۔۔عالیان کو بھی خوب مزہ آرہا تھا عالیہ کی حالت پے۔۔۔

عالیان مجھے چھوڑیں۔۔عالیہ خود کو چھڑانے لگی۔۔۔

عالیان نے عالیہ خود سے الگ کیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے کہا۔۔۔

کیا بات ہے عالیہ تمہیں میرا پاس آنا اچھا نہیں لگا۔۔۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے عالیہ نے فوراً کہا۔۔۔

عالیہ کی بات سن کے عالیان نے ہنسی دباتے کہا۔۔۔۔

مطلب تمہیں اچھا لگتا ہے۔۔۔۔

عالیان کی بات پر عالیہ نے کنفیوژ ہو کے عالیان کو دیکھا۔۔۔

وہ۔۔۔۔عالیہ کے ہونٹ لڑکھڑانے لگے۔۔۔۔

عالیہ تم نے مجھے معاف کر دیا نہ۔۔۔۔عالیان نے عالیہ کی طرف جُھکتے کہا۔۔۔۔

عا۔۔۔عالیان آپ اتنا پاس کیوں آرہے ہیں۔۔۔عالیہ سچ میں آج عالیان کی نزدیکی سے پریشان ہو رہی تھی کیونکہ یہ سب بہت اچانک تھا۔۔

ہاہاہا اچھا ابھی نہیں آتا پر گھر لے جاؤں پھر نہیں رُکوں گا۔۔۔

عالیان کی بات پر عالیہ نے شرم سے نظریں جھکا لیں۔۔۔

عالیان نے عالیہ کے رخسار تھپتھپائے اور کہا۔۔۔

میں بہت جلد تمہیں لینے آؤں گا۔۔ تیار رہنا۔۔۔

پر عالیان بھیا۔۔۔عالیہ نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

بھیا کو بھی راضی کر لیں گے۔۔۔عالیان نے اس کے رخسار پر بوسہ دیتے کہا۔۔۔

عالیہ مزید کنفیوژ ہو گئی۔۔۔

پر عالیان بھیا نہیں مان رہے۔۔۔عالیہ نے اپنی کنفیوژن چھپاتے کہا۔۔۔

عالیان جو جا رہا تھا رُکا اور عالیہ کے دوسرے رخسار پر بوسہ دیا اور کہا۔۔۔

راضی کر لیں گے ہم پریشان مت ہو۔۔

کہ کے عالیان واپس چلا گیا اور عالیہ اپنے گالوں پر عالیان کا لمس محسوس کرنے لگی۔۔۔۔۔

جب عالیان باہر آیا تو کامران اور زاور ساتھ کھڑے تھے۔۔زرنش کومل کے ساتھ کھڑی تھی۔۔

کامران اور عالیان نے زاور کو اشارہ کیا اور عابد صاحب اور ثمینہ بیگم کو اپنے ساتھ لے گئے۔۔۔

زرنش بھی کومل اور عالیہ کے ساتھ کمرے میں چلی گئی زاور بھی ان تینوں کے پیچھے گیا۔۔

اندر جا کے زاور نے کہا..

مجھے زرنش سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے۔۔۔

زاور کی بات سن کے زرنش نے فوراً کہا۔۔۔

اکیلے میں کیوں۔۔۔

زرنش کا ڈر دیکھ کے پہلے تو زاور کو ہنسی آئی پھر کہا۔۔

ہم میاں بیوی ہیں نہ اور میاں سب کے سامنے نہیں بولتے۔۔۔

زاور کی بات سمجھ کے کومل اور عالیہ بھی ہنس کے کمرے سے باہر جانے لگیں..

جلدی کر لینا بات ہم باہر کھڑے ہیں۔۔۔

کومل اور عالیہ کہ کے جانے لگیں جب زرنش ان کے پیچھے لپکی۔۔

نہیں آپی انکے ساتھ اکیلے نا چھوڑ کے جاؤ۔۔۔۔

زرنش بات کر لو کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

عالیہ نے سخت لہجے میں کہا تو زرنش رُک گئی۔۔

عالیہ اور کومل باہر چلیں گئیں تو زاور زرنش کے پاس آیا۔۔۔

ادھر آؤ جان من... زاور نے زرنش کو اپنے حصار میں لیتے کہا۔۔۔

پلیز چھوڑ دیں مجھے اس لیے میں اکیلے میں بات نہیں کرتی۔۔۔

ہاہاہا اچھا اتنا وقت مجھ سے دور رہی ہو میں گلے بھی نا لگوں۔۔۔زاور نے معصومیت سے کہا۔۔۔

پر زاور مجھے یہ سب اچھا نہیں لگتا مجھے عجیب لگتا ہے۔۔۔

کوئی بات نہیں میری جان روز کیا کرو پھر عجیب نہیں لگے گا۔۔۔

زاور کی بات پر زرنش کا منہ کھل گیا۔۔۔

اچھا سنو تم سے بات کرنی ہے۔۔۔زاور نے زرنش کو بیڈ پر بیٹھاتے کہا۔۔۔

کیابات زرنش نے پوچھا۔۔۔

زرنش میں تم سے شادی کرنا چاھتا ہوں۔۔۔میں مما پاپا کو بھیجوں گا تم منع مت کرنا۔۔۔

میں نے آپ سے شادی نہیں کرنی۔۔۔زرنش نے کہا۔۔

کیوں کیا میں اچھا نہیں۔۔۔ایک دن شادی کرو گی نہ تو مجھ سے کرلو میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا جو تم کہو گی کرونگا۔۔۔زاور نے زرنش کو دیکھتے کہا۔۔۔

مجھے لنڈن نہیں جانا۔۔۔زرنش نے بس اتنا کہا۔۔۔

بس اتنا ہی نہ ٹھیک ہے ہم لنڈن نہیں جائیں گے۔۔۔اب کرو گی شادی۔۔۔

زرنش سوچ میں پڑ گئی۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو...زاور نے زرنش کے آگے ہاتھ ہلایا۔۔۔

بھیا نہیں مانیں گے۔۔۔زرنش نے پریشانی سے کہا۔۔۔

تمہارے بھیا کی تو۔۔۔۔

کیا کہا۔۔۔

اسے پہلے زاور کچھ کہتا زرنش اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

اووو میرا مطلب تمہارے بھیا نہ بہت اچھے بھیا ہیں راضی کریں گے انہیں۔۔۔

زاور کی بات پر زرنش دوبارہ بیٹھ گئی۔۔۔

کیسے۔۔۔۔؟؟؟؟زرنش نے سوچتے کہا۔۔۔۔

اور۔۔۔اگر بھیا نہ مانے تو۔۔۔

تو جان من تمہیں اُٹھا کے لے جاؤں گا۔۔۔

زاور کے جواب پر زرنش تلملا کر رہ گئی۔۔۔

ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔زرنش نے فوراً کہا۔۔۔

مجھے چیلینج کر رہی ہو وہ بھی زاور احمد کو؟؟؟؟؟؟زاور نے خود کی طرف اشارہ کرتے کہا۔۔۔

اگر میں چاھوں نہ میڈم تمہیں ابھی کے ابھی اُٹھا کے لے جاؤں اور میرا کوئی کچھ کر بھی نہیں سکتا سوائے خدا کی ذات کے۔۔۔

زاور کی بات پر زرنش خوفزدہ ہو گئی۔۔۔

اچھا نہ ڈرو مت نہیں کرتا کچھ۔۔۔

زرنش کو خوفزدہ دیکھ کے زاور نے زرنش کے گال تھپتھپاتے کہا۔۔۔

زرنش نے نظریں جھکا لیں۔۔۔

آئس کریم کھاؤ گی۔۔۔زاور نے زرنش کا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کی۔۔۔

نہیں آپ جاؤ بس میں ناراض ہوں۔۔۔زرنش نے منہ دوسری سائیڈ کرتے کہا۔۔۔

زاور نے اپنی مسکراھٹ دبائی اور زرنش کے چھرے کو اپنی طرف کرتے اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا جوڑتے کہا۔۔۔

ناراض نہیں ہوتے شوہر سے۔۔۔

زاور کی اس حرکت پر زرنش کی دھڑکنیں بڑھ گئیں سانسیں تیز ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

زرنش نے خود کو الگ کرنا چاھا لیکن زاور نے اُس کو کرنے نہیں دیا۔۔۔

نہیں آج نہیں۔۔۔زاور نے کہتے زرنش کے لبوں پر اپنی انگلی رکھی۔۔۔

زرنش نے اپنے ہونٹ اندر کی جانب کر لیے۔۔

زرنش کی اس حرکت پر زاور کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔

زرنش۔۔۔۔زاور نے اسے دھیرے سے پکارا۔۔۔

زرنش پہلے بہت کنفیوژ تھی۔۔

ج۔۔جی۔۔۔۔زرنش کے ہونٹ لڑکھڑانے لگے۔۔۔

پلیز آج مجھے پیار کرنے دو ایک بار۔۔۔

زاور کی بات سن کے زرنش نے ایک دم زاور کو دھکا دیا۔۔۔

زرنش کے دھکے پر زاور نے حیرت سے زرنش کو دیکھا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔زاور نے پوچھا۔۔۔

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔۔۔زرنش نے رُکتے رُکتے کہا۔۔۔

ہونٹوں سے جان من۔۔۔

زاور کے جواب پر زرنش اُسے پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی۔۔۔

اچھا ایک بار پیار کرنے دو پلیز۔۔۔

زاور نے دوبارہ زرنش کو پکڑ لیا۔۔۔

چھوڑیں مجھے ورنہ میں بھیا کو کہوں گی راضی نہ ہوں۔۔۔زرنش نے اپنی جان چھڑانی چاہی۔۔۔۔

اچھا اور پتا ہے پھر کیا ہو گا۔۔۔زاور نے زرنش ے لبوں پر انگلی پھیرتے کہا۔۔۔

کیا ہو گا۔۔۔زرنش نے پوچھا

میں تمہارے بھیا کو لاقب بھی کروا سکتا ہوں میری بیوی جو دور رکھنے کے جرم میں۔۔۔

زاور کی بات پر زرنش خوفزدہ سی اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

ک۔۔کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔زرنش کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

ارے میں مزاق کر رہا ہوں میری جان۔۔۔زاور نے زرنش کا چھرا اپنے ہاتھوں میں لیتے کہا۔۔

زرنش نے اسے دور دھکا دیا اور نکل کے باہر بھاگ گئی۔۔۔

زاور بھی ہنستا باہر نکلا کومل اور عالیہ زرنش کے موڈ سے سمجھ گئیں تھیں کے زاور نے کوئی گڑبڑ کر دی ہے۔۔۔

ان دونوں نے زاور کو غصے سے دیکھا تو زاور نے ہنس کے اپنا سر کُھجایا اور سوری کہتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔

جب سے یہ تینوں وہاں سے بات کر کے آئے تھے کافی حد تک ریلیکس اور خوش تھے لیکن وہ نہیں جانتے تھے کے یہ خوشی کچھ ہی پل کی تھی۔۔۔

•••••••♡♡•••••••••♡♡••••••♡♡•••••♡♡••••••

ثاقب جب گھر آیا اُسے سب پتا چل گیا اور اُس نے ایک فیصلہ کیا لیکن اُس فیصلے کا اُس نے گھر میں نہیں بتایا۔۔۔

وہ بہنوں کے کمرے میں آیا اور ان سب سے سامان پیک کرنے کا کہا۔۔۔

پر بھیا ہم سب کہاں جا رہے ہیں۔۔۔عالیہ نے پوچھا۔۔۔

تم سب کو مجھ پر بھروسہ نہیں۔۔۔ثاقب نے سب کو دیکھتے کہا۔۔۔

ہے بھیا۔۔۔سب نے ساتھ کہا۔۔۔

تو پھر چلو میرے ساتھ اور جیسا میں کہوں ویسا ہی کرنا۔۔۔

ثاقب کی بات پر سب چُپ ہو گئیں اور پیکنگ کرنے لگیں۔۔۔

•••••••••♡♡••••••••♡♡••••••••♡♡•••••••♡♡•••••••

بہت غلط کر رہے ہو تم یہ ثاقب۔۔۔

عابد صاحب کی بحث چِھڑی ہوئی تھی۔۔۔

بابا میں بلکل ٹھیک کر رہا ہوں اور آپ سب کو بھی میرا ساتھ دینا چاھئے نہ کے ان کا۔۔۔

بیٹا مانتا ہوں ان سے غلطی ہوئی ہے لیکن وہ معافی مانگ رہے ہیں اور کیا کریں وہ سب۔۔۔۔

بابا آپ بس مجھے وہ کرنے دیں جو میں کر رہا ہوں سب ٹھیک ہو جائیگا میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں۔۔۔

ثاقب نے عابد صاحب کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔۔

بیٹا اپنی بہنوں کی خوشیوں کا بھی خیال رکھنا کچھ غلط مت کرنا۔۔۔

آپ بے فکر رہیں بابا میں کچھ غلط نہیں کروں گا۔۔۔

ثاقب نے عابد صاحب کو یقین دلایا اور تینوں بہنوں کو لے کے گھر سے روانہ ہو گیا۔۔۔

•••••••••♡♡••••••♡♡•••••♡♡••••••♡♡••••••

کافی دیر سفر کرنے کے بعد گاڑی ایک بنگلے کے باہر رُکی واچ مین نے گیٹ کھولا اور گاڑی اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

گاڑی کے رُکتے ثاقب نے سب کو اندر چلنے کا کہا۔۔۔

سب بہت حیران تھیں۔۔۔

پر بھائی کے کہنے پر سب اندر کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔۔

اندر جا کے سب ایک دوسرے کو دیکھ رہیں تھیں جب ثاقب نے کہا۔۔۔

آج سے تم تینوں یہاں رہو گی۔۔۔۔

ثاقب کی بات پر تینوں نے ثاقب کو بے یقینی سے دیکھا۔۔۔۔

کیوں بھیا۔۔۔زرنش نے آگے بڑھ کے پوچھا۔۔۔

کیونکہ میں کہ رہا ہوں گڑیا۔۔۔

کیا اتنا کافی نہیں اور میں تم تینوں کو اس یقین کے ساتھ یہاں چھوڑ کے جاؤ گا کے تم میں سے کوئی بھی کامران عالیان اور زاور سے رابطہ نہ کرے۔۔۔۔

ثاقب کی بات پر سب پر حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔۔۔۔

بھیا آپ ہمیں قیدی بنا رہے ہیں۔۔۔ عالیہ نے نم آنکھوں سے پوچھا۔۔۔

نہیں بیٹا بلکل بھی نہیں بس کچھ دن کے لیے ان تینوں کو سبق سیکھا دوں تم سب کو یہاں سے لے جاؤ گا۔۔۔۔

بھیا پر وہ معافی مانگ چُکے ہیں بہت بار۔۔۔۔ کومل نے التجا کی۔۔۔۔

اتنی آسانی سے معافی نہیں ملے گی نہ بیٹا۔۔۔۔

ثاقب نے اتنا کہا اور تینوں کے سر پر ہاتھ رکھ کے گھر کے لیے روانہ ہو گیا۔۔

اور وہاں کچھ میڈ اور گارڈس چھوڑ کے گیا۔۔۔۔

••••••••••♡♡••••••••••♡♡••••••••♡♡••••••••••♡♡••••••••••

بہت بُرا کیا ثاقب بھائی آپ نے اس کا انجام اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

ان تینوں کو جب پتا چلا کے ثاقب نے تینوں بہنوں کو کہیں غایب کر دیا ہے تو سب کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔۔

اب تک میں لحاظ میں چُپ تھا لیکن اب بہت ہو گیا۔۔۔۔ اب میں چُپ نہیں رہوں گا۔۔۔۔ زاور نے انتہائی غصے سے کہا۔۔۔۔

کیا کرو گے تم... عالیان نے پوچھا۔۔۔۔

جو بھی کروں گا لیکن اب بھیا کی راتوں کی نیندیں نہ اڑائیں تو میرا نام بھی زاور احمد نہیں۔۔۔ بھیا اپنے اس فیصلے پر اب کتنا پچھتاتے ہیں بس یہ دیکھنا اب تم لوگ۔۔۔

یہ کہ کے زاور رُکا نہیں چلا گیا۔۔۔

اب یہ کیا کریگا۔۔۔عالیان کو فکر لاحق ہو گئی وہ جانتا تھا زاور اب ضد میں آ گیا ہے اب وہ کسی کی نہیں سُنے گا۔۔۔

•••••••••♡♡••••••••••♡♡•••••••••♡♡•••••••••♡♡••••••••••

پتا کرو ہر کال ٹریس کرو کچھ بھی کرو مجھے کل تک زرنش کا پتا چاھیئے ورنہ کسی کو نہیں چھوڑونگا۔۔۔۔

زاور کسی کو فون پر دھمکاں دے رہا تھا۔۔

جی سر آپکو کل تک پتا مل جائیگا۔۔۔۔

او کے ڈو فاسٹ کہ کے زاور نے کال کاٹ دی اور ہنسنے لگا۔۔۔۔

اب بتاتا ہوں آپکو زاور کیا ہے جب تک مجھ سے آپ اُلجھ رہے تھے تب تک میں نے برداشت کیا لیکن آج آپ نے زرنش کو مجھ سے دور بھیج دیا اس کے لیے کوئی معافی نہیں۔۔۔

زاور کا غصے سے برا حال تھا وہ کمرے میں چکر کاٹ رہا تھا۔۔

•••••••♡♡•••••••••♡♡•••••••••♡♡•••••••••♡♡••••••••••

عالیان میں بتا رہا ہوں اب یہ ثاقب بھائی مجھ سے بہت بُری مار کھائیں گے۔۔۔وہاں کامران کا غصہ کنٹرول نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

بھیا کیا ہو گیا ہے وہ ہمارے بڑے بھائی ہیں۔۔۔۔عالیان ہر جگہ بس سب کو سمجھا ہی رہا تھا حلانکے غصہ تو عالیان کو بھی بہت آ رہا تھا لیکن وہ کچھ غلط نہیں کرنا چاھتا تھا۔۔۔۔

بڑے بھائی ایسے ہوتے ہیں۔۔۔کامران نے مزید غصے سے کہا۔۔۔۔

بھیا پتا نہیں ایک تو یہ پاگل زاور کیا کریگا لگتا ہے ضرور کچھ اُلٹا کرنے والا ہے۔۔۔۔

اچھا کریگا جو بھی کریگا۔۔۔ثاقب کو یہی سبق سیکھا سکتا ہے۔۔۔کامران نے جل کے کہا۔۔۔۔

جب تک زاور بھی انکے پاس آ گیا۔۔۔

یار کہاں تھازاور کو ریلیکس دیکھ کے عالیان اور کامران دونوں حیران ہوئے۔۔۔۔

یہیں تھازاور نے بیٹھتے سکون سے جواب دیا۔۔۔۔

تو اتنا سکون میں عالیان نے اسے حیرت سے دیکھتے کہا۔۔۔

ہاں کیوں۔۔۔

کیا کرنے والا ہے۔۔۔عالیان نے زاور سے پوچھا۔۔۔

کل پتا چل جائیگا سالے صاحب کو۔۔۔۔

زاور کے چہرے پر مسکراھٹ دیکھ کے عالیان سمجھ گیازاور ضرور کچھ بڑا کرنے والا ہے اور اب وہ کسی کی سُنے گا بھی نہیں اس لیے وہ بھی چُپ ہو گیا۔۔۔

•••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••

سر پتا چل گیا ہے۔۔۔

زاور سویا ہوا تھاتب اسے کسی کی کال آئی۔۔۔۔

او کے ایڈریس بھیجو مجھے۔۔۔

کہ کے زاور نے کال کاٹ دی۔۔۔

زاور اسی وقت مطلوبہ ایڈریس پر گیا۔۔۔

اس وقت رات کے 2 بجے تھے۔۔۔

زاور اور اس کے ساتھ کچھ گارڈز تھے۔۔۔

وہ لوگ جیسے مین گیٹ کے پاس پہنچے۔۔۔

وہاں ثاقب کے کچھ گارڈز کھڑے تھے۔۔۔

زاور نے سب جو کچھ مفاصلے پر روکا اور خود ایک گارڈ کو سمجھاتا اس کے ساتھ آگے بڑھا۔۔۔

گیٹ کے پاس پہنچتے ہی ان دونوں نے ماسک پہن لیے اور ایک اِسپرے کیا۔۔۔

اس اِسپرے کی وجہ سے ثاقب کے سب گارڈز بے ہوش ہو گئے۔۔۔

تب زاور کے اشارے سے جو گارڈز پیچھے کھڑے تھے وہ بھی آگے آ گئے۔۔۔

تم لوگ یہیں رو کو اور گاڑی تیار رکھو میں آتا ہوں۔۔۔

زاور آہستہ آہستہ اندر داخل ہوا۔۔۔

تین کمرے دیکھنے کے بعد ایک کمرے میں اسے عالیہ اور کومل سوئی ہوئی نظر آئیں۔۔۔

زرنش کہاں ہے زاور زرنش کو ڈھونڈنے لگا۔۔۔

اور اسے زیادہ ڈھونڈنا نہیں پڑا۔۔۔

زرنش کچن میں پانی پی رہی تھی۔۔۔

زاور کچن میں گیا زرنش کی پشت تھی زاور جی طرف لیکن اتنی رات میں کسی کا سایہ دیکھ کے زرنش ڈر گئی۔۔۔

ابھی وہ مُڑتی اُسے پہلے زاور نے اس کی ناک پر رومال رکھ کے اُسے ہوش کی دنیا سے بیگانہ کر دیا۔۔۔اور اپنے ساتھ لے کر باہر آ گیا جہاں سب پہلے سے تیار کھڑے تھے زاور کو دیکھ کے گارڈ نے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔۔

زاور نے بہت احتیاط سے زرنش کو بیک سیٹ ہر لیٹایا اور خود اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

صبح جب عالیہ کی آنکھ کھلی زرنش کو اپنی جگہ پر نہ دیکھ کے وہ سمجھی زرنش نماز پڑھنے گئی ہو گی۔۔۔

وہ نماز پڑھ کے دوبارہ لیٹ گئی کچھ دیر تک انتظار کرتی رہی لیکن زرنش نہیں آئی عالیہ کو لگا وہ قرآن پاک پڑھ رہی ہو گی کیونکہ وہ روز پڑھتی تھی۔۔۔

مزید کچھ دیر گذرنے کے بعد عالیہ زرنش کو ڈھونڈنے لگی اب اُسے پریشانی ہو رہی تھی.۔۔۔۔

زرنش۔۔۔۔

زرنش۔۔۔۔

عالیہ پورے گھر میں پاگلوں کی طرح زرنش کو ڈھونڈ رہی تھی جب زرنش کہیں نہیں ملی تو وہ بھاگتی کومل کے پاس آئی۔۔۔

آپی آپی۔۔۔عالیہ کی آواز لڑکھڑا رہی تھی اور ساتھ میں عالیہ رو بھی رہی تھی کومل ڈر کے اُٹھ بیٹھی۔۔۔

کیا ہوا عالیہ تمہیں۔۔۔

آپی زرنش پورے گھر میں کہیں بھی نہیں ہے۔۔۔کہ کے عالیہ رونے لگی۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے عالیہ یہیں کہیں ہو گی پریشان مت ہو۔۔۔کومل نے عالیہ کو دلاسہ دیا۔۔۔

آپی پورا گھر دیکھ لیا ہے کہیں نہیں ہے۔۔۔عالیہ پھر رونے لگی۔۔۔

گھر میں سے کہاں جائیگی۔۔۔اور ہمیں تو یہ بھی نہیں پتا کے ہم کہاں ہیں تو زرنش کہاں جائیگی یہیں ہو گی آؤ ڈھونڈتے ہیں۔۔۔۔

کومل اور عالیہ دونوں زرنش کو ڈھونڈنے لگیں کتنی دیر تک ڈھونڈنے کے بعد بھی زرنش انہیں نہیں ملی تو اب کومل بھی بہت پریشان ہو گئی۔۔۔

عالیہ زرنش یہاں سے کہاں جا سکتی ہے۔۔۔اب تو کومل کا بھی دماغ کام کرنا چھوڑ گیا تھا۔۔۔

آپی پتا نہیں کہاں چلی گئی ہے عالیہ بری طرح رو رہی تھی۔۔۔

بھیا کو بتاتے ہیں کومل نے ثاقب کو کال ملائی۔۔۔

ثاقب آفس کے لیے تیار کھڑا تھا اور عابد صاحب اور ثمینہ بیگم اُسے پھر سے سمجھا رہے تھے جب اُس کا فون بجا۔۔۔

ہاں کومل۔۔۔ثاقب نے کومل کی کال اُٹھاتے کہا۔۔۔

بھیازرنش کہیں نہیں مل رہی... کومل نے روتے روتے بتایا۔۔۔۔

کیا کیوں نہیں مل رہی وہیں ہو گی ڈھونڈو میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔

ثاقب وہاں سے نکلنے لگا جب ثمینہ بیگم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

کیا ہوا ثاقب کون نہیں مل رہا۔۔۔

ثاقب چپ رہا وہ کیسے بتاتا جن کا محافظ بن نے اُنہیں سب سے دور چھوڑ آیا تھا وہ گھر کے سوا اور کہیں محفوظ نہیں تھیں۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہی ہوں ثاقب۔۔۔ثمینہ بیگم ڈھاڑیں۔۔۔۔

ممازرنش نہیں مل رہی۔۔۔

ثاقب کا اتنا کہنا تھا کے ثمینہ بیگم کا ہاتھ اُٹھا اور ثاقب کے گالوں پر نشان چھوڑ گیا۔۔۔

اس لیے لے گئے تھے انہیں سب سے دور ایک دن نہیں ہوا زرنش لاپتہ تمہیں سمجھا سمجھا کے تھک گئے گھر سے محفوظ جگہ اور کوئی نہیں لیکن تمہیں اپنی اَنا کے آگے کچھ نظر نہیں آیا۔۔۔اپنے ہاتھوں سے اپنی بہنوں کے گھر تباہ کرنے پر تُلے ہو۔۔۔

کتنی بار ان لڑکوں نے معافی مانگی لیکن تمہارے تو مزاج ہی نہیں ملتے کسی سے اب جا کے ڈھونڈو زرنش کو اگر زرنش کو کچھ ہوا میں تمہیں زندگی بھر معاف نہیں کرون گی۔۔۔

مما کی باتیں سُن کے ثاقب کو واقعے میں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔۔۔

وہ فوراً وہاں پہنچا ہر جگہ ڈھونڈنے کے بعد بھی زرنش کسی کو نہیں ملی ثاقب کومل اور عالیہ کو لے کے گھر واپس آ گیا اور اُنہیں چھوڑ کے زرنش کی تلاش میں نکل گیا۔۔۔

•••••••♡♡•••••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡••••••••••

زرنش کی گمشدگی کا سُن کے عالیان اور کامران کو پہلا شک زاور پے ہی گیا۔۔۔

لیکن وہ لوگ چُپ تھے کیونکہ وہ جانتے تھے زرنش زاور کی بیوی ہے اور وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائیگا۔۔۔

پورا گھر پریشان تھا زاور بھی سب کے ساتھ تھا۔۔۔

زاور عالیان کے ساتھ کھڑا تھا جب ثاقب نے آکے زاور کا گریبان پکڑ لیا۔۔۔

سیدھی طرح بتاؤ زرنش کہاں ہے میں جانتا ہوں یہ کام تمہارے سواء اور کسی کا نہیں۔۔۔

ثاقب کی اس حرکت پر سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔۔۔۔

ثاقب چھوڑو اسے وہ کیوں زرنش کو غایب کریگا۔۔۔۔

صبا بیگم نے ثاقب کے ہاتھ زاور کے گریبان سے ہٹائے۔۔۔۔۔

آپ سب کو اس کی اصلیت نہیں پتا تبھی ایسا کہہ رہے ہیں۔۔۔

چھوڑو زاور کو ثاقب پتا نہیں تم سب بھایوں کے دشمن کیوں بن بیٹھے ہو۔۔۔اب کی بار عابد صاحب نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

ثاقب زاور کو چھوڑ تا باہر نکل گیا۔۔۔۔

••••••••♡♡•••••••♡♡•••••••••♡♡•••••••♡♡••••••••

زرنش کو ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک بہت خوبصورت کمرے میں پایا جس کی ہر چیز کو نفاست سے سجایا گیا تھا۔۔۔

زرنش فوراً دروازے کی جانب بھاگی اور زور زور سے بجانے لگی۔۔۔

کھولو کون ہے یہاں۔۔۔

کون لایا ہے مجھے یہاں۔۔

کیوں لایا گیا ہے مجھے یہاں۔۔۔

پلیز کوئی تو دروازہ کھولو پلیز۔۔۔۔

زرنش مسلسل اپنے منہ بولے جا رہی تھی جب دروازہ کھلا اور دو صحت مند عورتیں اندر داخل ہوئیں اور دروازہ واپس بند کر دیا ان میں سے ایک کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی دوسری کے ہاتھ میں جوس تھے۔۔۔۔

انہوں نے احتیاط سے کھانے کا سامان ٹیبل پر رکھا اور زرنش کو کھانے کا کہا۔۔۔

زرنش جو ان کی حرکات دیکھ رہی تھی ایک دم ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔۔

کون ہو تم لوگ اور مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔۔

زرنش نے ان دونوں عورتوں سے پوچھا جو اس کے سامنے کھڑیں تھیں۔۔۔

آپکو جو بھی پوچھنا ہے رات میں سر آئیں گے ان سے پوچھ لیجئیگا اس وقت آپ پلیز کھانا کھالیں ورنہ سر ہم پر ناراض ہوں گے۔۔۔

کون سر کون لایا ہے مجھے یہاں۔۔۔زرنش کو ڈر لگنے لگا۔۔

ہم کچھ نہیں جانتے آپ سر سے ہو چھ لینا۔۔۔ابھی آپ کھانا کھائیں۔۔۔

نہیں کھانا دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔

وہ دونوں باہر چلیں گئیں اور دروازہ باہر سے لاک کر دیا۔۔۔

••••••••♡♡••••••♡♡••••••••♡♡••••••♡♡•••••••••

رات میں ثاقب واپس آیا لیکن زرنش کا کہیں کچھ پتا نہیں تھا۔۔۔

ثمینہ بیگم صائمہ کومل عالیہ سب ساتھ بیٹھیں تھیں۔۔۔

عابد صاحب ساجد صاحب اور آحسان صاحب تینوں ساتھ بیٹھے تھے عالیان اور کامران بھی اس وقت واپس آئے تھے زاور گھر ہی تھا۔۔۔

سب عابد صاحب کے گھر جمع تھے زاور جان بوج کے گھر سے نہیں نکلا کیونکہ وہ جانتا تھا ثاقب کو اس، پر شک ہے اور وہ اس، کا پیچھا کریگا۔۔۔

آدھی رات کو زاور واش روم گیا اور اس نے وہاں کال کی۔۔۔

کھانا کھایا زرنش نے۔۔۔

نہیں سر وہ روئے جا رہی ہیں۔۔۔

شٹ یار اچھا تم اسے فون دو۔۔۔

جی سر کہ کے وہ فون کمرے میں لے گئی۔۔۔۔

یہ لیں بات کریں۔۔۔

عورت نے زرنش کو فون پکڑایا اور خود دروازے کے پاس، جا کے کھڑی ہو گئی۔۔۔

کون ہے۔۔۔زرنش نے فون اُٹھاتے کہا۔۔۔۔

زرنش میں ہوں زاور۔۔۔

زاور، کی آواز سُن کے زرنش کو تسلی ہوئی۔۔۔

زاور مجھے کسی نے اغوا کر لیا ہے پلیز مجھے چُھڑا لیں۔۔۔

زرنش میری بات غور سے سُنو وہ لوگ بہت خطرناک ہیں ابھی وہ جیسا کہیں ویسا کرو میں دو دن تک تمہارے پاس آجاؤ گا۔۔۔ابھی تم کھانا کھاؤ ورنہ ہم سب سے لڑیں گے کیسے۔۔۔

لیکن لڑیں گے کیوں۔۔۔

بھاگنے کے لیے لڑنا پڑیگا نہ اب تم جلدی سے کھانا کھاؤ جو عورت تمہیں فون دے گئی ہے وہ میں نے ہی بھیجی ہے تمہاری حفاظت کے لیے اس لیے وہ جیسا کہے ویسا کرنا۔۔۔

پر آپکو کیسے پتا یہ مجھے اغواء کریں گے۔۔۔

یہ سب میں تمہیں آ کے بتاؤ گا ابھی وہ جیسا کہیں ویسا کرو۔۔۔ ٹھیک ہے میری جان اور ڈر نہ مت میں آ جاؤ گا جلد۔۔۔

پر تم جلدی آ جانا پلیز۔۔۔

ٹھیک ہے میں آ جاؤ گا اب فون دو اس عورت کو۔۔۔

زرنش نے فون واپس اس عورت کو دے دیا۔۔۔

زاور نے اس عورت سے زرنش کو کھانا دینے اور خیال رکھنے کا کہا اور کال رکھ کے نمبر ڈلیٹ کر دیا۔۔۔

••••••♡♡••••••♡♡••••••♡♡•••••♡♡•••••••

دو دن ہو گئے لیکن زرنش کا کچھ پتا نہیں چلا زاور بھی سب کے ساتھ زرنش کو ڈھونڈنے میں لگا تھا اس لیے اس پر جو ثاقب کو شک تھا وہ اب نہیں رہا تھا۔۔۔

اب ثاقب کو شدت سے اپنی غلطی احساس ہوا کے اسے انتہائی قدم نہیں اُٹھانا چاہئے تھا۔۔۔

زاور کو یہ سب بُرا لگ رہا تھا لیکن وہ چاہتا تھا ثاقب کو احساس کو اپنی بہنوں کو قید کرنا ہر مسئلے کا حل نہیں ہوتا۔۔۔

زاور ابھی سب سے اجازت لے کے اپنے گھر کے لیے روانہ ہوا ہی تھا کے عالیان اور کامران اس کے پیچھے آئے۔۔۔

زاور۔۔۔ زرنش کہاں ہے عالیاں نے پوچھا۔۔۔

آ جائیں آپ دونوں ساتھ میرے۔۔۔

زاور ان کو لے کے وہاں پہنچا جہاں زرنش کو رکھا تھا۔۔۔

وہاں پہنچ کے دونوں نے سوالیا نظروں سے زاور کو دیکھنے لگے۔۔۔

زرنش اندر ہے کمرے میں اور ٹھیک ہے میرا مقصد صرف ثاقب بھائی کو احساس دلانا تھا جو انہیں ہو چکا ہے اب بس وہ عالیہ اور کومل کو تمہارے ساتھ بھیج دیں پھر زرنش کو گھر چھوڑ دوں گا۔۔۔

اور یقین کریں میں تب تک زرنش کے ساتھ کچھ نہیں کروں گا جب تک سب کی رضامندی سے ہماری شادی نہیں ہو جاتی۔۔۔

پر زاور یہ بھی تو غلط ہے۔۔۔عالیان نے کہا۔۔۔۔

کچھ غلط نہیں صحیح کیا ہے زاور نے صالے صاحب کی تو عقل ہی نہیں کام کر رہی تھی زاور کے بدلے کامران نے جواب دیا۔۔۔

عالیان اور زاور دونوں کی ہنسی چھوٹ گئی کامران کا غصہ دیکھ کے۔۔۔

خیال رکھنا زرنش کا وہ دونوں یہ کہ کے واپس چلے گئے اور زاور اندر کمرے کی جانب بڑھا جہاں زرنش تھی۔۔۔

•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡••••••••

اندر جا کے دیکھا تو زرنش سوئی ہوئی تھی اور وہ عورت زرنش کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

زاور نے اشارے سے اس عورت کو باہر جانے کا کہا اور خود زرنش کے پاس بیٹھ کے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

زاور نے زرنش کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اسے پیار کیا اور زاور کے ایسا کرنے سے زرنش کی آنکھ کھل گئی۔۔۔۔

زاور کو دیکھ کے زرنش فوراً اُٹھ بیٹھی اور زاور کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

زاور مجھے یہاں کسی نے بند کر دیا ہے پلیز مجھے گھر لے جاؤ۔۔زرنش رونے لگی۔۔۔

زاور پہلے چُپ چاپ زرنش کو دیکھتا رہا پھر زرنش کو خود سے لگا لیا۔۔۔

زرنش میں کچھ بتانا چاھتا ہوں تمہیں۔۔۔پر پہلے وعدہ کرو تم میری بات اطمینان سے سنو گی اور مجھ سے لڑو گی نہیں۔۔۔۔؟زاور نے زرنش کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیتے کہا۔۔۔

زرنش نے حیرت سے زاور کو دیکھا اور کہا۔۔۔

کیا بات۔۔۔

زرنش تمہیں یہاں میں لایا ہوں۔۔۔

زاور کا اتنا کہنا تھا کے زرنش نے فوراًزاور کے ہاتھ جھٹکے اور اسے دور ہوئی۔۔۔۔

مجھے تم نے اغوا کیا۔۔۔زرنش شوکڈ کے عالم میں زاور کو دیکھ رہی تھی۔۔

زرنش میری بات سنو ادھر آو میں تمہیں سب سمجھاتا ہوں۔۔۔

مجھے نہیں سمجھنا کچھ۔۔میں سب کو بتادوں گی۔۔۔

بیشک بتادینا پر پہلے میری بات سُن لو ایک بار۔۔۔

مجھے نہیں سُننا کچھ بھی۔۔۔

زرنش زاور کو دھکادے کے باہر جانے لگی جب زاور نے اسے پکڑ لیا اور اُسے واپس بیڈ پر بیٹھایا اور کہا۔۔۔۔

پہلے ایک بار میری پوری بات سن لو پھر جو تمہیں دل کہے کرنا۔۔۔

زرنش رو رہی تھی زاور اسے چُپ کر کے دیکھ رہا تھا۔۔۔

زرنش۔۔۔زاور نے اسے پکارا۔۔۔

مجھے کوئی بات نہیں کرنی میں نے غلطی کی تمہیں سمجھنے میں۔۔۔

اچھا اِدھر دیکھو میری طرف۔۔۔

زاور نے زرنش کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیا زرنش نے زاور کو دھکا دینا چاھا پر زاور نے اس کا ارادہ بھامپ کے اسے گلے سے لگا لیا اور کہا..

ایک بار پلیز میری بات سُن لو پلیز زرنش سچ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔

زرنش سیدھی ہوئی اور کہا..

کہو کیوں کیا تم نے ایسا۔۔۔

زاور نے اس کے ہاتھ پکڑے اور کہا۔۔۔

زرنش اگر میں ایسا نہ کرتا تا قب بھائی نہ جانے کتنے وقت تک تم سب کو وہیں رکھتے اور سب کی طلاق کروانے کا پورا ارادہ کیے بیٹھے تھے تم بتاؤ کیا کومل اور عالیہ کامران بھائی اور عالیان کے بغیر رہ پاتیں اور کیا میں رہ پاتا تمہارے بغیر میں لنڈن سے پاکستان واپس صرف تمہارے لیے آیا زرنش۔۔۔

اگر تمہیں لگتا ہے میں جھوٹ کہ رہا ہوں تو تمہیں اسی وقت گھر چھوڑ آتا ہوں پر بس اتنا کہنا چاھوں گا ایک دو دن اور رک جاؤ چاچو عالیہ اور کومل کو کامران بھائی اور عالیان کے ساتھ بھیج دیں گے اور یہ میرا تم سے وعدہ ہے پھر تم بیشک گھر چلی جانا میں تمہیں خود چھوڑنے جاؤ گا اور خود سب کو بتاؤں گا کے میں نے تمہیں اغوا کیا تھا۔۔۔

زاور کی باتیں زرنش کو سچی لگیں۔۔۔

پر مما بابا پریشان ہوں گے میرے لیے۔۔۔زرنش نے پریشانی سے کہا۔۔۔

دو دن اور پریشان ہونے دو پھر سب ٹھیک ہو جائیگا۔۔۔

اچھا پر ایک شرط ہے۔۔۔زرنش نے کہا۔۔۔

شرط۔۔۔زاور نے آئی برو اُچکائے۔۔۔

ہاں۔۔۔۔زرنش نے کہا۔۔۔

کیا شرط۔۔زاور نے پوچھا۔۔۔

تم مجھ سے دور رہو گے کوئی ایسی ویسی حرکت نہیں کرو گے۔۔۔

زرنش کی بات پر زاور نے ہنسی دبائی۔۔۔

کیسی حرکت... زاور انجان بنا۔۔۔

بس میں نہیں بتا رہی تمہیں سب پتا ہے۔۔۔

کیا پتا ہے... زاور زرنش کے قریب ہوا۔۔۔

یہی تم میرے قریب مت آؤ۔۔۔

کیوں نہ آؤں... زاور مزید قریب ہوا۔۔۔

پلیز زاور دور ہٹو نہ۔۔۔

زرنش کی شکل دیکھ کے زاور زور سے ہنسا اور کہا۔۔۔

پاگل کچھ نہیں کرتا جب تک تمہیں سب کے سامنے نہیں پا لیتا اس کے بعد بیٹا کسی میں اتنی طاقت نہیں مجھے روک سکے۔۔۔زاور نے زرنش کی ناک دباتے کہا۔۔۔

میں روکوں گی.... زرنش نے بھی اسی ٹون میں جواب دیا۔۔۔

ہاہاہا اوووور یئلی۔۔۔۔زاور کو زرنش کے دماغ پر شبہ ہوا۔۔۔

ہاں بس۔۔۔

زاور نے بھی منہ بناتے کہا۔۔۔

اچھا دیکھ لیں گے جانے من۔۔۔

زاور نے زرنش کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔

چھڑالو اتنی مائکل جیکسن ہو تو۔۔۔زاور بھی خوب مزے لے رہا تھا۔۔۔

چھوڑو ورنہ آج میں تمہارا قتل کر دوں گی۔۔۔

ہاہاہا مار تو تم مجھے پہلے چکی ہو جانِ من۔۔۔زاور نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔۔

اچھا ابھی بتاتی ہوں.... زرنش نے برابر میں پڑا تکیہ اُٹھایا اور زاور کو دے مارا۔۔۔

چچ چچچ کچھ بھی نہیں ہوا مجھے... زاور نے مزید مزاق اُڑاتے کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔زرنش نے ساتھ پڑا گملا اُٹھایا اور زاور کی طرف رُخ کیا۔۔۔

زاور نے گملا دیکھا تو زرنش کا ہاتھ چھوڑ کے بھاگا۔۔۔

اوئے پاگل ہو گئی ہو کیا میرا سر پھٹ جائیگا اُسے رکھو تکیہ مارو۔۔۔

زاور کمرے میں بھاگنے لگا زرنش بھی اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی...

ابھی بتاتی ہوں جنگلی کہیں کے خود کو بڑا ٹارزن سمجھتے ہو نہ آج بتاتی ہون تمہیں۔۔۔

ٹارزن سمجھتا نہیں ٹارزن ہوں۔۔۔

زاور بھی بیچ بیچ میں مکمل جواب دے رہا تھا جس سے زرنش کا خون اور کھول رہا تھا۔۔۔

ہاں ہاں ابھی پتا چل جانا ہے کتنے تم ٹارزن ہو۔۔۔

دونوں بھاگتے بھاگتے باہر گارڈن میں پہنچ گئے وہاں جا کے زرنش نے جب وہاں کے پھول دیکھے ان میں کھو سی گئی۔۔۔

یہ کتنے خوبصورت ہیں میں نے اس سے زیادہ خوبصورت گارڈن پہلے کبھی نہیں دیکھا۔۔۔

زرنش ان پھولوں کو ہاتھ لگا رہی تھی ان کی خوشبو محسوس کر رہی تھی۔۔۔

زاور وہیں کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

یہ میں نے تمہارے لیے بناوایا ہے مجھے پتا تھا تمہیں یہ ضرور پسند آئیگا۔۔۔زاور نے زرنش کے قریب کھڑے ہوتے کہا۔۔۔

یہ تم نے میرے لیے بنوایا۔۔۔

ہاں میری جان پسند آیا۔۔۔۔زاور نے پوچھا۔۔۔

ہاں مجھے یہ سچ میں بہت پسند آئے۔۔۔

زرنش بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی اور زاور اسے دیکھ کے خوش ہو رہا تھا۔۔۔

ہاں شادی کے بعد ہم یہاں روز آیا کریں گے۔۔۔زاور نے زرنش کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

زرنش نے فوراً چونک کے زاور کو دیکھا۔۔اور نظریں جھکالیں۔۔۔

جس کا مطلب زاور سمجھ چکا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر زاور وہیں رہا... رات ہوتے زاور زرنش کو کمرے میں لے گیا اور کہا۔۔۔

زرنش دیکھو رات ہو رہی ہے اب تم کمرے سے باہر مت جانا تمہاری سہولت کی ہر چیز یہاں موجود ہے اور جو لیڈی باہر ہے میرے جاتے وہ اندر آجائی گی اور تمہارے ساتھ رہے گی اور تمہارا خیال رکھے گی۔۔

زرنش ایک دم اداس ہو گئی۔۔۔

زاور نے زرنش کو اپنے سے لگایا اور کہا۔۔۔

بس دو دن اور پلیز اداس مت ہو۔۔میں صبح آجاؤ گا۔۔پریشان مت ہو۔۔۔

ٹھیک ہے تم جلدی آجانا۔۔۔زرنش نے زاور سے دور ہوتے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے جانِ من۔۔۔

زاور بھی اُٹھا اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

اور زاور کے جاتے وہ عورت اندر آ گئے۔۔۔۔

•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••

عابد صاحب اور انکی زوجہ ساجد صاحب ان کی زوجہ احسان صاحب انکی زوجہ ثاقب صائمہ اس وقت سب ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔

میں نے ایک فیصلہ کیا ہے عابد صاحب نے کہا۔۔۔

سب ان کو دیکھنے لگے۔۔۔

کیا فیصلہ بھیا۔۔۔ احسان صاحب نے پوچھا۔۔۔

کامل اور عالیہ کو میں ان کے گھر بھیج رہا ہوں۔۔۔

عابد صاحب کے فیصلے پر سب کے چہروں پر خوشی پھیل گئی۔۔۔

بہت صحیح فیصلہ کیا ہے بھائی صاحب۔۔۔ آسیہ بیگم نے خوش ہوتے کہا۔۔۔

ثاقب چُپ تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا کامران اور عالیان بہت شرمندہ تھے اور وہ اب کبھی کچھ ایسا نہیں کریں گے ان دونوں نے زرنش کو ڈھونڈنے میں بھی کافی مدد کی تھی ثاقب کی اس لیے اب ان پر بھروسہ ہو گیا تھا ثاقب کو۔۔۔

مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں۔۔ عالیان اور کامران شام میں آ کے لے جائیں۔۔۔

ثاقب کہ کے باہر چلا گیا۔۔۔

ثاقب کی بات پر سب کے چہرے اور بھی کِھل اُٹھے۔۔۔

بس میری زرنش مل جائے پتا نہیں کہاں ہو گی۔۔۔ ثمینہ بیگم رونے لگیں توصبا بیگم اور آسیہ بیگم ان کے پاس بیٹھ کے انہیں دلاسے دینے لگیں لیکن حقیقت میں وہ خود بھی بہت ڈری ہوئیں تھیں۔۔۔

••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••♡♡••••••••

شام میں کامران اور عالیان عابد مینشن میں موجود تھے۔۔۔

کومل اور عالیہ اپنا سامان پیک کر رہیں تھیں لیکن دونوں زرنش کے لیے بہت اداس تھیں۔۔۔

عابد بھائی زرنش آجاتی تب ہم کوئی فیصلہ لیتے کومل اور عالیہ کا ایسے تو بھابھی اکیلی ہو کے اور بھی دکھی ہوں گی۔۔۔ آحسان صاحب عابد صاحب کے ساتھ بیٹھے ان سے گفتگو کر رہے تھے۔۔۔

میں جانتا ہوں میرے اس وقت یہ فیصلہ صحیح نہیں لیکن اس وقت انہیں اپنے شوہر کی ضرورت ہے میں جانتا ہوں میرے سب بیٹے مل کے میری بیٹی کو ڈھونڈ لیں گے۔۔۔

اس لیے میں کومل اور عالیہ کو بھیج رہا ہوں کیونکہ میں جانتا یوں وہاں کامران اور عالیان ان کا بہت خیال رکھیں گے یہاں یہ دونوں کھانا بھی ٹھیک سے نہیں کھاتیں ثاقب کچھ وقت زرنش کو ڈھونڈنے میں لگا رہتا ہے اور کچھ ٹائم صائمہ کے ساتھ ہوتا ہے۔۔۔

میں ثمینہ بیگم کے پاس ہوتا ہوں ہر ٹائم یہ دونوں بس روتی رہتیں ہیں اس لیے ان دونوں کا سب سے اچھا خیال ان کے شوہر رکھ سکتے ہیں اس لیے میں نے یہ فیصلہ لیا۔۔۔

عابد صاحب کی بات سن کے آحسان صاحب نے انہیں یہی کہا کے ان کا فیصلہ بلکل صحیح ہے۔۔۔

•••••••♡♡•••••••♡♡•••••♡♡•••••♡♡••••••••

کامران اور عالیان نے کومل اور عالیہ کو گھر چھوڑا اور خود سب کے مطابق زرنش کی تلاش میں نکل گئے۔

وہ لوگ وہاں سے سیدھا زاور کے پاس گئے لیکن وہ گھر پر نہیں تھا۔۔۔

وہ دونوں خوب اندازہ لگا سکتے تھے کے زاور کہاں ہو گا۔۔۔

وہ لوگ سیدھا وہیں گئے جہاں زرنش تھی۔۔۔

میں کہ رہا ہوں زرنش چیٹنگ مت کرو۔۔۔

زاور اور زرنش لڈو کھیلنے میں مصروف تھے جب عالیان اور کامران وہاں پہنچے اور وہ وہیں کھڑے ہو کے انہیں دیکھنے لگے۔۔۔

چلو جی محترمہ کے لیے پورا گھر پریشان ہے اور یہ یہاں لڈو کھیل رہی ہیں۔۔۔کامران نے عالیان کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

عالیان کے لبوں پر مسکراھٹ رینگ گئی۔۔۔

یہ گوٹی کیسے کھلی تمہاری زاور کی گوٹی مر رہی تھی تب زاور کو ہوش آیا کے زرنش کی ایک گوٹی بند تھی۔۔

کب کی کھل گئی تم نے نہیں دیکھا۔۔۔زرنش نے بھی ڈھٹائی سے جھوٹ بولا۔۔۔

تمہارا کوئی چھکا نہیں آیا مجھے اچھے سے یاد ہے۔۔۔زاور بھی اپنی بات پر آڑ گیا۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے کھیلنی ہی نہیں... زرنش نے پوری گیم بگاڑ دی..

زرنش کی بچی زاور اس کے پیچھے لپکا۔۔۔

زرنش منہ چڑاتی جیسے دروازے کی جانب بڑھی کامران اور عالیان کو دیکھ کے رُک گئی۔۔۔

بھیا آپ لوگ... زرنش نے بہت خوش ہو کے اُنہیں سلام کیا۔۔۔

کیسی ہو گڑیا.. عالیان نے پوچھا۔۔۔

بھیا میں ٹھیک ہوں مما بابا آپی سب ٹھیک ہیں۔۔۔زرنش نے ایک سانس میں سب کا پوچھ لیا۔۔۔

ہاں گڑیا سب ٹھیک ہیں۔۔۔

کامران اور عالیان کو دیکھ کے زاور بھی ان کے پاس آ گیا۔۔۔

ایک گڈ نیوز ہے۔۔۔کامران کے کہا۔۔۔

یہی ہو گی کے چچانے کومل اور عالیہ کو تم دونوں کے ساتھ گھر بھیج دیا۔۔۔ان کے بتانے سے پہلے زاور نے بتا دیا۔۔۔

پر تجھے کیسے پتا۔۔۔کامران حیران ہوا۔۔۔

بھیا جس نے اتنا بڑا پلان بنایا اسے نہیں پتا ہو گا۔۔۔زاور نے کامران کی جانب دیکھتے کہا۔۔۔

کامران ہنسا اور کہا۔۔۔

بہت تیز ہے۔۔۔

بھائی مان گئے زرنش نے بیچ میں سوال کیا۔۔۔

ہاں انہوں نے اجازت دی خود... عالیان نے بتایا۔۔۔

واقعے.. زرنش کو حیرت ہو رہی تھی۔۔۔۔

ہاں سچ میں گڑیا... عالیان نے زرنش کے گالوں کو تھپتھپاتے کہا۔۔۔

تو پھر بھیا آپ مجھے اب گھر لے جائیں۔۔زرنش نے خوش ہوتے کہا۔۔۔

ہاں گڑیا پر تم زاور کے ساتھ جاؤ اُس نے کہا تھا وہ تمہیں خود لے جائیگا اور سب کو سچ بتا دے گا۔۔۔

عالیان کی بات سُن کے زرنش چُپ ہو گئی۔۔۔

اچھا زاور ہم چلتے ہیں تم زرنش کو لے آنا۔۔۔

عالیان اور کامران زرنش اور زاور سے مل کے واپس چلے گئے۔۔۔

زرنش تمہیں یہاں سے جو پسند ہے تم لے لو پھر ہم چلیں۔۔۔

کامران اور عالیان کے جانے کے بعد زاور نے اپنی چیزیں سمیٹتے کہا۔۔۔

مجھے وہ گارڈن بہت پسند ہے۔۔۔

زرنش نے باہر گارڈن کی جانب اشارہ کرتے کہا۔۔۔

وہ تمہارا ہی ہے میری جان جب دل چاہے آجانا اور یہ گھر بھی تمہارے نام ہے اس کی چابیاں میں تمہیں دے دیتا ہوں جب میری جان کا دل کہے یہاں آنے کا آجانا۔۔۔

پر یہاں میں اکیلی کیسے آؤ گی مجھے ڈر لگے گا۔۔۔

یہاں نوکر موجود ہوتے ہیں جو عورتیں تمہارے ساتھ تھیں ان کو میں نے یہیں رکھا ہوا ہے۔۔۔زاور نے چابیاں اُٹھاتے کہا۔۔

تو وہ اپنے گھر نہیں جاتیں۔۔۔زرنش نے سوال کیا۔۔۔

ان کا کوئی گھر نہیں ہے تبھی تو انہیں یہاں رکھا ہے۔۔۔

زاور کی بات سُن کے زرنش کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔

آج زرنش کا دل بہت اداس تھا پر وہ بھی یہ نہیں جانتی تھی کے وہ کیوں اداس ہے۔۔۔

چلیں۔۔۔

زرنش اپنے خیالوں میں کھوئی تھی جب زاور نے اُسے آواز دی۔۔۔

ہمم۔۔۔ہاں چلیں۔۔۔

گاڑی میں بیٹھ کے زرنش نے زاور سے کہا۔۔۔

آپ گھر میں کیا بتائیں گے۔۔۔

یہی کے میں نے تمہیں غایب کیا تھا زاور نے عام سا جواب دیا۔۔۔

ایسے تو بھیا آپکو ماریں گے اور سب آپ سے ناراض ہو جائیں گے۔۔۔

ہاں جانتا ہوں پر کیا کر سکتے ہیں اب غلطی کی ہے تو سزہ تو ملے گی ہی۔۔

پر آپ کا ارادہ تو نیک تھا نہ... زرنش نے مزید سوال کیا۔۔۔

تمہیں میری اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے ویسے.. زاور نے گاڑی روک کے زرنش کو دیکھتے کہا۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں وہ میں تو بس اس لیے کہ رہی تھی کے آپ نے آپی والوں کی مدد کی ہے۔۔۔

اچھا پر مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کے سم تھنگ سم تھنگ۔۔۔ زاور نے زرنش کے قریب ہوتے کہا۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں نہیں ایسا کچھ نہیں... زرنش نے اپنا منہ ونڈو سائیڈ کر یا۔۔۔

زاور نے اپنی ہنسی دبائی اور گاڑی پھر منزل کی جانب موڑ دی۔۔۔۔

•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••••

کچھ دیر بعد وہ دونوں گھر کے باہر کھڑے تھے۔۔۔

چلو زرنش اندر چلو۔۔۔

زرنش کو ٹھہرا دیکھ کے زاور نے زرنش سے اندر چلنے کا کہا۔۔۔

ج۔۔۔جی۔۔۔۔

زرنش خیالوں سے باہر آئی اور اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

زرنش کو آتا دیکھ کے ثمینہ بیگم خوشی سے اس کی طرف لپکیں۔۔۔

زرنش میری بیٹی کہاں تھیں تم.... ثمینہ بیگم نے زرنش کو گلے لگا لیا اور رونے لگیں سب گھر والے بھی وہیں جمع ہو گئے۔۔۔

زاور بھی زرنش کے پیچھے کھڑا تھا۔۔۔

عابد صاحب نے بھی اپنی بیٹی کو گلے لگایا اوت پوچھا...

بیٹا تم کہاں تھیں اور کیسے یہاں آئی ہو۔۔۔

چچا میں آپ سب سے کچھ کہنا چاھتا یوں...

اس سے پہلے زاور کچھ کہتا فورا زرنش نے زاور کی بات کاٹی۔۔۔

زاور آپ نہیں میں بتاتی ہوں سب کو سب کچھ۔۔۔

زاور زرنش کی بات سُن کے چُپ ہو گیا اس نے سوچا... ٹھیک ہے زرنش ہی بتا دے۔۔۔

بابا مجھے یہاں زاور لائے ہیں۔۔۔مجھے کسی نے اغوا کر لیا تھا وہ مجھے کوئی اور سمجھ کے لے گئے تھے میں ان سے کہ کہ کے تھک گئی میں مسکان نہیں زرنش ہوں پر وہ مان ہی نہیں رہے تھے انہوں نے مجھے ایک کمرے مین بند کیا ہوا تھا اور اس کمرے میں ایک کھڑکی تھی جس میں جالی لگی تھی میں نے بہت کوشش کی وہ جالی توڑنے کی لیکن وہ مجھ سے ٹوٹی ہی نہیں اور اس کھڑکی سے روڈ نظر آتا تھا پھر آج میں نے زاور کو وہاں سے گذرتے دیکھا تو میں نے زاور کو آواز دی کتنی آوازوں کے بعد زاور نے مجھے دیکھا اور پھر زاور اس کھڑکی پر بندر کی طرح چڑھ گئے اور پھر وہ جالی چوھے کی طرح کتر ڈالی اور پھر مجھے باہر نکالا اور گھر لے آئے۔۔۔

زاور زرنش کی باتوں پر حیران ہوتا اسے دیکھ رہا تھا باقی سب کی بھی یہی حلت تھی سب اتنی غور اور سیریس ہو کے زرنش کی باتیں سُن رہے تھے پر جب زرنش نے یہ کہا کے بندر کی طرح چڑھ آئے چوھے کی طرح کتر ڈالی اس پر سب کی ہنسی روکنا مشکل ہو رہی تھی۔۔۔

چلو شکر ہے میری بیٹی گھر آ گئی زاور تمہارا بہت بہت شکریہ... عابد صاحب اور ثمینہ بیگم نے زاور کا شکریہ ادا کیا اور زاور حیرانی سے زرنش کو دیکھ رہا تھا جو اس سے نظریں چُرا رہی تھی۔۔۔

اچھا چچا میں چلتا ہوں مما پاپا کو بھیجتا ہوں مجھے تھوڑا کام ہے۔۔۔

زاور نے اجازت لی اور گھر کی جانب روانہ ہو گیا۔۔۔

••••••••♡♡••••••♡♡••••••♡♡••••••♡♡•••••••

کامران اور عالیان گھر پہنچے تو کومل اور عالیہ کو روتے پایا۔۔۔

لوزرنش وہاں لڈو کھیل رہی تھی یہ یہاں رو رو کے ہلکان ہیں۔۔

سیریسلی بھائی ان لڑکیوں کے پاس اتنے آنسو آتے کیسے ہیں۔۔۔

پتا نہیں پوچھیں گے تو کونسا بتا دیں گی۔۔۔کامران نے گہری سانس لیتے کہا۔۔۔

اچھا چلیں انہیں خوشخبری دیتے ہیں زرنش آگئی ہے تاکے ان کا رونا تو بند ہو۔۔

عالیان آگے بڑھنے لگا تو کامران نے اسے روک دیا۔۔۔

۔نہیں ایسے نہیں انہیں سیدھا لے چلتے ہیں وہیں کامران کی بات عالیان کو بھی ٹھیک لگی۔۔۔

ہاں بھیا یہ ٹھیک رہے گا۔۔۔۔عالیان نے بھی کامران کی بات مانی۔۔۔

صحیح ہے چلو پھر۔۔۔

جی بھیا۔۔

کومل اور عالیہ چلو تمہیں کچھ دکھانا ہے کامران اور عالیان ان دونوں کے سر پر سوار تھے۔۔۔۔

کیا دکھانا ہے عالیہ نے آنسو صاف کرتے کہا۔۔۔

ارے چلو تو تم عالیان نے عالیہ کا ہاتھ پکڑ کے اسے اُٹھایا اور اُسے لیتا باہر کی جانب بڑھ گیا ان کو جاتے دیکھ کے کومل اور کامران بھی ان کے پیچھے بڑھ گئے۔۔۔

باہر آ کے عالیان اور کامران نے کومل اور عالیہ کو گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

وہ دونوں نہ سمجھی کی کفیت میں گاڑی میں بیٹھ گئیں۔۔۔

کچھ دیر بعد گاڑی عابد ولا رُکی۔۔

وہ دونوں آپس میں دیکھ کے حیران ہونے لگیں کے آج ہی تو وہ اپنے گھر گئیں تھیں اور آج پھر واپس۔۔

چلو اندر آؤ۔۔۔

کامران اور عالیان ان دونوں کو اندر لے گئے۔۔۔

اندر جا کے جب اُنہوں نے زرنش کو دیکھا تو ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا وہ دونوں دوڑ کے زرنش کے گلے لگ گئیں اور رونے لگیں۔۔۔

یار اب یہ دونوں کیوں رو رہیں ہے... کامران نے عالیان سے پوچھا۔۔۔

کیا بتاؤں بھائی خوشی کے آنسو۔۔۔

دونوں آپس میں ہنسنے لگے.۔۔۔

زرنش نے ان دونوں کو بھی وہی بتایا جو سب کو بتایا تھا۔۔۔

کافی دیر وہ سب آپس میں باتیں کرتیں رہیں اس کے بعد کامران نے اُنہیں چلنے کا کہا تو ان دونوں نے کہا آج زرنش کے ساتھ رُکیں گے کل آجائیں گے۔۔۔

کامران اور عالیہ نے ایک دوسرے کو ایسے دیکھا جیسے دونوں ایک دوسرے کا درد سمجھ رہے ہوں۔۔۔

یار پلیز چلو نہ... عالیان نے عالیہ کو کہا۔۔۔

نہیں عالیان آج ہمیں زرنش کے ساتھ رُکنا ہے۔۔۔ عالیہ نے کہ کے منہ دوسری طرف کر لیا۔۔۔۔

عالیا نے کامران کو اشارہ کیا کے اب کیا کریں۔۔۔

کامران نے کومل کو اشارہ کیا۔۔۔

چلو نہ پلیز... کامران نے ہاتھ جوڑے۔۔۔

کومل کی ہنسی چھوٹ گئی کامران کی حرکتیں دیکھ کے۔۔

آپی چلی جائیں میں ٹھیک ہوں کل میں آجاؤ گی آپ سب سے ملنے۔۔۔

زرنش نے بِلآخر دونوں پر رحم کھایا۔۔۔

نہیں زرنش ہم آج یہیں رُکیں گے... عالیہ نے کہا۔۔۔

آپی کہانہ جاؤ کل آجاؤ گی میں۔۔۔

زرنش نے اتنا تیز کہا کے عالیہ اور سب نے اسے حیرت سے دیکھا کامران اور عالیان تو خوش ہو رہے تھے۔

اچھا جا رہے ہیں بھڑک کیوں رہی ہو... عالیہ نے منہ بناتے کہا۔۔۔

ہاہاہا جی آپی جائیں آپ لوگ میں ٹھیک ہوں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا کہ کے سب سے اجازت لے کے وہ دونوں کامران اور عالیان کے ساتھ چلی گئیں۔۔۔

••••••♡♡••••••♡♡••••••♡♡••••••♡♡••••••

کامران کب سے کومل کا کمرے میں انتظار کر رہا تھا۔۔۔

ابھی وہ تھک کے لیٹا تھا کے کومل اندر آئی۔۔۔

کومل کو دیکھ کے کامران اُٹھا اور کومل کو کس کے گلے لگا لیا۔۔۔

کومل کتنا مس کیا میں نے تمہیں تم سوچ بھی نہیں سکتیں۔۔۔ کومل تم مجھ سے پیار نہیں کرتیں اب۔۔۔

کامران نے کومل کو سیدھا کر کے پوچھا۔۔۔

میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں کامران میں نے بچپن سے صرف آپ سے محبت کی ہے کومل یہ کہ کامران کے گلے لگ گئی۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

اور کومل کی بات سُن کے کامران بہت خوش ہوا۔۔۔

کومل مجھے پلیز معاف کر دو میں نے بہت بُرا سلوک کیا تمہارے ساتھ۔۔۔کامران بہت شرمندہ تھا۔۔۔

اچھا اب وہ ساری باتیں بھول جائیں آج سے ہم اپنی زندگی کی نئی شروعات کریں گے۔۔۔

ہاں کومل میں اپنی زندگی کا ہر پل آج سے تمہارے نام کرتا ہوں تم جیسا کہو گی میں ہمیشہ ویسا کروں گا۔ کامران بہت جزباتی ہو رہا تھا۔۔۔

اچھا وعدہ۔۔۔کومل نے بھی کامران سے وعدہ لے لیا۔۔

ہاں وعدہ۔۔۔اب اگر میں کچھ کروں گا تو زبردستی تو نہیں کہلائی گی نہ...کامران نے کومل کے رخسار چھوتے کہا۔۔۔

کامران نہیں۔۔۔کومل کو ڈھیروں شرم نے آن گھیرا۔۔۔

کیا نہیں یار اتنا تو تڑپایا ہے اب اور بھی تڑپاؤ گی اپنے دیوانے کو۔۔۔

کامران کی بات پر کومل نے نظریں جھکا لیں اور کہا۔۔

نہیں اب نہیں تڑپاؤں گی۔۔۔

کامران کومل کی بات سُن کے بہت خوش ہوا اُس نے کومل کو اپنی باہوں میں اُٹھایا اور بیڈ تک لے گیا۔۔۔

کامران مجھے شرم آرہی ہے...کومل نے اپنی آنکھیں بند کرتے کہا۔۔۔

شرماؤ مت آج بس میری ہو جاؤ ہر طرح سے۔۔۔

کامران جذبوں سے چور کومل پر جھکا اور کومل نے اپنا آپ کامران کو سونپ دیا۔۔۔

••••••♡♡••••••♡♡••••••♡♡••••••♡♡••••••••

عالیہ میں نہیں جانتا پیار کیسے جتاتے ہیں لیکن مجھے اتنا پتا ہے میں تم سے بہت پیار کرنے لگا ہوں اس دن سے جب تم مجھے چھوڑ گئیں تھیں یا پھر شروع سے مجھے اتنا نہیں پتا بس پتا ہے تو اتنا کے تم میری پہلی اور آخری محبت ہو۔۔۔

عالیان ابھی گھر آیا تھا اور وہ عالیہ کے لیے گلاب کے پھول لے کر آیا تھا اور اسے دیتے وقت اپنے پیار کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔

عالیان میں بھی آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔عالیہ نے پھول لیتے کہا۔۔۔

کب کیا پیار... عالیان نے برا سا منہ بنایا۔۔۔

عالیہ نے فوراً چونک کے عالیان کو دیکھا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔

مطلب میں کون ہوں تمہارا... عالیان نے پوچھا۔۔۔

آپ شوہر ہیں میرے... عالیہ نے جواب دیا۔۔۔

تو کبھی شوہر کا حق ادا کیا بیگم... عالیان نے عالیہ کو گرفت میں لیتے کہا جس بات کی عالیہ کو ذرہ بھی امید نہیں تھی۔۔۔

ع۔۔۔عالیان آپ۔۔۔

کیا عالیان آپ کچھ غلط کہا میں نے... عالیان نے گرفت مزید تیز کی۔۔۔

عالیان پلیز چھوڑیں مجھے شرم آ رہی ہے۔۔۔

آج نہیں چھوڑنا بیٹا بہت موج کر لی اب اپنے فرض نبھاؤ۔۔۔

عالیان آپ میں زاور کی روح آ گئی ہے کیا پلیز چھوڑیں نہ۔۔۔عالیہ خود کو چھڑانے لگی۔۔۔

ٹھیک ہے بس جاؤ نہیں کرنی مجھے بھی کوئی بات... عالیان نے عالیہ کو چھوڑ کے منہ پھلا لیا۔۔۔

عالیہ نے جب عالیان کی طرف دیکھا تو زور زور سے ہنسنے لگی۔۔۔

آپکو پتا ہے عالیان آپ اس وقت کتنے کیوٹ لگ رہے ہیں بلکل چھوٹے بچے کی طرح۔۔۔

اچھا ادھر آو بتاتا ہوں کتنا بچا ہوں۔۔۔

عالیان عالیہ کے پیچھے بھاگا اور بھاگتے بھاتے عالیان نے عالیہ کو پکڑ کے بیڈ پر گرایا اور خود بھی اس پر گر گیا۔۔۔

عالیان اُٹھیں کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔

وہی جو مجھے کرنا چاھیئے۔۔۔

عالیان نے عالیہ پر اپنا پیار برسانا شروع کر دیا۔۔۔

عالیان نہیں... عالیہ نے بہت بچنے کی کوشش کی لیکن آج عالیان نے عالیہ کے فرار کا ہر رستہ بند کر دیا تھا اور اسے ہمیشہ کے لیے اپنا بنا لیا تھا۔۔۔

••••••♡♡••••••♡♡••••••♡♡••••••♡♡••••••••

صائمہ کو خدا نے اپنی رحمت سے بیٹی عطا کی سب اس وقت عابد صاحب کے گھر موجود تھے بہت بڑے فنکشن کا انتظام کیا گیا تھا سب بہت خوش تھے۔۔۔

کومل تم یہاں کیا کر رہی ہو پارٹی چھوڑ کے۔۔۔کامران نے کومل کو لان کے کونے میں دیکھا تو پوچھا۔۔۔

میں آتی ہوں کامران بس پتا نہیں کیوں دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔کومل ٹھنڈی پسینے آنے لگے۔۔۔

کیا بات ہے کومل چلو تمیں ڈاکٹر کے پاس لے چلوں۔۔

نہیں کامران میں ٹھیک ہوں بس پتا نہیں شاید کپڑے بہت ہیوی ہیں اس لیے۔۔۔

اچھا پھر تم ایسا کرو اندر چلو کپڑے چینج کر لو۔۔۔

کامران کومل کو لے کے اندر آیا واشروم میں جا کے کومل کو وومینٹ ہونے لگی کامران بہت پریشان ہو گیا اس نے ثمینہ بیگم کو بلا لیا۔۔۔

ثمینہ بیگم نے کومل کی حالت دیکھی تو وہ پریشان ہو گئیں اُنہوں نے کامران کو ڈاکٹر کو کال کرنے کا کہا پر کومل نے منع کر دیا اور کہا..

میں اب ٹھیک ہوں۔۔۔

•••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••

زرنش اور زاور کے لاسٹ ٹرم شروع ہو چکے تھے وہ دونوں بہت زیادہ محنت کر رہے تھے سب کچھ پہلے کی طرح ٹھیک ہو گیا تھا سب بہت خوش تھے زرنش اب زاور کے ساتھ ہی یونی جاتی تھی زاور بھی زرنش کو تنگ کرنے سے باز نہیں آتا تھا اسی بات پر زرنش زاور سے بہت لڑتی تھی لیکن اُس کے بغیر زرنش کو بھی چین نہیں آتا تھا۔۔۔

لیکن زرنش یہ بات ماننے کو تیار نہیں تھی کے وہ زاور کو پسند کرنے لگی تھی اور زاور چاہتا تھا زرنش بھی اپنے پیار کا اظہار کرے جیسے وہ ہر گھڑی کرتا ہے زرنش کم سے کم ایک بار تو کر دے اور روز اس کی یہ حسرت حسرت ہی رہتی تھی۔۔۔

•••••♡♡•••••♡♡•••••♡♡•••••♡♡•••••••

آج زاور اور زرنش اپنا آخری پیپر دے کے آ رہے تھے۔۔

وہ دونوں بہت خوش تھے پڑھائی سے جان چھوٹ گئی تھی۔۔۔

میں آج بہت خوش ہوں زرنش نے گاڑی میں بیٹھتے کہا۔۔۔

۔ہاں یار خوش تو میں بھی بہت ہوں چلو اسی خوشی میں لنچ باہر کرتے ہیں۔۔

زاور کی آفر پر زرنش ایکسائیڈ ہو کے کہنے لگی...

ہم پھر آئیس کریم بھی کھائیں گے۔۔۔

ہاں جان من جو تم کہو۔۔۔زاور نے بھی فلائینگ کس دیتے کہا۔۔۔

شرم کرلو تھوڑی۔۔۔

بیوی سے کیسی شرم جان من۔۔۔زاور بھی اپنی بات کا ایک تھا۔۔۔

ہم اب کہاں گھومنے جائیں گے... زرنش نے بات بدلتے کہا۔۔۔

ہنی مون کے لیے۔۔زاور نے گاڑی اسٹارٹ کرتے کہا۔۔۔

زرنش شرم سے لال ہوگئی اور ہکا بکا سی زاور کو دیکھنے لگی۔۔۔

ن۔۔۔نہیں ٹوئر پر۔۔زرنش نے اپنی آنکھیں جُھکاتے کہا۔۔

تم ڈیسائیڈ کرلو پھر شادی کے بعد جہاں تم کہو چل لیں گے۔۔۔

زاور سمجھ چکا تھا زرنش شرما رہی ہے اس، لیے وہ اس بات سے مزے اُٹھا رہا تھا۔۔

ش۔۔۔شادی۔۔۔زرنش نے حیرت سے زاور کو دیکھا۔۔۔

ہاں میری جان اب شادی کریں گے ہم۔۔۔زاور نے اپنا فیصلہ سنا دیا۔۔۔

پر شادی اتنی جلدی... زرنش کا حلق تک سوکھنے لگا۔۔۔

یہ جلدی ہے مجھ سے پتا نہیں یہ دن کیسے گذرے ہیں۔۔زرنش اب کوئی ہاں ہوں نہیں سُننی میں نے زاور نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

زرنش چُپ ہوگئی۔۔۔

وہ بھی یہی چاہتی تھی لیکن ڈرتی تھی۔۔۔

پھر پورا راستہ خاموش رہی ریسٹورینٹ کے باہر گاڑی روک کے زاور نے زرنش کو اندر چلنے کا کہا۔۔۔

زرنش چُپ چاپ اندر چل دی۔۔۔

زاور خوب زرنش کی خاموشی سمجھ رہا تھا۔۔۔۔

لیکن اب زاور سچ میں شادی کرنا چاھتا تھا اس لیے اس نے اس بارے میں بات نہیں کی زیادہ۔۔۔

زرنش نے کھانا بھی چُپ چاہ کھایا۔۔

زاور بھی زرنش کو نظر میں رکھ کے کھانا کھا رہا تھا۔۔

کیا ہوا... زرنش کو نہ کھاتے دیکھ کے زاور نے پوچھا۔۔

ک۔۔کچھ نہیں۔۔۔زرنش نے نظریں چُرا لیں۔۔۔

دیکھو زرنش میری طرف۔۔زاور نے جوس کا گلاس رکھتے کہا۔۔۔

جی... زرنش نے خاموشی سے کہا۔۔۔

زرنش میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں یہ تم جانتی ہو نہ۔۔۔زاور نے زرنش کا ہاتھ تھامتے کہا۔۔۔

جی... زرنش نے بس اتنا کہا۔۔۔

پھر کس بات سے ڈر رہی ہو سب ویسا ہی ہو گا ہم ساتھ بہت خوش رہیں گے تم جب چاہو گھر جا سکتی ہو بس کہیں رُکنا مت رات میں میرا دل نہیں لگے گا۔۔ آخری بات کہ کے زاور شرارتی ہنسا۔۔

زرنش کے چہرے کی ہوایاں اُڑ گئیں۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔زاور نے زرنش کے ہاتھ پر گرفت تیز کی۔۔۔

ک۔۔کچھ نہیں چلیں گھر۔۔۔

زرنش آئی لو ویو کہو۔۔۔زاور نے زرنش کی طرف دیکھتے کہا۔۔۔

میں کیوں کہوں۔۔۔زرنش نے حیرت سے زاور کو دیکھا۔۔۔

کیوں تم مجھ سے پیار نہیں کرتیں۔۔۔زاور نے کہا۔۔

نہیں تو میں نے ایسا کب کہا۔۔

مطلب تم مجھ سے نفرت کرتی ہو۔۔۔زاور نے زرنش کے چہرے کا جائزہ لیتے کہا۔۔۔

نہیں میں نے ایسا بھی کب کہا۔۔

مطلب پیار کرتی ہو۔۔۔زاور بھی آج زرنش کو تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔۔۔

زاور گھر چلیں پلیز۔۔۔زرنش کنفیوژ ہو رہی تھی۔۔۔

نہیں پہلے کہو پیار کرتی ہو نہ۔۔۔

زاور۔۔۔زرنش اپنا ہاتھ چُھڑانے لگی۔۔۔

ہاں زاور کی جان اب کہہ بھی دو.۔۔۔

نہیں۔۔۔زرنش نے شرمہ کے چہرا دوسری طرف کر لیا۔۔۔

اچھا نہیں کہو گی۔۔۔زاور نے وہاں سے پلیٹ اُٹھاتے کہا۔۔۔

ہاں کیا کر لیں گے۔۔۔زرنش بھی مستی میں آ گئی۔۔۔

میں اس پلیٹ سے اپنا سر پھاڑ لوں گا۔۔۔

ہاہاہا پھاڑ کے دیکھائیں۔۔۔

دیکھو سوچ لو بیوا ہو جاؤ گی۔۔۔

فضول باتیں نہ کریں زرنش نے زاور کو ٹوکا۔۔۔

اوہو۔۔۔فرق بھی پڑتا ہے جناب کو۔۔۔زاور بھی ہنسنے لگا۔۔۔

زاور میں اکیلی گھر جا رہی ہوں بس... زرنش نے زچ ہوتے کہا۔۔۔

اچھا اگر آج رات تک تم نے مجھے آئی لو یو نہیں کہا میں زہر کھالوں گا۔۔۔

زاور کی بات پر زرنش کی آنکھیں پھٹ گئیں۔۔۔

کیا کہا۔۔۔زرنش کو جیسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔۔۔

یہی کے میں زہر کھالوں گا اب سچ میں بہت ہوا۔۔۔تم اظہار کرتی ہو یا نہیں۔۔۔

زرنش چُپ رہی۔۔۔

ٹھیک ہے گھر چلو اب اور صبح تمہیں خبر مل جائے گی۔۔۔

زاور آپ ایسے مت کہیں پلیز... زرنش کے دل کو کچھ ہوا اس کی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔

پھر کہ دو نہ میں جانتا ہوں تم مجھ سے پیار کرتی ہو پھر کہتی کیوں نہیں۔۔۔

آپ کیسے جانتے ہو۔۔۔زرنش نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔

جانِ من پتا چل جاتا ہے اب بول دو نہ پلیز۔۔

زاور مجھے شرم آتی ہے۔۔۔۔زرنش نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

یار۔۔۔پلیز۔۔۔زاور بھی بہت بے صبر ہو رہا تھا آج۔۔۔

زاور گھر چلیں نہ پلیز۔۔

ٹھیک ہے چلو زاور ایک دم خاموش ہو گیا اور اُٹھ کے باہر کی جانب بڑھا زرنش بھی اس کے پیچھے بڑھ گئی۔۔۔

دونوں نے باقی کا راستہ خاموشی سے تے کیا۔۔۔

زرنش کو گھر چھوڑ کر زاور گاڑی بھگا لے گیا۔۔۔

•••••••♡♡•••••♡♡•••••♡♡••••••♡♡••••••

زرنش زاور کی خاموشی سے بہت پریشان تھی۔۔۔

ایک دوبار اس نے زاور کو آواز دی تھی گاڑی میں پر زاور نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

زرنش کو زاور کی فکر ستا رہی تھی اگر اس نے کچھ کر لیا تو۔۔۔

اس نے زاور کو کال کی تو زاور نے اُٹھائی نہیں اور واٹس اپ پر ایک زہر کی شیشی کی تصویر بھیجی۔۔۔

یہ دیکھ کے زرنش کی سانسیں رُک گئیں۔۔۔۔

زاور نہیں پلیز زرنش نے زاور کو مسیج کیا اور پھر سے کال کرنے لگی کچھ دیر بعد زاور نے کال ریسیو کی۔۔۔

زاور پلیز ایسا نہ کریں۔۔۔زرنش نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں نہ کروں تمہیں تو مجھ سے پیار ہی نہیں ہے۔۔۔

میں نے ایسا کب کہا ہے زرنش نے فوراً تڑپ کے کہا۔۔۔

اگر تمہیں مجھ سے پیار ہے تو جہاں میں کہوں وہاں آؤ اور اپنے پیار کا اظہار کرو ورنہ میں یہ پوری بوتل پی جاؤ گا۔۔۔

زاور آپ ایڈریس بھیجو میں آ رہی ہوں۔۔۔۔

زاور نے زرنش کو ایڈریس بھیجا اور خود بھی اس پتے پر پہنچا اور زرنش کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

زرنش کے آتے ہی وہ چُھپ گیا۔۔۔

زرنش جیسے اس جگہ پہنچی حیران رہ گئی پورا راستہ پھولوں سے بھرا تھا اور ایک بہت خوبصورت منظر بنایا گیا تھا جیسی دیکھ کے زرنش کی آنکھوں میں نمی آ گئی۔۔۔

اس نے زاور کو آواز دی۔۔۔

زاور۔۔۔۔

زاور جب باہر آیا زرنش کی آنکھیں پھٹ گئی وہ بلکل کسی ریاست کا شہزادا لگ رہا تھا۔۔۔

زرنش اپنی پلکیں جھپکنا بھول گئی۔۔۔

زاور اس کے پاس آیا اور اس کے آگے ہاتھ لہرایا۔۔۔

زرنش فوراً ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔۔۔

زاور یہ سب۔۔۔

ہاں میں نے سوچا میری جان کا اظہار بہت خاص ہے تو جگہ بھی خاص ہونی چاہئے۔۔۔

زاور آپ مجھ سے اتنا پیار کرتے ہو۔۔۔زرنش نے زاور کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔۔۔

اس سے بھی زیادہ... زاور نے زرنش کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے ساتھ لے کے چلنے لگا اور ایک کرسی پر اسے بیٹھا کے اس کے سامنے والی کرسی پر خود بیٹھا۔۔۔

زرنش کہو۔۔۔زاور نے زرنش کے ہاتھ تھامے۔۔۔۔

زرنش نے شرما کے پلکیں جھکا لیں۔۔۔

زرنش۔۔۔۔زاور نے ایک بار پھر پکارا۔۔۔

زاور۔۔۔میں نہیں جانتی کیسے کب پر آپ اچھے لگتے ہو مجھے۔۔۔

زرنش کے اظہار پر زاور سرشار ہو گیا۔۔۔

زاور آئی لو یو۔۔۔۔زرنش نے بلآخر کہ دیا۔۔۔۔

آئی لو یو ٹو میری جان..... زاور اپنی جگہ سے اُٹھا اور زرنش کے پاس جا کے اسے گلے سے لگا لیا۔۔۔

زرنش نے بھی اس بار زاور کو دور نہیں ہٹایا۔۔۔

یہ پل میں نے ہمیشہ کے لیے قید کر لیے ہیں۔۔۔زاور نے زرنش لبوں پر انگلی پھیرتے کہا۔۔۔

زرنش نے زاور کا ہاتھ ہٹایا۔۔۔اور چہرا دوسری طرف کر لیا۔۔۔

زرنش۔۔۔زاور نے زرنش کو اپنی طرف کرتے کہا۔۔۔

زرنش مجھے تمہارے لبوں کو چھونا ہے اپنے لبوں سے۔۔۔

زاور کی بات پر زرنش کا رنگ سفید پڑ گیا۔۔۔

نہیں زاور۔۔۔

زرنش نے منع کیا اور آگے بڑھنے لگی جب زاور نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے قریب کر لیا۔۔

زرنش ایک بار پلیز۔۔۔زاور نے التجا کی۔۔۔

زرنش کی سانسیں تیز ہونے لگیں۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔جس کا مطلب ہاں تھا۔۔۔

زاور نے آہستہ سے اپنے لب زرنش کے لبون سے ملائے اور اپنے پیار کی مہر ثبت کی۔۔۔

اس کے بعد زرنش کو گھر چھوڑ کے زاور اپنے گھر کی جانب چل دیا۔۔۔

•••••••♡♡•••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••

کامران آفس سے آیا تو کومل کو اپنے کمرے میں نہ پا کے ادھر اودھر ڈھونڈنے لگا۔۔۔

عالیہ کومل کہاں ہے۔۔۔عالیہ کو جاتے دیکھ کے کامران نے عالیہ سے ہوچھا۔۔۔۔

آپی کچن میں ہیں بھیا۔۔۔۔

اوہ اچھا تھینکس۔۔۔کہ کے کامران کچن کی جانب چل دیا۔۔۔۔

کومل کچن میں کامران کے لیے کوئی ڈش بنا رہی تھی تب کامران نے اسے پیچھے سے گھیر لیا۔۔

کیا کر رہی ہو میری جان۔۔۔

وہ بس آپ کے لیے نیو ڈش بنا رہی ہوں۔۔۔

اچھا تم کسی سے کہتیں وہ بنا لیتے تم کیوں اپنے نازک ہاتھوں کو تکلیف دیتی ہو۔۔۔

کامران مجھے اچھا لگتا ہے آپ کے کام کر کے۔۔۔

اچھا کامران نے کومل کے رخسار چھوئے۔۔۔

اچھا آپ اندر جائیں نہ گرمی ہے یہاں۔۔۔

میری جان جہاں میں بھی وہاں اچھا تم بناؤ میں ہیلپ کرتا ہوں۔۔۔

اچھا چلیں مجھے کورن فلور پکڑائیں۔۔۔

وہ کیسا ہوتا ہے کامران نے اپنا سر کُھجایا۔۔۔

ہاہاہا اب آپ ڈھونڈتے رہیں۔۔۔ کومل بھی خوب مزے لے رہی تھی۔۔۔

اچھا نہ میں ڈھونڈ ہی لوں گا۔۔۔

دیکھ لیں گے کومل ہنسنے لگی۔۔۔۔۔

اچھا تم بتا دو نہ کہاں رکھا ہے مجھے ایسے پتا نہیں چل رہا کامران نے ہار مانتے کہا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے کومل کامران کو بتاتی گئی اور وہ اس کی مدد کرتا رہا جب تک کومل کچن میں تھی کامران بھی کچن میں رہا۔۔۔

•••••••••♡♡•••••♡♡•••••••♡♡•••••♡♡•••••••

عالیان اور عالیہ آفس گئے ہوئے تھے عالیان آج عالیہ کو اپنا آفس دیکھانے لے گیا تھا۔۔۔

وہ لوگ ابھی سائیٹ پر وزیٹ کر رہے تھے کے اچانک عالیہ کی طبعت بگڑ گئی وہ وہیں بیٹھ گئی۔۔۔

عالیہ کیا ہوا عالیہ کو بیٹھتا دیکھ کے عالیان کا بھی سانس آدھا ہو گیا وہ بھی وہیں بیٹھ گیا اور عالیہ سے طبعت پوچھنے لگا۔۔۔

عالیان پتا نہیں کیوں مجھے بہت چکر آرہے ہیں۔۔۔

عالیہ مجھے لگتا ہے تمہیں گرمی لگ گئی ہے۔۔۔ چلو گھر عالیان نے عالیہ کا ہاتھ پکڑ کے اُٹھایا اور اسے گھر لے کر آگیا۔۔۔

کمرے میں لیٹا کے اے سی آن کیا کومل بھی وہاں آن پہنچی۔۔۔

عالیہ کیا ہوا اچانک تمہیں...

پتا نہیں آپی چکر آرہے ہیں بہت۔۔۔

اب بھی آرہے ہیں عالیان نے عالیہ کے پاس آتے پوچھا۔۔۔

ہاں عالیہ نے آنکھیں بند میں جواب دیا۔۔۔

عالیان نے اسی وقت اپنی فیملی ڈاکٹر کو کال کی۔۔۔

سب لوگ عالیان کے کمرے میں جمع ہو گئے۔۔۔

ڈاکٹر نے عالیہ کا فل چیکپ کیا اس کے بعد خوشخبری دی سب کے چہرے ایک بار پھر کِھل اُٹھے۔۔۔۔

عالیان کے پیر زمیں پر نہیں رُک رہے تھے۔۔۔

آسیہ بیگم ساجد صاحب کامران کومل سب بہت خوش تھے۔۔۔

ڈاکٹر زرہ میرہ بیوی کا بھی چیکپ کر لیں کچھ دن سے اس کی بھی طبعت بہت خراب رہتی ہے پر یہ آپ کے پاس آنے سے ڈرتی ہے میں نے تو کئے بار کہا ہے پر یہ بلانے بھی نہیں دیتی اب آپ آہی گئیں ہیں تو لگے ہاتھوں میری کومل کا بھی چیکپ کر دیں... کامران نے ڈاکٹر کو جاتے دیکھا تو شروع ہو گیا۔۔۔

بس کریں کامران... کومل نے ٹوکا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں بلکل۔۔۔ کومل نے بھاگنے کی کی۔۔۔

ایسے کیسے کامران نے کومل کا ہاتھ پکڑ کے اسے بیٹھا دیا۔۔۔۔۔

کر الو بیٹا چیکپ کچھ نہیں ہوتا آسیہ بیگم نے بھی کومل کو بیٹھنے کا کہا۔۔۔

ڈاکٹر نے جب کومل کا چیکپ کیا تو ہنس اُٹھی اور کہا۔۔۔

آپ مٹھایاں بانٹیں آپکی مسز کو دوسرا منتھ چل رہا ہے۔۔۔

ڈاکٹر کی بات سن کے سب کی خوشی دوگنی ہوئی۔۔۔

کامران اور کومل کو اس وقت سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ کیسے اپنی خوشی کا اظہار کریں۔۔

ہر جگہ خوشی کا ماحول تھا۔۔

شام میں ساجد صاحب نے اس خوشی میں فنکشن کا علان کر دیا۔۔۔

•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••

پاپا میں نے آپ سب سے پہلے بھی ایک بات کہی تھی آج پھر کہ رہا ہوں مجھے زرنش سے شادی کرنی ہے۔۔۔زاور

آج آحسان صاحب کے سر پر سوار تھا۔۔۔

ہاں بیٹا میں بات کرتا ہوں عابد بھائی سے۔۔۔

آج ہی کریں پاپا۔۔۔

ہاہاہاہاں آج ہی کروں گا۔۔۔صبا بیگم اور احسان صاحب زاور کی بے تابی پر ہنسنے لگے۔۔۔

چلیں پھر ابھی۔۔۔

شام تک چلتے ہیں بیٹا۔۔۔۔

نہیں پاپا ابھی چلیں۔۔۔

اور زاور کی ضد کے آگے وہ دونوں ہار مان گئے اور وہ سب عابد صاحب کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔

وہاں جا کے سب کے سامنے اپنا مدعا رکھنے کے بعد وہاں سے بھی ہاں ہو گئی کیونکہ زرنش بھی راضی تھی اور کسی کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔

لحاظہ فنکشن میں ان دونوں کی منگنی کا علان تے پایا گیا۔۔۔

•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡••••••••

فنکشن بہت عروج پے چل رہا تھا سب بہت خوش تھے زاور اور زرنش ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے بہانے بہانے سے۔۔۔

زرنش مجھ سے ملو اکیلے میں.... زاور کا میسج زرنش کے موبائل پر جگمگایا۔۔

نہیں۔۔۔ زرنش نے ریپلائی کیا۔۔۔

زرنش آؤنہ پلیز یار۔۔۔ زاور نے التجا کی۔۔۔

نہیں ورنہ آپ بہک جاتے ہو۔۔۔

ہاہاہا کچھ نہیں کروں گا آؤنہ۔۔۔

زاور سب ہیں یہاں۔۔

اچھا میں اس بات کا انتظام بھی کرتا ہوں آج۔۔۔

کیسے۔۔۔

دیکھتی جاؤ جانِ من۔۔۔

اچھا کہ کے زرنش سب سے باتوں میں لگ گئی۔۔۔

کافی دیر فنکشن چلتا رہا اس کے بعد عابد صاحب ساجد صاحب اور آحسان صاحب اور ان کے زوجائیں سب نے مل کے زاور اور زرنش کی منگنی کا علان کیا کے کچھ دیر میں زاور اور زرنش کی منگنی ہو گی۔۔۔

اور منگنی کی رسم کے لیے زرنش کو تیار کرنے کے لیے کومل اور عالیہ اندر لے گئیں۔۔

اُنہیں نے زرنش کو مل کے تیار کیا اس وقت وہ کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

زاور تو گھر سے ہی تیار ہو کے آیا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد منگنی کی رسم ادا کی گئی۔۔اور اسی کے ساتھ آج کا فنکشن اختتام پر پہنچا۔۔۔

•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••••••

اب ہر جگہ زرنش اور زاور کی شادی کی تیاریاں ہو رہیں تھی سب بہت خوش تھے۔۔۔

زاور اور زرنش ہر وقت باتیں کرنے میں مصروف رہتے تھے آج بھی زاور زرنش کو اپنے ساتھ ریسٹورینٹ لے کر آیا ہوا تھا۔۔۔

زاور مجھے آپ سے ایک بات کہنی ہے۔۔۔زرنش نے زاور سے جھجھکتے کہا۔۔۔

ہان کہو نہ۔۔زاور بھی زرنش کی طرف مخاطب ہوا۔۔۔

زاور کچھ ٹائم پہلے مجھے ایک رانگ نمبر آتا تھا۔۔۔

زرنش کی بات پر زاور نے ہونٹوں میں ہنسی دبائی۔۔۔

کون کس کا۔۔۔زاور نے پوچھا۔۔۔

اور تم نے مجھے بتایا بھی نہیں۔۔۔

وہ مجھے ڈر تھا آپ اس سے لڑیں گے۔۔۔

اچھا زرنش وہ میں ہی تھا۔۔۔زاور نے اطمینان سے جوس کا سِپ لیتے بتایا جیسے کوئی بات ہی نہ ہو۔۔۔

کیا۔۔۔زرنش نے زاور کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔

ہاہاہا میری جان تم میری بیوی ہو میری مرضی میں جو بھی کروں۔۔۔

زاور کا اتنا کہنا تھا کے زرنش نے اس پر پانی کا گلاس اُچھالا۔۔۔

آؤچ۔۔۔۔۔اوئے۔۔۔۔پاگل نہیں کرو زاور اپنے سر سے پانی صاف کرنے لگا۔۔۔

مجھے آپ سے کوئی بات ہی نہیں کرنی۔۔۔زرنش منہ پُھلا کے بیٹھ گئی۔۔۔

اچھا بات نہیں کرنی وہ ہی کر دو۔۔۔

زاور اپنے ہونٹوں کی طرف اشارا کرتے زرنش کی جانب جُھکنے لگا۔۔۔

زرنش نے دوسری گلاس میں جو پانی تھا وہ بھی زاور پر اُنڈھیل دیا۔۔۔

اچھا نہ سوری یار وہ پہلے زرہ میں پاگل تھا۔۔۔

آپ ابھی بھی پاگل ہی ہو۔۔۔زرنش نے جل کے کہا۔۔۔

اچھا نہ کان پکڑے۔۔۔

زاور نے زرنش کے آگے جُھکتے کان پکڑے تو زرنش کو ہنسی آگئی۔۔۔

چلو شکر ہے تم ہنسی تو...زاور بھی سیدھا ہو کے بیٹھ گیا۔۔۔

کچھ دیر کے بعد وہ لوگ گھر کی جانب روانہ ہو گئے۔۔۔

••••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••♡♡•••••••

سردیاں شروع ہونے والی تھی زرنش اور زاور کی شادی کی ڈیٹ بھی فکس کر دی گئی تھی۔۔۔

18 ڈسمبر رات کو کو مہندی۔۔۔

19 ڈیسیمبر کی رات کو شادی اور بیس ڈیسیمبر کی رات کو ولیمہ رکھا گیا۔۔

تقریبن سب کی تیاریا مکمل ہو چکین تھیں۔۔۔

روز روز بازار کے چکر لگ رہے تھے عالیان کامران ثاقب سب تیاریوں میں جُھٹے تھے۔۔۔۔

••••••••♡♡••••••••♡♡•••••♡♡•••••♡♡••••••

آخر کار انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور مہندی کا فنکشن شروع ہو گیا۔۔۔

زرنش کو گریں اور پیلے کپڑون کے ساتھ موتیہ اور گلاب کے پھولون سے سجایا اور وہ جہاں سے وہ گذر رہی تھی ہر جگہ خوشبو ہی خوشبو پھیل رہی تھی۔۔۔

زاور بھی کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

سب نے مہندی لگوائے زرنش کو بھی بہت خوبصورت مہندی لگائی گئی۔۔۔

فنکشن اپنے اختتام پر پہنچا۔۔۔

رات میں جب زرنش سونے لگی اپنے ہاتھون پے زاور کا نام دیکھ کے شرمانے لگی اور خود سے باتین کرنی لگی۔۔۔

اتنے میں زاور کی کال آگئی۔۔۔

زرنش نے کال اُٹھالی لیکن کچھ کہا نہیں۔۔۔

کیا بات ہے اتنا کیوں شرما رہی ہو۔۔۔زاور بھی سمجھ گیا تھا۔۔۔

آپکو کیسے پتا۔۔۔

پیار کیا ہے جان من۔۔۔پتا کیسے نہیں ہو گا۔۔۔

اچھا زرنش کتنا اچھا لگ رہا ہے نہ یہ سوچ کے کے کل ہم دونوں ایک ہو جائیں گے۔۔۔

زاور کی بات پر زرنش کے چہرے پر مسکراھٹ رینگ گئی۔۔۔

بتاؤنہ۔۔۔زاور نے زرنش کو خاموش دیکھا تو کہا۔۔۔

ہاں بہت اچھا لگ رہا ہے۔۔۔زرنش نے بھی اظہار کیا۔۔۔

کچھ دیر باتیں کر کے وہ دونوں بھی سو گئے۔۔

••••••♡♡••••••♡♡•••••♡♡•••••♡♡•••••••

شادی کا فنکشن بھی شروع ہو چکا تھا۔۔۔

زاور اور زرنش کو ساتھ میں آنا تھا تا کے ان کی ساتھ میں ویڈیو بن سکے۔۔۔

زرنش اور زاور کے آتے ہی سب کی نظریں ان پر ٹھر گئیں۔۔

وہ دونوں اتنے حسین لگ رہے تھے کے سب ان کی قسمت پر رشک کر رہے تھے۔۔۔

سب کے لبوں پر یہی بات تھی کے کتنی خوبصورت جوڑی ہے۔۔۔

زرنش اور زاور کو اسٹیج پر بیٹھایا گیا۔۔۔

عالیہ زرنش کے پاس بیٹھی اور کہا۔۔۔

زرنش آج تمہاری خیر نہیں ہے بہت پیاری لگ رہی ہو زاور تمہیں نہیں چھوڑنے والا۔۔۔

آپی ڈرائیں مت نہ۔۔۔زرنش نے رونی صورت بنائی۔۔۔

ہاہاہا اچھا کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

اچھا منہ صحیح کرو رخستی کا ٹائم ہو رہا ہے عالیہ کا اتنا کہنا تھا کے زرنش کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

اب رو تو مت کونسا تم لنڈن جا رہی ہو۔۔۔

عالیہ نے زرنش کو چُپ کرانے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں ہوئی اور گاڑی جب تک آحسان ولا پہنچی زرنش گاڑی میں روتی رہی۔۔۔

زاور نے بھی کافی بار چُپ کرانے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں ہوئی۔۔۔

گھر پہنچ کے کچھ رسمیں ادا کرنے کے بعد زرنش کو زاور کے کمرے میں بیٹھایا گیا۔۔۔

اس وقت زرنش کو شرم بھی آ رہی تھی اور ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔۔

•••••••♡♡•••••••♡♡•••••♡♡•••••♡♡•••••••

زرنش اسی طرح بیٹھی تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی زرنش نے فوراً گھونگھٹ کر لیا۔۔۔

زاور نے اندر آ کے دروازہ لاک کر دیا اور زرنش کے قریب آیا۔۔۔

آھھھآں۔۔۔ اتنا بڑا گھونگھٹ۔۔۔۔ زاور نے زرنش کے پاس بیٹھتے کہا۔۔۔

زرنش چُپ رہی۔۔۔

زاور نے زرنش کا گھونگھٹ ہٹانا چاھا تو زرنش نے زاور کا ہاتھ روک دیا۔۔۔

زاور نے حیرت سے دیکھا..

کیا ہوا۔۔۔

پہلے میری منہ دیکھائی۔۔۔ زرنش نے اپنا حنائی ہاتھ زاور کے آگے کرتے کہا۔۔۔

زاور کے چہرے پر مسکراھٹ آگئی۔۔۔ اور اُس نے زرنش کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

اور اس کا ہاتھ اپنے لبون تک لے گیا اور اس کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔۔۔

تمہیں میں آج اپنا آپ دیتا ہوں۔۔۔ میں صرف تمہارا ہوں تم میری ہو۔۔۔ اور منہ دیکھائی کے لیے میں نے تمہارے لیے ایک خاص چیز بنوائی ہے ایک منٹ رکو۔۔۔

زاور اُٹھا اور کبٹ کی جانب بڑھا اور وہان سے ایک باکس نکال کے زرنش کے ہاتھوں میں رکھا۔۔۔

زرنش نے وہ باکس لے لیا۔۔۔

زاور نے زرنش کی جانب جُھکتے کہا۔۔۔

اب تو گھونگھٹ اُٹھا سکتا ہوں نہ۔۔۔

زرنش نے گردن ہلا کے ہاں کہا۔۔۔

زاور نے گھونگھٹ اُٹھایا اور مائشا اللہ کہا۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو زرنش۔۔۔زاور نے دل کھول کے تعریف کی۔۔۔

آپ بھی بہت اچھی لگ رہے ہیں۔۔۔زرنش نے بھی ایمانداری سے کام لیا۔۔

اچھا اب یہ کھولو۔۔۔زاور نے باکس کی جانب اشارہ کیا۔۔

زرنش نے باکس کھولا تو اس میں زرنش اور زاور کا نام ایک دل کے اندر جگمگا رہا تھا جس میں ڈائیمنڈ لگے تھے جو اس کی رونک کو چار چاند لگا رہے تھے۔۔۔

یہ بہت خوبصورت ہے زاور۔۔۔زرنش نے زاور کو دیکھتے کہا۔۔۔

تمہارے آگے کچھ نہیں کوئی بھی چیز۔۔۔

تھینک یو زاور زرنش کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اتنے پیار کے قابل ہے یا زاور نے اسے سب سے خاص بنا دیا ہے۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو۔۔۔زرنش کو سوچ میں گم دیکھ کے زاور نے اس کے سامنے ہاتھ لہرائے۔۔۔

ک۔۔۔کچھ نہیں زرنش کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔زاور نے زرنش کے آنسو دیکھ کے کہا۔۔۔

زاور آپ مجھ سے اتنا پیار کیوں کرتے ہو۔۔۔

کیونکہ تم میری جان ہو میری زندگی میرا سب کچھ ہو۔۔۔

پر زاور اتنا۔۔۔زرنش کی آنکھیں چھلکنے لگیں۔۔۔

زرنش یار پلیز رو مت۔۔۔آو میرے پاس۔۔۔

زاور نے زرنش کو اپنے قریب کیا اور اُسے خود میں چُھپا لیا۔۔۔

زرنش بھی زاور کی بانہوں میں سکون محسوس کرنے لگی۔۔۔

زاور۔۔۔کچھ دیر بعد زرنش نے آواز دی۔۔۔

ہاں میری جان۔۔۔زاور نے زرنش کو سیدھا کرتے پوچھا۔۔۔

زاور سوئیں۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔نہیں۔۔۔میرے خیال سے آج کی رات سونے کی تو نہیں۔۔۔زاور نے زرنش کے دوپٹے کے پن آزاد کرتے کہا۔۔۔

زرنش کا شرم کے مارے بُرا حال تھا۔۔۔

اس نے نظریں جھکائی ہوئیں تھی۔۔۔

ز۔۔۔زاور۔۔۔۔زرنش کی زبان لڑکھڑائی۔۔۔

ہاں میری جان۔۔۔زاور زرنش کے آویزے اتارنے لگا۔۔۔

ز۔۔۔زاور۔۔۔

زرنش سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا وہ اس وقت بھی زاور کی بانہوں میں تھی۔۔۔

زاور مجھے چھوڑیں۔۔۔زرنش کی سانسیں تیز ہونے لگیں۔۔۔

نہیں زرنش سوری میں یہ بات نہیں مان سکتا تمہاری۔۔۔

زاور نے یہ کہ کے زرنش کو مکمل اپنی گرفت میں لے لیا۔۔۔

اور ایک کے بعد ایک کر کے اس کے سارے آویزے اتار دیئے۔۔۔

زرنش کا پورا وجود اس وقت کانپ رہا تھا۔۔۔

ز۔۔زاور چھوڑ دیں پلیز۔۔۔مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔

زرنش ڈرو مت کچھ غلط نہیں کر رہا میں۔۔۔یہ کہ کے زاور نے زرنش کا دوپٹہ اتار کے سائیڈ میں رکھا۔۔۔

زاور کے ایسا کرنے سے۔۔۔زرنش نے شرم کے مارے اپنا چہرا زاور کے سینے میں چُھپالیا۔۔

ایسا مت کرو زاور مجھے بہت عجیب لگ رہا ہے۔۔۔زرنش نے چہرا چُھپائے کہا۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا میری جان بس خود کو مکمل طور پے میرے حوالے کر دو۔۔

یہ کہ کے۔۔۔زاور نے زرنش کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیا اور اسے پیار کرنے گا۔۔۔

زرنش نے چُھڑانا چاھا تو زاور نے اس کی کوشش ناکام کر دی۔۔۔

زرنش پر زاور کی گرفت تیز ہوتی گئی۔۔۔

اور زاور کے پیار میں شدت آتی گئی..

آج زاور نے زرنش کو ہر طرح سے پالیا تھا۔۔۔اور زرنش بھی زاور کی ہو کے بہت خوش تھی۔۔۔

اسی طرح پیار عشق اور محبت کا سفر آج اپنے اختتام پے پہنچا۔۔اگر اس میں مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہو یا کسی کو میری کوئی بات پسند نہ آئی ہو تو میں معذرت خواہ ہوں اور میں ان لوگوں سے بھی معافی چاھتی ہوں جنہیں میری ناول پڑھ کے بُرا فیل ہوا ہو کیونکہ میں نے جس طرح یہ رومانٹک ناول شروع کی تھی مجھے اس کا اینڈ بھی ایسے ہی کرنا تھا اس لیے میری سب سے گذارش ہے جس جس کو میری جو بھی بات بری لگی ہو مجھے معاف کر دے اپنی بہن سمجھ کے اللہ حافظ اللہ پاک آپ سب کو خوش رکھے آباد رکھے فی امان اللہ۔۔۔میری طرف سے سب کو رمضان مبارک۔۔

****

The End